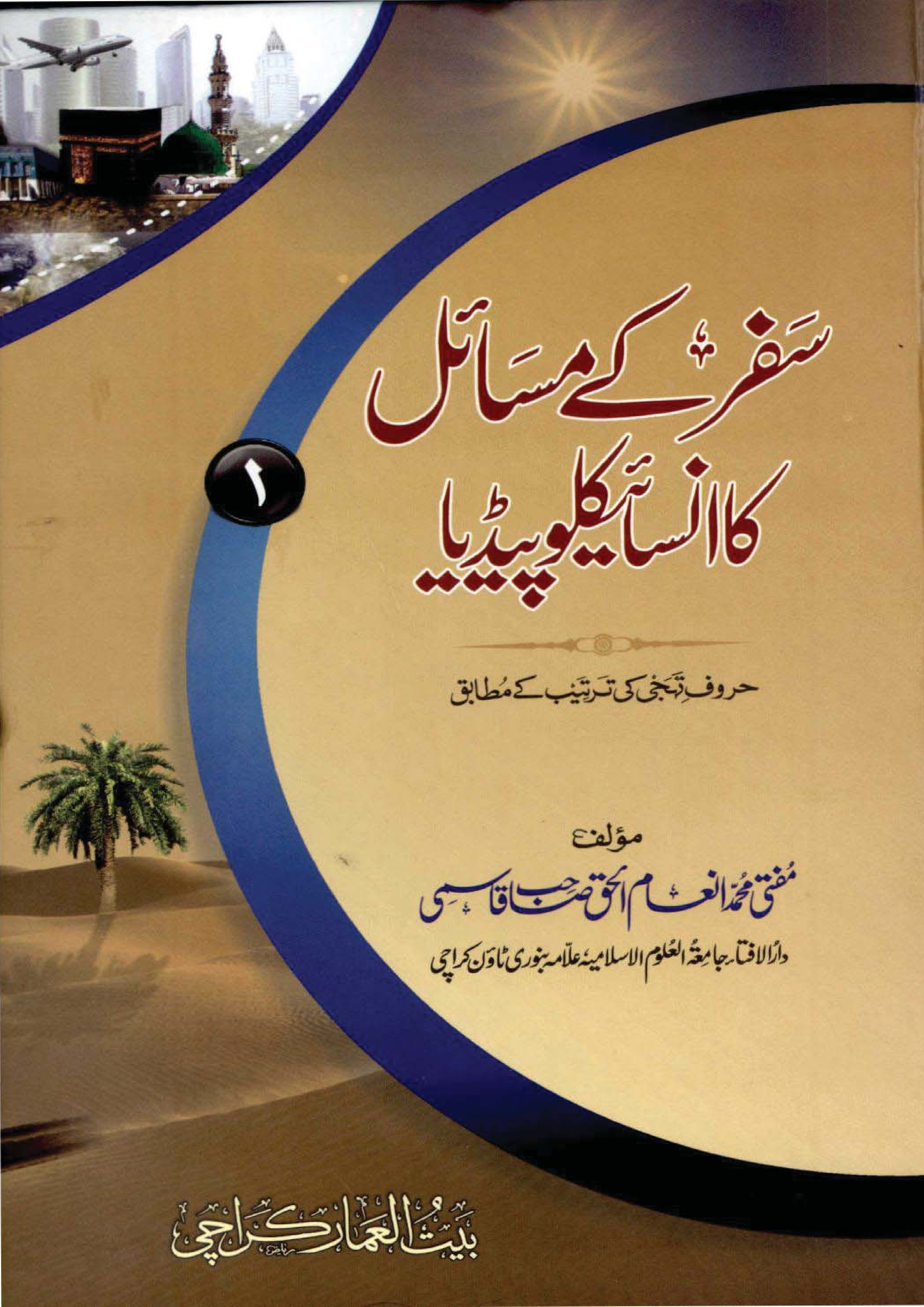
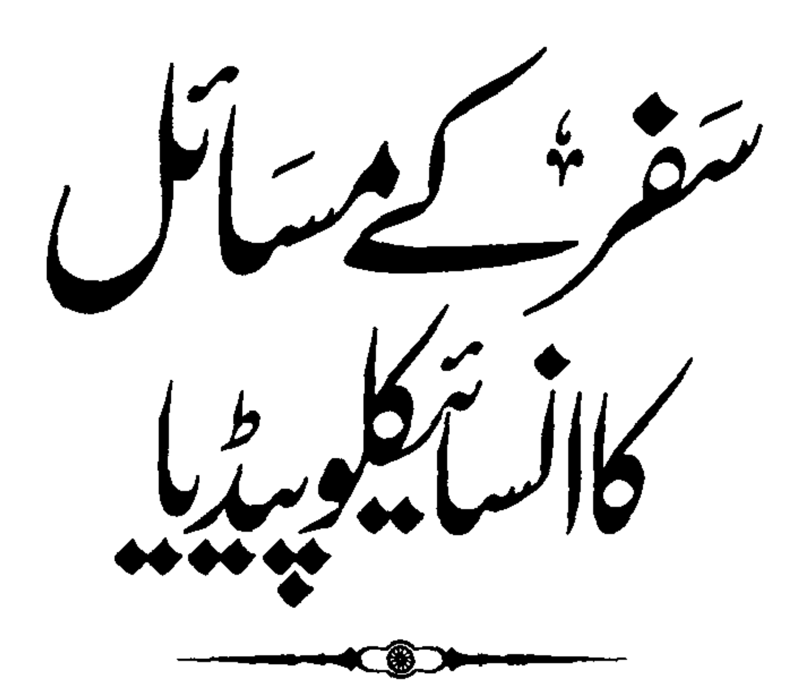


سفر کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا
۱
حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق
مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
بیت العمار کراچی



سفر کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

جلدِ اوّل

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333 - 3136872

رابطہ کے اوقات / صبح ۱۰ بجے سے صبح ۱۱ بجے تک



نام کتاب: سفر کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع دوم ۱۴۳۶ھ-۲۰۱۵ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی _74400

فون: 0304-2191710, 0333-3136872, 0302-2205466

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

ملنے کے دیگر پتے

- اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن _021-34927159
- الحجاز پبلشر کراچی، بنوری ٹاؤن _0314-2139797
- مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن _021-34856701-2
- مکتبہ العلوم، بنوری ٹاؤن _0333-3227706
- مکتبہ طیبہ، بنوری ٹاؤن _021-34915948
- مکتبہ قاسمیہ، بنوری ٹاؤن _0321-2357200
- مکتبہ امام محمد، بنوری ٹاؤن _0300-2714245
- مکتبہ المعارف، بنوری ٹاؤن _021-34127553
- دار البشائر، بنوری ٹاؤن _0334-2659744
- مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ _081-2662263
- ادارۂ تالیفات اشرفیہ، ملتان _061-4540513
- ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن -0324-2855000
- مکتبہ عرفان، بنوں _0334-8825488

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
☆ ایجنٹ کا دورہ........................	۸۳
☆ ایک پاؤں والے کے مسح کا حکم........................	۸۳
☆ ایک ڈھیلہ پر بار بار تیمّم کرنا........................	۸۳
☆ ایک ساتھ دو نمازوں کو پڑھنا........................	۸۴
☆ ایکسیڈنٹ میں اموات مخلوط ہوگئے........................	۸۴
☆ ایکسیڈنٹ ہو تو........................	۸۴
☆ ایک مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھنا........................	۸۴
☆ ایک وطن کو چھوڑ کر دوسرے میں چلا گیا........................	۸۴
☆ ایئر پورٹ........................	۸۵
ب	
☆ باپ بیٹے کی جائے سکونت........................	۸۷
☆ بارڈر کے فوجیوں کے لئے قصر کا حکم........................	۸۸
☆ بارہ ماہ سفر میں رہنے والے کے لئے روزہ........................	۸۹
☆ بالغ لڑکا........................	۸۹
☆ بحری جہاز کے عملہ کا حکم........................	۹۰
☆ بحری جہاز کے کپتان........................	۹۱
☆ بحری جہاز میں نماز........................	۹۱
☆ بحری سفر کی دعا........................	۹۱

عرضِ مؤلف

روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ زندگی ایک متحرک اور متغیر چیز ہے، روزانہ اپنے دامن میں ہزاروں نئے حوادث، نئے مسائل، نئی مشکلات، اور نئے واقعات لے کر ہمارے سامنے آتی رہتی ہے۔ صبح وشام، دن ورات ان نئے نئے مسائل کے حل کے لئے علماء اسلام اور مفتیان کرام کے دروازوں کی کنڈی کھٹکھٹاتی رہتی ہے، اور یہ حقیقت ہے کہ صحیح معنی میں ان مسائل کا حل صرف اور صرف ''قرآن وحدیث'' کی روشن تعلیمات اور پاکیزہ ہدایات میں موجود ہے۔

اسلام چونکہ ایک مکمل نظام حیات ہے اور انسانی زندگی کے تمام گوشوں پر حاوی ہے، اس لئے سفر اور مسافر سے متعلق جملہ مسائل کا حل بھی اسلام کی واضح تعلیمات میں موجود ہے۔ آج کل ماضی کے مقابلے میں سفر کا رواج بہت بڑھ گیا ہے بلکہ اب تو سفر زندگی کا ایک لازمی جزو بن چکا ہے، خاص طور پر کوئی بھی بڑا تاجر سفر کے بغیر تجارت کا کام انجام نہیں دے سکتا، جس کی وجہ سے تقریباً ہر مسلمان سفر کے احکام کا محتاج رہتا ہے۔

مزید برآں آج کل سفر کے جدید ذرائع نے سفر اور مسافر کے بارے میں بہت سے نئے مسائل پیدا کر دیئے ہیں، ان جدید مسائل کا حکم دور حاضر کے علماء اور مفتیان کرام نے کتاب وسنت اور سلف کے اقوال کی روشنی میں نکالا ہے، لیکن وہ مختلف کتابوں کی متعدد جگہوں میں بکھرا ہوا ہے، بندہ نے ان مسائل کو حروف تہجی کی ترتیب سے ایک جگہ پر جمع کر دیا ہے، تاکہ نکالنے، سمجھنے اور عمل کرنے میں آسانی ہو۔

چنانچہ اس کتاب میں سفر کے آداب، سفر کی اقسام، وطن کی تعریف واقسام، مسافر کے احکام کہاں سے جاری ہوں گے، کتنی مسافت پر قصر کا حکم جاری ہوگا، ریل گاڑی، ہوائی جہاز، بحری جہاز، کشتی، بس، ٹرک، موٹر، وغیرہ پر کس طرح نماز پڑھنے سے صحیح ادا ہوگی، اور کس طرح پڑھنے سے نماز فاسد ہوگی، اور سفر میں پانی دستیاب نہ ہونے پر تیمّم اور چمڑے کے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق ضروری مسائل، امامت اور قصر کی نماز سے

متعلق مسائل، بلکہ روانگی سے واپس آنے تک کے تمام ضروری ضروری مسائل جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو قبول فرما کر صدقۂ جاریہ بنائیں

آخر میں ان سب حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کو تیار کرنے میں کسی طرح بھی معاونت کی خاص طور پر مفتی محبّ الحق صاحب، مفتی زبیر صاحب، مفتی محمد ولی اللہ حسین صاحب، مفتی یوسف انور صاحب، مفتی ذوالقرنین صاحب اور عزیزم محمد مرزوق انعام کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے تخریج اور کمپوزنگ وغیرہ میں بھر پور تعاون کیا۔ اللہ جل شانہ سب معاونین کو جزاء خیر دے، اور ہم سب کی حفاظت بھی فرمائے اور ایمان کامل پر خاتمہ بھی فرمائے اور آخرت کے سفر کو آسان بھی فرمائے۔

آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ سیدنا محمد و آلہ وصحبہٖ اجمعین.

محمد انعام الحق قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۶ / ۲ / ۱۴۳۶ھ

۱۹ / ۱۲ / ۲۰۱۴م

مقدمہ

آغاز سفر

☆ جب کوئی شخص سفر پر جانے کا ارادہ کرے تو اہل وعیال کے نان ونفقہ کا انتظام کرے، اگر کسی کی امانت اور قرض ہے تو اس کو ادا کرے یا ادائیگی کا انتظام کرے اور لوگوں کے جو حقوق ہیں وہ ادا کرے، کیونکہ کبھی سفر میں انسان کی موت لکھی ہوئی ہوتی ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ وغیرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ جل شانہ کسی بندے کی جب کسی جگہ موت مقرر فرماتے ہیں تو اس کی کوئی ضرورت وہاں مقرر کر دیتے ہیں''۔

دیلمی رحمہ اللہ مرفوع روایت میں نقل کرتے ہیں کہ ہر بچے کی ناف پر وہ مٹی ڈال دی جاتی ہے جہاں اس کو جانا ہے، لہٰذا جب وہ مرجاتا ہے تو اسے اس زمین کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔

حضرت ابو حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی اور کے لئے یہ فضیلت نہیں پاتے (کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پہلو میں دفن ہیں) اس لئے ان کی مٹی بھی وہی تھی جو رسول اللہ ﷺ کی تھی، اور یہ شعر پڑھا:

إذا ما حمام المرء كان ببلدة دعتـــه إليهـــا حـــاجة فيـطيـــر

ترجمہ: جب کسی شخص کو موت کی جگہ آنا ہوتا ہے تو کوئی ضرورت اسے وہاں بلالیتی ہے، اور وہ اڑ کر وہاں پہنچ جاتا ہے۔

حکیم ترمذی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینے منورہ کے اطراف میں چکر لگاتے ہوئے نکلے، دیکھا کہ ایک قبر کھودی جارہی ہے، آپ ﷺ وہاں پہنچ کر رک گئے، اور دریافت فرمایا کہ یہ قبر کس کی ہے؟ بتلایا گیا کہ حبشی کی ہے، فرمایا:

لاإلــه إلاّ اللّــه ! اسے وہاں سے یہاں لایا گیا، اور پھر اسے اس جگہ دفن کیا گیا جہاں سے پیدا کیا گیا تھا۔

ابن ماجہ رحمہ اللہ مرفوع روایت کرتے ہیں کہ جب کسی شخص کی موت کسی جگہ آنا ہوتی ہے تو ضرورت اسے وہاں لے جاتی ہے اور جب وہ اپنی انتہاء کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس جگہ موت دے دیتے ہیں، پھر جب وہ وہاں سے اٹھے گا تو قیامت کے دن زمین کہے گی، پروردگا! آپ نے یہ ودیعت میرے پاس رکھوائی تھی، اس سے علماء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ انسان جب کسی سفر پر جائے تو لوگوں کے حقوق ادا کردے، معافی تلافی کرلے، اور قرضے ادا کردے، اور جو حقوق اس پر یا دوسروں پر ہیں ان کے بارے میں وصیت کردے، اس لئے کہ اسے کیا معلوم اس سفر سے لوٹے گا بھی یا نہیں؟!

شیخ عبدالعزیز دیرینی رحمہ اللہ علیہ نے یہ اشعار کہے ہیں:

(۱) إذا ما ضاق صدرک من بلاد تـرحـل طـالبًـا بـلـدًا سـواهـا

(۲) فـإنّک واجـد أرضًـا بـأرض ونـفسک لـم تـجـد نـفسا سواها

(۳) مشيـنـاهـا خـطـا كتبت علينا ومـن كُتِبَـت عـلـيـه خطا مشـاهـا

(۴) ومـن كـانـت منيته بـأرض فـلـيـس يـمـوت فی أرض سـواهـا

(۱) جب کسی شہر میں تنگ دل ہو جائے تو کسی اور شہر کو تلاش کرو۔

(۲) اس لئے کہ تمہیں ایک زمین کی جگہ دوسری زمین مل جائے گی، لیکن تمہیں اپنی جان کے سوا اور کوئی جان نہیں ملے گی۔

(۳) جو سفر ہمارے لئے لکھ دیا گیا ہے وہ ہم ضرور کریں گے، جس کے لئے جو قدم اٹھانا لکھا گیا ہے وہ ضرور اٹھائے گا۔

(۴) اور جس شخص کی موت جس جگہ لکھ دی گئی ہے وہ اس کے سوا کسی اور جگہ ہرگز مر نہیں سکتا۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ کسی کی موت ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہوئے فضا میں آجاتی ہے، کسی کی موت ریل میں آجاتی ہے، کسی کی بس میں، کسی کی دکان میں، کسی کی آفس میں، کسی کی رستہ میں، کسی کی گاڑی میں، کسی کی گھر میں، کسی کی وطن میں، کسی کی بیرون ملک میں، کسی کی خلوت میں، اور کسی کی جلوت میں، کسی کی عبادت میں، کسی کی معصیت اور گناہ میں، کسی کی نیند میں اور کسی

کی بیداری میں، کسی کی بیماری میں، کسی کی صحت میں، کسی کی کھانے کے دوران، کسی کی تقریر کے دوران، غرض کہ جہاں اور جس وقت موت لکھی ہوئی ہے اس جگہ اور اس وقت آ جاتی ہے۔

روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس گیا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی مجھے ہندوستان کی سرزمین میں ایک کام ہے، میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ ''ہوا'' کو حکم دیں کہ وہ ابھی مجھے اٹھا کر لے جائے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے دیکھا کہ اس کے ساتھ ملک الموت بھی ہیں اور مسکرا رہے ہیں، حضرت سلیمان سلیہ السلام نے ملک الموت سے پوچھا کیوں مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا: مجھے اس بات پر تعجب ہے کہ مجھے اس بندہ کی اس گھڑی میں ''ہند'' (ہندوستان) میں روح قبض کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور میں اسے آپ کے پاس دیکھ رہا ہوں، روایت ہے کہ اس وقت ''ہوا'' اسے اٹھا کر ''ہند'' لے گئی اور وہاں اس کی روح قبض کر لی گئی۔

دو چیز آدمی را کشند زور وزور　　یکے آب و دانہ دیگر خاکِ گور

دو چیز آدمی را ستاند بزور　　یکے آب دانہ یکے خاکِ گور

سفر کا خرچہ حلال اور پاکیزہ ہو، سفر کے دوران گفتگو کا انداز شیریں اور میٹھا ہو، آپس کا برتاؤ اچھا ہو، اور لوگوں سے اخلاق کے ساتھ سلوک ہو، کھانے پینے میں وسعت کے مطابق اپنے ہم سفروں کے ساتھ شریک ہو، جہاں تک ممکن ہو ساتھیوں کی معاونت اور مدد کرے۔

سفر میں دوست واحباب کے ساتھ تفریح اور خوش طبعی کی کچھ جھلکیاں بھی ہوں جن سے ذہنی رنج وتکلیف اور جسمانی تھکاوٹ اور وطن سے دوری کا احساس کچھ کم ہو جائے، لیکن ایسی تفریح اور مذاق نہ کرے جس سے متانت اور سنجیدگی کا دامن ہاتھ سے نکل جائے، اور فحش گوئی سے بھی بچے اس سے پریشانی ہوتی ہے۔

ساتھی کا انتخاب

سفر ایسے لوگوں کے ساتھ کرنا چاہئے جو تقوی وطہارت، اچھے افکار اور اچھے خیالات کے حامل ہوں، اور ذکر وفکر، طاعت وعبادت میں معاون ہوں۔

نبی کریم ﷺ نیا احتیاط کی بنا پر تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے، حدیث پاک میں ہے:

لو یعلم النّاس ما فی الوحدة ماأعلم ، ما سار راکب بلیل وحده.

[بخاری: (۱/۴۲۱)]

ترجمہ: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تنہا سفر کرنے میں کیا نقصان ہے، تو کوئی بھی رات کو تنہا سفر نہ کرے۔

امیر کا انتخاب

جب سفر میں چند احباب ہوں۔ تو کسی کو امیر منتخب کر لینا چاہئے تا کہ راستہ کی تعیین میں سہولت ہو، اگر مشورے میں مختلف باتیں سامنے آئیں تو وہ امیر اطمینان کے قابل کوئی حل تلاش کر سکے، اور ساتھیوں کو اختلاف سے بچا سکے، لہٰذا امیر بھی ایسے آدمی کو بنانا چاہئے جو دور اندیش، حالات ومکان سے واقف ہو، نرم مزاج، اور ایثار پسند ہو، اور ساتھیوں کے مناسب مشورے کو قبول کرنے کا حوصلہ اپنے اندر رکھتا ہو۔

سفر میں چار ساتھی ہوں

سفر کرتے ہوئے کم سے کم چار ساتھی ہونا بہتر ہے، اور اس کی حکمت یہ ہے کہ سفر میں دو کام بہت اہم ہیں: ❶: سامان کی حفاظت۔ ❷: کھانے پینے کی چیزوں اور ضروری سامان کی خریداری۔

اگر ساتھی تین ہوں گے تو دو سامان کی حفاظت میں ہوں گے اور اگر ایک خرید نے جائے گا تو اس کو تنہا جانے پر اجنبیت اور وحشت محسوس ہوگی اور اگر چار ساتھی ہوں گے تو دو دو ساتھی ایک ایک کام انجام دیں گے اکیلئے ہونے کی وحشت نہیں ہوگی۔

سامان

سفر میں سامان جتنا کم ہو بہتر ہے، تاہم ضروری اشیاء ضرور ساتھ رکھے، ورنہ دقت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، نبی کریم ﷺ سفر میں خاص طور پر پانچ چیزیں ساتھ رکھتے تھے، اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: ❶: مسواک۔ ❷: سرمہ دانی۔ ❸: کنگھی۔ ❹: قینچی۔ ❺: اور آئینہ۔

موجودہ زمانے میں ان چیزوں کے ساتھ ٹیشو پیپر بھی ضرور رکھ لینا چاہئے۔

سفر کی دعائیں

سفر کے دوران مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے، اس سے خیر و عافیت بھی ہوتی ہے، راحت و سکون بھی حاصل ہوتا ہے اور مال و دولت کی حفاظت بھی ہوتی ہے۔ اور وہ دعائیں یہ ہیں:

۱ :بِسْمِ اللّٰهِ وَاعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ.

ترجمہ: اللہ کے نام سے سفر کا آغاز کرتا ہوں، اللہ کا سہارا لیتا ہوں، اس پر بھروسہ کرتا ہوں ،اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔

۲ .اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ.

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی میرے سفر کا ساتھی ہے، اور تو ہی میری غیر موجودگی میں گھر والوں، میری اولاد اور میرے مال کا محافظ ہے۔

۳. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْأَهْلَ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ .

ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں سفر کی پریشانی سے، اور ایسے منظر سے جو غم انگیز ہو اور اس بات سے کہ جب میں اپنے گھر والوں، اولاد اور مال کے پاس آؤں تو بری حالت میں آؤں۔

۴ .اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُکَ فِيْ سَفَرِيْ هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰى.

ترجمہ اے اللہ! میں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقوی کی توفیق مانگتا ہوں اور ایسے عمل کی جس سے تو راضی ہو۔

۵ . اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا هٰذَا السَّفَرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ .

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان بنا دیجئے اور اس کی مسافت کو ہمارے لئے لپیٹ دیجئے۔

رخصت ہوتے وقت

سفر کی ابتداء میں اقرباء، رشتہ دار، دوست احباب، والدین، اور متعلقین سے مسکراتے ہوئے، خوش روئی کے ساتھ عذر و تقصیر اور معافی تلافی کر کے رخصت ہو، اور یہ دعا پڑھے:

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

ترجمہ: میں تمہارے دین و امانت اور انجام عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

سفر کس دن کرنا چاہئے

☆ ہر روز سفر کرنا جائز ہے البتہ نبی کریم ﷺ اکثر و بیشتر جمعرات کو سفر کیا کرتے تھے اور پیر کے دن بھی آپ نے سفر کرنے کو پسند فرمایا ہے، لہٰذا اگر کوئی دشواری نہ ہو تو ان ایام میں سفر کرنا بہتر ہے۔

☆ اگر جمعہ کے دن سفر پر جانے کی ضرورت ہو تو زوال سے پہلے نکلنے میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ زوال کے بعد جمعہ سے پہلے سفر میں جانا مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ مقیم ہونے کی حالت میں جمعہ کی نماز میں شرکت کرنا واجب ہے۔

☆ صبح کے وقت سفر کا آغاز کرنا نہایت ہی مناسب ہے، اس لئے جہاں تک ممکن ہو صبح سویرے سفر کی ابتداء کرنی چاہئے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آقا ﷺ کی دعا نقل فرمائی ہے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا ۔ [مشکوٰۃ: (۲/ ۳۳۹)]

ترجمہ: اے اللہ! میری امت کے لئے صبح سویرے چلنے میں برکت عطا فرما۔

روانگی سے پہلے نفل پڑھنا

سفر پر روانگی سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنا بہتر ہے، یہ خیر و برکت اور رحمت کا باعث ہے۔ (کنز العمال: ۳/ ۳۸)

سفر کے دوران یہ سورتیں پڑھا کرے

سفر کے دوران گاہے گاہے سورۂ کافرون، سورۂ نصر، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھتا رہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے سفر کو خیر و برکت اور خوشحالی اور فراغت کا ذریعہ بنا دیں گے۔ (حصن حصین: ص: ۱۷۷)

اگر سفر کے دوران ڈر و خوف ہو تو سورۂ قریش پڑھنی چاہیئے۔

یاد رہے کہ ہر خوف و ہراس اور مصیبت و نقصان کے وقت یہ سورت (اللہ کے حکم سے) نجات دلاتی ہے۔

قیام کے وقت یہ دعا پڑھے

سفر کے دوران مسافر جب کہیں اقامت کرے، خواہ ہوٹل میں ہو یا مسافر خانے میں یا کہیں بھی تو یہ دعائیں پڑھ لیا کرے، تاکہ دل و دماغ میں اطمینان اور سکون رہے، اور خطرات وغیرہ سے محفوظ رہے، وہ دعا یہ ہے:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

(کنز العمال علی المسند: ۳/۴۷)

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے

سفر کی حالت میں زندگی کا نظام بدل جاتا ہے، اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ سفر چین و سکون، راحت و اطمینان سے خالی ہے، اسی بنا پر نبی کریم ﷺ نے حدیث میں اس کو عذاب کے ایک ٹکرے سے تعبیر کیا ہے، اسی وجہ سے شریعت نے اس میں خاص رعایت رکھی ہے، یہاں تک کہ چار رکعات والی فرض نماز کو دو رکعت کر دیا ہے۔

سفر میں معمول کے مطابق راحت اور آرام کے ساتھ سونا میسر نہیں ہوتا، اور کھانے پینے کا معمول کے مطابق انتظام نہیں ہوتا، اور قلب جو اطمینان وطن میں محسوس کرتا ہے وہ سفر میں

میسر نہیں ہوتا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم طعامه و شرابه و نومه، فإذا قضٰى أحدكم نهمته من وجهه فليعجل للرجوع إلى أهله .

(كنز العمال على المسند : ۳۸/۳)

ترجمہ: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، کیونکہ تمہارے کھانے پینے اور سونے میں خلل انداز ہوتا ہے، لہٰذا ضرورت پوری ہونے کے بعد اپنے گھر جلد لوٹ جایا کرو۔

واپسی

واپسی میں پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے، اور خیر و عافیت کے ساتھ واپسی پر اللہ کا شکر ادا کرے، پھر اس کے بعد گھر آئے۔

سفر کے بارے میں یہ مختصر ہدایات ہیں اگر سفر سے پہلے مطالعہ کر کے ان کے مطابق عمل کیا جائے گا تو یقیناً فائدہ ہوگا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

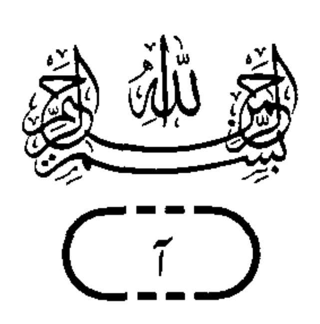
محمد انعام الحق قاسمی

دار الافتاء جامعة العلوم الاسلاميه

علامه بنوری ٹاؤن کراچی

۲۶ / ۲ / ۱۴۳۶ھ

۱۹ / ۱۲ / ۲۰۱۴م



آ

آبادی

''آبادی'' سے مراد مسافر کے شہر یا بستی یا گاؤں کی آبادی ہے۔ دوسرے شہر یا بستی وغیرہ کی آبادی اور مکانات مراد نہیں ہیں۔(۱)

آبادی بڑھ گئی

موجودہ دور میں شہر اتنے وسیع ہو گئے ہیں کہ بہت سی بستیاں اور گاؤں جو پہلے الگ الگ تھے، اب شہر سے متصل ہو کر شہر کا ایک حصہ بن گئے ہیں، مثال کے طور پر دہلی، بمبئی، کراچی، لاہور، ڈھاکہ، چاٹگام وغیرہ، البتہ پورا شہر مختلف محلوں، حلقوں اور کالونیوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کے نام جدا جدا ہوتے ہیں، اب سفر میں جانے والا شخص اپنے محلّہ یا حلقہ کی حدود سے نکل کر مسافر بنے گا یا دہلی، بمبئی، کراچی، لاہور، اور ڈھاکہ، چاٹگام شہر کی حدود سے نکل کر مسافر بنے گا؟ مزید یہ کہ ایک شہر کی آبادی دوسرے شہر سے ملی ہوئی ہے، آبادی کا تسلسل ہے، حالانکہ آبادی کا نام بلکہ تھانہ ضلع اور صوبہ کا نام بھی الگ ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آدمی اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ مسافت کے ارادہ سے وطن اصلی یا وطن

(۱) (قوله: من خرج من عمارة موضع إقامته) أراد بالعمارة مايشمل بيوت الأخبية؛ لأن بها عمارة موضعها، قال في الإمداد: فيشترط مفارقتها ولو متفرقة وإن نزلوا على ماء أو محتطب يعتبر مفارقته كذا في مجمع الروايات...... وأشار إلى أنه يشترط مفارقة ماكان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ما حول المدينة من بيوت و مساكن فإنه في حكم المصر...... بخلاف البساتين، ولو متصلة بالبناء؛ لأنها ليست من البلدة ولو سكنها أهل البلدة...... (شامي: (۲/ ۱۲۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي: (صـ: ۴۲۳)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي.

الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر، في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

اقامت کی آبادی سے باہر جانے پر شرعی مسافر بنتا ہے۔(۱)

اگر چہ دوسری آبادی متصل ہو، کیونکہ وہ دوسری آبادی ہے، دونوں کے نام الگ الگ ہیں، حکومت یا کارپوریشن اور میونسپلٹی نے دونوں آبادیوں کی حدود الگ الگ مقرر کی ہیں اس لیے وہ دونوں دو مستقل آبادی یا شہر شمار ہوں گی، اور شرعی مسافر کا اطلاق اس وقت ہوگا جبکہ اپنی آبادی یا شہر کی حدود سے آگے نکلے گا۔(۲) اور اگر متصل ہونے کی وجہ سے کارپوریشن نے دونوں کو ایک کر دیا تو اب وہ آبادی شہر کا محلّہ ہے اور وہ محلّہ شہر کا جزء ہے، لہٰذا اب ان دونوں آبادیوں سے نکل جانے پر شرعی مسافر کے احکام جاری ہوں گے۔(۳)

(۱، ۲) من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطًا ثلاثة أيام في برأ و بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي ...... وأشار المصنف إلى أنه لا اعتبار بالفراسخ وهو الصحيح ...... وفي النهاية : الفتوى على اعتبار ثمانية عشر فرسخاً ، وفي المجتبىٰ : فتوى أكثر أئمة خوارزم على خمسة عشر فرسخاً ......الخ (البحر الرائق : (۲/۱۲۸، ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيام ولياليها...... صلّى الفرض الرباعي ركعتين...... الخ قال الشامي تحته: قال في النهاية: التقدير بثلاث مراحل قريب من التقدير بثلاثة أيّام؛ لأن المعتاد من السير في كل يوم مرحلة واحدة خصوصاً في أقصر أيام السنة، كذا في المبسوط اهـ. وكذا ما في الفتح من أنه قيل: يقدر بأحد وعشرين فرسخاً، وقيل: بثمانية عشر، وقيل: بخمسة عشر، وكل من قدر منها اعتقد أنه مسيرة ثلاثة أيام اهـ ، أى بناء على اختلاف البلدان...... الخ. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۱۲۲، ۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافراً ، فالذي يصير المقيم به مسافراً نية مدة السفر والخروج من عمران المصر ، فلا بد من اعتبار ثلاثة أشياء ، أحدها مدة السفر وأقلّها غير مقدر عند أصحاب الظواهر و عند عامة العلماء مقدر ، واختلفوا في التقدير ، قال أصحابنا : مسيرة ثلاثة أيام سير الإبل ، ومشي الأقدام ...... الخ . (بدائع الصنائع : (۱/۹۳) كتاب الصلاة ، صلاة المسافر ، فصل وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافراً ، ط: سعيد)

فتاوىٰ رحيميه : (۵/۱۸۰ ، ۱۸۱) كتاب الصلوٰة ، باب ما يتعلق بالسفر والمسافر ، زیر عنوان: آبادی بڑھ گئی تو مسافر کس جگہ سے بنے گا، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۳) من خرج من عمارة موضع إقامته من جانب خروجه ...... الخ قال ابن عابدين : فلا يصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ما خرج منه من الجانب الّذي خرج ، حتى لو كان ثمة محلة منفصلة عن المصر ، وقد كانت متصلة به لايصير مسافراً ما لم يجاوزها ...... الخ ◄◄

واضح رہے کہ حکومت یا میونسپلٹی دو جگہوں کو اس وقت ایک جگہ کے حکم میں کر سکتی ہے جب دونوں جگہیں مستقل طور پر الگ الگ نہ ہوں، ورنہ حکومت کو ایک جگہ قرار دینے کا اختیار نہ ہوگا، جیسے مکہ اور منیٰ دونوں مستقل الگ الگ جگہیں ہیں، حکومت ان دونوں کو ایک نہیں کر سکتی۔(۱)

آبادی شہر سے متصل نہ ہو

اگر شہر کے مضافات میں بستی ہے، اور اس بستی سے شہر تک مسلسل عمارات نہیں بلکہ ایک غلوۃ (۱۳۷ء۱۶ میٹر) یا اس سے زائد خلا ہے یا درمیان میں زرعی زمین ہے تو یہ مستقل آبادی شمار ہوگی، ایسی بستی کے مکانات سے نکلنے کے بعد قصر کا حکم شروع ہو جائے گا۔(۲)

◄◄ (الدر المختار مع رد المحتار: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)
البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .
الفتاوى الخانية بهامش الهندية: (۱۶۴/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۱) أو نوى فيه لكن بموضعين مستقلين كمكة و منى..... الخ (الدر المختار مع رد المحتار: (۱۲۶/۲)، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)
البحر الرائق : (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .
مراقي مع الطحطاوي : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: قديمي.

(۲) وفي الخانية : إن كان بين الفناء والمصر أقلّ من غلوة وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلّا فلا. قال ابن عابدين رحمه الله: (قوله : أقلّ من غلوة) هو ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة هو الأصحّ. (الدر المختار مع رد المحتار: (۱۲۱/۲، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)
إن كان بينه و بين المصر أقلّ من قدر غلوةٍ ولم يكن بينهما مزرعة يعتبر مجاوزة الفناء أيضاً، وإن كانت بينهما مزرعة أو كانت المسافة بينه و بين المصر قدر غلوة يعتبر مجاوزة عمران المصر...... وذكر في المجتبىٰ: أنّ قدر الغلوة ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة وهو الأصحّ . (البحر الرائق : (۱۲۸/۲) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)
وهل يعتبر مجاوزة الفناء إن كان بين المصر و فنائه أقلّ من قدر غلوةٍ ولم يكن بينهما مزرعة يعتبر مجاوزة الفناء أيضاً ، وإن كان بينهما مزرعة أو كانت المسافة بين المصر و فنائه قدر غلوةٍ يعتبر مجاوزة عمران المصر ولا يعتبر في مجاوزة الفناء ، و كذٰلك إذا كان هٰذا الانفصال بين قريتين أو بين قرية و مصر ، وإن كانت القرىٰ متصلة بربض المصر فالمعتبر مجاوزة القرىٰ =

اور اگر بستی شہر سے متصل ہے، خواہ شہر کی نواحی پکی آبادی یا جھونپڑیوں وغیرہ ہی سے ملی ہوئی ہو تو یہ شہر میں داخل ہے، اس صورت میں شہر کی حدود سے نکلنے کے بعد مسافر ہوگا۔(۱)

آبادی کی حدود

موجودہ دور میں ہر شہر، قصبہ اور دیہات وغیرہ کی ابتدا اور انتہا کی حدود پر سرکاری بورڈ یعنی شہر یا دیہات کا نام، میل یا کلومیٹر کے پتھر لگے ہوئے ہیں اس سے معلوم ہو جاتا ہے مثلاً فلاں علاقہ کس جگہ سے شروع ہوا ہے اور کہاں جا کر ختم ہو رہا ہے۔

آبادی کے اتصال کا معیار

فقہائے کرام کی عبارات میں آبادی کے اتصال کا کوئی معیار نظر سے نہیں گذرا بظاہر اس کا مدار ظاہری رؤیت پر ہے، یعنی دیکھنے میں اتصال نظر آئے تو اتصال ہے اور اگر درمیان میں زرعی زمین یا غلوۃ (۱۶، ۱۳۷ میٹر) کی مقدار فاصلہ ہے تو الگ ہے۔(۲)

= هو الصحيح . وإن كانت القرية متصلة بفناء المصر لا بربض المصر يعتبر مجاوزة الفناء ولا يعتبر مجاوزة القرية . (الفتاوى الخانية بهامش الهندية : (١/١٦٤ ، ١٦٥) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

(١) انظر الى الحاشية رقم: ٢ ، في الصفحة السابقة.

(٢ ، ٥) (قوله: من خرج من عمارة موضع إقامته)...... وأشار إلى أنه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ماحول المدينة من بيوت و مساكن، فإنّه في حكم المصر، وكذا القرى المتصلة بالربض في الصحيح، بخلاف البساتين، ولو متصلة بالبناء؛ لأنها ليست من البلدة ولو سكنها أهل البلدة في جميع السنة أو بعضها، ولا يعتبر سكنى الحفظة والأكرة اتفاقاً امداد.

وأمّا الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كركض الدّوابّ ودفن الموتى وإلقاء التراب، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته، إإن انفصل بغلوةٍ أو مزرعة فلا، كما يأتي ، بخلاف الجمعة، فتصحّ إقامتها في الفناء ولو منفصلاً بمزارع؛ لأن الجمعة من مصالح البلد بخلاف السفر، كما حقّقه الشرنبلالي في رسالته، وسيأتي في بابها ، والقرية المتصلة بالفناء دون الربض لاتعتبر مجاوزتها على الصحيح...... الخ قال في الدّر: وفي الخانية: إن كان بين الفناء والمصر أقلّ من غلوةٍ وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلّا فلا . قال ابن عابدين رحمه الله: =

جمعہ کے مسائل میں فنائے شہر شہر کے حکم میں ہے لیکن قصر کے مسائل میں زرعی زمین اور غلوۃ کی مقدار فنائے شہر کے حکم میں نہیں ہے (۱) البتہ مذکورہ فاصلہ کے باوجود اگر عرف عام میں دو مقام ایک ہی شہر کے دو حصے سمجھے جاتے ہیں تو ایک شہر کے حکم میں ہوں گے۔ (۲)

مزید ''ملی ہوئی آبادی کا معیار'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

آبادی متصل ہے

اگر دو گاؤں یا آبادی دیکھنے میں متصل معلوم ہوتے ہیں لیکن دونوں کے درمیان کھیتی یا ایک غلوۃ (۱۳۷،۱۶ میٹر) کے بقدر یا اس سے زائد خلا ہے، تو یہ دونوں مستقل آبادی شمار ہوں گی لہذا صرف اپنی آبادی سے نکلنے پر قصر کرے چاہے قریبی آبادی میں ہی کیوں نہ ہو، اور اگر دونوں اس طرح متصل ہوں کہ درمیان میں کھیتی یا ایک غلوۃ کی مقدار فاصلہ نہیں، یا فاصلہ تو ہے لیکن عرف میں دونوں مقام ایک ہی شہر کے دو حصے سمجھے جاتے ہیں تو دونوں ایک ہی شہر کے حکم میں ہوں گے۔ (۳)

مزید ''متصل آبادی'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔ (۱۱۲/۲)

=(قولہ : أقلّ من غلوة) هي ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة ، هو الأصحّ . (الدر المختار مع رد المحتار : (۱۲۱/۲ ، ۱۲۲) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، ط: سعید)

☐ احسن الفتاویٰ: (۷۳/۴) کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ المسافر، عنوان: جو آبادی شہر سے متصل نہ ہو وہ مستقل ہے، ط: سعید)

☐ الفتاوی الخانیة علی هامش الهندیة : (۱۶۴/۱ ، ۱۶۵) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر، ط: رشیدیه)

☐ البحر الرائق : (۱۲۸/۲) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، ط :سعید .

☐ ''غلوۃ'' کی مقدار قدیم کتب میں شرعی گز کے اعتبار سے درج ہے جیسا کہ رد المحتار اور البحر الرائق کے حوالے سے گزشتہ صفحہ میں گزرا ہے، موجودہ میٹر کے اعتبار سے اس کی مقدار (۱۳۷،۱۶) میٹر ہے۔ دیکھیے: احسن الفتاویٰ: (۷۳/۴، ۷۲) کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ المسافر، زیر عنوان: حدود شہر سے نکلنے پر حکم قصر شروع ہوگا نیز جو آبادی شہر سے متصل نہ ہو وہ مستقل ہے۔

(۱، ۲، ۳) انظر الی الحاشیة السابقة رقم: ۲، عیی الصفحة: ۴۶. (قوله: من خرج من عمارة موضع)

آبادی میں داخل ہونے کی دعا

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرِ اَھْلِھَا وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَمِنْ شَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا'' (۱)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اس بستی کی، اس کے رہنے والے اور اس کی چیزوں کی بھلائی چاہتا ہوں اور تینوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

آخری دن مسافر واپس آیا

''قربانی کے آخری دن واپس آیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲؍۴۰)

آرام دہ سفر میں قصر

آرام دہ شرعی سفر میں بھی قصر کرنا واجب ہے، پوری نماز پڑھنا درست نہیں۔ (۲)

---

(۱) وروى النسائي أنه عليه السلام لم ير قرية يريد دخولها إلا قال حين يراها: اللّٰهم ربّ السمٰوات السبع وما أظللن و ربّ الأرضين السبع وما أقللن وربّ الشياطين و ماأضللن، وربّ الرّياح وما ذرين فإنّا نسئلك خير هٰذه القرية وخير أهلها وخير ما فيها ونعوذبك من شرها و شر أهلها و شر ما فيها...... (فتح القدير: (۳/۹۷) كتاب الحج، المسائل المنثورة، قبيل كتاب النكاح، ط: رشيديه)

عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله ﷺ إذا أشرف على ارض يريد دخولها، قال: اللّٰهم إنّي أسئلك من خير هٰذه الأرض وخير ما جمعت فيها، وأعوذبك من شرّها و شرّ ما جمعت فيها، اللّٰهم ارزقنا حماها، وأعذنا من وباها، وحبّبنا إلى أهلها، وحبّب صالحي أهلها إلينا. (عمل اليوم والليلة لابن سنّي: (ص: ۲۴۸)، باب ما يقول إذا أشرف على مدينة، ط: مكتبة المؤيد رياض)

الأذكار للنووي: (ص: ۲۰۲) باب ما يقوله إذا رأى قرية يدير دخولها أو لايريد، ط: مصطفى البابي الحلبي و أولاده بمصر ۱۹۹۵ء.

اللّٰهم بارك لنا فيها (ثلاث مرّات) اللّٰهمّ ارزقنا جناها و حبّبنا إلىٰ أهلها وحبّب صالحي أهلها إلينا. (حصن حصين (ص: ۱۲۸) ط: نجم العلوم لكهنؤ.

(۲) أن العلّة في الحقيقة هي المشقة م وأقيم السفر مقامها، ولكن لا تثبت عليتها إلاّ بشرط ابتداء و شرط بقاء...... الخ. (رد المحتار على الدر المختار: (۲/۱۲۵)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

آرام کی کیفیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور یہ تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہوتے اور رات کے وقت کسی جگہ ٹھہرتے اور رات کا کچھ حصہ باقی ہوتا تو داہنی کروٹ پر لیٹ کر آرام فرماتے جیسا کہ سفر کے علاوہ اقامت کی حالت میں بھی داہنی کروٹ پر لیٹنے کی عادت تھی، اور اگر ایسے وقت ٹھہرتے کہ رات کا تقریباً پورا حصہ گذر چکا ہوتا اور صبح ہونے والی ہوتی تو اس صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری طرح لیٹنے کے بجائے دست مبارک کو کھڑا کر لیتے اور اس کی ہتھیلی پر سر رکھ کر آرام فرماتے، ایسا اس وجہ سے کیا کرتے تھے تاکہ غفلت کی نیند نہ آجائے اور فجر کی نماز قضا نہ ہو جائے، اگرچہ داہنی کروٹ پر سونے کی صورت میں بھی غفلت کی نیند طاری نہ ہوتی۔(۱)

آیت سجدہ

اگر مسافر چلتی ہوئی سواری پر بیٹھ کر ایک ہی آیت بار بار پڑھے تو اس کی چند صورتیں ہوں گی۔

اگر کسی جانور پر نماز کی حالت میں آیت سجدہ بار بار پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہوگا۔(۲)

---

(۱) عن أبي قتادة قال: كان رسول الله ﷺ إذا كان في سفر فعرّس بليل اضطجع على يمينه وإذا عرّس قبيل الصّبح نصب ذراعه و وضع رأسه على كفّه. رواه مسلم. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۴۰) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الثالث، ط: قديمي)

🗁...... (اضطجع على يمينه) أي ليستريح بدنه (وإذا عرّس قبيل الصبح) أي وقت قرب طلوعه (نصب ذراعه) أي اليمين (و وضع رأسه على كفه) لئلاّ يغلب عليه النوم. (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: (۷/ ۳۳۸)، كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الثالث، ط: مكتبه امداديه ملتان)

(۲) ولو كرّرها راكباً يتكرّر إن لم يكن في الصلاة...... ولو في الصلاة لا يتكرّر؛ لأنّ حرمة الصلاة تجعل الأمكنة كمكانٍ واحدٍ، ولولا ذلك لما صحّت صلاته؛ لأن اختلاف المكان يمنع صحة الصلاة. (غنية المستملي شرح منية المصلّي، المعروف بـ"حلبي كبير": (ص: ۵۰۳)، فصل: أمّا سجدة التلاوة، ط: سهيل اكيڈمی) =

اور اگر نماز کی حالت میں نہ ہو بلکہ یوں ہی بیٹھ کر بار بار پڑھتا رہا اور جانور چل رہا ہوتو اس سے متعدد سجدۂ تلاوت واجب ہوں گے یعنی جتنی دفعہ آیت سجدہ پڑھے گا اتنی ہی دفعہ سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۱) اور خشکی کی سواری ٹرین، بس، کار، ٹیکسی، کشتی یا پانی کا جہاز یا ہوائی جہاز میں ایک ہی آیت بار بار پڑھتا رہا تو بہر صورت ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔(۲)

الف

اپنے کو مسافر سمجھ

''دنیا کو اصل وطن نہ سمجھیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۰۶)

اتصال آبادی کا معیار

''آبادی کے اتصال کا معیار''''ملی ہوئی آبادی کا معیار'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۶۰)

اتفاقیہ قیام

اگر کسی مسافر نے شرعی مسافت طے کرنے کے بعد پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی

= البحر الرائق : (۲/ ۱۲۵)، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

الدر المختار مع رد المحتار: (۲/ ۱۱۷)، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

(۱) ولو کرّرها راکباً یتکرّر...... لأن سیر الدّابّة یضاف إلی راکبها. (غنیة المستملی شرح منیة المصلی المعروف بـ"حلبی کبیر": (ص: ۵۰۳)، فصل فی سجدة التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی)

البحر الرائق : (۲/ ۱۲۵)، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

الدرالمختار مع رد المحتار : (۲/۱۱۷)، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

(۲) والسفینة کالبیت؛ لأن جریانها غیر مضاف إلی الراکب، بخلاف الدابّة. (غنیة المستملی شرح منیة المصلّی المعروف بـ" حلبی کبیر ": (ص: ۵۰۴)، فصل فی سجدة التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی)

و سیر السفینة لایقطع المجلس بخلاف سیر الدابّة إذا لم یکن راکبها فی الصلاة. (الفتاوی الهندیة : (۱/ ۱۳۴) کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیه)

الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۱۱۶) کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

نیت کی یا ٹھہرنے کی نیت کے بغیر ہی ٹھہر گیا تو اس کو بدستور مسافر ہی قرار دیا جائے گا اور اس پر قصر ہی واجب رہے گا اگر چہ اسی حال میں کافی لمبا عرصہ گذر جائے۔(۱)

البتہ اگر مثلاً قافلہ کے آنے کا انتظار ہے اور یہ معلوم ہے کہ پندرہ یوم سے پہلے نہیں آئے گا یا اگلے شہر میں کرفیو نافذ ہونے کی وجہ سے راستہ بند ہے اور پندرہ دن سے پہلے سفر میں جانا ممکن نہیں ہوگا تو ایسے شخص کو اقامت کی نیت کرنے والا تصور کیا جائے گا اور اس حالت میں اس کو پوری نماز پڑھنا واجب ہے۔(۲)

کسی جگہ پر قصد اور ارادے کے بغیر پندرہ دن سے زیادہ بھی قیام کی صورت میں مسافر نماز قصر کرتا رہے گا۔(۳)

---

(۱) قصر الفرض الرباعی ...... حتی یدخل مصره أو ینوی الإقامة نصف شهر ببلد أو قریة ...... وقصر إن نوی أقلّ منها أو لم ینو و بقی سنین . (البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸ ـ ۱۳۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۱۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید.

الفتاوی الهندیة: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

(۲) لو دخل الحاجّ الشام وعلم أنّه لایخرج إلاّ مع القافلة فی نصف شوّال أتمّ ؛ لأنه کناوی الإقامة ...... (أو دخل بلدة ولم ینوها بل ترقب السفر ولو بقی سنین) إلاّ أن یعلم تأخر القافلة نصف شهر کما مرّ . قال ابن عابدین الشامی رحمه الله تحته : (قوله : لو دخل الحاجّ) أی فی أوّل شوّال أو قبله ، ح . والمراد بالحاجّ الرجل القاصد الحج (قوله : وعلم الخ) أی علم أن القافلة إنّما تخرج بعد خمسة عشر یوماً وعزم ألاّ یخرج إلّا معهم . بحر عن المحیط . وإنّما کان ذلک نیة للإقامة حکماً لا حقیقةً ؛ لأنّه نوی الخروج بعد خمسة عشر یوماً ، وهی متضمنةٌ نیة الإقامة تلک المدّة ...... (قوله : کما مرّ) أی فی مسألة دخول الحاج الشام . (الدر المختار مع رد المحتار : (۲/۱۲۵ ، ۱۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید)

البحر الرائق (۲/ ۱۳۱) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

الحجّاج إذا وصلوا بغداد ولم ینووا الإقامة وعزموا أن لا یخرجوا إلّا مع القافلة ویعلمون أن بین هذا الوقت وبین خروج القافلة خمسة عشر یوماً فصاعداً یتمّون أربعاً . (الفتاوی الهندیة : (۱/ ۱۳۹ ، ۱۴۰) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

(۳) (وقصر إن نوی أقلّ منها أو لم ینو و بقی سنین) أی أقلّ من نصف شهر . (البحر الرائق : (۲/ ۱۳۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید)

الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۱۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید)

الفتاوی الهندیة: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

اگر سفر سے واپس جانا اتفاقی طور پر ملتوی ہوگیا، پندرہ دن ٹھہرنے کا قصد پھر بھی نہیں کیا ہمیشہ واپس جانے کا ارادہ رہتا ہے اور کوئی وجہ پیش آجاتی ہے جا نہیں پاتا تو قصر ہی کرتا رہے گا خواہ کتنے ہی دن اور مہینے گزر جائیں۔(۱)

اٹھائیس روزے ہوئے

رمضان المبارک میں عرب ممالک کا سفر کرنے کی صورت میں مسافر کے اٹھائیس روزے ہوتے ہیں، اور عرب ممالک میں وہاں کے حساب سے تیس روزے پورے ہوکر یا ۲۹ رمضان کو چاند نظر آنے کی وجہ سے عید کا دن ہوتا ہے، تو ایسے مسافر کے لئے وہاں کے عید کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا۔(۲) ہاں ان کے حساب سے عید منالے اور جو روزہ رہ گیا ہے وہ بعد میں قضا کی نیت سے رکھ لے۔(۳)

---

(۱) لو دخل بلداً ولم ینو أنّه یقیم خمسة عشر یوماً وإنّما یقول غداً أخرج أو بعد غدٍ أخرج حتی بقی علی ذٰلک سنین قصر. (البحر الرائق: (۲/ ۱۳۱) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

الفتاوی الهندیة: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

(دخل بلدة ولم ینوها) أی مدة الإقامة، قال الشامی: وکذا إذا نواها وهو مترقب للسفر کما فی البحر؛ لأن حالته تنافی عزیمته. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲/ ۱۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

(۲) وهو أقسام ثمانیة: فرض ...... والمکروه تحریماً کالعیدین. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲/ ۳۷۵) کتاب الصوم، ط: سعید)

البحر الرائق: (۲/ ۲۵۷) کتاب الصوم، ط: رشیدیه.

مراقی الفلاح مع الطحطاوی؛ (ص: ۶۴۰) کتاب الصوم، فصل فی صفة الصوم و تقسیمه، ط: قدیمی.

عید کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، اور جو شخص جس علاقہ میں ہوگا وہیں کے چاند کے اعتبار سے اس کا عید کا دن ہوگا۔

(۳) عن عبدالله بن عمر أنّ رسول الله ﷺ قال: الشهر تسع و عشرون لیلةً فلا تصوموا حتی تروه فإن غمّ علیکم فأکملوا العدة ثلٰثین. عن جبلة بن سحیم قال: سمعت ابن عمر یقول: قال النّبی ﷺ: الشهر هکذا و هکذا و خنس الإبهام فی الثالثة. (صحیح البخاری: (۱/ ۲۵۶)، کتاب الصوم باب قول النّبی ﷺ: إذا رأیتم الهلال فصوموا وإذا رأیتموه فأفطروا، ط: قدیمی)

جامع الترمذی: (۱/ ۱۴۸) أبواب الصوم، باب ماجاء أن الصوم لرؤیة الهلال والإفطار له، و باب ماجاء أن الشهر یکون تسعا و عشرین، ط: سعید. =

اذان

مسافر جب سفر میں نماز پڑھے تو اذان و اقامت کہے اگر چہ تنہا ہو۔(۱) اذان کی برکت سے فرشتے آکر اس میں شریک ہو جائیں گے۔(۲) اذان اور اقامت دونوں ترک کرنا مکروہ ہے البتہ صرف اقامت پر اکتفا کرنا جائز ہے۔(۳)

= وإذا ثبت الهلال في بلدة و مطلع قطرها لزم سائر النّاس في ظاهر المذهب ...... فيلزم قضاء يوم على أهل بلدة صاموا تسعة و عشرين يوماً ...... (مراقي الفلاح : (ص: ٦٥٦) ، كتاب الصوم ، فصل : فيما يثبت به الهلال ، ط: قديمي)

الهندية : (١٩٩/١) كتاب الصوم ، الباب الثاني في رؤية الهلال ، ط: رشيديه .

(١، ٢) (وكره تركهما للمسافر) أي ترك الأذان والإقامة لما رواه البخاري و مسلم عن مالك بن الحويرث أتيت رسول الله ﷺ أنا و صاحب لي فلماأردنا الإنتقال من عنده قال لنا : إذا حضرت الصلاة فأذنا وأقيما وليؤمكما أكبركما ، وإذا كان هٰذا الخطاب لهما ولاحاجة لهما مترافقين إلى استحضار أحد علم أن المنفرد أيضاً يسنّ له ذٰلك . وقد ورد في خصوص المنفرد أحاديث في أبي داؤد والنسائي يعجب ربّك من راعي غنم في رأس شظية يؤذن بالصلاة ويصلّي، فيقول الله عزّ وجلّ : انظروا إلى عبدي هٰذا يؤذن للصلاة ويقيم للصلاة يخاف مني قد غفرت لعبدي وأدخلته الجنّة . وعن سلمان الفارسي قال : قال رسول الله ﷺ إذا كان الرجل بأرض فيء فحانت الصلاة فليتوضّأ فإن لم يجد ماءً فليتيمم ، فإن أقام صلّى معه ملكان ، وإن أذّن و أقام صلّى خلفه من جنود الله مالايرى طرفاه . رواه عبد الرزاق ...... وندبالهما أي الأذان والإقامة للمسافر .(البحر الرائق : ٢٦٥/١) كتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط: سعيد)

الدر المختار مع رد المحتار : (١ / ٣٩٤) كتاب الصلاة ، باب الأذان . ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (١٥٣/١) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان محل وجوب الأذان، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية : (٥٣/١ ، ٥٤) كتاب الصلاة ، الباب الثاني في الأذان ، الفصل الأول في صفته و أحوال المؤذن ، ط : رشيديه.

(٣) ويكره للمسافر تركهما وإن كان وحده ، هٰكذا في المبسوط ولو ترك الإقامة أجزأه ولكنه يكره ...... الخ . (الفتاوى الهندية : (٥٤/١) كتاب الصلاة ، الباب الثاني في الأذان ، الفصل الأول في صفته و أحوال المؤذن ، ط: رشيديه)

قيد بتركهما ؛ لأنه لو ترك الأذان وأتىٰ بالإقامة لايكره لأثر عليّ رضي الله عنه ولو عكس يكره . (البحر الرائق : (٢٦٥/١) كتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط: سعيد)

فإن صلوا بجماعة وأقاموا وتركوا الأذان أجزأهم ولايكره، ويكره لهم ترك الإقامة...... =

اگر سفر میں سب لوگوں کی نماز قضا ہوگئی تو اذان اور اقامت کہہ کر اس کو جماعت سے ادا کریں۔

اور اگر ایک سے زائد نمازیں قضاء ہوئیں تو پہلی نماز کے لئے اذان دیں اور باقی نمازوں میں صرف اقامت کہیں۔(۱)

سفر میں اگر تمام ساتھی موجود ہیں تو اذان کہنا مستحب ہے، اور اقامت کہنا سنت مؤکدہ ہے سفر میں تنہا نماز پڑھنے کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

= وأصله ما روى عن عليّ رضى الله عنه أنه قال: المسافر بالخيار إن شاء أذّن و أقام و إن شاء أقام ولم يؤذن...... الخ. (بدائع الصنائع: (۱/۱۵۳) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان محل وجوب الأذان، ط سعيد)
▭ الدر المختار مع رد المحتار : (۱/۳۹۴) كتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط :سعيد .

(۱) يسن فى قضاء الفوات الأذان للأولىٰ فقط ، بخلاف الإقامة فإنّها تسنّ لكل فائتة. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/۳۲۴) الأذان لقضاء الفوات، ط: دار إحياء التراث العربى بيروت)
▭ وإن كانت عليه فوائت كثيرة و أراد قضائها فى مجلس واحد أذن للأولىٰ منها و يخير فى باقيها. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/۳۱۹) الأذان للصلوٰة الفائتة، ط: دار إحياء التراث العربى) بيروت.

(۲) لنا ما روى أبو قتادة الأنصارى رضى الله عنه فى حديث ليلة التعريس فقال : ...... أمر بلالاً بأن يؤذّن فأذّن وصلينا ركعتين ثم أقام فصلينا صلاة الفجر ......، ولأن القضاء على حسب الأداء وقد فاتتهم الصلاة بأذان و إقامة ، فتقضى كذٰلك ...... الخ . (بدائع الصنائع : (۱/۱۵۴) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا بيان محل وجوب الأذان ، ط : سعيد)
▭ (قوله: ويؤذن للفائتة و يقيم)؛ لأن الأذان سنة للصلاة لا للوقت فإذا فاتته الصلاة صلاة تقضى بأذان و إقامة لحديث أبى داؤد و غيره أنّه ﷺ أمر بلالاً بالأذان والإقامة حين ناموا عن الصبح وصلّوها بعد ارتفاع الشمس وهو الصحيح فى مذهب الشافعى...... وذكر الشارح أن الضابط عندنا أن كل فرض أداء كان أو قضاء يؤذن له ويقام سواء أدى منفرداً أو بجماعة إلّا الظهر يوم الجمعة فى المصر...... الخ (البحر الرائق: (۱/۲۶۱، ۲۶۲) كتاب الصلاة، باب الأذان، ط سعيد)
▭ الفتاوى الهندية : (۱/۵۵) كتاب الصلاة ، الباب الثانى فى الأذان ، الفصل الأول فى صفته و أحوال المؤذن ، ط :رشيديه .
▭ و ندب الأذان والإقامة للمسافر ...... ولو ترك الإقامة أجزأه ولكنه يكره . (الفتاوى الهندية : (۱/۵۳ ، ۵۴) كتاب الصلاة ، الباب الثانى فى الأذان ، الفصل الأول فى صفته و أحوال المؤذن ، ط: رشيديه) =

ریل کے ڈبہ میں چونکہ سب لوگ ایک ہی جگہ پر ہوتے ہیں اس لئے اس میں جماعت کے ساتھ نماز ہو یا تنہا دونوں صورتوں میں اذان دینا مستحب ہے، اور اقامت کہنا سنت موکدہ ہے۔(۱) چلتی ریل میں ایک ڈبہ کے مسافروں کا دوسرے ڈبہ والوں سے کوئی تعلق نہیں اس لئے ہر ڈبہ میں اذان اور اقامت الگ الگ دی جائے اگر چہ دوسرے ڈبہ سے اذان اور اقامت کی آواز پہنچ چکی ہو۔(۲)

= ☜ الدر المختار مع رد المحتار : (۱/۳۹۴) کتاب الصلاۃ ، باب الأذان ، ط: سعید .

☜ البحر الرائق : (۱/۲۶۵) کتاب الصلاۃ ، باب الأذان ، ط: سعید .

☜ بدائع الصنائع: (۱/۱۵۳) کتاب الصلاۃ، فصل: وأمّا بیان محلّ وجوب الأذان، ط: سعید.

(۱) وهو سنة مؤكدة للفرائض الخمسة في وقتها ولو قضاءً ...... الخ . قال الشامي: (قوله: للفرائض الخمس الخ) دخلت الجمعة، بحر، وشمل حالة السفر والحضر والانفراد والجماعة. قال في مواهب الرحمٰن، و نور الإيضاح: ولو منفرداً أداءً أو قضاءً ، سفراً أو حضراً. اهـ . (الدر مع الرد: (۱/۳۸۴) کتاب الصلاۃ ، باب الأذان ، وفيه : والإقامة كالأذان فيما مرّ . قال الشامي: (قوله : فيما مرّ) قيّد به لئلا يرد عليه أن ترك الإقامة يكره للمسافر دون الأذان. (الدر مع الرد: (۱/۳۸۸)، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ط: سعید)

☜ وندب الأذان والإقامة للمسافر...... ويكره للمسافر تركهما وإن كان وحده ، هٰكذا في المبسوط، ولو ترك الإقامة أجزأه ولٰكنّه يكره. هٰكذا في شرح الطحاوي. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۵۳، ۵۴) کتاب الصلاۃ، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول في صفته وأحوال المؤذن، ط: رشیدیه)

☜ وأمّا المسافرون فالأفضل لهم أن يؤذّنوا و يقيموا...... فإن صلّوا بجماعةٍ وأقاموا و تركوا الأذان أجزأهم ولا يكره، ويكره لهم ترك الإقامة، بخلاف أهل المصر إذا تركوا الأذان وأقاموا أنه يكره لهم ذٰلك؛ لأن السفر سبب الرخصة، وقد أثر في سقوط شطر فجاز أن يؤثر في سقوط أحد الأذانين، إلّا أن الإقامة آكد ثبوتاً من الأذان، فيسقط شطر الأذان دون الإقامة. (بدائع الصنائع: (۱/ ۱۵۳) کتاب الصلاۃ، (الأذان) فصل: وأمّا بيان محل وجوب الأذان، ط: سعيد)

☜ احسن الفتاوی:(۲/۲۹۳،۲۹۴) کتاب الصلاۃ، باب الأذان والإقامۃ، زیر عنوان: ریل گاڑی میں اذان کہنا، ط:سعید.

(۲) الحنفية ـــــ قالوا : الأذان سنة مؤكدة على الكفاية لأهل الحي الواحد ، وهي كالواجب في لحوق الإثم لتاركها ، وإنّما يسنّ في الصلوات الخمس المفروضة في السفر والحضر للمنفرد والجماعة أداء و قضاءً ، الخ (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۱/۳۱۳) حكم الأذان ، رقم الحاشية (۱) ، ط: دار إحياء التراث العربي)

☜ احسن الفتاوی:(۲/۲۹۳،۲۹۴) کتاب الصلاۃ، باب الأذان والإقامۃ، زیر عنوان: ریل گاڑی میں اذان کہنا، ط:سعید۔

اذان بیٹھ کر دینا

اگر سفر کی حالت میں سواری پر بیٹھ کر اذان دی ہے تو اذان صحیح ہو جائے گی خواہ سواری قبلہ رو ہو یا نہ ہو لیکن بیٹھ کر اقامت کہنا مکروہ ہے۔(۱)

ارادہ بدل گیا

''مسافت کی مقدار طے کرنے سے پہلے نیت بدل دی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۵۶/۱)

---

(۱) يكره الكلام اليسير .... ومنها أن يؤذن قاعداً أو راكباً من غير عذر الّا المسافر، فلايكره أذانه وهو راكب، ولو بلا عذر . (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۱/ ۳۲۱) الكلام حال الأذان، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

ويندب في الأذان أمور ...... وأن يكون قائماً، إلّا لعذر من مرض و نحوه، وأن يكون مستقبل القبلة الخ، وفي الحاشية رقم (۱) الحنفية قالوا : يسن استقبال القبلة حال الأذان، إلّا في المنارة فإنّه يسن له أن يدور فيها ليسمع النّاس في كل جهة، وكذا إذا أذن وهو راكب فإنّه لا يسنّ له الاستقبال بخلاف الماشي (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۱/ ۳۱۷) مندوبات الأذان وسننه، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت)

والمسافر إذا أذّن راكباً لايكره، وينزل للإقامة، كذا في فتاوى قاضيخان والخلاصة، وإن لم ينزل وأقام أجزأه كذا في المحيط، ويجوز للمسافر أن يفتتح الأذان على الدابّة وإن لم يكن وجهه إلى القبلة، كذا في فتاوى قاضيخان و الخلاصة . (الفتاوى الهندية : (۱/ ۵۴) كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأوّل في صفته وأحوال المؤذن، ط :رشيديه)

وأمّا المسافر فلا بأس أن يؤذّن راكباً، لما روى أنّ بلالاً رضي الله عنه بماأذن في السفر راكباً ...... وينزل للإقامة، لماروى أنّ بلالاً أذّن وهو راكب، ثمّ نزل و أقام على الأرض، ولأنّه لو لم ينزل لوقع الفصل بين الإقامة والشروع في الصلاة بالنزول وأنّه مكروه . (بدائع الصنائع : (۱/ ۱۵۱)، كتاب الصلاة، (الأذان)، فصل : وأمّا بيان سنن الأذن، ط: رشيديه)

والمسافر إذا أذّن راكباً لايكره، وينزل للإقامة، ويجوز للمسافر أن يفتتح الأذان على الدابّة وإن لم يكن وجهه إلى القبلة . (الفتاوى الخانية على هامش الهندية : (۱/ ۷۷) كتاب الصلاة، باب الأذان، مسائل الأذان، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱/ ۲۶۵، ۲۶۶) كتاب الصلاة، باب الأذان، ط: سعيد .

اڑتالیس میل

اڑتالیس میل انگریزی تقریبا سوا ستتر کلومیٹر ہے (یعنی ستتر کلومیٹر، دوسو اڑتالیس میٹر اور دو ملی میٹر ہیں)(۱)

اڑتالیس میل سے کم سفر کا حکم

اگر سفر کی مسافت کم سے کم سوا ستر کلومیٹر ہے تو سفر کے دوران روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔(۲)

اور اگر سفر اڑتالیس میل یعنی سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے تو اس دوران روزہ رکھنا لازم ہے، نہ رکھنے کی صورت میں اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے سخت گنہگار ہوگا۔(۳)

---

(۱) اوزان شرعیہ مصنفہ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ: (ص:۴۹) انگریزی میل اور شرعی میل میں فرق، نیز اسی کتاب کا آخری صفحہ (ص:۶۲) ط: ادارۃ المعارف کراچی.

احسن الفتاوی : (۱۰۵/۴) کتاب الصلاہ ، باب صلاۃ المسافر ، القول الاظهر فی تحقیق مسافر السفر ، ضمیمه ، ط: سعید .

(۲) " أقل مسافة تتغير فيها الأحكام مسيرة ثلاثة أيّام ...... " الأحكام الّتي تتغير بالسفر هي قصر الصلاة و إباحة الفطر ...... الخ . (الفتاوى الهندية : (۱۳۸/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

إذا جاوز المقيم عمران مصره قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها ...... يلزمه قصر الصلاة ويرخص له ترك الصيام . (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱۶۴/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط :رشيديه)

لمن خاف زيادة المرض الفطر وللمسافر ......الخ . (البحر الرائق : (۲۸۱/۲ ، ۲۸۲) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد)

...... فكان ابن عباس رضي الله عنه يقول : قد صام رسول الله ﷺ وأفطر ، فمن شاء صام و من شاء أفطر ، متفق عليه . (مشكاة المصابيح : (ص: ۱۷۷) كتاب الصوم ، باب صوم المسافر ، الفصل الأول ، ط: قديمي)

(۳) عن أبي هريرة قال : قال رسول الله ﷺ : من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصة =

استقبال

مہمان کی خاطر داری، اور اس کے اکرام میں یہ بھی ہے کہ جب وہ آئے تو گھر کے دروازہ پر اس کا استقبال کیا جائے، اس میں ایک بڑی حکمت یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے دوسرے لوگ گھر میں ایک اجنبی کے آنے سے کسی وہم اور وسوسہ کا شکار نہیں ہوں گے۔

مہمان کے استقبال کے لیے گھر کے دروازہ تک جانا قدیم عادت ہے، جس کو ہمیشہ سے تمدن، تہذیب اور شائستگی کا مظہر بھی سمجھا گیا ہے اور انسان کی فطرت سلیمہ کا غماز بھی ہے۔(۱)

استقبال کرنا

اگر مہمان کے آنے کی اطلاع پہلے سے ہو تو اس کا استقبال کرنا یعنی شہر سے باہر یا مکان کے آگے جا کر مہمان سے ملاقات کرنا جائز اور مسنون ہے۔(۲)

= ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله و إن صامه . (جامع الترمذي : (١/ ١٥٣ ، ١٥٤) أبواب الصوم ، باب ما جاء في الإفطار متعمّداً ، ط: سعيد)

مشكاة المصابيح: (ص: ١٧٧) كتاب الصوم، باب تنزيه الصوم، الفصل الثاني، ط: قديمي.

سنن أبي داؤد : (١/ ٣٤٦) كتاب الصوم ، باب التغليظ فيمن أفطر عمداً ، ط: رحمانيه .

(١) ....

(٢) قال ﷺ : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ، فكل ما يعدّ إكراماً له فهو داخل في عموم هذا الخبر . (اتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين للزبيدي : (٥ / ٢٦٤) كتاب آداب الأكل ، الباب الرابع في آداب الضيافة ، فصل : يجمع آداباً و مناهي طبيه و شرعية متفرقة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت ، ١٤٠٩ هـ ـــ ١٩٨٩ هـ)

عن السائب بن يزيد قال : لما قدم النبيّ ﷺ المدينة من غزوة تبوك تلقّاه النّاس ، فلقيته مع الصبيان على ثنية الوداع . (سنن أبي داؤد : (ص: ٣٧٤) كتاب الجهاد ، باب في التلقّي ، (رقم الحديث : ٢٧٧٦) ، ط: دار إحياء التراث العربي)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے تشریف لائے تو ہم لوگ بچوں کے ساتھ "ثنیۃ الوداع" تک آپ کی ملاقات کے لیے گئے تھے۔(۱)

اور ایک حدیث میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے بچوں کو آپ کے استقبال کے لیے لے جاتے تھے، جو بچہ سب سے پہلے پہنچتا، اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے سوار کر لیتے تھے۔(۲)

استنجا اور وضو کی حاجت ہو جبکہ پانی ایک کے لیے کافی ہو؟

"پانی وضو اور استنجا میں سے ایک کے لیے کافی ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۱۲۴)

اسٹیشن

اگر اسٹیشن شہر سے متصل ہے درمیان میں زرعی زمین یا ۱۶ء۱۳۷ میٹر خلا نہیں ہے تو

---

(۱) حدثنا سفيان عن الزهرى عن السائب بن يزيد قال: خرجت مع الصبيان إلى ثنية الوداع نتلقّى رسول الله ﷺ من غزوة تبوك، وقال سفيان: مرّة أذكر مقدم النبيّ ﷺ لما قدم النبيّ ﷺ من تبوك. (المسند للإمام أحمد بن حنبل: (۱۲ / ۲۸٦) مسند سائب بن يزيد، (رقم الحديث: ۱۵٦٦۱)، ط: دار الحديث، القاهرة)

سنن أبى داؤد: (ص: ۳۷۴) كتاب الجهاد، باب فى التلقى، (رقم الحديث: ۲۷۷٦) ط: دار إحياء التراث العربى، بيروت.

(۲) عن عبدالله بن جعفر قال: كان رسول الله ﷺ إذا قدم من سفر تلقّى بصبيان أهل بيته، وأنه قدم من سفر فسبق بى إليه، فحملنى بين يديه، ثم جيئ بأحد ابنى فاطمة، فأردفه خلفه، قال: فأدخلنا المدينة ثلثة على الدابّة. رواه مسلم (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۳۹) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: قديمى)

حدثنا عبد الله بن جعفر قال: كان النبيّ ﷺ إذا قدم من سفر استقبل بنا، فأينا استقبل أوّلاً جعله أمامه فاستقبل بى فحملنى أمامه، ثم استقبل بحسن أو حسين، فجعله خلفه فدخلنا المدينة وإنّا لكذٰلك. (سنن أبى داؤد، (ص: ۴۳۷) كتاب الجهاد، باب فى ركوب ثلاثة على دابّة، ط: دار إحياء التراث العربى، بيروت)

اس میں قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

اسٹیشن پر کھانے پینے کا طریقہ

اگر اسٹیشن پر چیزیں خرید کر یا اپنا ناشتہ وغیرہ نکال کر کسی غریب آدمی کے سامنے کھائے تو تھوڑا بہت اس کو بھی دیدے، گھر میں چند غریبوں کو کھانا کھلانے سے ایسے غریب کو کھلانے کا ثواب زیادہ ہوگا، اگر اتنی گنجائش نہیں یا ہمت اور توفیق نہیں تو ایک طرف کو علیحدہ ہوکر پوشیدہ کھالے، خاص طور پر چھوٹے بچوں کے سامنے اس بات کا بہت زیادہ خیال رکھے۔(۲)

اسلامی فوج نے دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ کرلیا

اگر اسلامی فوج نے دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ کیا ہے، تو جب تک اسلامی حکومت مقبوضہ علاقہ کو اپنا علاقہ تصور نہیں کرے گی تب تک وہ علاقہ دارالحرب کے حکم میں

(۱) وأمّا الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كركض الدوابّ و دفن الموتى وإلقاء التراب، فان اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا ...... هي ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة هو الأصحّ. (رد المحتار على الدر المختار: (۱۲۱/۲، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الفتاوى الخانيه على هامش الهندية: (۱۶۴/۱، ۱۶۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

احسن الفتاوی (۷۳/۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیرعنوان: جو آبادی شہر سے نہ ہو وہ مستقل ہے، ط: سعید.

ومن خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيام ولياليها من أقصر السنة ...... قصر صلى الفرض الرباعي ركعتين وجوباً. (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲ ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲۲۶/۲)، كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الهندية؛ (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) رفیق سفر، تالیف حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب رحمہ اللہ (ص: ۳۴) ریل کے متعلق متفرق مسائل، ط: دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔

رہے گا، اور وہاں اسلامی فوج مسافروں کے حکم میں ہونے کی وجہ سے قصر کرے گی۔(١)

رمضان المبارک کے روزہ کے متعلق یہ حکم ہے کہ اگر روزہ رکھ سکتے ہیں تو رکھ لیں ورنہ نہ رکھنے کی اجازت ہوگی، بعد میں قضا رکھ لیں۔(٢)

تراویح اگر پڑھ سکتے ہیں تو پڑھنا بہتر ہوگا، ورنہ چھوڑنے کی بھی اجازت ہوگی۔(٣)

باقی جمعہ اور عید کی نماز لازم نہیں ہے۔(٤)

---

(١) وكذا يصلّي ركعتين عسكر دخل أرض حرب أو حاصر حصناً فيها ، بخلاف من دخلها بأمان فإنّه يتمّ...... الخ. (الدر مع الرد: (١٢٧/٢) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حاصر قوم مدينة في دار الحرب أو أهل البغي في دار الإسلام في غير مصر ونووا الإقامة خمسة عشر يوماً قصروا؛ لأنّ حالهم متردّد بين قرار و فرار فلا تصحّ نيّتهم وإن نزلوا في بيوتهم. (الفتاوى الهندية: (١٤٠/١) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (١٦٥/١) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(٢) فمن كان منكم مريضا أو على سفر فعدّة من أيّام أخر . (البقرة : ١٨٤)

الأحكام الّتي تتغير بالسفر هي قصر الصلاة وإباحة الفطر ...... الخ . (الفتاوى الهندية : (١٣٨/١) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط؛ رشيديه)

لمسافر ...... الفطر ...... و قضوا لزومًا ...... الخ . (الدر مع الرد : (٤٢١/٢ ـ ٤٢٣) كتاب الصوم ، باب مايفسد الصوم وما لا يفسده ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (١٦٤/١) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه .

(٣) ويأتي المسافر بالسنن إن كان في حال أمن و قرار وإلاّ بأن كان في خوف و فرار لايأتي بها. (الدر مع الرد : (١٣١/٢) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد) .

وفي التجنيس : والمختار أنّه إن كان حال أمن و قرار يأتي بها ؛ لأنّها شرعت مكمّلات ، والمسافر إليه محتاج ، وإن كان حال خوف لايأتي بها ؛ لأنه ترك بعذرٍ . (البحر الرائق : (١٣٠/٢) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (١٧٠/١) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

(٤) ثم لوجوبها شرائط في المصلي وهي الحرية ، و الذكورة ، والإقامة ، والصحة ...... حتّى لا تجب الجمعة على العبيد والنسوان والمسافرين والمرضى . (الفتاوى الهندية : (١٤٤/١) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيدية) =

اور فرائض میں قصر کریں۔(۱)

اشراق

اگر سفر میں وقت اور فرصت ہے تو اشراق کی نماز پڑھ سکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

اطراف میں دورہ کا حکم

اگر کسی آدمی کو سرکاری ملازمت یا کسی اور وجہ سے صرف اطراف میں سوا ستتر ($77^{1/4}$) کلومیٹر کے اندر یا کم زیادہ دورہ کرنا پڑتا ہے، اور اس دورہ میں چند روز گذر

= تجب صلاتهما في الأصحّ على من تجب عليه الجمعة بشرائطها ...... (الدر المختار: (۱٦٦/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱٤٠/۲ و ما بعد) كتاب الصلاة، باب الجمعة، و أيضاً (۱٥٧/۲) باب العيدين، ط: سعيد.

فلا تجب الجمعة على المجانين والصبيان والعبيد إلاّ بإذن مواليهم والمسافرين ...... الخ (بدائع الصنائع: (۲٥٨/۱)، كتاب الصلاة، (الجمعة) فصل؛ وأمّا بيان شرائط الجمعة، ط:سعيد)

والإقامة من شرائط وجوبها كما هي من شرائط وجوب الجمعة حتى لا تجب على النسوان...... والمرمض والمسافرين كما لا تجب عليهم لما ذكرنا في صلاة الجمعة. (بدائع الصنائع: (۱/ ۲٧٥) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا صلاة العيدين، وأمّا شرائط وجوبها وجوازها، ط: سعيد)

(۱) من جاوز بيوت مصره ...... قصر الفرض الرباعي. (البحر الرائق: (۱۲٨/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر)

إذا جاوز المقيم عمران مصره ...... يلزمه قصر الصلاة. (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱٦٣/۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر. ط؛ رشيديه)

الفتاوى الهندية: (۱۳٨/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۲) ويأتي المسافر بالسنن إن كان في حال أمن و قرار وإلاّ بأن كان في خوف و فرار لايأتي بها. (الدر مع الرد: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد).

وفي التجنيس: والمختار أنّه إن كان حال أمن و قرار يأتي بها؛ لأنّها شرعت مكمّلات، والمسافر إليه محتاج، وإن كان حال خوف لايأتي بها؛ لأنه ترك بعذرٍ. (البحر الرائق: (۱۳٠/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱ / ۱٧٠) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

جاتے ہیں تو اس صورت میں قصر کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر یہ شخص سوا ستتر (77 1/4) کلومیٹر یا اس سے دور کسی مقام پر جانے کا ارادہ کر کے گھر سے نکلتا ہے تو مسافر ہوگا۔(۱) اور آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا۔(۲)

---

(۱) امداد الفتاوی (۱/ ۴۶۵ ، ۴۶۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، زیر عنوان : قصر در دورۂ اهل کاروان ، ط: دارالعلوم کراچی .

من خرج من عمارة موضع إقامته ...... قاصداً ...... مسيرة ثلاثة أيّام و لياليها ......صلّى الفرض الرباعي ركعتين ...... الخ (الدر مع الرد : (۲ / ۱۲۱ ـ ۱۲۳) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، و فيه أيضاً : ومن طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر ، قال الشامي رحمه اللّٰه : (قوله : بلا قصد) بأن قصد بلدة بينه و بينها يومان للإقامة بها ، فلمّا بلغها بدا له أن يذهب إلى بلدة بينه وبينها يومان وهلمّ جراً ، قال في البحر : وعلى هٰذا قالوا : أمير خرج مع جيشه في طلب العدوّ ولم يعلم أين يدركهم ، فإنّه يتمّ وإن طالت المدّة أو المكث ، أمّا في الرجوع فإن كانت مدّة سفر قصر . (الدر مع الرد : كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد)

من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً ثلاثة أيّام ...... قصر الفرج الرباعي ......الخ . (البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، وفيه أيضاً : المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً ، ولو أنّه خرج من ذٰلك المصر الّذي قصد إلى مصر آخر وهو أيضاً أقلّ من ثلثة أيّام فإنّه لايكون مسافراً. (البحر الرائق : (۲ / ۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوی الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

کفایت المفتی : (۳/ ۳۷۵، ۳۷۶) کتاب الصلاۃ ،نواں باب: مسافر کی نماز ، زیر عنوان: وطن اقامت سے دورے کرنے والے کا حکم، ط: دارالاشاعت، کراچی۔

(۲) امداد الفتاوی (۱/ ۴۶۵، ۴۶۶) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: قصر در دورۂ اہل کاروان ، ط: دارالعلوم کراچی .

من خرج من عمارة موضع إقامته ...... قاصداً ...... مسيرة ثلاثة أيّام و لياليها ......صلّى الفرض الرباعي ركعتين ...... الخ (الدر مع الرد : (۲ / ۱۲۱ ـ ۱۲۳) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، و فيه أيضاً : ومن طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر ، قال الشاميؒ رحمه اللّٰه : (قوله : بلا قصد) بأن قصد بلدة بينه و بينها يومان للإقامة بها ، فلمّا بلغها بدا له أن يذهب إلى بلدة بينه وبينها يومان وهلمّ جراً ، قال في البحر : وعلى هٰذا قالوا : أمير خرج مع جيشه في طلب العدوّ ولم يعلم أين يدركهم ، فإنّه يتمّ وإن طالت المدّة أو المكث ، أمّا في الرجوع فإن كانت مدّة سفر قصر . (الدر مع الرد : كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد) =

اور اگر گھر سے نکلتے وقت سوا ستتر کلومیٹر دور جانے کا ارادہ نہیں تھا تو قصر نہیں کرے گا، بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

اغوا شدہ

اغوا شدہ شخص پر سفر کے احکام جاری ہونے کی دو شکلیں ہوں گی:

= من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً ثلاثة أيّام ...... قصر الفرج الرباعي ......الخ . (البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، وفيه أيضاً : المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً ، ولو أنّه خرج من ذٰلك المصر الّذى قصد إلى مصر آخر وهو أيضاً أقلّ من ثلٰثة أيّام فإنّه لايكون مسافراً . (البحر الرائق : (۲ / ۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

كفايت المفتى : (۳۷۵/۳ ، ۳۷۶) كتاب الصلاة ، نواں باب : مسافر کی نماز ، زیر عنوان: وطن اقامت سے دورے کرنے والے کا حکم ، ط: دار الاشاعت ، کراچی .

(۱) امداد الفتاوی (۴۶۵/۱، ۴۶۶) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: قصر در دورۂ اہل کاروان ، ط: دار العلوم کراچی.

من خرج من عمارة موضع إقامته ...... قاصداً ...... مسيرة ثلاثة أيّام و لياليها ......صلّى الفرض الرباعي ركعتين ...... الخ (الدر مع الرد : (۲ / ۱۲۱ ـ ۱۲۳) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، و فيه أيضاً : ومن طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر ، قال الشامي رحمه الله : (قوله : بلا قصد) بأن قصد بلدة بينه و بينها يومان للإقامة بها ، فلمّا بلغها بدا له أن يذهب إلى بلدة بينه وبينها يومان وهلمّ جراً ، قال في البحر : وعلى هٰذا قالوا : أمير خرج مع جيشه في طلب العدوّ ولم يعلم أين يدركهم ، فإنّه يتمّ وإن طالت المدّة أو المكث ، أمّا في الرجوع فإن كانت مدّة سفر قصر . (الدر مع الرد : كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد)

من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً ثلاثة أيّام ...... قصر الفرج الرباعي ......الخ . (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، وفيه أيضاً : المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً ، ولو أنّه خرج من ذٰلك المصر الّذى قصد إلى مصر آخر وهو أيضاً أقلّ من ثلٰثة أيّام فإنّه لايكون مسافراً . (البحر الرائق : (۲ / ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

کفایت المفتی : (۳۷۵/۳، ۳۷۶) کتاب الصلاۃ ،نواں باب: مسافر کی نماز ، زیر عنوان: وطن اقامت سے دورے کرنے والے کا حکم، ط: دار الاشاعت، کراچی۔

❶۔ اس کو سفر کی انتہا معلوم ہے یا نہیں؟ ❷۔ اقامت کی مدت معلوم ہے یا نہیں؟ اگر سفر کی انتہا معلوم ہے کہ کہاں لے جا کر قید کرے گا اور وہ جگہ شرعی مسافت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو قصر کرنا شروع کر دے۔(۱)

---

(۱) " وفی المحیط : مسلم أسره العدوّ ، إن کان مسیرة العدوّ ثلاثة أیّام یقصر ، وإن کان دون ذٰلک یتمّ ،وإن لم یعلم یسأل ، کما مرّ فی العبد " . و قال (قبل سطور) فی مسئلة العبد مع المولیٰ : العبد إذا خرج مع مولاه ولا یعلم سیر المولی ، فإنّه یسأله ، إن أخبره أن مسیره مدّة السفر صلّی صلاة المسافرین ، وإن کان دون ذٰلک صلّی صلاة الإقامة ، وإن لم یخبره بذٰلک إن کان مقیماً قبل ذٰلک صلّی صلاة الإقامة ، وإن کان مسافراً قبل صلّی صلاة المسافرین . (البحر الرائق : (۲ / ۱۳۹) کتاب الصلاة ، آخر باب المسافر ، ط: سعید)

▭ احسن الفتاوی (۴/۸۰۷۸) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، زیر عنوان: جنگی قیدیوں کیلئے حکم قصر ، سعید.

▭ فتاوی رحیمیہ : (۱۷۶،۱۷۵/۵) کتاب الصلوٰۃ ، باب ما یتعلق بالسفر ، زیر عنوان: قیدی نماز قصر کب کرے؟ ط: دارالاشاعت.

▭ الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة : (۱/ ۱۷۰) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیه .

1 قال فی " السیر الکبیر " والأسیر من المسلمین فی أیدی أهل الحرب هم له قاهرون ، إن أقاموا به فی موضع یریدون أن یقیموا به خمسة عشر یوماً ، فعلیه أن یکمل الصلاة ، وإن کان الأسیر لایرید أن یقیم معهم (وإن کان الأسیر یرید أن یقیم) فی موضع خمسة عشر یوماً ، فأخرجوه من ذٰلک الموضع یریدون مسیرة ثلاثة أیّام ، قصر الصلاة ؛ لأنّ الأسیر مقهور مغلوب فی أیدیهم، و کان سفره، وإقامته بهم کالعبد مع مولاه ، والقائد مع الأعمی ، والتلمیذ مع الاستاذ. (المحیط البرهانی : (۳۹۵/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون ، صلاة السفر ، نوع آخر فی بیان من لا یصیر مقیماً بنیة إقامته ...... ، (تقطیع : ۲۰۴۵) ، وفیه أیضاً: وفی " فتاوی أهل سمرقند " : مسلم أسره العدوّ ، وأدخل دار الحرب ینظر ، إن کان مسیرة العدوّ ثلاثة أیّام، صلّی صلاة المسافرین ، وإن کان دون ذٰلک ، صلّی صلاة المقیمین ، وإن کان لا یعلم بذٰلک سأل عنهم، فإن سأل عنهم ولم یخبروه بشیئ ، یبنی الأمر علی ما کان هو فی الأصل فإن کان مسافراً صلّی صلاة المسافرین ، وإن کان مقیماً صلّی صلاة المقیمین؛ لأنّه لم یعلم وجود المغیر . (المحیط البرهانی: (۳۹۵/۲ ، ۳۹۶) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون: صلاة السفر ، نوع آخر فی بیان من لایصیر مقیماً بنیة إقامته ، (تقطیع : ۲۰۴۸) ، ط: ادارة القرآن و العلوم الاسلامیة کراچی)

اور اگر وہ جگہ شرعی مسافت سے کم ہے تو قصر نہ کرے، بلکہ پوری نماز پڑھے۔(۱)

اور اگر سفر کی انتہا معلوم نہ ہو تو اغوا کرنے والے سے کم از کم مسافت معلوم کر کے اس پر عمل کرے۔(۲)

(۱، ۲) " وفي المحيط : مسلم أسره العدوّ ، إن كان مسيرة العدوّ ثلاثة أيّام يقصر ، وإن كان دون ذلك يتمّ ،وإن لم يعلم يسأل ، كما مرّ في العبد " . و قال (قبل سطور) في مسئلة العبد مع المولىٰ : العبد إذا خرج مع مولاه ولا يعلم سير المولى ، فإنّه يسأله ، إن أخبره أن مسيره مدّة السفر صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذلك صلّى صلاة الإقامة ، وإن لم يخبره بذلك إن كان مقيماً قبل ذلك صلّى صلاة الإقامة ، وإن كان مسافراً قبل صلّى صلاة المسافرين .
(البحر الرائق : (۲ / ۱۳۹) كتاب الصلاة ، آخر باب المسافر ، ط: سعيد)

▭ احسن الفتاوی (۸۰۷۸/۴) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، زیر عنوان: جنگی قیدیوں کیلئے حکم قصر ، سعید.

▭ فتاوی رحیمیہ : (۱۷۶،۱۷۵/۵) کتاب الصلوٰۃ ، باب ما یتعلق بالسفر ، زیر عنوان: قیدی نماز قصر کب کرے؟ ط: دارالاشاعت.

▭ الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱ / ۱۷۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

▭ قال في " السير الكبير " والأسير من المسلمين في أيدي أهل الحرب هم له قاهرون ، إذا أقاموا به في موضع يريدون أن يقيموا به خمسة عشر يوماً ، فعليه أن يكمل الصلاة ، وإن كان الأسير لايريد أن يقيم معهم (وإن كان الأسير يريد أن يقيم) في موضع خمسة عشر يوماً ، فأخرجوه من ذلك الموضع يريدون مسيرة ثلاثة أيّام ، قصر الصلاة ؛ لأنّ الأسير مقهور مغلوب في أيديهم ، وكان سفره وإقامته بهم كالعبد مع مولاه ، والقائد مع الأعمى ، والتلميذ مع الاستاذ. (المحيط البرهاني : (۳۹۵/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، صلاة السفر ، نوع آخر في بيان من لا يصير مقيماً بنية إقامته ...... ، (تقطيع : ۲۰۴۵) ، وفيه أيضاً : وفي " فتاوى أهل سمرقند " : مسلم أسره العدوّ ، وأدخل دار الحرب ينظر ، إن كان مسيرة العدوّ ثلاثة أيّام ، صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذلك ، صلّى صلاة المقيمين ، وإن كان لا يعلم بذلك سأل عنهم ، فإن سأل عنهم ولم يخبروه بشيئ ، يبني الأمر على ما كان هو في الأصل فإن كان مسافراً صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان مقيماً صلّى صلاة المقيمين ؛ لأنّه لم يعلم وجود المغير . (المحيط البرهاني : (۳۹۵/۲ ، ۳۹۶) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون : صلاة السفر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته ، (تقطيع : ۲۰۴۸) ، ط: ادارة القرآن و العلوم الاسلامية كراچى)

نہ بتانے کی صورت میں مسئلہ کی نوعیت یہ ہوگی کہ اگر اغوا کرنے والے کے بارے میں یقینی طور پر یا غالب گمان کے طور پر معلوم ہو کہ یہ مسافر ہے تو قصر کرے، اور اگر اغوا کرنے والا مقیم ہے تو قصر نہ کرے۔(۱)

اور اگر یہ بھی معلوم نہ ہو تو شرعی مسافت تک پوری نماز پڑھے اس کے بعد قصر

---

(۱) " وفی المحیط : مسلم أسره العدوّ ، إن کان مسیرة العدوّ ثلاثة أیّام یقصر ، وإن کان دون ذٰلک یتمّ ،وإن لم یعلم یسأل ، کما مرّ فی العبد " . و قال (قبل سطور) فی مسئلة العبد مع المولیٰ : العبد إذا خرج مع مولاه ولا یعلم سیر المولی ، فإنّه یسأله ، إن أخبره أن مسیره مدّة السفر صلّی صلاة المسافرین ، وإن کان دون ذٰلک صلّی صلاة الإقامة ، وإن لم یخبره بذٰلک إن کان مقیماً قبل ذٰلک صلّی صلاة الإقامة ، وإن کان مسافراً قبل صلّی صلاة المسافرین .
(البحر الرائق : (۲ / ۱۳۹) کتاب الصلاة ، آخر باب المسافر ، ط: سعید)

▭ احسن الفتاوی (۸۰۷/۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیرِ عنوان: جنگی قیدیوں کیلئے حکم قصر، سعید.

▭ فتاوی رحیمیہ: (۱۷۵/۵، ۱۷۶) کتاب الصلوٰۃ، باب ما یتعلق بالسفر، زیرِ عنوان: قیدی نماز قصر کب کرے؟ ط: دارالاشاعت.

▭ الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة : (۱۷۰/۱) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیه .

▭ قال فی " السیر الکبیر " والأسیر من المسلمین فی أیدی أهل الحرب هم له قاهرون ، إذا أقاموا به فی موضع یریدون أن یقیموا به خمسة عشر یوماً ، فعلیه أن یکمل الصلاة ، وإن کان الأسیر لایرید أن یقیم معهم (وإن کان الأسیر یرید أن یقیم) فی موضع خمسة عشر یوماً ، فأخرجوه من ذٰلک الموضع یریدون مسیرة ثلاثة أیّام ، قصر الصلاة ؛ لأنّ الأسیر مقهور مغلوب فی أیدیهم ، وکان سفره وإقامته بهم کالعبد مع مولاه ، والقائد مع الأعمی ، والتلمیذ مع الاستاذ. (المحیط البرهانی : (۳۹۵/۲) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون ، صلاة السفر ، نوع آخر فی بیان من لا یصیر مقیماً بنیة إقامته ...... ، (تقطیع : ۲۰۴۵) ، وفیه أیضاً : وفی " فتاوی أهل سمرقند " : مسلم أسره العدوّ ، وأدخل دار الحرب ینظر ، إن کان مسیرة العدوّ ثلاثة أیّام ، صلّی صلاة المسافرین ، وإن کان دون ذٰلک ، صلّی صلاة المقیمین ، وإن کان لا یعلم بذٰلک سأل عنهم ، فإن سأل عنهم ولم یخبروه بشیئ ، یبنی الأمر علی ما کان هو فی الأصل فإن کان مسافراً صلّی صلاة المسافرین ، وإن کان مقیماً صلّی صلاة المقیمین ؛ لأنّه لم یعلم وجود المغیر. (المحیط البرهانی : (۳۹۵/۲ ، ۳۹۶) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون : صلاة السفر ، نوع آخر فی بیان من لایصیر مقیماً بنیة إقامته ، (تقطیع : ۲۰۴۸) ، ط: ادارة القرآن و العلوم الاسلامیة کراچی)

شروع کردے۔(۱) اور جو نمازیں مکمل پڑھی گئیں ان کا اعادہ واجب نہیں۔(۲)

اور اگر یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ کتنی مسافت طے ہوئی اور کوئی بتاتا بھی نہیں تو غالب گمان پر عمل کرے۔(۳)

---

(۱) "ومن حمل غيره ليذهب معه، والمحمول لايدرى أين يذهب معه، فإنّه يتمّ الصلاة حتّى يسير ثلاثاً؛ لأنه لم يظهر المغيّر، وإذا سار ثلاثاً فحينئذٍ قصر؛ لأنّه وجب عليه القصر من حين حمله". ولو كان صلّى ركعتين من يوم حمل و سار به مسيرة ثلاثه أيّام فإنّ صلاته تجزئه، وإن سار به أقلّ من مسيرة ثلاثة أيّام أعاد كل صلاة صلّاها ركعتين؛ لأنّه تبيّن أنّه صلّى صلاة المسافرين وهو مقيم، وفي الوجه الأوّل تبيّن أنّه مسافر. (البحر الرائق: (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

رد المحتار على الدر المختار: (۲/۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط:سعيد.

ذكر الحاكم في "المنتقى" رجل حمل رجلاً و ذهب به، ولا يدرى أين يذهب به، قال: يتمّ الصلاة حتّى يسير ثلاثاً فإذا سار ثلاثاً قصر. (المحيط البرهاني: (۲/۳۹۴) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون: صلاة السفر، نوع آخر في بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته ويصير مقيماً بنية إقامة غيره. (تقطيع: ۲۰۴۰) ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچی)

(۲) فلو أتمّ المسافر إن قعد في الأولىٰ تمّ فرضه، ولكنّه أساء ...... وإن لم يقعد بطل فرضه، وصار الكلّ نفلاً لترك القعدة المفروضة ...... الخ. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۸، ۱۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

غنية المستملي شرح منية المصلّي، المعروف بـ"حلبي كبير" (ص: ۵۳۸، ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی، لاهور.

العبد إذ اخرج مولاه سأله، فإن لم يخبره أتمّ صلاته. وإن صلّى أربعاً أيّاماً ولم يقعد في الثانية ثمّ أخبره مولاه أنّه قصد مسيرة سفر حين خرج، الأصحّ أنّه لايعيدها؛ لما بيّنّا. كذا في المحيط السرخسي. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۳) من شک هل فعل شيئًا أم لا؟ فالأصل أنّه يفعل، و تدخل فيها قاعدة أخرى من تيقن الفعل، و شک في القليل والكثير حمل على القليل؛ لأنه المتيقن، إلاّ أن تشتغل الذمة بالأصل، فلا يبرأ إلاّ باليقين، وهٰذا الاستثناء راجع إلى قاعدة ثالثة، وهي ما ثبت بيقين لا يرتفع إلا بيقين، والمراد به غالب الظن. (الأشباه والنظائر مع شرحه للحموى: (۱/۱۹۲، ۱۹۳)، الفن الأول: في القواعد الكلية، النوع الأول، القاعدة الثالثة: اليقين لايزول بالشک، ط: ادارة القرآن)

اغواشدہ اگر چہ اغوا کرنے والے کی نیت کے مطابق پندرہ دن یا اس سے زائد اقامت کی نیت کرے پھر بھی اس نیت کا اعتبار نہیں، کیونکہ اغواشدہ کے بارے میں ہر وقت احتمال رہتا ہے کہ نہ معلوم پولیس کس وقت آپہونچے اور اس کو لے جائے، یا یہ لوگ اس کو منتقل کردیں، اس لیے وہ ہمیشہ قصر کرے گا۔(۱)

مزید ''قیدی قصر کب تک کریں'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔(۲/۸۴)

اغوا ہونے والا شخص قصر کرے گا یا نہیں؟

جس شخص کو اغوا کر کے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے دور لے جایا گیا ہو وہ اغوا کرنے والے کے تابع ہے، اگر اغوا کرنے والا وہاں مقیم ہے تو یہ شخص بھی وہاں پوری نماز پڑھے گا، اور اگر اغوا کرنے والا وہاں مسافر ہے تو یہ شخص بھی قصر کرے گا۔(۲)

---

(۱) ولاتصح نية الإقامة من العسكر في دار الحرب ؛ لأنهم بين أن يهزموا فيفرّوا أو يهزموا فيفرّوا، و حالهم هٰذه مبطلة عزيمتهم لتردّدها في الإقامة ، و لا بدّ في تحقق النّية من الجزم ولو كانت الشوكة لهم؛ لأن احتمال وصول المدد للعدوّ أو وجود مكيدة من القليل يهزم بها الكثير، قائم. وذٰلك يمنع الجزم. (غنية المستملي شرح منية المصلّي ، المعروف بـ" حلبي كبير": (ص: ۵۴۰) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی)

☜ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۲/۱۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه ، القاسم پبلی كيشنز ، كراچی .

☜ لأن نية الإقامة في دار الحرب أو البغي لاتصحّ ؛ لأن حالهم يخالف عزيمتهم للتردّد بين القرار والفرار ، ولهٰذا قال أصحابنا في تاجر دخل مدينة لحاجة ونوٰى أن يقيم خمسة عشر يوماً لقضاء تلك الحاجة لايصير مقيماً ؛ لأنه متردّد بين أن يقضي حاجته فيرجع وبين أن لايقضي فيقيم ، فلاتكون نيته مستقرة كنية العسكر في دار الحرب . (البحر الرائق : (۲/۱۳۳) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

(۲) وكلّ من كان تبعاً لغيره يلزمه طاعته يصير مقيماً بإقامته و مسافراً بنيته و خروجه إلى السفر ، كذا في محيط السرخسي ...... الخ . (الفتاوى الهندية : (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☜ والمعتبر في النية هو نية الأصل دون التابع حتّى يصير العبد مسافراً بنية مولاه =

افطار کرنے کے بعد ہوائی سفر کیا، سورج دوبارہ نظر آنے لگا

روزہ دار سورج غروب ہونے کے بعد افطار کر کے ہوائی جہاز پر سوار ہوا، جہاز مغرب کی جانب اتنا تیز چلا کہ سورج دوبارہ نظر آنے لگا، تو اس کا روزہ صحیح ہے، البتہ دوبارہ سورج غروب ہونے تک کھانے پینے سے باز رہنا بہتر ہے۔(۱)

= والزوجة بنية الزوج و كلّ من لزمه طاعة غيره ...... الخ . (بدائع الصنائع : (۱/۹۴) كتاب الصلاة ، [صلاة المسافر] ، فصل : و أمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً ، ط: سعيد)

والأسير من المسلمين في أيدى أهل الحرب هم له قاهرون، إن أقاموا به في موضع يريدون أن يقيموا به خمسة عشر يوماً، فعليه أن يكمل الصلاة ، وإن كان الأسير لايريد أن يقيم معهم [وإن كان الأسير يريد أن يقيم] في موضع خمسة عشر يوماً، فأخرجوه من ذلك الموضع يريدون مسيرة ثلاثة أيّام، قصر الصلاة ؛ لأن الأسير مقهورٌ مغلوب في أيديهم ، وكان سفره وإقامته بهم كالعبد مع مولاه (المحيط البرهاني: (۲/۳۹۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون، صلاة السفر، نوع آخر في بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته......، ط: ادارة القرآن والعلوم الإسلامية)

غنية المستملي شرح منية المصلي ، المعروف بـ حلبي كبير " : (ص: ۵۴۱) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی .

(۱) يجب الإمساك بقيّة اليوم على من فسد صومه ، وعلى حائض ونفساء ، طهرتا بعد طلوع الفجر ، وعلى صبي بلغ ، و كافر أسلم . " قال الشرنبلالي تحته : لحرمة الوقت بالقدر الممكن . و قال الطحطاوي في ذيله : أي تشبهاً لقضاء حق الوقت . (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ، شرح نور الإيضاح : (۲/۳۴۵) كتاب الصوم ، فصل بعد باب ما يفسد الصوم و يوجب القضاء ، من غير كفارة ، ط: مكتبه غوثيه كراچی)

والأصل في هذه المسائل أن كل من صار في آخر النهار بصفة لو كان في أوّل النّهار عليها للزمه الصوم فعليه الإمساك كما في الخلاصة والنهاية والعناية ...... و كذا كلّ من وجب عليه الصوم لوجود سبب الوجوب والأهلية ثمّ تعذر عليه المضي ...... فإنه يجب عليه الإمساك تشبهاً . (ردالمحتار على الدر المختار : (۲/۴۰۸) كتاب الصوم ، باب ما يفسد الصوم ومالايفسده ، ط: سعيد)

ولو بلغ صبي أو أسلم كافر أمسك يومه ولم يقض شيئًا ، فالإمساك قضاء لحق الوقت بالتشبه ، وعدم القضاء لعدم وجوب الصوم عليهما فيه . (البحر الرائق : (۲/۲۸۸) كتاب الصوم ، باب مايفسد الصوم ومالا يفسده ، ط:سعيد)

افطار کے بعد ہوائی سفر میں سورج نظر آئے تو

ایک شخص نے رمضان المبارک میں سورج غروب ہونے کے بعد اپنی قیامگاہ پر افطار کیا، اوراس کے بعد وہ ہوائی جہاز یا راکٹ سے مغربی ملک کی طرف اتنا تیز سفر کر کے پہنچ گیا کہ ابھی وہاں سورج غروب نہیں ہوا ہے، تواس سے اس کا وہ روزہ باطل نہیں ہوگا بلکہ صحیح ہو چکا اور صحیح رہے گا۔ (۱) البتہ رمضان کا احترام کرتے ہوئے سورج دوبارہ غروب ہونے تک روزہ دار کی طرح رہے کچھ کھائے پیے نہیں۔ (۲)

افطار ہوائی جہاز میں کب کرے

''ہوائی جہاز میں افطار کب کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۸۹/۲)

اقامت

''اذان'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۵۳/۱)

---

(۱) فلو غربت ثم عادت هل يعود الوقت ، الظاهر نعم . قال ابن عابدين رحمه الله : (قوله : الظاهر نعم) بحث لصاحب النهر حيث قال : ذكر الشافعية أنّ الوقت يعود ؛ لأنه ـ عليه الصلاة والسلام ـ نام في حجر عليّ ـ رضى الله عنه ـ حتى غربت الشمس ...... قلت : على أن الشيخ اسماعيل رد ما بحثه في النهر تبعاً للشافعية ، بأنّ صلاة العصر بغيبوبة الشفق تصير قضاءً ورجوعها لايعيدها أداء ، وما في الحديث خصوصية لعليّ كما يعطيه قوله عليه السلام : إنّه كان في طاعتك و طاعته رسولك اهـ .

قلت : ويلزم على الأول بطلان صوم من أفطر قبل ردّها ، وبطلان صلاته المغرب لوسلمنا عود الوقت بعودها للكلّ والله تعالىٰ أعلم . (الدر مع الرد : (۳٦٠/۱ ، ۳٦۱) كتاب الصلاة ، مطلب : لو ردّت الشمس بعد غروبها ، ط: سعيد)

▭ حاشية الطحطاوى على الدر : (۱۷۴/۱) ، كتاب الصلاة ، ط : رشيديه .

▭ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۱۷۷) كتاب الصلاة ، ط: قديمى .

▭ احسن الفتاوی (۶۹/۴) کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ المسافر، زیر عنوان: نماز مغرب پڑھ کر ہوائی جہاز میں سوار ہوا اور آفتاب دوبارہ نظر آنے لگا، ط: سعید۔

(۲) گزشتہ صفحہ کا حاشیہ نمبر (۱) ملاحظہ فرمائیں۔

اقامت بیٹھ کر کہنا

''اذان بیٹھ کر دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۵۶)

اقامت کی قضا نمازوں کا حکم

اگر سفر سے پہلے اقامت کی حالت میں ظہر، عصر اور عشاء کی نماز قضا ہوگئی تو سفر کی حالت میں قضا پڑھنے کی صورت میں چار رکعت قضا پڑھے۔ باقی فجر کی دو رکعت اور مغرب کی تین رکعت فرض پڑھے۔(۱) اور وتر بھی پڑھے۔(۲)

---

(۱) أن الفائتة تقضى على الصفة الّتى فاتت عنه إلا لعذر وضرورة ، فيقضى المسافر فى السفر ما فاته فى الحضر من الفرض الرباعى أربعاً ، والمقيم فى الإقامة ما فاته فى السفر منها ركعتين كما سيأتى فى آخر صلاة المسافر وقد قالوا : إنّما تقضى الصلاة الخمس والوتر ...... الخ . (البحر الرائق : (۲/۷۹ ، ۸۰) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، و (۲/۱۳۷) باب المسافر ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

أنّه يقضى وجوباً اتفاقاً ، أمّا عنده فظاهر ، وأمّا عندهما وهو ظاهر الرواية عنهما فلقوله عليه الصلاة والسلام : من نام عن وتر أو نسيه فليصلّه إذا ذكره . (الدر المختار مع الرد : (۲/۵) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : (۲/۱۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه .

(۲) أن الفائتة تقضى على الصفة الّتى فاتت عنه إلا لعذر وضرورة ، فيقضى المسافر فى السفر ما فاته فى الحضر م الفرض الرباعى أربعاً ، والمقيم فى الإقامة ما فاته فى السفر منها ركعتين كما سيأتى فى آخر صلاة المسافر وقد قالوا : إنّما تقضى الصلاة الخمس والوتر ...... الخ . (البحر الرائق: (۲/۷۹، ۸۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت ، و (۲/۱۳۷) باب المسافر ، ط: سعيد).

الدر مع الرد : (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

أنّه يقضى وجوباً اتفاقاً ، أمّا عنده فظاهر ، وأمّا عندهما وهو ظاهر الرواية عنهما فلقوله عليه الصلاة والسلام : من نام عن وتر أو نسيه فليصلّه إذا ذكره . (الدر المختار مع الرد : (۲/۵) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : (۲/۱۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه .

اقامت کی نیت دو جگہ پر کرنا

''دو جگہ اقامت کی نیت کرنا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۸/۱)

اقامت کی نیت سہو سجدہ کے بعد کی

''سہو سجدہ کے بعد اقامت کی نیت کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۵۶/۱)

اقامت کی نیت کے بعد نیت بدل گئی

مسافر نے کسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرلی، لیکن اس کے بعد ارادہ ہوا کہ اس دوران سفر بھی کرنا ہے یا واپس جانا ہے، تو اس کی دوسری نیت سے اقامت کا حکم ختم نہیں ہوگا اور وہ مقیم ہی رہے گا۔ (۱)

البتہ جب شرعی مسافت کی مقدار جانے کے ارادہ کے ساتھ اس وطن اقامت کی حدود سے نکل جائے گا تو اس پر سفر کے احکام جاری ہوں گے۔ (۲)

(۲،۱) لایصیر الشخص مسافراً بمجرّد نية السفر ، بل يشترط معه الخروج و فرق بين السفر والإقامة ، فإنّ المسافر يصير مقيماً بمجرّد النية إذا كان في موضع يصلح للإقامة ، ولم يكن تابعاً لغيره ...... والفرق : أنّ في السفر الحاجة إلى الفعل ، والفعل لا يكفيه مجرد النية ، أمّا في الإقامة الحاجة إلى ترك الفعل ...... والترك يكفيه مجرد النية ...... ويقصر إذا جاوز عمرانات المصر قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها، وهٰذا لأنّه مادام في عمرانات المصر فهو لايعدّ مسافراً ...... الخ. (المحيط البرهاني : (۳۸۷/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، صلاة السفر ، نوع آخر في بيان أنّ المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

غنية المستملي شرح منية المصلي ، المعروف بـ "حلبي كبير " (ص: ۵۳۶ ، ۵۳۷) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيدمي .

الثالث : الخروج من عمران المصر فلايصير مسافراً بمجرّد نية السفر مالم يخرج من عمران المصر ...... وهٰذ بخلاف المسافر إذا نوى الإقامة في موضع صالح للإقامة حيث يصير مقيما للحال ؛ لأن نية الإقامة هناك قارنت الفعل وهو ترك السفر ؛ لأن ترك الفعل فعل ، فكانت معتبرة وههنا بخلافه . (بدائع الصنائع : (۹۴/۱ ، ۹۵) كتاب الصلاة ، [صلاة المسافر]، فصل : وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً ، ط: سعيد)

اقامت کے لیے چھ شرائط ہیں

''مقیم بننے کے لیے چھ شرائط ہیں'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۳۶/۲)

اللہ کی دی ہوئی رعایت سے فائدہ اٹھانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اپنی دی ہوئی رخصتوں پر عمل کیا جانا بھی اسی طرح پسند ہے جس طرح اپنے پورے احکام کی بجا آوری پسند ہے۔ (۱)

اگر اللہ تعالیٰ بندہ کی کمزوری اور عاجزی کی وجہ سے اس کے فرائض میں کوئی تخفیف اور سہولت دیدے تو بندہ کو شکریہ کے ساتھ اس کو قبول کرنا چاہیے یہی بندگی اور غلامی کی شان ہے، اور یہی موقع شناسی اور مالک کے جذبۂ ہمدردی کی قدردانی ہے، ایسے وقت میں بہادری اور

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنه قال : قال رسول اللہ ﷺ : إنّ اللہ یحبّ أن تؤتی رخصه کما یحب أن تؤتی عزائمه . (الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان : (۲۸۴/۱ ، [رقم : ۳۵۵] ، باب ماجاء فی الطاعات و ثوابها ، ذکر الأخبار عما یستحب للمرأ من قبول ما رخص له الخ ، ط: دار الکتب العلمیة ، بیروت ، سنہ ۱۴۰۷ھ ، سنہ ۱۹۸۷م)

الترغیب و الترهیب للمنذری : (۸۸/۲) [رقم : ۱۱۱۶] ، کتاب الصوم فی الترغیب فی الصوم وما جاء فی فضله و فضل دعاء الصائم ، ط: دار الکتب العلمیة ، سنہ ۱۴۱۷ھ)

وفی کنز العمال عن ابن عباس رضی اللہ عنه قال : إنّ اللہ أنزل جملة الصلاة ، وإنّه للمسافر صلاة ، وللمقیم صلاة ، فلاینبغی للمقیم أن یصلی صلاة المسافر ، ولاینبغی للمسافر أن یصلّی صلاة المقیم . (فتح الملهم : (۵۲۶/۴ ، ۵۲۷) کتاب صلاة المسافرین و قصرها ، ط: مکتبه دار العلوم کراچی)

عن یعلی ابن أمیة قال : قلتُ لعمر بن الخطاب لیس علیکم جناح أن تقصروا من الصلاة إن خفتم أن یفتنکم الّذین کفروا ، فقد أمن النّاس ، فقال : عجبتُ ممّا عجبت منه ، فسألتُ رسول اللّٰه ﷺ عن ذٰلک ، فقال صدقة تصدّق اللّٰه بها علیکم فاقبلوا صدقته . (صحیح مسلم (۲۴۱/۱) کتاب صلاة المسافرین و قصرها ، ط: قدیمی)

عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ قال : قال رسول اللہ ﷺ : إنّ اللہ یحبّ أن تؤتیٰ رخصه کما یکره أن تؤتیٰ معصیته . (المسند للإمام أحمد بن حنبل : (۱۰۸/۲) ، مسند ابن عمر رضی اللہ عنه ، ط : المکتب الإسلامی)

طاقت دکھانا اور یہ کہنا کہ ”نہیں جناب مجھے مہلت نہیں چاہیے میں تو پورا کام کرسکتا ہوں“ اپنی حیثیت سے اونچا دعوی ہے جو تکبر، غرور پر مبنی ہے۔ اگر اس پر عتاب اور قہر نازل ہو جائے تو کچھ بے جا نہیں۔ غلام کی کامیابی بہت زیادہ محنت کرنے میں نہیں، بلکہ وقت کو پہچاننا اور اشاروں کو سمجھنا اس کا کمال ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جس وقت جو رخصت ملے اس کو قبول کرلینا ہی غلامی اور بندگی کا کمال اور اطاعت وفرمانبرداری کی معراج اور انتہا ہے۔ (۱)

---

(۱) إنّ اللّٰه تعالیٰ یحب أن تؤتی رُخَصه ، کما یکره أن تؤتیٰ معصیته ...... عن ابن عمر قال المحدث المناوی : (إنّ اللّٰه یحب أن تؤتی رخصه) جمع رخصة ، وهی تسهیل الحکم علی المکلّف لعذر حصل ، وقیل غیر ذٰلک ؛ لما فیه من دفع التکبر والترفع من استباحة ما أباحته الشریعة ومن أنف ما أباحه الشرع و ترفع عنه فسد دینه ، فأمر بفعل الرخصة لیدفع عن نفسه تکبرها ویقتل بذٰلک کبرها ویقهر النّفس الأمّارة بالسوء علی قبول ما جاء به الشرع ، ومفهوم محبته لإتیان الرخص أنّه یکره ترکه فأکد قبول رخصته تأکیداً یکاد یلحق بالوجوب بقوله : (کما یکره أن تؤتیٰ معصیته). (فیض القدیر للعلامة المناوی ، (۲/۲۹۶ ، ۲۹۷) شرح الجامع الصغیر للسیوطی ، حرف الألف ، [رقم الحدیث : ۱۸۹۴] ، ط: المکتبة التجاریة ، مصر)

عن عائشة قالت : ماخیّر رسول اللّٰه ﷺ بین أمرین قطّ إلاّ أخذ أیسرهما مالم یکن إثماً فإن کان آثماً کان أبعد النّاس منه ...... الخ. (مشکاة المصابیح : (ص: ۵۱۹) کتاب الفضائل ، باب فی أخلاقه و شمائله ﷺ ، الفصل الأول ، ط: قدیمی)

صحیح مسلم : (۲/۲۵۶) کتاب الفضائل ، باب مباعدته ﷺ للآثام واختیاره من المباح اسهله ...... ، ط: قدیمی .

ولما کان من تمام التشریع أن یبین لهم الرخص عند الأعذار لیأتی المکلفون من الطاعة بما یستطیعون ویکون قدر ذٰلک مفوضاً إلی الشارع لیراعی فیه التوسط، لا إلیهم فیفرطوا أو یفرّطوا اعتنی رسول اللّٰه ﷺ بضبط الرخص والأعذار، ومن أصول الرخص أن ینظر إلی الطاعة حسبما تأمر به حکمة البر فیعض علیها بالنواجذ علی کل حال، وینظر إلی حدود و ضوابط شرعها الشارع لیتیسر لهم الأخذ بالبر فیتصرّف فیها إسقاطاً وإبدالاً حسبما تؤدی إلیه الضرورة، فمن الأعذار السفر، وفیه الحرج مالایحتاج إلی بیان، فشرع رسولا للّٰه ﷺ له رخصا منها القصر...... . (حجة اللّٰه البالغة: ۲/ ۲۲، ۲۳) المبحث السابع: مبحث استنباط الشرائع، القسم الثانی فی بیان أسرار ما جاء عن النبیّ ﷺ، مبحث فی صلاة المعذورین وحکمة تشریعها، ط: میر محمد کتب خانه)

امام کی حالت معلوم کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

☆ امام کے پیچھے نماز درست ہونے کے لیے امام مسافر ہے یا مقیم مقتدی کے لیے معلوم کرنا ضروری ہے، چاہے نماز شروع کرنے سے پہلے معلوم ہو یا نماز سے فارغ ہونے کے بعد ورنہ نماز صحیح نہیں ہوگی، ہوسکتا ہے کہ مقیم امام نے چار رکعات کی بجائے دو رکعت پڑھادی ہوں۔(۱)

---

(۱) (رجل صلی بالقوم الظهر ركعتين فی مصرٍ أو قريةٍ وهم لايدرون أ مسافر هو أم مقيم فصلاة القوم فاسدة سواء كانوا مقيمين أو مسافرين) لأن الظهر من حال من كان فی موضع الإقامة أنّه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتى يتبين خلافه، الا ترى أنّ من كان فی دار الحرب إذا لم يعرف حاله يجعل من أهل دار الحرب، بخلاف من كان فی دار الاسلام فإنّه يجعل من المسلمين إذا لم يعرف حاله، وإن كان هٰذا الإمام مقيماً باعتبار الظاهر فسدت صلاته وصلاة جميع القوم حين سلم على رأس الركعتين و ذهب، فإن سألوه فأخبرهم أنّه مسافر جازت صلاة القوم إن كانوا مسافرين أو مقيمين فأتموا صلاتهم بعد فراغه لأنه أخبر بما هو من أمور الدّين وبما لايعرف الا من جهته فيجب قبول خبره فی ذيلك والله أعلم بالصواب. (المبسوط للسرخسی: (۱۶۳/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، قبل باب السهو، ط: المكتبة الغفارية كوئٹه)

🗀 إذا اقتدى بالإمام لايدری أ مسافر هو أم مقيم لايصح؛ لأنّ العلم بحال الإمام شرط الأداء بجماعة اهـ لا أنّه شرط فی الابتداء، لما فی المبسوط: رجل صلى الظهر بالقوم قرية أو مصر ركعتين وهم لايدرون أمسافر هو أم مقيم فصلاتهم فاسدة سواء كانوا مقيمين أم مسافرين؛ لأنّ الظاهر من حال فی موضع الإقامة أنّه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتى يتبين خلافه فإن سألوه، فأخبرهم أنّه مسافر جازت صلاتهم اهـ. (البحر الرائق: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة باب المسافر (قوله: و بعكسه صح فيهما).

🗀 ذكر الحاكم۔رحمه الله۔: رجل صلّى بقوم الظهر ركعتين فی مدينة، ولايدرون أ مسافر هو أم مقيم؟ فصلاتهم فاسدة، فإن سألوا فأخبرهم أنّه مسافر، فصلاتهم تامّة. (المحيط البرهانی: (۴۱۰/۲، ۴۱۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون، صلاة السفر، نوع آخر من هٰذا الفصل من المتفرقات، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچی)

🗀 ......هٰذا يخالف الخانية وغيرها أنّ العلم بحال الإمام شرط، لكن فی حاشية الهداية للهندية: الشرط العلم بحاله فی الجملة لا فی حال الابتداء. و فی شرح الإرشاد: ينبغی أن يخبرهم قبل شروعه، =

☆علامہ شامی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اگر موضع اقامت میں امام نے چار رکعات والی نماز دو رکعات پڑھادی تو مقتدی کے لیے امام مقیم ہے یا مسافر اس کی حالت معلوم ہونا شرط ہے۔(۱)

اموات میں مسلم اور کافر مخلوط ہوں

مسافروں میں مسلمان اور کافر دونوں ہوں، اور ایکسیڈنٹ یا کسی حادثہ میں اس طرح ہلاک ہوئے کہ پہچاننا ممکن نہ رہا کہ کون مسلمان ہے اور کون کافر؟ تو ایسی صورت میں اگر ختنہ

= وإلا فبعد سلامه . قال الشامي - رحمه الله - : ثمّ وجه المخالفة أنّه إذا كان يشترط لصحة الاقتداء العلم بحال الإمام من كونه مسافراً أو مقيماً لايكون لقول الإمام: أتمّوا صلاتكم فائدة ؛ لأن المتبادر أن الشرط لا بدّ من وجوده في الاقتداء ، واتفاقهم على استحباب قول الإمام ذٰلك لرفع التوهم ينافي اشتراط العلم بحاله في الابتداء . (قوله : لكن..... الخ) أوردَ ذٰلك سؤالاً في النهاية والسراج والتاتارخانية ، ثمّ أجابوا بما يرجع إلى ذٰلك الجواب. وحاصله : تسليم اشتراط العلم بحال الإمام ولكن لايلزم كونه في الابتداء ، فحيث لم يعلموا ابتداء بحاله كان الإخبار مندوباً ، وحينئذٍ فلا مخالفة ، فافهم ، وإنّما لم يجب مع كون إصلاح صلاتهم يحصل به ، وما يحصل به ذٰلك فهو واجب على الإمام ؛ لأنّه لم يتعين ، فإنّه ينبغي أن يتمّوا ثم يسألونه كما في البحر ، أو لأنّه إذا سلّم على الركعتين. فالظاهر من حاله أنّه مسافر حملا له على الصلاح، فيكون ذٰلك مندوباً لاواجباً؛ لأنّه زيادة إعلام، كما في العناية. أقول: لكن حمل حاله على الصلاح ينافي اشتراط العلم ، نعم ، ذكر في البحر عن المبسوط والقنية ، ما حاصله: أنّه إذا صلّى في مصرٍ أو قريةٍ ركعتين ، وهم لا يدرون حاله فصلاتهم فاسدة وإن كانوا مسافرين ؛ لأنّ الظاهر من حال من كان في موضع الإقامة أنّه مقيم والبناء على الظاهر واجب ، حتّى يتبيّن خلافه ، أمّا إذا صلّى خارج المصر لا تفسد ، ويجوز الأخذ بالظاهر وهو السفر في مثله اهـ . والحاصل : أنّه يشترط العلم بحال الإمام إذا صلّى بهم ركعتين في موضع الإقامة ، وإلّا فلا. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۹، ۱۳۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(۱) والحاصل أنّه يشترط العلم بحال الإمام إذا صلى بهم ركعتين في موضع إقامة وإلا فلا. (شامي : (۲/ ۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، قبيل مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

وغیرہ سے امتیاز ممکن ہو تو امتیاز کے بعد مسلمانوں کے ساتھ اسلامی معاملہ کیا جائے۔(۱)

اگر امتیاز ممکن نہ ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں:

❶۔اگر مرنے والوں میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے تو سارے اموات کے ساتھ اسلامی معاملہ کیا جائے یعنی غسل اور کفن دینے کے بعد قبرستان میں دفن کیا جائے، البتہ جنازہ کی نماز پڑھتے وقت صرف مسلمان میتوں کی نیت کی جائے۔(۲)

❷۔اور اگر کافروں کی تعداد زیادہ ہے تو بھی غسل اور کفن کے بعد دفن کر دیا جائے، البتہ جنازہ میں صرف مسلمان میتوں کی نیت کی جائے۔(۳)

لیکن دفن کے سلسلہ میں تین اقوال ہیں:

۱۔ ہر ایک کو مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے۔

۲۔ ہر ایک کو غیر مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے۔

۳۔ان اموات کے لیے الگ جگہ قبرستان بنا دیا جائے اسی میں احتیاط زیادہ ہے۔(۴)

(۱، ۲، ۳، ۴) موتى المسلمين إذا اختلطوا بموتى الكفار ، أو قتلى المسلمين بقتلى الكفار إن كان للمسلمين علامة يعرفون بها يميز بينهم وعلامة المسلمين الختان والخضاب ولبس السواد، فيصلى عليهم ، وإن لم تكن علامة إن كانت الغلبة للمسلمين يصلّى على الكلّ وينوى بالصلاة الدعاء للمسلمين ، ويدفنون فى مقابر المسلمين . وإن كانت للمشركين فإنّه لايصلّى على الكلّ، ولكن يغسلون ويكفنون ، ولكن لا على وجه غسل موتى المسلمين وتكفينهم ، ويدفنون فى مقابر المشركين ، وإن كانا سواء فلايصلّى عليهم أيضاً . واختلف المشائخ فى دفنهم ، قال بعضهم : فى مقابر المشركين . و قال بعضهم : فى مقابر المسلمين . وقال بعضهم : يتّخذلهم مقبرة على حدة . (الفتاوى الهندية : (۱۵۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز ، الفصل الثانى فى الغسل ، ط: رشيديه)

اختلط موتانا بكفار ولاعلامة ، اعتبر الأكثر ، فإن استووا غسلوا واختلف فى الصلاة عليهم ومحلّ دفنهم كدفن ذمية حبلى من مسلم ، قالوا : والأحوط دفنها على حدة ...... الخ . قال الشامى تحته : (قوله : اعتبر الأكثر) أى فى الصلاة بقرينة قوله فى الاستواء : واختلف فى الصلاة عليهم . قال فى الحلية : فإن كان بالمسلمين علامة فلا إشكال فى إجراء أحكام المسلمين عليهم وإلّا فلو المسلمون أكثر صلّى عليهم وينوى بالدعاء المسلمين =

امیر بنانا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر (مثلاً سفر میں) تین شخص ہوں تو ان میں سے کسی ایک کو امیر بنالینا چاہیے''۔(۱)

تین شخص سے مراد جماعت ہے، اور جماعت کا کمتر درجہ تین آدمی ہیں اور اگر دو

= ولو الاكفار أكثر . ففي شرح مختصر الطحاوى للاسبيجابى : لايصلّى عليهم لكن يغسلون ويكفنون و يدفنون في مقابر المشركين اهـ ...... (قوله : واختلف في الصلاة عليهم) فقيل : لايصلّى ؛ لأنّ ترك الصلاة على المسلم مشروع في الجملة كالبغاة و قطاع الطريق ، فكان أولى من الصلاة على الكافر ؛ لأنّها غير مشروعة ؛ لقوله تعالىٰ : ﴿ ولاتصلّ على أحدٍ منهم مات أبداً﴾. وقيل: يصلّى ، ويقصد المسلمين ؛ لأنّه إن عجز عن التعيين لايعجز عن القصد كما في البدائع . قال في الحلية : فعلى هٰذا ينبغي أن يصلّى عليهم في الحالة الثانية أيضاً ، أى حالة ما إذا كان الكفار أكثر ؛ لأنّه حيث قصد المسلمين فقط لم يكن مصلّياً على الكفار و إلّا لم تجز الصلاة عليهم في الحالة الأولىٰ أيضاً ، مع أنّ الاتفاق على الجواز ، فينبغي الصلاة عليهم في أحوال الثلاث ، كما قالت به الأئمة الثلٰث ، وهو أوجه قضاء لحق المسلمين بلاارتكاب منهي عنه ...... اهـ ملخصاً . (قوله : ومحلّ دفنهم) ...... فقال بعضهم : تدفن في مقابرنا ترجيحاً لجانب الولد . وبعضهم : في مقابر المشركين ...... و قال واثلة بن الأسقع : يتّخذ لها مقبرة على حدة . قال في الحلية : وهٰذا أحوط. (الدر مع الرد : (۲/ ۲۰۰ ، ۲۰۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنائز ، ط: سعيد)

☜ بدائع الصنائع : (۱/ ۳۰۳) كتاب الصلاة ، [صلاة الجنائز] ، فصل : وأمّا شرائط وجوبه ، [أى الغسل] ط: سعيد .

(۱) عن أبي سعيد الخدري ـ رضي الله عنه ـ أنّ رسول الله ﷺ قال : إذا خرج ثلاثة في سفر فليؤمّروا أحدهم .

☜ ...... عن نافع عن أبي سلمة عن أبي هريرة ـ رضي الله عنه ـ أنّ رسول الله ﷺ قال : إذا كان ثلاثة في سفر فليؤمروا أحدهم . قال نافع : فقلنا لأبي سلمة : فأنت أميرنا . (سنن أبي داؤد (ص: ۴۴۲ ، ۴۴۳) كتاب الجهاد ، باب في القوم يسافرون يؤمرون أحدهم ، ط: دار إحياء التراث العربي ، بيروت ، لبنان)و (۱/ ۳۷۵) ط: رحمانيه ، لاهور)

☜ مشكاة المصابيح: (ص: ۳۳۹) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الثاني: ط: قديمي.

☜ غنية المناسك (ص: ۴۰) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط: ادارة القرآن .

آدمی مل کر سفر کر رہے ہیں تو ان کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ ایک کو امیر بنا لے۔(۱)

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی سفر میں ایک سے زائد لوگ ہیں تو اس صورت میں ان میں سے جو سب سے افضل ہو اس کو امیر اور سردار مقرر کرلیا جائے۔(۲)

اور کسی کو امیر اور سردار بنا لینے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے تا کہ اگر سفر کے دوران کسی معاملہ میں آپس میں کوئی جھگڑا یا اختلاف کی صورت پیش آجائے تو اس امیر و سردار کی طرف رجوع کیا جائے اور وہ جو فیصلہ کرے اس کو تسلیم کر کے اپنے جھگڑے اور اختلاف کو ختم کر دیا جائے۔(۳)

---

(۱) وعن أبي سعيد الخدري ـ رضي الله عنه ـ أنّ رسول الله ﷺ قال : إذا كان ثلاثة في سفر فليؤمروا أحدهم .

قال الملا علي القاري ـ رحمه الله ـ : (إذا كان ثلاثة) أي : مثلاً (في سفر) : والمعنىٰ أنّه إذا كان جماعة ، وأقلّها ثلاثة ، وكذا إذا كان اثنان ، وإنّما اقتصر على الثلاثة لما سبق أنّ الراكبان شيطانان . (مرقاة المفاتيح لعلي القاري : (۷/۴۵٦) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثاني ، [رقم الحديث : ۳۹۱۱] ، ط: رشيديه)

(۲) (فليؤمروا أحدهم) أي : فليجعلوا أميرهم أفضلهم . وفي شرح السنّة : إنّما أمرهم بذٰلك ليكون أمرهم جميعاً ولا يقع بينهم خلاف ، فيتعبوا فيه ، وفيه دليل على أنّ الرّجلين إذا حكما رجلاً بينهما في قضية فقضى بالحق نفذ حكمه . ... وروى البزار عن أبي هريرة ـ رضي الله عنهم أجمعين ـ : إذا سافرتم فليؤمكم أقرؤكم ، وإن كان أصغركم ، وإذا أمّكم فهو أميركم . (مرقاة المفاتيح : (۷/۴۵٦) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثاني ، [رقم الحديث: ۳۹۱۱] ، ط: رشيديه)

غنية الناسك : (ص: ۴۰) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط: ادارة القرآن .

البحر العميق : (۱/۴۴۴) الباب الرابع : في مقدمات السفر و آدابه ، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة .

(۳) (فليؤمروا أحدهم) أي : فليجعلوا أميرهم أفضلهم . وفي شرح السنّة : إنّما أمرهم بذٰلك ليكون أمرهم جميعاً ولا يقع بينهم خلاف ، فيتعبوا فيه ، وفيه دليل على أنّ الرّجلين إذا حكما رجلاً بينهما في قضية فقضى بالحق نفذ حكمه . ... وروى البزار عن أبي هريرة ـ رضي الله عنهم أجمعين ـ : إذا سافرتم فليؤمكم أقرؤكم ، وإن كان أصغركم ، وإذا أمّكم فهو أميركم . (مرقاة المفاتيح : (۷/۴۵٦) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثاني ، [رقم الحديث: ۳۹۱۱] ، ط: رشيديه) =

اور امیر و سردار کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے سفر کے تمام ساتھیوں کے حق میں خیر خواہ، مہربان اور غمگسار ہو، اور اپنی امارت اور سرداری کو فخر اور بڑائی کا سبب سمجھ کر کسی برائی میں مبتلا نہ ہو، بلکہ حقیقی معنی میں اپنے آپ کو ان کا خادم سمجھے۔(۱)

انتظار گاہ

''بندرگاہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳ ۱۰)

انگلیوں کو کھڑا کر کے مسح کیا

اگر موزوں کو مسح کرتے وقت دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو لٹا کر نہیں رکھا بلکہ کھڑا کر کے کھینچ دیا تو اگر ہاتھ خوب اچھی طرح بھیگے ہوئے تھے، اوپر سے پانی ٹپک رہا تھا اور دونوں پاؤں کے موزوں کے اوپر تین انگلی کی مقدار جگہ تر ہوگئی تو مسح جائز ہو جائے گا اور اگر پانی کم تھا صرف تین تین نشان انگلیوں کے سرے پر بن گئے تو مسح جائز نہیں ہوگا دوبارہ سنت طریقہ سے مسح کرنا ہوگا۔(۲)

= غنية المناسك: (ص: ۴۰) باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: ادارة القرآن.

البحر العميق: (۱/۴۴۴) الباب الرابع: في مقدمات السفر و آدابه، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكيّة.

(۱) عن سهل بن سعد قال: قال رسول الله ـ ﷺ ـ: سيّد القوم في السفر خادمهم، فمن سبقهم بخدمة لم يسبقوه بعمل إلّا الشهادة. رواه البيهقي في شعب الإيمان. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۴۰) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الثالث، ط: قديمى)

شعب الإيمان للبيهقي: (۶/۳۳۴)، [رقم الحديث: ۸۴۰۷] فصل: في ترك الغضب و في كظم الغيظ، ط: دار الكتب العلمية.

كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال: (۶/۷۰۱) حرف السين، كتاب السفر من قسم الأقوال، الفصل الثاني: في آداب السفر، آداب متفرقة، ط: مؤسسة الرسالة.

(۲) وإذا مسح خفّه برؤوس أصابعه فإن كان الماء متقاطراً يجوز وإلّا لا. هكذا في الذخيرة. (الفتاوى الهندية: (۱/۳۳) كتاب الطهارة: الباب الخامس ف المسح على الخفين، الفصل الأول في الأمور الّتي لا بدّ منها في جواز المسح، ط: رشيديه) =

انگوٹھے وغیرہ سے مسح کیا

اگر انگوٹھے اور اس سے متصل انگلی سے موزوں پر مسح کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان فاصلہ تھا تو مسح ہو جائے گا۔(۱)

اونٹ

اگر اونٹ سے نماز کے لیے اترنے میں جان یا مال کا خطرہ ہے تو اترنے کے بغیر اونٹ پر ہی نماز پڑھنا درست ہے۔(۲)

= الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱/۴۷) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين ، ط: رشيديه .

ولو مسح برؤوس الأصابع و جافيٰ أصول الأصابع والكفّ لايجوز ، إلّا أن يكون الماء متقاطراً . (البحر الرائق : (۱/۱۷۴) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

(۱) ولو مسح بالإبهام والسبابة ، إن كانتا مفتوحتين جاز . (الفتاوى الهندية ؛ (۱/۳۳) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، الفصل الأول : في الأمور الّتي لابدّ منها في جواز المسح ، ط: رشيديه)

وإن مسح بالإبهام والسبابة إن كانتا مفتوحتين جاز ؛ لأن ما بينهما مقدار أصبع آخر . (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱/۴۷) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۲) ولايصلّي المسافر المكتوبة على الدابّة إلّا من ضرورة...... ومن الأعذار أن يخاف لو نزل عن الدابّة على نفسه أو على دابته لصًا أو سبعاً، أو كان في طين و ردغة لايجد على الأوض مكاناً يابساً، أو كانت الدابّة جموحاً لونزل عنها لايمكنه الركوب إلاّ بمعين، أو كان شيخاً كبيراً لايمكنه أن يركب، ولايجد من يركبه، ففي هذا الأحوال كلّها تجوز المكتوبة على الدابّة، قال اللّٰه تعالىٰ:۔ ﴿فإن خفتم فرجالاً أو ركباناً﴾، وعلى قياس ما ذكر في أوّل بيان الأعذار لو صلّى المكتوبة في البادية على الراحلة، والقافلة تسير يجوز؛ لأنّه يخاف على نفسه وثيابه لو نزل؛ لأنّ القافلة لاتنتظره. (المحيط البرهاني: (۲/۴۲۶) كتاب الصلاة، الفصل الثالث والعشرون في الصلاة على الدابّة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

الفتاوى الهندية : (۱/۱۴۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه .

البحر الرائق: (۲/۶۴) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، [بحث الصلاة راكباً]، ط: سعيد.

اونی موزہ پر مسح کرنا

''سوتی موزہ پر مسح کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۵۳/۱)

ایجنٹ کا دورہ

''سرکاری ملازم کا دورہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۶۴/۱)

ایک پاؤں والے کے مسح کا حکم

اگر کسی کا ایک ہی پاؤں ہے خواہ ایسا پیدائشی ہے یا ایک پاؤں ٹخنوں سے اوپر کٹ گیا ہے اس حالت میں یہ شخص اسی ایک پیر کے موزے کا مسح کرے گا۔ (۱)

ایک ڈھیلہ پر بار بار تیمّم کرنا

مٹی کے ایک ''ڈھیلہ'' پر بار بار تیمّم کرنا درست ہے، اور اس پر نجاست حکمی کا اثر نہیں ہوتا۔ (۲)

---

(۱) ولو كانت بإحدى رجليه جراحة لايقدر بها على الغسل والمسح، يجوز له المسح على الأخرى، وكذا لو قطعت من فوق الكعب. (الفتاوى الهندية: (۳۲/۱) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، ط: رشيديه)

▭ وفي الخانية: ولو لم يكن له إلاّ رجل واحدة ولبس عليها الخفّ جاز له أن يمسح عليها. (الفتاوى التاتارخانية: (۲۸۰/۱، ۲۸۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، نوع آخر في بيان رجل قطعت إحدى رجليه، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچی)

▭ الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۴۸/۱) كتاب الطهارة، فصل في: المسح على الخفين، ط: رشيديه.

(۲) وإذا تيمّم مراراً من موضع واحد جاز. كذا في التاتارخانية. (الفتاوى الهندية: (۳۱/۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمّم، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيديه)

▭ ولو تيمّم اثنان من مكان واحدٍ جاز؛ لأنّه لم يصر مستعملاً؛ لأنّ التيمّم إنّما يتأدّى بما التزق بيده لابمافضل، كالماء الفاضل في الإناء بعد وضوء الأوّل. (البحر الرائق: (۱۴۷/۱) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

▭ بدائع الصنائع: (۵۳/۱) كتاب الطهارة، [التيمّم]، فصل في شرائط ركن التيمّم، ط: سعيد.

ایک ساتھ دونمازوں کو پڑھنا

''دونمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۱۲/۱)

ایکسیڈنٹ میں اموات مخلوط ہو گئے

''اموات میں مسلم اور کافر مخلوط ہوں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۷۷/۱)

ایکسیڈنٹ ہو تو

اگر سواری کے دوران ایکسیڈنٹ وغیرہ ہو جائے تو فوراً بسم اللہ کہنا چاہیے یا ''اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھنا چاہیے۔(۱)

ایک مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھنا

''مجبوری کے وقت ایک مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھنا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۶/۲)

ایک وطن کو چھوڑ کر دوسرے میں چلا گیا

اگر کوئی شخص مثلاً کراچی میں رہتا تھا، پھر بیوی بچوں کے ساتھ چند سال سے حیدرآباد میں رہ رہا ہے، تو اگر اس نے حیدرآباد کو وطن اصلی بنالیا ہے اور کراچی کی سکونت

---

(۱) الّذین إذا أصابتهم مصیبة قالوا إنّا للّٰه وإنّا إلیه راجعون . (البقرة : ۱۵۶)

روی عکرمة أن مصباح رسول اللّٰه ﷺ انطفأ ذات لیلة فقال : إنّا للّٰه وإنّا إلیه راجعون ، فقیل : أمصیبة هی یا رسول اللّٰه ؟ قال : نعم ، کل ماآذی المؤمن فهو مصیبة . ... عن فاطمة بنت الحسین عن أبیها قال : قال رسول اللّٰه ـ ﷺ ـ : من أصیب بمصیبة فذکر مصیبة فأحدث استرجاعاً وإن تقادم عهدها کتب اللّٰه له من الأجر مثله یوم أصیب . (الجامع لأحکام القرآن للقرطبی : (۲۷۵/۲) ، [البقرة : ۱۵۶] ، ط: الهیئة المصریة العامة للکتاب ـ ۱۹۸۷م)

الأذکار للنووی : (ص: ۱۵۲) ، کتاب الأذکار والدعوات للأمور العارضات ، باب مایقوله إذا أصابته نکبة قلیلة أو کثیرة ، ط: دار البشائر .

الدر المنثور للسیوطی : (۳۷۸/۱) ، رقم الآیة : ۱۵۶ ، ط: دار الفکر ، بیروت .

بالکل چھوڑ دی ہے تو کراچی میں اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی، تو وہاں قصر کرے گا۔(۱)

ایئرپورٹ

☆ اگر ایئرپورٹ شہر کی حدود کے اندر ہے اور آبادی بھی مسلسل ہے تو وہاں پر قصر کے احکامات جاری نہیں ہوں گے بلکہ پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا، البتہ پرواز کے بعد قصر کرنا لازم ہوگا۔(۲)

اور اگر ایئرپورٹ شہر کی حدود اور آبادی سے باہر ہے تو وہاں قصر کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) (قوله : ويبطل الوطن الأصلي بمثله ......) لأنّ الشيئ يبطل بما هو مثله لا بماهو دونه ...... وهٰذ الوطن يبطل بمثله لاغير ، وهو أن يتوطّن في بلدة أخرىٰ وينقل الأهل إليها فيخرج الأول من أن يكون وطناً أصليًّا ، حتّٰى لو دخله مسافراً لايتمّ . قيّدنا بكونه انتقل عن الأول بأهله ؛ لأنّه لو لم ينتقل بهم ولٰكنه استحدث أهلاً في بلدةٍ أخرى فإنّ الأول لم يبطل ويتم فيها ......الخ . (البحر الرائق : (۱۳٦/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

▭ الدر مع الرد : (۱۳۱/۲ ، ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

▭ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۱۸/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه كراچى .

(۲،۳) (قوله : من خرج من عمارة موضع إقامته) أراد بالعمارة مايشمل بيوت الأخبية ؛ لأنّ بها عمارة موضعها...... وأشار إلى أنه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ماحول المدينة من بيوت و مساكن ؛ فإنّه في حكم المصر . وكذا القرى المتّصلة بالربض في الصحيح. ...... وأمّا الفناء وهو المكان المعدّ لمصالح البلد كركض الدوابّ و دفن الموتى وإلقاء التراب ، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا ...... الخ ! (رد المحتار على الدر المختار : (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

▭ احسن الفتاوی: (۷۲/۴، ۷۳) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیرعنوان: حدود شہر سے نکلنے پر حکم قصر شروع ہوگا۔ نیز، زیرعنوان: جو آبادی شہر سے متصل نہ ہو وہ مستقل ہے۔ط: سعید۔

▭ المحيط البرهاني : (۳۸۷/۲ ، ۳۸۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، صلاة السفر ، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچى)

▭ الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱٦٤/۱ ، ۱٦٥) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

☆ ایئرپورٹ کے جس حصہ میں حکومت کی طرف سے اجازت یا ٹکٹ کے بغیر جانا منع ہے، وہاں اجازت اور ٹکٹ کے بغیر جانا جائز نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) أجمع العلماء على وجوبها [أى طاعة الأمراء] فى غير معصية وعلى تحريمها فى المعصية، نقل الإجماع على هذا القاضى عياض و آخرون ...... (قوله ﷺ : عليك السمع والطاعة فى عسرك و يسرك ومنشطك ومكرهك وأثرة عليك) قال العلماء: معناه: تجب طاعة ولاة الأمور فيما تشق وتكرهه النفس و غيره مما ليس بمعصية، فإن كانت معصية فلاسمع ولا طاعة...... وهذه الأحاديث فى الحث على السمع والطاعة فى جميع الأحوال، وسببها اجتماع كلمة المسلمين فإنّ الخلاف سبب لفساد أحوالهم فى دينهم و دنياهم. (شرح النووى على صحيح مسلم: (۱۲۴/۲) ، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء فى غير معصية، ط: قديمى)

عن ابن عمر عن النّبى ﷺ أنه قال : على المرأ المسلم السمع والطاعة فيما أحبّ و كره ، إلّا أن يؤمر بمعصية ، فإن أمر بمعصية فلا سمع ولا طاعة . (صحيح مسلم : (۱۲۵/۲) كتاب الإمارة ، باب وجوب طاعة الأمراء فى غير معصية و تحريمها فى المعصية ، ط: قديمى)

ب

باپ بیٹے کی جائے سکونت

اگر باپ اور بیٹے کا الگ الگ گھر ہے اور درمیان میں سوا سنتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ ہے، تو باپ بیٹے کے گھر میں جانے سے اور بیٹا باپ کے گھر میں جانے سے مقیم نہیں ہوگا اور قصر نماز پڑھے گا؛ کیونکہ دونوں کا وطن اصلی الگ الگ ہے۔(۱)

ہاں اگر ایک دوسرے کے گھر جا کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے گا تو مقیم ہو جائے گا اور پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

اور اگر دونوں کے گھروں کے درمیان سوا سنتر کلومیٹر سے کم فاصلہ ہے تو اس صورت میں ہر ایک ان میں سے دوسرے کے گھر مقیم ہوگا اور پوری نماز پڑھے گا۔(۳)

---

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته ...... قاصداً مسيرة ثلاثة أيام و لياليها...... صلّى الفرض الرباعي ركعتين ...... حتى يدخل موضع مقامه ...... أو ينوى ...... إقامة نصف شهر ...... الخ . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۱ ــ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۲۸ ــ ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۲/۶ــ۱۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه كراچي.

(۲) من خرج من عمارة موضع إقامته ...... قاصداً مسيرة ثلاثة أيام و لياليها ...... صلّى الفرض الرباعي ركعتين ...... حتى يدخل موضع مقامه ...... أو ينوى ...... إقامة نصف شهر ...... الخ . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۱ ــ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۲۸ ــ ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۲/۶ــ۱۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه كراچي .

(۳) المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيام لايكون مسافراً . (البحر الرائق: ۲/۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

وأمّا التقدير بمسيرة ثلاثة أيّام ولياليها في ظاهر الرواية...... فكان ذٰلك تقديراً لأدنى مدّة السفر...... الخ. (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۱۶۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

بارڈر کے فوجیوں کے لیے قصر کا حکم

اگر بارڈر اپنے وطن یا مرکز سے سوا ستتر کلو میٹر یا اس سے زیادہ دور ہے تو وہاں کے فوجی قصر نماز پڑھیں گے اور اگر مسافت اس سے کم ہے تو پوری نماز پڑھیں گے۔(۱)

بارڈر میں اقامت کی نیت معتبر نہیں ہے۔(۲)

بارڈر میں جمعہ اور عیدین کی نماز درست نہیں ہے۔(۳)

بارڈر میں جمعہ کی نماز کے بجائے ظہر کی نماز جماعت سے ادا کریں۔(۴)

---

(۱) راجع الحاشية السابقة، رقم ۱ ــ ۲.

(۲) ......وقيد بالبلد والقرية ؛ لأنّ نية الإقامة لاتصحّ في غيرهما ، فلاتصحّ فی مفازة ولا جزيرة ولا بحر ولا سفينة. وفی الخانية والظهيرية والخلاصة: ثمّ نية الإقامة لاتصحّ إلّا فی موضع الإقامة ممن يتمكّن من الإقامة، وموضع الإقامة العمران والبيوت المتخذة من الحجر والمدر والخشب لا الخيام والأخبية والوبر. (البحر الرائق: (۲/ ۱۳۱، ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوی الخانية علی هامش الفتاوی الهندية : (۱/ ۱٦۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح : (۲/ ۱۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه .

(۳) ويشترط لصحتها ...... المصر ...... أو فناء ه ...... الخ . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۳۷، ۱۳۸) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، وفيه أيضاً : ...... تجب صلاتهما فی الأصحّ علی من تجب عليه الجمعة بشرائطها ...... الخ . ([۲/ ۱٦٦] باب العيدين ، ط: سعيد)

الفتاوی الهندية : (۱/ ۱۴۵) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة ، (۱/ ۱۵۰) الباب السابع عشر فی صلاة العيدين ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۲/ ۱۵۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، (۲/ ۱۴۰) باب العيدين ، ط: سعيد .

(۴) ومن لا تجب عليهم الجمعة من أهل القرى والبوادی لهم أن يصلّوا الظهر بجماعة يوم الجمعة بأذانٍ و إقامةٍ. (الفتاوی الهندية : (۱/ ۱۴۵) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

الفتاوی الخانية علی هامش الفتاوی الهندية: (۱/ ۷۷) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشيديه.

بارہ ماہ سفر میں رہنے والے کے لئے روزہ

اگر کوئی شخص بارہ مہینے سفر میں رہتا ہے اور رمضان المبارک بھی سفر میں گذرتا ہے، رمضان کے بعد بھی اقامت کا موقع نہیں ملتا ہے، اگر ساری عمر اس کو اقامت کا موقع نہ ملے تو اس پر رمضان کے روزوں کی قضا لازم نہیں ہوگی اور فدیہ دینے کی وصیت کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

ہاں اگر اقامت کی حالت میں کچھ دن ملیں تو جتنے دن ملیں گے اتنے دن کے روزوں کی قضا لازم ہوگی ورنہ موت کے وقت یا اس سے پہلے فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

بالغ لڑکا

جوان بیٹا باپ کا فرمانبردار ہے، اور باپ کی خدمت کرتا رہتا ہے تو وہ سفر و اقامت کی نیت کے سلسلہ میں والد کی نیت کا پابند ہوگا، خود اس کی نیت معتبر نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱، ۲) ...... فإن ماتوا فيه أى فى ذٰلك العذر فلاتجب عليهم الوصية بالفدية لعدم إدراكهم عدة من أيام أخر ، ولو ماتوا بعد زوال العذر وجبت الوصية بقدر إدراكهم عدة من أيام أخر ...... الخ . (الدر مع الرد : (۴۲۳/۲ ، ۴۲۴) كتاب الصوم ، باب مايفسد الصوم وما لايفسده ، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲۸۳/۲) كتاب الصوم ، باب ما يفسد الصوم وما لايفسده ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : (۳۵۶/۲ ، ۳۵۷) كتاب الصوم ، باب مايفسد الصوم ويوجب القضاء من غير كفارة ، فصل فى العوارض ، ط: مكتبه غوثيه كراچى .

(۳) والمعتبر نية المتبوع لا التابع...... وتلميذ...... الخ . قال الإمام ابن عابدين الشامى رحمه اللّٰه تحته: (قوله:و تلميذ) أى إذا كان يرتزق من أستاذه...... قلت : ومثله بالأولىٰ الابن البارّ البالغ مع أبيه ، تأمّل . (الدر مع الرد : (۱۳۳/۲ ، ۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

(قوله ؛ وتعتبر نية الإقامة والسفر من الأصل دون التبع أى المرأة والعبد والجندى) ...... قال ابن نجيم رحمه اللّٰه فى شرحه : ...... وليس مراد المصنف قصر التبع على هٰؤلاء الثلاثة ، بل هو كل من كان تبعاً لإنسان ويلزمه طاعته فيدخل الأجير مع مستأجره ...... الخ . (البحر الرائق : (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (۱۰۱/۱) كتاب الصلاة ، [صلاة المسافر] ، فصل : وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيماً ، ط: سعيد .

بحری جہاز کے عملہ کا حکم

اگر بحری جہاز ہمیشہ دور دراز ممالک میں پھرتا رہتا ہے، کبھی ایک جگہ دس پندرہ دن، مہینہ دو مہینہ کھڑا رہتا ہے، جہاز کے ملازمین اور عملہ کو معلوم نہیں ہوتا کہ کب وہاں سے روانہ ہوگا اور بعض بحری جہاز ایک مقررہ مقام سے دوسرے مقررہ مقام تک جاتے ہیں اور ملازمین کو چھ سات ماہ بعد یا بعض مرتبہ سال دو سال کے بعد گھر جانے کا اتفاق ہوتا ہے، تو ایسے ملازمین اور عملہ جب تک اپنے وطن میں نہیں پہنچیں گے، چار رکعت والی فرض نماز میں مسلسل قصر کریں گے، اور جب اپنے وطن پہنچیں گے اس وقت چار رکعت والی فرض نماز چار رکعت پوری پڑھیں گے۔(۱)

اور جو جہاز مقررہ جگہ سے مقررہ جگہ تک جاتا ہے اور درمیان میں سفر کی مسافت ہے اس کے ملازمین بھی برابر قصر کریں گے۔(۲)

اگر بحری جہاز کسی شہر میں لنگر انداز ہو، اور بندرگاہ شہر کا حصہ تصور کی جاتی ہو اور اس جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھی جائے گی۔ واضح رہے کہ

---

(۱) ......وقيد بالبلد والقرية؛ لأنّ نية الإقامة لاتصحّ في غيرهما، فلاتصحّ في مفازة ولاجزيرة ولا بحر ولا سفينة. (البحر الرائق: (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد)

▭ الفتاوى الهندية : (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: مكتبه رشيديه كراچي .

▭ (قوله : ولاتصحّ نية الإقامة في مفازة) مثلها الجزيرة والبحر والسفينة ، والملاح مسافر وسفينته ليست بوطن إلاّ عند الحسن ، نقله السيد عن البحر . (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۲/ ۱۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه غوثيه كراچي)

(۲) من خرج من عمارة موضع إقامته...... قاصداً مسيرة ثلاثة أيام و لياليها...... صلّى الفرض الرباعي ركعتين...... (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱، ۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

▭ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۲/ ۹ ــ ۱۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط؛ مكتبه غوثيه كراچي .

▭ البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸ ــ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد .

سمندر میں اقامت کی نیت معتبر نہیں۔(۱)

بحری جہاز کے کپتان

''ڈرائیور'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۱۶)

بحری جہاز میں نماز

''کشتی میں نماز'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۹۵)

بحری سفر کی دعا

بحری سفر میں ڈوبنے اور طوفان سے محفوظ رہنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ بحری جہاز یا کشتی پر سوار ہوتے وقت یہ آیات پڑھے:

''بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا ط اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ''۔[هود : ۴۱]

''وَمَاقَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ق وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ.''[الزمر : ۶۷](۲)

---

(۱) ......قصر الفرض الرباعی...... حتی یدخل مصره أو ینوی الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية...... الخ. (البحر الرائق : (۲/۱۲۸ ـ ۱۳۱) کتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد)

ولایزال یقصر حتی یدخل مصره أو ینوی إقامته نصف شهر ببلد أو قرية. (حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (۲/۱۴) کتاب الصلاه، باب صلاة المسافر، ط: مکتبه غوثیه کراچی)

الفتاوی الهندية: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: مکتبه رشيديه کراچی.

(۲) یہ دو آیتیں قرآن کریم کی دو مختلف سورتوں کی آیات ہیں، لیکن روایات میں سمندری سفر کی دعا کے طور پر ان کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

'' قال أبو القاسم الطبرانی: حدّثنا إبراهيم بن هاشم البغوی ...... عن الضحاک عن ابن عبّاس عن النّبیّ ﷺ قال : أمان أمّتی من الغرق إذا رکبوا فی السفن أن يقولوا : بسم اللّٰه الملک ﴿ وما قدروا اللّٰه حقّ قدره ...... الأية ﴾، ﴿ بسم اللّٰه مجرٖها و مرسٰها ط إنّ ربّی لغفورٌ رَّحيم ﴾.

(تفسير القرآن العظيم للحافظ ابن کثير الدمشقی : (۲/۴۵۶) ، [هود : ۴۱] ، ط:قديمی)

نوٹ:۱۔روایت کے الفاظ میں:'' بسم اللّٰه الملک '' کا اضافہ بھی ہے ابتدا میں۔ =

بحری سفر کے احکام

دریا میں جہاز یا کشتی کے ذریعہ جو سفر کیا جائے اس کے بھی عام احکام وہی ہیں جو خشکی میں سفر کے ہیں، دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ (۱)

بحری سفر میں شوہر گم ہو جائے

سمندر میں کوئی حادثہ پیش آیا، اور سارے مسافر ڈوب گئے، اس میں کسی مسلم عورت کا شوہر بھی تھا، اس کا گم ہونا بھی متعین ہو گیا، تو ایسی صورت میں عورت گمشدگی کے وقت سے عدت گذارے، عدت ختم ہونے کے بعد وہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ (۲)

= ۲۔ اور آیت کی ترتیب بھی الٹ ہے، یعنی پہلے " وما قدر الله " ہے اور پھر " بسم الله مجرها ".

المعجم الأوسط : (۶/ ۱۸۴) [رقم الحديث : ۶۱۳۶] باب الميم من اسمه ؛ محمد ، ط: دار الحرمين ، القاهرة.

المعجم الكبير : (۱۲/ ۱۲۴) [رقم الحديث : ۱۲۶۶۱] أحاديث عبدالله بن عباس رضى الله عنه ، ط: مكتبة العلوم والحكم .

(۱) من جاوز بيوت مصره مريداً و سيراً وسطاً ثلاثة أيّام في برّ أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي...... الخ . (البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۳۸) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

فالحاصل: أنّ التقدير بمسير ثلاثة أو بالمراحل في السهل والجبل والبرّ والبحر، ثمّ يعتبر في كلّ ذٰلك السير المعتاد فيه، و ذٰلك معلوم عند النّاس فيرجع إليهم عند الاشتباه. (بدائع الصنائع: (۱/ ۹۴)، كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل: وأمّا بيان ما يصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد)

(۲) وعلى هٰذا يبتنى على ما في جامع الفتاوى، حيث قال: وإذا فقد في المهلكة فموته غالب فيحكم به، كما إذا فقد في وقت الملاقاة مع العدوّ، أو مع قطاع الطريق، أو سافر على المرض الغالب هلاكه، أو كان سفره في البحر، وما أشبه ذٰلك حكم بموته؛ لأنّه الغالب في هٰذه الحالات، وإن كان بين احتمالين، واحتمال موته ناشئ عن دليل، لا احتمال حياته ؛ لأنّ هٰذا الاحتمال كاحتمال ما إذا بلغ المفقود مقدار ما لايعيش على حسب مااختلفوا في مقدار...... وأفتى به بعض مشائخنا، وقال: إنّه أفتى به قاضى زاده، صاحب بحر الفتاوىٰ، لكن لايخفى أنّه لابدّ من مضى مدّة طويلة حتى يغلب على الظنّ موته، لابمجرد فقده عند ملاقاة العدوّ أو سفر البحر ونحوه، إلّا إذا كان ملكاً عظيماً فإنّه إذا بقى حيًّا تشتهر حياته. (رد المحتار: (۴/ ۲۹۷) كتاب المفقود، ط: سعيد) =

لیکن اگر بحری سفر میں گم ہونا متعین نہیں یا ساحل پر پہونچنے کا احتمال ہے، تو اس صورت میں لمبی مدت گذرنے کے بعد اسلامی ملک میں حاکم اور غیر اسلامی ملک میں شرعی پنچائیت اس کو ڈوبنے کی وجہ سے مرا ہوا تصور کر کے اس کا نکاح فسخ کر سکتے ہیں۔(۱)

= وإذا حكم بموته اعتدت امرأته عدة الوفاة من ذلک الوقت ...... الخ . (الفتاوى الهندية : (۳۰۰/۲) كتاب المفقود ، ط: رشيديه)

الحیلۃ الناجزۃ: (ص:۲۵۹ـ۷) حکم زوجۂ مفقود، الرقومات للمظلومات، تلخیص الحیلۃ الناجزۃ، کلاھما للشیخ التھانوی، (ص:۱۵۶ـ۱۶۳) زوجۂ مفقود کا حکم، ط: دارالاشاعت کراچی)

(۱) هو غائب لم يدر أحي هو فيتوقع أم ميت ...... نصب القاضي ...... ولا يفرّق بينه وبينها ولو بعد مضى أربع سنين ، خلافاً لمالک ...... بل يوقف قسطه إلى أقرانه في بلده على المذهب ؛ لأنه الغالب ، واختار الزّيلعي : تفويضه للإمام ...... أنّه إنّما يحكم بموته بقضاء ؛ لأنّه أمر محتمل ، فما لم ينضمّ إليه القضاء لايكون حجة ...... فتعتد عرسه للموت . (الدر مع الرد : (۲۹۲/۴ ـ ۲۹۸) كتاب المفقود ، ط: سعيد) قال ابن عابدين ـ رحمه الله ـ تحت (قوله : خلافاً لمالک): ...... لقول القهستاني : لو أفتي به في موضع الضرورة لابأس به على ماأظنّ . اهـ . (مطلب في : الإفتاء بمذهب مالک في زوجة المفقود ، (۲۹۵/۴) ، وقال في ذيل (قوله : واختار الزيلعي : تفويضه للإمام) : قال في الفتح : فأى وقت رأى المصلحة حكم بموته . قال في النهر : وفي الينابيع : قيل يفوّض إلى رأي القاضي ، ولا تقدير فيه في ظاهر الرواية . وفي القنية ؛ جعل هذا رواية عن الإمام . قلت : والظاهر أنّ هذا غير خارج عن ظاهر الرواية أيضاً ، بل هو أقرب إليه من القول بالتقدير ؛ لأنّه فسره في شرح الوهبانية : بأن ينظر ويجتهد ويفعل ما يغلب على ظنّه ، فلايقول بالتقدير ؛ لأنّه لم يرد به الشرع ، بل ينظر في الأقران وفي الزمان وفي المكان ويجتهد ...... وقال الزيلعي : لأنّه يختلف باختلاف البلاد وكذا غلبة الظن تختلف باختلاف الأشخاص ، فإنّ الملک العظيم إذا انقطع خبره يغلب على الظنّ في أدنى مدة أنّه قد مات اهـ . ومقتضاه : أنّه يجتهد ويحكم القرائن الظاهرة الظاهرة الدالة على موته ، وعلىٰ هذا يبتني على ما في جامع الفتاوىٰ حيث قال : وإذا فقد في المهلكة فموته غالب فيحكم به كما ...... أو كان سفره في البحر وما أشبه ذلک حكم بموته ؛ لأنّه الغالب في هذه الحالات ...... لكن لايخفى أنّه لا بدّ من مضيّ مدة طويلة حتّى يغلب على الظّنّ موته ، لابمجرّد فقده عند ملاقات العدوّ أو سفر البحر ونحوه ، إلّا إذا كان ملكاً عظيماً ، فإنّه إذا بقي حيًّا تشتهر حياته ، فلذا قلنا : إنّ هذا مبني على ماقاله الزيلعي . (۲۹۷/۴ ، ط: سعيد)

والمختار أنّه يفوّض إلى رأي الإمام ، كذا في التبيين ...... الخ . (الفتاوى الهندية : (۳۰۰/۲) كتاب المفقود ، ط: رشيديه)

تبيين الحقائق للزيلعي : (۲۳۲/۴) كتاب المفقود ، ط: سعيد . =

دونوں صورتوں میں مردہ کے احکام جاری ہوں گے، یعنی اس کی وراثت تقسیم کردی جائے گی۔(۱)

بحری سفر میں مسافر کہاں سے ہوگا؟

سمندر کا سفر ہو تو اگر وہ سمندر کسی شہر سے لگتا ہے، جیسے جدہ سے سفر ہے تو اس صورت میں جہاز کے حرکت کرتے وقت سفر شروع ہوگا، اس کے لیے فصیل وغیرہ کا کوئی اعتبار نہیں ہے اگر چہ وہ شہر فصیل (۲) والا ہو۔(۳)

تاہم اگر جہاز شہر کی عمارتوں کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے تو جب تک ان عمارتوں

= الحیلة الناجزة للحلیلة العاجزة: (ص:۷۲۵۹) للشیخ حکیم الامت محمد اشرف علی التھانوی علیہ الرحمة حکم زوجۂ مفقود، دارالاشاعت کراچی۔

المرقومات للمظلومات: (ص: ۱۵۶ - ۱۶۳) تلخیص الحیلة الناجزة، المطبوع فی آخرہ، زوجۂ مفقود کا حکم، ط: دارالاشاعت کراچی.

(۱) وقسم ماله من بين ورثته الموجودين في ذلك الوقت ...... الخ. (الفتاوى الهندية: (۲/۳۰۰) كتاب المفقود، ط:رشيديه)

(وتعتد امرأته وورث منه حينئذٍ لاقبله) أى حين حكم بموته لا قبل ذلك، حتى لايرثه إلّا ورثته الموجودون في ذلك الوقت، لا من مات قبل ذلك الوقت من ورثته، كأنّه مات عياناً؛ لأنّ الحكميّ معتبر بالحقيق، (تبيين الحقائق: (۴/۲۳۲) كتاب المفقود، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۴/۲۹۸) كتاب المفقود، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۵/۱۶۵) كتاب المفقود، ط:سعيد.

(۲) شہر کی حدود کے لیے جو دیوار بنائی جاتی ہے اس کو "فصیل" کہتے ہیں۔

(۳) من خرج من عمارة موضع إقامته من جانب خروجه...... صلّى الفرض الرباعي ركعتين، قال ابن عابدين رحمه اللّٰه: قال في شرح المنية: فلايصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ماخرج منه من جانب الذى خرج...... الخ. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۱-۱۲۳) كتاب الصلاة،باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

مراقي الفلاح، المطبوع مع حاشية الطحطاوى، (۲/۱۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه كراچى.

البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط:سعيد.

احسن الفتاویٰ: (۴/۷۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیرعنوان: لنگر گاہ پر حکم قصر کی تفصیل، ط: سعید۔

سے آگے نہ نکل جائے قصر نماز نہ پڑھے۔(۱)

بحری مشق

اگر بحری جہاز والے جنگی مشقوں کے دوران سفر شروع کرتے وقت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے ارادہ سے نکلیں، تو لنگر گاہ کی حدود سے نکلنے کے بعد قصر کریں گے۔(۲)

اور اگر شروع سے سوا ستتر کلومیٹر کا ارادہ نہیں تھا، تو سوا ستتر کلومیٹر ہو جانے کے بعد بندرگاہ یا لنگر گاہ واپس آنے تک قصر کریں گے۔(۳)

---

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته من جانب خروجه ...... صلّی الفرض الرباعی رکعتین، قال ابن عابدین رحمه اللّٰه: قال فی شرح المنیة: فلایصیر مسافراً قبل أن یفارق عمران ماخرج منه من جانب الذی خرج...... الخ. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱۔ ۱۲۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

مراقی الفلاح، المطبوع مع حاشیة الطحطاوی، (۲/ ۱۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مکتبه غوثیه کراچی.

البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸) کتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعید.

احسن الفتاوی: (۴/ ۷۴) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، زیر عنوان: لنگر گاہ پر حکم قصر کی تفصیل، ط: سعید.

(۲) من جاوز بیوت مصره مریداً سیراً وسطاً ثلاثه أیّام فی برّ أو بحر أو جبل قصّر الفرض الرباعی...... الخ. (البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸) کتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (۳/ ۲۔ ۱۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مکتبه غوثیه کراچی.

الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة: (۱/ ۱۶۴) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

احسن الفتاوی: (۴/ ۸۴، ۸۵) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، عنوان: بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، جواب از مدرسہ بنوری ٹاؤن، [شق نمبر: ۲]، ط: سعید۔

(۳) وأمّا الثانی: فهو أن یقصد مسیرة ثلاثة أیّام، فلو طاف الدنیا من غیر قصد إلی قطع مسیرة ثلاثة أیّام لایترخّص، وعلی هٰذا قالوا: أمیر خرج مع جیشه فی طلب العدوّ ولم یعلم أن یدرکهم، فإنّهم یصلّون صلاة الإقامة فی الذهاب وإن طالت المدّة، وکذٰلک المکث فی ذٰلک الموضع، أمّا فی الرجوع، فإن کانت مدّة سفر قصروا. (البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸) کتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعید) =

اگر جنگی جہاز مشق کے دوران سو استّر کلومیٹر سے کم فاصلہ پر مشرق ومغرب اور جنوب وشمال میں چکر لگاتے ہیں تو قصر نہ کریں بلکہ پوری نماز پڑھیں۔ اگرچہ کل سفر کے حساب سے سینکڑوں کلومیٹر طے کر جائیں، جب تک ساحل سے سو استّر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کا فاصلہ نہ ہو جائے قصر نہ کریں۔(۱)

سفر کے ارادہ سے لنگر گاہ کی حدود سے نکلنے کے بعد جب تک دوبارہ لنگر گاہ کی حدود میں داخل نہیں ہوں گے تب تک قصر کریں گے اور لنگر گاہ کی حدود میں داخل ہونے کے بعد پوری نماز پڑھیں گے۔(۲)

= ◻ احسن الفتاوی: (۸۵/۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، عنوان: بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، جواب از مدرسہ بنوری ٹاؤن، [شق نمبر: ۵]، ط: سعید۔

◻ (قوله: بلاقصد) بأن قصد بلدة بينه وبينها يومان للإقامة بها، فلما بلغها بدا له أن يذهب إلى بلدة بينه و بينها يومان ...... قال في البحر: وعلى هذا قالوا: أمير خرج مع جيشه في طلب العدوّ ...... أمّا في الرجوع، فإن كانت مدّة سفر قصر. (رد المحتار على الدر المختار: (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

◻ بدائع الصنائع: (۹۴/۱) كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً، الثاني: نية مدة السفر، ط: سعيد.

(۱) انظر الحاشية رقم: ۲ في الصفحة الماضية و رقم (۱) في هذه الصفحة.

◻ دوران مشق اگر جہاز ۴۸ میل سے کم فاصلہ کے قطر میں مشرق ومغرب، جنوب وشمال چکر لگاتے ہیں تو نماز پوری پڑھی جائے، اگرچہ کل سفر کے حساب سے سیکڑوں میل طے کر جائیں، جب ساحل کراچی سے ۴۸ میل فاصلہ نہ ہو جائے قصر نہ کیا جائے۔ (احسن الفتاوی: (۸۴/۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، عنوان: بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، جواب از مدرسہ بنوری ٹاؤن، [شق نمبر: ۱] ط: سعید)

(۲) فيقصر الفرض الرباعي من نوى السفر ...... إذا جاوز بيوت مقامه ...... ولا يزال يقصر حتى يدخل مصره ...... الخ. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۹/۲ ـ ۱۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه كراچي)

◻ من جاوز بيوت مصره مريدا سيرا وسطاً ثلاثة أيّام في برّ أو بحر ...... وفي المحيط: وكذا إذا عاد من سفره إلى مصر لم يتمّ حتىّ يدخل العمران. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد)

◻ الفتاوى الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: مكتبه رشيديه كراچي.

اگر جنگی جہاز ساحل سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ تک جانے کے ارادہ سے نکلا، پھر راستہ میں جہاز خراب ہو گیا یا کسی مصلحت کی بنا پر واپس آ گیا، تو ارادہ تبدیل ہونے کے وقت سے پوری نماز پڑھے گا، اس سے پہلے قصر کرے گا۔(۱)

بعض اوقات جنگی مشقوں کی مصلحتوں کی وجہ سے سمت اور فاصلہ کے بارے میں بتایا نہیں جاتا، اور معلومات پر پابندی ہوتی ہے تو ایسی صورت میں عام ملازمین اور فوجی، کمانڈر کے تابع ہوں گے اور کمانڈر کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر کمانڈر اور آفیسران نمازی ہیں تو ان کو نماز پڑھنے کے دوران دیکھ لیا جائے کہ کس طرح نماز پڑھتے ہیں، اگر یہ لوگ قصر کرتے ہیں تو ان کے ماتحت تمام لوگ قصر کریں گے اور اگر یہ لوگ پوری نماز پڑھتے ہیں تو ان کے ماتحت تمام لوگ پوری نماز پڑھیں۔(۲)

---

(۱) لكن المذكور في الشرح : أنّه يتمّ - إذا سار أقلّ - بمجرد العزم على الرجوع وإن لم يدخل مصره ؛ لأنّه نقض للسفر قبل الاستحكام ...... الخ . (البحر الرائق : (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد)

أمّا إذا لم يصر ثلاثة أيّام ، فعزم على الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيماً ...... الخ . (الفتاوى الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

احسن الفتاوی: (۴/۸۴، ۸۵) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ،عنوان: بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، [شق نمبر:۶] ط:سعید۔

(۲) ذكر الحاكم في " المنتقى " : رجل حمل رجلاً و ذهب به ، ولايدري أين يذهب به ، قال : يتمّ الصلاة حتى يسير ثلاثاً ، فإذا سار ثلاثاً قصر ، ...... و في فتاوى أهل سمرقند : مسلم أسره العدوّ ، وأدخل دار الحرب ، ينظر إن كان مسيرة العدوّ ثلاثة أيام ، صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذٰلك ، صلّى صلاة المقيمين ، وإن كان لايعلم بذٰلك ، سأل عنهم ، فإن سأل عنهم ولم يخبروه بشيئ ، يبني الأمر على ما كان هو في الأصل ، فإن كان مسافرا صلّى صلاة المسافرين ، وإن كان مقيما صلّى صلاة المقيمين . (المحيط البرهاني : (۲/۳۹۴، ۳۹۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون : صلاة السفر ، نوع آخر في : بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته ويصير مقيما بنية إقامة غيره ، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

وذكر في المنتقى أيضاً : أن المسلم إذا أسره العدوّ وإن كان مقصده ثلاثة أيام قصر ، وإن لم يعلم سأله ، فإن لم يخبره وكان العدوّ مقيما أتمّ ، وإن كان مسافرا قصر ، وينبغي أن يكون هٰذا إذا تحقّق أنّه مسافر ...... وكذا ينبغي أن يكون حكم كل تابع يسأل عن متبوعه ، فإن أخبره عمل بخبره، =

ورنہ اندازہ سے سوا ستتر کلو میٹر کے بعد قصر کریں اور اس سے پہلے پوری نماز پڑھیں۔ (۱)

بس

''بس'' میں بیٹھ کر نماز نہیں ہوتی، بس والوں سے طے کرلیا جائے کہ نماز کے وقت کسی مناسب جگہ پر روک دے، اور اگر نہ روکیں تو نماز قضا پڑھنا ضروری ہے اور اگر ''بس'' میں بیٹھ کر نماز ادا کی ہے تو ''بس'' سے اتر کر اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔ (۲)

جب بس، گاڑی اپنے شہر کی آبادی سے باہر نکل جائے گی تو قصر کرنا لازم ہوگا، اور

= وإلّا عمل بالأصل الّذی كان علیه من إقامة أو سفر...... الخ. (غنية المستملی شرح منية المصلی، المعروف بـ" حلبی كبير ": (ص: ۵۴۱) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی)

(قوله: حتّى يعلم) لم يبين أنه يجب عليه السؤال من المتبوع أو لا، والظاهر الأوّل، ويؤيّده ما فی الدراية والخانية: مسلم أسره العدوّ، إن كانت مسيرة العدوّ مدة سفر يقصر وإلّا لا، وإن لم يعلم يسأله، وإن سأله ولم يخبره، ينظر، إن كان العدوّ مسافراً يقصر، وإلّا لا ...... الخ. (حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (۱۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة السافر، ط: مكتبه غوثيه)

ظاہر ہے کہ جہاز کے عام ملازمین کمانڈر کے تابع ہیں اور اس سلسلے میں مسئلہ یہ ہے کہ متبوع یعنی کمانڈر کی نیت کا اعتبار ہوگا اور جب نیت معلوم نہ ہوسکے جیسا کہ سوال میں کہا گیا ہے کہ نیت اور ارادہ معلوم کرنا مشکل ہے تو اگر افسران نمازی ہیں تو ان کو دیکھ لیا جائے کہ کس طرح نماز پڑھتے ہیں، قصر کے ساتھ یا پوری نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ تابع یعنی جہاز کے باقی حضرات اپنی حالت کا اعتبار کریں، ۴۸ میل کے بعد قصر کریں اور اس سے پہلے اتمام یعنی پوری نماز پڑھیں۔ (احسن الفتاوی: (۸۳/۴، ۸۵) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، عنوان: بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، جواب از مدرسہ بنوری ٹاؤن، [شق نمبر: ۷]، ط: سعید)

(۱) أنظر الى الحاشية السابقة رقم: ۲.

(۲) ومنها القيام فی فرض لقادر عليه ...... الخ. (الدر مع الرد: (۴۴۴/۱ـ ۴۴۵) كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد)

(والقيام) لقوله تعالىٰ: ﴿وقوموا للّٰه قانتين﴾، أی مطيعين، والمراد به: القيام فی الصلاة بإجماع المفسرين، وهو فرض فی الصلاة للقادر عليه فی الفرض وما هو ملحق به. (البحر الرائق: (۲۹۲/۱) كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱۰۵/۱) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا أركانها، ط: سعيد.

ويفترض القيام وهو ركن متفق عليه فی الفرائض والواجبات. (حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (۳۰۹/۱، ۳۱۰) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة وأركانها، ط: مكتبه غوثيه)

احسن الفتاوی: (۸۸/۴، ۸۹) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافرین، عنوان: ریل گاڑی اور بس میں نماز، ط: سعید۔

جب تک آبادی کے اندر اندر چلتی رہے گی تب تک قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اگر گاڑی کا اسٹیشن آبادی کے اندر ہے تو آبادی کے حکم میں ہے، اور اگر آبادی سے باہر ہے تو وہاں پہنچ کر قصر کرے گا۔(۲)

بستی میں داخل ہونے کے وقت کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور تھا کہ وہ بستی دکھائی دیتی جس میں آپ جانے کا ارادہ رکھتے تھے تو تین مرتبہ کہتے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا اور اس کے بعد یہ دعا فرماتے ''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ

(۱، ۲) من خرج من عمارة موضع إقامته من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر ...... صلّى الفرض الرباعي ركعتين ، قال الشامي : (قوله : من جانب خروجه) قال في شرح المنية : فلا يصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ما خرج منه من الجانب الّذي خرج ...... الخ . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

▭ فيقصر الفرض الرباعي...... إذا جاوز بيوت مقامه، وجاوز أيضاً ما اتّصل من فنائه...... الخ . (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۲/ ۹ـ ۱۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه)

▭ (من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ...... قصر الفرض الرباعي) بيان للموضع الّذي يبتدأ فيه القصر ، ولشرط القصر ، ومدته ، وحكمه . أمّا الأوّل : فهو مجاوزة بيوت المصر ، لما صحّ عنه عليه السلام أنّه قصر العصر بذي الحليفة ، وعن علي : أنه خرج من البصرة فصلّى الظهر أربعاً ثمّ قال : إنا لو جاوزنا هٰذا الخص لصلينا ركعتين ...... الخ . (البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب [صلاة] المسافر ، ط: سعيد)

▭ الثالث: الخروج من عمران المصر، فلايصير مسافرا بمجرد نية السفر ما لم يخرج من عمران المصر، وأصله ما روى عن علي رضي الله عنه أنّه لما خرج من البصرة، يريد الكوفة صلّى الظهر أربعاً، ثمّ نظر إلى خص إمامه، و قال: لو جاوزنا الخص صلينا ركعتين. (بدائع الصنائع: (۱/ ۹۴) كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل: وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافرا، ط: سعيد)

اَهْلِهَا اِلَيْنَا"(۱)

ترجمہ: اے اللہ! اس بستی کی اچھی پیداوار کو ہمارا رزق بنا، اور ہماری محبت اس بستی والوں کے دل میں ڈال دے، اور اس میں جو تیرے نیک بندے ہوں ان کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرمادے۔

بس میں نماز کا طریقہ

''ٹرین'' یا ''بس'' میں فرض، واجب، سنت اور نفل نماز پڑھنا جائز ہے، خواہ کوئی عذر ہو یا نہ ہو، بس اور ٹرین چل رہی ہو، یا رکی ہوئی ہو، البتہ استقبال قبلہ اور قیام اس میں بھی شرط ہے، ان دونوں شرطوں میں سے کوئی بھی شرط شدید عذر کے بغیر فوت ہو جائے تو فرض اور واجب نماز نہیں ہوگی اور سنت اور نفل قیام کے بغیر بھی صحیح ہو جائے گی۔ (۲)

---

(۱) اللّٰهمّ بارک لنا فيها (ثلث مرات) اللّٰهم ارزقنا جناها وحبّبنا إلى أهلها وحبّب صالحى أهلها إلينا. (حصن حصين: (ص: ۱۲۸)، ط: نجم العلوم لكهنؤ)

☜ عن عائشة رضى الله عنها قالت: كان رسول الله ﷺ إذا أشرف على أرض يريد دخولها، قال: اللّٰهم إنّى أسئلک من خير هٰذه الأرض وخير ما جمعت فيها، وأعوذبک من شرّها و شرّ ما جمعت فيها، اللّٰهمّ ارزقنا حماها، وأعذنا من وباها، وحبّبنا إلى أهلها، وحبّب صالحى أهلها إلينا. (عمل اليوم والليلة لابن سنّى: (ص: ۲۴۸)، باب ما يقول إذا أشرف على مدينة، ط: مكتبة المؤيد، رياض)

☜ الاذكار للنووى: (ص: ۲۰۲)، باب ما يقوله إذا رأى قرية يريد دخولها أو لايريد، ط: مصطفى البابى الحلبى وأولاده بمصر، ۱۹۹۵م)

(۲) (ولو جعل تحت المحمل خشبة) أو نحوها (حتّى بقى قراره) أى: المحمل (إلى الأرض) بواسطة ما جعل تحته (كان) أى: صار المحمل (بمنزلة الأرض فتصحّ الفريضة فيه قائما) لا قاعداً بالركوع والسجود. (مراقى الفلاح مع شرحه للامام الطحطاوى: (۱/۵۵۶) كتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، فصل فى صلاة الفرض والواجب على الدابة، ط: مكتبه غوثيه)

وفيه: فيقف عليها أى: مستقبل القبلة...... فإن لم يمكنه صلّى أينما توجهت. (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: (۱/۵۵۵) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة الفرض والواجب على الدابّة، ط: غوثيه)

☜ الفتاوى الهندية: (۱/۱۴۳) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، وممّا يتّصل بذٰلک الصلاة على الدابّة والسفينة، ط: رشيديه. =

اگر بس یا ٹرین میں اس قدر زیادہ رش ہے کہ قبلہ رو ہو کر یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو، اور آگے چل کر وقت کے اندر اندر ٹرین یا بس میں یا کسی اسٹیشن پر اتر کر استقبال قبلہ اور قیام کے ساتھ نماز پڑھنا بھی ممکن نہ ہو تو دو سیٹوں کے درمیان قبلہ رو کھڑا ہو کر قیام اور رکوع کر کے نماز پڑھے اور سجدہ کے لیے پچھلی سیٹ پر کرسی کی طرح بیٹھ جائے یعنی پاؤں نیچے ہی رہیں اور سامنے کی سیٹ پر سجدہ کرے ۔(۱)

اس صورت میں سجدہ کی حالت میں گھٹنے کسی چیز پر نہیں ٹکیں گے مگر گھٹنے رکھنا فرض نہیں بلکہ واجب یا سنت ہے۔(۲)

= (ويتنفل قاعداً مع قدرته على القيام ابتداءً و بناءً) بيان أيضاً لما خالف فيه النفل الفرائض والواجبات وهو جوازه بالقعود مع القدرة على القيام ...... وأمّا الفرض فلايصحّ قاعداً مع القدرة على القيام ، ويأثم ويكفر إن استحلّه ، وإن صلّى قاعداً لعجزه أو مضطجعاً لعجزه فثوابه كثوابه...... أطلق في التنفل فشمل السنة المؤكدة والتراويح ، لكن ذكر قاضيخان في فتاواه من باب التراويح : الأصحّ أن سنة الفجر لايجوز أدائها قاعداً من غير عذرٍ والتراويح يجوز أدائها قاعداً من غير عذرٍ ...... وإلى أنّه إذا صلّى إلى غير ما توجهت به دابته لايجوز لعدم الضرورة إلى ذلک. (البحر الرائق : (۲/ ۶۲ ـ ۶۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۱/ ۴۲۷ و مابعد) ، كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، مبحث في استقبال القبلة ، (۱/ ۴۴۳ و مابعد) و باب صفة الصلاة ، بحث القيام ، ط:سعيد .

البحر الرائق : (۱/ ۲۸۳ و مابعد) كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، و (۱/ ۲۹۲) باب صفة الصلاة ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/ ۱۰۵ و ما بعد) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا أركانها فستة منها القيام، (۱/ ۱۱۷ وما بعد) فصل : وأمّا شرائط أركانها ، ط: سعيد .

(۱) اگلے صفحے (یعنی ص: ۲۴) کا حاشیہ نمبر ۱ اور ۲ ملاحظہ فرمائیں .

(۲) (قوله : واضعاً ركبتيه ثمّ يديه) قدمنا الخلاف في أنّه سنة أو فرض أو واجب ، وأن الأخير أعدل الأقوال ، وهو اختيار الكمال . (الدر مع الرد : (۱/ ۴۹۷ ، ۴۹۸) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها ، ط: سعيد)

وأمّا اليدان والركبتان فظاهر الرواية عدم افتراضها وضعهما ، قال في التجنيس والخلاصة، وعليه فتاوى مشائخنا ،وفي منية المصلّي : ليس بواجب عندنا ، واختار الفقيه أبو الليث : الافتراض : وصحّحه في العيون ، ولا دليل عليه ؛ لأنّ القطعيّ إنّما أفاد وضع بعض الوجه =

عذر کے وقت اس کو ترک کرنے سے نماز ہو جائے گی۔(۱)

لیکن دو سیٹوں کے درمیان اس طرح نماز پڑھنا اس وقت درست ہے جبکہ ٹرین یا بس مشرق یا مغرب کی جانب جا رہی ہو، اور اگر شمال یا جنوب کی جانب جا رہی ہو تو دو سیٹوں کے درمیانی جگہ میں کھڑے ہو کر اس طرح نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

اور اگر مذکورہ صورت بھی ممکن نہ ہو تو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرے۔(۳)

بلندی اور پستی

سفر کے دوران جب بلندی پر چڑھے تو تین بار "اللہ اکبر" کہے اور جب پستی میں اترنے لگے تو تین بار سبحان اللہ کہے۔(۴)

= على الأرض دون اليدين والركبتين ، والظنّي المتقدم لايفيده ، لكن مقتضاه و مقتضى المواظبه الوجوب ، وقد اختاره المحقّق في فتح القدير ، وهو إن شاء الله تعالىٰ أعدل الأقوال لموافقته الأصول ، وإن صرّح كثير من مشائخنا بالسنية ، ومنهم صاحب الهداية . (البحر الرائق : (۳۱۸/۱) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، فصل : وإذا أراد الدخول في الصلاة ، ط :سعيد)

فتح القدير ؛ (۲۶۴/۱ ، ۲۶۵) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، ط: رشيديه .

(۱) أنظر الى الحاشية السابقة رقم: ۲.

(۲) احسن الفتاوی: (۸۹،۸۸/۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیرعنوان: ریل گاڑی اور بس میں نماز، ط: سعید۔

(۳) (فتصحّ الفريضة فيه قائماً) فإن لم يمكنه القيام ولا النزول صلّى قاعداً كما هو مفاد كلاهم. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۵۵۶/۱) كتاب الصلاة باب الوتر وأحكامه ، فصل في صلاه الفرض والواجب على الدابّة ، ط: غوثيه)

البحر الرائق : (۶۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد .

الفتاوى الهندية : (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط : رشيديه .

انظر الحاشية السابقة رقم ۱ على الصفحة السابقة ، رقم : ۱۷ أيضاً.

(۴) وكان النبيّ ﷺ وجيوشه إذا علوا الثنايا كبروا ، وإذا هبطوا سبّحوا ، فوضعت الصلاة على ذٰلك.(سنن أبي داؤد : (ص: ۴۴۱) كتاب الجهاد ، باب ما يقول الرجل إذا سافر ، [رقم الحديث : ۲۵۹۶] ، حديث ابن عمر رضي الله عنه ، ط: دار إحياء التراث العربي)=

بمباری میں مرجائے

مسافر کسی شہر میں پہنچا، وہاں اچانک بمباری شروع ہوگئی، اور اس میں وہ ہلاک ہو گیا، تو اس صورت میں وہ دنیا اور آخرت دونوں اعتبار سے شہید ہوگا، اس کو غسل نہیں دیا جائے گا اور جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔(۱)

بندرگاہ

بندرگاہ اور بحری جہاز یا کارگوشپ وغیرہ کی انتظارگاہ (یعنی بندرگاہ پر جگہ نہ ہونے کی صورت میں جہاں جہاز انتظار میں ٹھہرائے جاتے ہیں) فنائے مصر میں داخل ہیں، فناء مصر اور مصر کے درمیان زرعی زمین اور ۱۶ء۱۳۷ میٹر کا فاصلہ نہ ہوتو سفر کے احکام میں فناء مصر،

= عن جابر بن عبد اللّٰه قال : كنّا إذا صعدنا كبّرنا و إذا نزلنا سبّحنا . وفی روايةٍ أخرىٰ عنه رضی اللّٰه عنه : قال : كنّا إذا صعدنا كبّرنا وإذا تصوّبنا سبّحنا . (صحيح البخاری : (۱/ ۴۲۰) كتاب الجهاد ، باب التسبيح إذا هبط وادياً ، باب التكبير إذا علا شرفاً ، ط: قديمی)

مصنف عبد الرزاق : (۵/ ۱۶۰) ، [رقم الحديث : ۹۲۴۵] ، باب القول فی السفر ، ط: المكتب الاسلامی ، بيروت .

(۱) (هو كل مكلّف مسلم طاهر)...... (قتل ظلماً) بغير حق (بجارحة) أی ما يوجب القصاص (ولم يجب بنفس القتل مال) بل قصاص...... (ولم يرتث)...... (وكذا) يكون شهيداً (لو قتله باغ أو حربی أو قاطع طريق ولو) تسببا أو (بغير آلة جارحة) فإن مقتولهم شهيد بأیّ آلة قتلوه؛ لأنّ الأصل فيه شهداء أحد، ولم يكن كلهم قتيل سلاح (أو وجد جريحاً ميتا فی معركتهم) المراد بالجراحة علامة القتل...... (فينزع عنه مالايصلح لكفن ويزاد) إن نقص ما عليه عن كفن السنّة (وينقص) إن زاد (لـ) أجل أن (يتم كفنه) المسنون (ويصلی عليه بلاغسل، ويدفن بدمه و ثيابه) لحديث: زملوهم بكلومهم. (الدر مع الرد: (۲/۲۴۷ــ ۲۵۰) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۹۶ ، ۱۹۷) ، كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط: سعيد .

الفتاوی الهندية : (۱/ ۱۶۷ ، ۱۶۸) كتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل السابع فی الشهيد ، ط: رشيديه .

احسن الفتاوی (۴/۲۵۴) کتاب الصلاۃ ، باب الجنائز، فصل فی الشہید ، زیرعنوان: بمباری سے شہید ہونے والے کا حکم، ط: سعید

مصر کے حکم میں ہوتا ہے۔(۱)

لہٰذا بندرگاہ سے متصل شہر میں رہنے والے لوگ روانگی اور واپسی کے وقت دونوں صورتوں میں بندرگاہ اور انتظارگاہ میں پوری نماز پڑھیں گے، قصر نہیں کریں گے، باقی انتظارگاہ کی حدود سے نکلنے کے بعد قصر کریں گے۔(۲)

البتہ جو آدمی بندرگاہ سے متصل شہر کا رہنے والا نہ ہو یا مقیم نہ ہو، اور یہاں پندرہ

---

(۱) وأمّا الفناء وهو المكان المعدّ لمصالح البلد كركض الدوابّ ودفن الموتىٰ وإلقاء التراب، وإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا كما يأتي، بخلاف الجمعة، فتصحّ إقامتها في الفناء ولو منفصلاً بمزارع؛ لأنّ الجمعة من مصالح البلد بخلاف السفر ...... (قوله: أقلّ من غلوة) هي ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة هو الأصحّ. (رد المحتار على الدر المختار: (۲/۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد.

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۱۶۴، ۱۶۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

"لنگرگاہ فناء مصر ہے جس کا حکم یہ ہے کہ شہر سے ایک سو پچاس گز: ۱۳۷ء۱۶ میٹر سے کم فاصلہ پر ہو اور درمیان میں زرعی زمین نہ ہو تو یہاں قصر نہیں، کم از کم اتنا فاصلہ ہو یا درمیان میں زرعی زمین ہو تو حکم قصر شروع ہوگا...... الخ" (احسن الفتاوی: (۴/۷۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: لنگرگاہ پر حکم قصر کی تفصیل، ط: سعید)

(۲) وأشار إلى أنّه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة، كربض المصر، وهو ما حول المدينة من بيوت و مساكن،، فإنه في حكم المصر، وكذا القرى المتصلة بالربض في الصحيح...... وأمّا الفناء، وهو المكان المعدّ لمصالح البلد كركض الدوابّ ودفن الموتى وإلقاء التراب، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا كما يأتي ...... (قوله: أقلّ من غلوة) هي ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة هو الأصحّ. (رد المحتار على الدر المختار: (۲/۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۱۶۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

غنية المستملي شرح منية المصلي: (ص: ۵۳۷) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى.

"لنگرگاہ فناء مصر ہے جس کا حکم یہ ہے کہ شہر سے ایک سو پچاس گز: ۱۳۷ء۱۶ میٹر سے کم فاصلہ پر ہو اور درمیان میں زرعی زمین نہ ہو تو یہاں قصر نہیں، کم از کم اتنا فاصلہ ہو یا درمیان میں زرعی زمین ہو تو حکم قصر شروع ہوگا...... الخ" (احسن الفتاوی: (۴/۷۴) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، زیر عنوان: لنگرگاہ پر حکم قصر کی تفصیل، ط: سعید)

دن ٹھہرنے کی نیت نہ ہو تو وہ پوری نماز نہیں پڑھے گا بلکہ قصر کرے گا۔(۱)

بوڑھی عورت

بوڑھی عورت بھی عورت ہے، اس کو بھی شوہر یا کسی محرم کے بغیر سفر نہیں کرنا چاہیے۔(۲)

(۱) ......قصر الفرض الرباعي ...... حتى يدخل مصره أو ينوي الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية.
(البحر الرائق: (۲/۱۲۸ ـ ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد.

ولايزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر.
(الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

ولايزال يقصر حتى يدخل مصره أو ينوي إقامته نصف شهر ببلد أو قرية ...... الخ. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۲/۱۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه)

''بندرگاہ اور انتظار گاہ یعنی بندرگاہ پر جگہ نہ ہونے کی صورت میں جہاں جہاز انتظار میں ٹھہرائے جاتے ہیں، فناء مصر میں داخل ہیں، فناء و مصر کے درمیان زرعی زمین اور ۱۳۷۶ء ۱۶ میٹر کا فاصلہ نہ ہو تو احکام سفر میں فناء بحکم مصر ہے۔ لہٰذا بوقت روانگی اور بوقت واپسی دونوں صورتوں میں دونوں مقامات میں نماز پوری پڑھی جائے گی۔ البتہ جو شخص کراچی میں مقیم نہ ہو اور یہاں پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہ ہو وہ قصر پڑھے گا''۔ (احسن الفتاوی: (۴/۹۰) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، عنوان: بندرگاہ کراچی میں قصر نہیں)

(۲) عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: لايخلونّ رجل بامرأة، ولا تسافرنّ امرأة إلاّ و معها محرم، فقال رجل: يا رسول الله! اكتتبت في غزوة كذا و كذا، وخرجت امرأتي حاجّة، قال: اذهب، فاحجج مع امرأتك. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۲۱) كتاب المناسك، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

صحيح البخاري: (۱/۴۲۱) كتاب الجهاد، باب من اكتتب في جيش فخرجت امرأته حاجة ......، ط: قديمي.

إعلاء السنن: (۷/۲۷۵، ۲۷۶) كتاب الصلاة، أبواب صلاة المسافر، باب مسافة القصر، لاتسافر المرأة ثلاثة أيّام إلّا مع ذي محرم، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

أيضاً: (۱۷/ ۳۸۵، ۳۸۷) كتاب الحظر والإباحة، باب عدم جواز خروج المرأة إلى مدة السفر إلّا و معها زوج أو محرم، [رقم الحديث: ۵۷۰۵ـ ۵۷۰۸] ط: ادارة القرآن كراچی)

(وعنه): أي عن ابن عباس (قال: قال رسول الله ﷺ: "لايخلون"): أكّد النهي مبالغة ("رجل بامرأة") أي أجنبية، ("ولاتسافرن"): أي مسيرة ثلاثة أيام بلياليها عندنا ("امرأة"): أي: شابّة أو عجوزة ("إلّا ومعها محرم"): قال ابن الهمام في الصحيحين: لاتسافر امرأة ثلاثاً إلّا ومعها ذو محرم...... الخ. (مرقاة المفاتيح: (۵/۳۸۶) كتاب المناسك، الفصل الأوّل، [رقم الحديث: ۲۵۱۳]، ط: حقانيه ملتان) =

اگر عورت اتنی بوڑھی ہو چکی ہے کہ اس کی شہوت ختم ہو چکی ہے تو جس طرح اس سے

= ...... ومع زوج أو محرم ...... لامرأة حرة ولو عجوزاً في سفر . قال ابن عابدين رحمه الله :
(قوله : ولو عجوزاً) : أي لإطلاق النصوص . بحر . قال الشاعر :

لكلّ ساقطة في الحيّ لاقطة
وكل كاسدة يوماً لها سوق

(قوله : في سفر) هو ثلاثة أيّام ولياليها ، فيباح لها الخروج إلى ما دونه لحاجة بغير محرم ، وروى عن أبي حنيفة وأبي يوسف كراهة خروجها و حدها مسيرة يوم واحد ، وينبغي أن يكون الفتوى عليه ، لفساد الزمان ...... الخ . (الدر مع الرد : (۴۶۴/۲) كتاب الحج ، مبحث : شرائط وجوب الحج ، ط: سعيد)

ولاتثبت الاستطاعة للمرأة إذا كان بينها و بين مكة مسيرة سفر شابة كانت أو عجوزاً إلّا بمحرم ، وهو الزوج أو من لايجوز نكاحها له على التابيد ...... الخ . (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۲۸۳/۱) كتاب الحج ، شرائط الوجوب ، و (۱۷۰/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

(ومنها المحرم للمرأة) شابة كانت أو عجوزاً إذا كانت بينها و بين مكة مسيرة ثلاثة أيّام ، هٰكذا في المحيط . (الفتاوى الهندية : (۲۱۸/۱ ، ۲۱۹) كتاب المناسك ، الباب الأوّل في تفسير الحج ...... و شرائطه ...... ، ط: رشيديه)

وأطلق المرأة ، فشمل الشابة والعجوز ، لإطلاق النصوص . (البحر الرائق : (۳۱۵/۲) كتاب الحج ، شرائط الوجوب ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۴۰۷/۲ ، ۴۰۸) كتاب الحج ، شروط فرضية الحج ، ط: مكتبه غوثيه)

وسواء كانت المرأة شابة أو عجوزاً أنّها لا تخرج إلّابزوج أو محرم ؛ لأنّ ما روينا من الحديث لايفصل بين الشابة والعجوز ، وكذا المعنى لايوجب الفصل بينهما ، لما ذكرنا من حاجة المرأة إلى من يركبها وينزلها ، بل حاجة العجوز إلى ذٰلك أشدّ ؛ لأنّها أعجز ، وكذا يخاف عليها من الرجال ، وكذا لا يؤمن عليها من أن يطّلع عليها الرجال حال ركوبها ونزولها ، فتحتاج إلى الزوج أو إلى المحرم ليصونها عن ذٰلك . (بدائع الصنائع : (۱۲۴/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ، ط: سعيد)

وأجمعوا على أنّ العجوز لا تسافر بغير محرم ولاتخلو برجل شابا كان أو شيخاً ، ولها أن تصافح الشيوخ . (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱۸۳/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

مصافحہ کرنا جائز ہے اسی طرح اس کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنے کی بھی گنجائش ہے۔(۱)

بہترین ساتھی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مثلاً کسی سفر کے) بہترین ساتھی وہ ہیں جو (کم از کم) چار کی تعداد ہوں''۔(۲)

---

(۱) وأمّا العجوز الّتي لا تشتهي ، فلا بأس بمصافحتها ومس يدها إذا أمن ، ومتى جاز المس جاز سفره بها ، ويخلو إذا أمن عليه و عليها ، وإلّا لا . وفي الأشباه : الخلوة بالأجنبية حرام إلّا لملازمة مديونة هربت و دخلت خربة ، أو كانت عجوزاً شوهاء ، أو بحائل .

قال الشامي رحمه الله:۔ (قوله: أمّا العجوز) وفي رواية: يشترط أن يكون الرجل أيضاً غير مشتهي اهـ..... قال في الذخيرة: وإن كانت عجوزاً لاتشتهي، فلا بأس بمصافحتها أو مسّ يدها، وكذٰلك إذا كان شيخاً يأمن على نفسه و عليها فلابأس أن يصافحها وإن كان لايأمن على نفسه أو عليها فليجتنب...... (قوله: أو كانت عجوزاً شوهاء) قال في القنية: وأجمعوا أن العجوز لاتسافر بغير محرم ، فلاتخلو برجل شابّاً أو شيخاً، ولها أن تصافح الشيوخ. (الدر مع الرد: (٣٦٨/٦) كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر والمسّ، ط: سعيد)

ولابأس للرجل بمصافحة العجوز الّتي لاتشتهي ، وأن تغمز رجله . (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (٤٠٧/٣) كتاب الحظر و الإباحة ، باب ما يكره من النظر والمسّ للأقارب والأجانب وما لا يكره ، ط : رشيديه)

الخلوة بالأجنبية حرام إلّا لملازمة مديونة هربت و دخلت خربة، وفيما إذا كانت عجوزاً شوهاء. (الأشباه والنظائر لابن نجيم المصري مع شرحه للحموي: (٣٦٦/٢) الفن الثاني: الفوائد، كتاب الحظر والإباحة، مبحث: الخلوة بالأجنبية حرام، [١٧٣٢] ط: اداره القرآن والعلوم الإسلامية كراچي)

وأمّا إذا كانت عجوزاً لاتشتهي ، فلا بأس بمصافحتها ومسّ بدنها لانعدام خوف الفتنة، وعن أبي بكر رضي الله عنه أنّه كان يصافح العجائز ، وإذا كان شيخاً يأمن على نفسه وعليها يحلّ له المصافحة، وإن كان لا يأمن عليها ولا على نفسه لا تحلّ له مصافحتها لما فيه من التعريض للفتنة. (البحر الرائق : (١٩٢/٨) ، كتاب الكراهية ، فصل في النظر واللمس ، ط: سعيد)

(۲) عن ابن عباس عن النبيّ ﷺ قال : خير الصحابة أربعةٌ ، وخير السرايا أربعمائة ، وخير الجيوش أربعة آلاف ، ولن يغلب اثنا عشر ألفا من قلّة . (سنن أبي داؤد : (ص: ٣٤٣) كتاب الجهاد ، باب في ما يستحب من الجيوش و الرفقاء والسرايا ، [رقم الحديث : ٢٦٠٨] ط: دار إحياء التراث العربي ، بيروت ، و (٣٧٥/١) ط : رحمانيه)

مشكاة المصابيح عن الترمذي ، و أبي داؤد ، والدارمي : (ص: ٣٣٩) ، كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثاني ، ط: قديمي)

سنن الترمذي : (٢٨٣/١) ، أبواب السير ، باب ما جاء في السرايا ، ط: قديمي .

چار ساتھیوں کو ''بہترین'' اس اعتبار سے فرمایا گیا ہے کہ فرض کیجیے اگر ان چاروں میں سے کوئی ایک بیمار ہو جائے اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو کر اپنے تین ساتھیوں میں سے کسی ایک ساتھی کو وصیت کرے تو باقی دو ساتھی اس کی وصیت کے گواہ ہو جائیں۔(۱)

ویسے علماء کرام نے لکھا ہے کہ سفر میں پانچ ساتھی چار ساتھی سے بہتر ہیں، بلکہ پانچ سے بھی جتنے زیادہ ہوں اتنے ہی بہتر ہوں گے، اور یہاں حدیث شریف میں ''چار'' کا ذکر کر کے گویا ادنیٰ درجہ بیان کیا گیا ہے۔(۲)

بیٹے باپ کی جائے سکونت

''باپ بیٹے کی جائے سکونت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۸۷)

بیوی پر کوئی قبضہ کرلے

سفر میں بیوی ساتھ ہے، دشمنوں نے اغوا کرلیا، البتہ دشمنوں نے چند دنوں کے بعد واپس کردیا، یا کسی سے شادی کردی، تو اس سلسلہ میں شرعی قانون یہ ہے کہ اس عورت کا نکاح پہلے شوہر سے بدستور قائم رہے گا، دوسرا نکاح بالکل صحیح نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) (أربعة) : أی ما زاد علی ثلاثة . قال أبو حامد : المسافر لا يخلو عن رحل يحتاج إلى حفظه، وعن حاجة يحتاج إلى التردد فيها ، ولو كانوا ثلاثة لكان المتردّد واحداً ، فيبقى بلا رفيق، فلا يخلو عن خطر و ضيق قلب لفقد الأنيس . ولو تردّد الإثنان كان الحافظ وحده .

قال المظهر : يعني الرفقاء إذا كانوا أربعة خير من أن يكونوا ثلاثة ؛ لأنّهم إذا كانوا ثلاثة و مرض أحدهم ، وأراد أن يجعل أحد رفيقيه وصى نفسه ، لم يكن هناک من يشهد بإمضائه إلّا واحد ، فلا يكفى ، ولو كانوا أربعة كفى شهادة اثنين . (مرقاة المفاتيح : (۷/۴۵۶) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثاني ، [رقم الحديث : ۳۹۱۲] ، ط: حقانيه ملتان)

(۲) لأنّ الجمع إذا كانوا اكثر يكون معاونة بعضهم بعضا أتمّ، وفضل صلاة الجماعة أيضاً أكثر، فخمسة خير من أربعة، وكذا كل جماعة خير ممّن هو أقلّ منهم، لا ممّن فوقهم. (مرقاة المفاتيح: (۷/۴۵۶، ۴۵۷) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الثاني، [رقم الحديث: ۳۹۱۲]، ط: حقانيه ملتان)

(۳) لايجوز للرّجل أن يتزوّج زوجة غيره وكذٰلک المعتدة كذا فی السراج الوهاج. (الهندية: (۱/۲۸۰)، كتاب النكاح، الباب الثالث فی بيان المحرمات، القسم السادس، المحرمات الّتی يتعلق بها حق الغير، ط: رشيديه)

اگر دوسرے شوہر کو اس کے پہلے نکاح کا علم تھا اور بچہ پیدا ہوا تو وہ پہلے شوہر کا ہوگا۔ (۱)
اس صورت میں پہلے شوہر کے پاس آنے کے بعد عدت واجب ہوگی۔ (۲)
اور اگر کسی سے نکاح نہیں ہوا بلکہ یونہی ساتھ رہی تو شوہر کے پاس آنے کے بعد عدت واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

= الدر مع الرد : (۱۳۲/۳) ، كتاب النكاح ، مطلب فى النكاح الفاسد ، ط : سعيد .
قاضی خان على هامش الهندية: (۳۶۶/۱) كتاب النكاح، باب فى المحرمات، ط: رشيديه.
(۱) غاب عن زوجته البكر سنين فتزوجت فجاء ت بأولاد ، أو سبيت امرأة فتزوجها حربى و أتت بأولاد ...... فالولد عند الإمام للأول ، نفاه الأوّل أو ادعاه ، أو ادعاه الثانى أو نفاه ...... وروى عبد الكريم الجرجانى عن أبى حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ أن الأولاد للزوج الثانى ...... وقال الإمام ظهير الدين الفتوى على أنّه للأوّل ؛ لأنّ الولد للفراش بالنص ، ولو كان الأول حاضراً والمسئلة بحالها فالولد للأوّل كذا فى الوجيز للكردرى . (الهندية : (۳۳۱/۱) ، كتاب النكاح ، الباب الثامن فى النكاح الفاسد وأحكامه ، مطلب : غاب زوجها فتزوجت بغيره ، ط: رشيديه)
الدر مع الرد: (۵۵۲/۳) كتاب النكاح ، باب العدة ، فصل : فى ثبوت النسب ، ط: سعيد)
بدائع الصنائع : (۳۳۲/۳) ، كتاب النكاح ، فصل : ومنها ثبوت النسب ، ط: سعيد .
(۲) (وعدة المنكوحة نكاحاً فاسداً) ، فلا عدة فى باطل و كذا موقوف قبل الإجازة اختيار ، لكن الصواب ، ثبوت العدة والنسب ، بحر ، وقال المحقق تحته (قوله : فلاعدة فى باطل) ...... أمّا نكاح منكوحة الغير و معتدته فالدخول فيه لايوجب العدة إن علم أنّها للغير ؛ لأنّه لم يقل أحد بجوازه فلم ينعقد أصلاً ...... (والموطوء ة بشبهة) ومنه تزوج امرأة الغير غير عالم بحالها ...... (غير الآيسة والحامل) فإن عدتهما بالأشهر والوضع ، (الحيض للموت) أى موت الواطى ، (وغيره) كفرقة أو متاركة .... (الدر مع الرد : (۵۱۶/۳ ، ۵۱۷ ، ۵۱۸) كتاب الطلاق ، باب العدة ، مطلب : عدة المنكوحة فاسداً أو الموطوء ة بشبهة ، ط: سعيد)
الهندية : (۵۲۷/۱) كتاب الطلاق ، الباب الثالث عشر فى العدة ، ط: رشيديه .
الهداية للمرغينانى : (۲۸۶/۳) كتاب الطلاق ، باب العدة ، مكتبة البشرى .
(۳) وسبب وجوبها عقد النكاح المتأكّد بالتسليم و ماجرى مجراه من موت أو خلوة أى صحيحة...... وقال تحت قوله: وما جرى مجراه...... وهٰذا خاص بالنكاح الصحيح، أمّا الفاسد فلا تجب فيه العدة إلّا بالوطء. (الدر مع الرد: (۵۰۴/۳)، كتاب الطلاق، باب العدة، ط: سعيد)
الهندية : (۵۲۶/۱) ، كتاب الطلاق ، الباب الثالث عشر فى العدة ، ط: رشيديه .
التعريفات للسيد الشريف الجرجانى الحنفى : (ص: ۱۰۶) ، باب العين ، ط: قديمى .

بیوی سفر سے انکار کرے

شوہر بیوی کو سفر میں ساتھ لے جانا چاہتا ہے، اور بیوی سفر میں ساتھ جانے سے انکار کرتی ہے تو بیوی شرعی اعتبار سے "نافرمان" شمار نہیں ہوگی، لہٰذا شوہر کے لیے مجبور کرنا صحیح نہیں ہوگا اور بیوی بدستور نان ونفقہ کی حق دار ہوگی۔(۱)

بیوی سفر کے درمیان مسلمان ہوجائے

غیر مسلم میاں بیوی سفر میں ہوں، اور بیوی سفر کے درمیان مسلمان ہو جائے، اور شوہر مسلمان نہ ہوتو بیوی کے لیے ازدواجی تعلق قائم رکھنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ اس سے فوراً الگ ہوجانا ضروری ہوگا، البتہ قاضی یا حاکم اس کے شوہر پر اسلام پیش کرے اگر وہ مسلمان ہوجائے تو دونوں کا نکاح بدستور قائم رہے گا، اور جب تک قوی قرائن سے اخلاص کے ساتھ اسلام قبول کرنا معلوم نہ ہوجائے بیوی اس کو سپرد نہ کی جائے، (بسا اوقات بیوی غیر مسلم شوہر کو حاصل کرنے کی غرض سے بظاہر اسلام قبول کرلیتا ہے، پھر بیوی کو زہریلا انجکشن دے کر ماردیتا ہے، جیسا کہ بہت سارے واقعات اس طرح ہو چکے ہیں)۔ اور اگر اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا، تو قاضی یا حاکم ان دونوں میں تفریق کردے۔(۲)

---

(۱) بخلاف ما إذا خرجت من بيت الغصب أو أبت الذهاب إليه أو السفر معه أو مع أجنبي بعثه لينقلها فلها النفقة، (وقال تحت قوله : أو السفر معه) أي بناء على المفتى به من أنّه ليس له السفر بها لفساد الزمان فامتناعها بحق. (الدر مع الرد : (۳/۵۷۷)، كتاب الطلاق. باب النفقة، ط: سعيد الهندية (۱/۵۴۵) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر : في النفقات، الفصل الأوّل في نفقة الزوجة، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۴/۱۷۹)، كتاب الطلاق، باب النفقة، ط: سعيد.

(۲) وإذا أسلم أحد الزوجين المجوسيين أو امرأة الكتابي، عرض الإسلام على الآخر فإن أسلم فبها، وإلّا بأن أبى أو سكت، فرّق بينهما. (الدر مع الرد : (۳/۱۹۱)، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۳/۲۱۱)، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع : (۲/۲۱۳) كتاب النكاح، فصل : في بيان ما رفع النكاح، ط: سعيد.

لیکن کافروں کے ملک میں اگر اس پر عمل کرنا دشوار ہو تو شوافع کے مسلک پر عمل کرنے کی گنجائش ہوگی، یعنی عورت مسلمان ہو جانے کے بعد عدت کی مدت گذار کر دوسری جگہ نکاح کر سکے گی۔(۱)

بیوی سفر میں ساتھ رہنے سے انکار کر سکتی ہے یا نہیں؟

شوہر کے لیے بیوی کو اس کی رضامندی کے بغیر ملازمت کی جگہ پر لے جانا جائز نہیں ہے۔ خاص طور پر جب کہ بیوی کو ایذا رسانی اور تکلیف پانے کا اندیشہ ہو۔

بیوی کو اپنے مونس و ہمدم شوہر کی پاسداری کر کے اس کو راحت اور آرام پہنچانا چاہیے، یہ اس کی ذمہ داری ہے، لیکن اگر اس کا اپنا مکان چھوڑ کر شوہر کے ساتھ دوسرے شہر میں جانے سے شوہر کی طرف سے ایذا اور ضرر کا اندیشہ ہے اور وہ جانا نہ چاہے تو شوہر اس کو مجبور کر کے سفر میں ساتھ نہیں لے جا سکتا۔(۲)

اور بیوی شوہر کے ساتھ سفر میں ساتھ رہنے سے انکار کرنے کی وجہ سے نان ونفقہ سے محروم نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) ولو أسلم أحدهما ثمة لم تبن حتى تحيض ثلاثاً، فإذا حاضت ثلاثاً بانت؛ لأن الإسلام ليس سبباً للفرقة، والعرض على الإسلام متعذر لقصور الولاية، ولا بدّ من الفرقة دفعاً للفساد فأقمنا شرطها وهو مضى الحيض مقام السبب...... وذكر قبل أسطر. وإذا أسلم أحد الزوجين عرض الإسلام على الآخر، فإن أسلم وإلّا فرّق بينهما؛ لأن المقاصد قد فاتت فلابدّ من سبب تبتني عليه الفرقة، والإسلام طاعة فلايصلح سبباً...... وإضافة الشافعي الفرقة إلى الإسلام من باب فساد الوضع، وهو أن يترتب على العلة نقيض ما تقتضيه. (البحر الرائق: ۳/۲۱۱-۲۱۳) كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۳/۱۸۲) كتاب النكاح، نوع منه في إسلام أحد الزوجين، ط: ادارة القرآن.

الدر مع الرد: (۳/۱۹۱) كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ط: سعيد.

(۲) فليس له السفر مطلقاً بلارضاها لفساد الزمان؛ لأنّها لا تأمن على نفسها في منزلها فكيف إذا خرجت. (شامی: ۳/۱۴۶) كتاب النكاح، باب المهر، مطلب في السفر بالزوجة، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۳۱۷) كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الحادي عشر في منع المرأة نفسها بمهرها ......، ط: رشيديه.

تبيين الحقائق: (۳/۵۷۶) كتاب النكاح، باب المهر، ط: سعيد.

(۳) انظر الحاشية رقم: ۱ على الصفحة السابقة، رقم: ۱۱۰. (بخلاف ما إذا خرجت من بيت الغصب)

بیوی شوہر کے تابع ہے

بیوی شوہر کے تابع ہے، اس کا شوہر جہاں اس کو رکھے گا وہی اس کا وطن ہوگا۔(۱)

بیوی کا عارضی قیام

صرف بیوی کے عارضی قیام سے وہ جگہ مسافر شوہر کے لیے وطن اقامت نہیں بنے گی اگر شوہر ایسی جگہ پر پندرہ دن سے کم کی نیت سے آئے گا تو قصر کرے گا۔(۲)

بیوی کا قیام

اگر مسافر نے ایک شہر میں نکاح کیا اور اس کا ارادہ خود وہاں قیام کرنے کا نہیں ہے لیکن بیوی کو وہیں میکہ میں رکھنے کا ارادہ ہے، تو شوہر یہاں سفر کر کے آنے کی صورت میں مقیم بن جائے گا۔(۳)

(۱، ۲) التبع كالعبد والغلام والجندى والمرأة إذا وفاها مهرها ...... تعتبر نية الإقامة والسفر من متبوعهم دونهم ، فيصيرون مقيمين و مسافرين بنيتهم . (فتح القدير : ۲ , ۲۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، فروع ، ط: رشيديه)

شامى : (۲/۱۳۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد .

تبيين الحقائق : (۱/ ۵۲۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(۳) وروى أنّ عثمان رضى الله عنه كان حاجًا يصلّى بعرفات أربعاً فاتبعوه فاعتذر و قال: إنّى تأهّلت بمكة، و قال النبىّ ﷺ: من تأهّل ببلدة فهو منها ، والوطن الأصلى هو وطن الإنسان فى بلدته أو بلدة أخرى اتخذها داراً أو توطن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها...... قيدنا بكونه انتقل عن الأول بأهله؛ لأنّه لو لم ينتقل بهم ولكنه استحدث أهلاً فى بلدة أخرى، فإنّ الأوّل لم يبطل ويتمّ فيها...... وفى المحيط: ولو كان له أهل بالكوفة وأهل بالبصرة، فمات أهله بالبصرة و بقى له دور و عقار بالبصرة، قيل: البصرة لاتبقى وطناً له؛ لأنها إنّما كانت وطناً بالأهل لا بالعقار، ألا ترىٰ أنّه لو تأهّل ببلدة لم يكن له فيها عقار صارت وطناً له، وقيل: تبقى وطناً له؛ لأنّها كانت وطناً له بالأهل والدّار جميعاً، فبزوال أحدهما لا يرتفع الوطن كوطن الإقامة يبقى ببقاء الثقل وإن أقام بموضع آخر. (البحر الرائق: (۲/۱۳٦) كتاب الصلاة باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد)

(الوطن الأصلى) هو موطن ولادته أو تأهّله أو توطنه (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأول أهل، فلو بقى لم يبطل بل يتمّ فيهما، قال ابن عابدين رحمه الله تحته: (قوله: أو تأهّله) أى تزوجه، قال فى شرح المنية=

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی مستقل طور پر مکہ کرمہ میں مقیم تھیں اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ میں آ کر قصر نہیں کیا بلکہ پوری نماز پڑھی ہے۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر کا مستقل قیام اپنے وطن میں ہے لیکن جب اس کی بیوی کا قیام مستقل طور پر دوسری جگہ پر ہوگا تو شوہر وہاں جا کر مقیم ہو جائے گا۔

بیوی کو کسی جگہ پر مستقل طور پر رکھنا یہ عملاً اقامت ہے، اس لیے شوہر یہاں آ کر مقیم بن جائے گا، چاہے اقامت کی نیت کرے یا نہ کرے اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۲)

اور اگر شوہر نے بیوی کو کسی جگہ پر مستقل طور پر نہیں رکھا بلکہ بیوی خود اپنی مرضی سے رہ رہی ہے تو شوہر وہاں جا کر مسافر رہے گا۔(۳)

اور اگر بیوی کو طلاق دے دی تو بھی سابقہ شوہر بیوی کے شہر میں جا کر مسافر رہے گا۔(۴)

بیوی کا وطن اقامت

اگر بیوی اپنی ضرورت یا ملازمت کی وجہ سے کسی جگہ پر سفر کر کے گئی ہے اور وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو بیوی وہاں مقیم بن جائے گی اور قصر کرے گی۔(۵)

اگر شوہر سفر کر کے وہاں گیا ہے لیکن پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں ہے تو شوہر بیوی کے قیام کی وجہ سے مقیم نہیں ہوگا۔(٦)

= (ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل: لايصير مقيماً، وقيل: يصير مقيماً، وهو الأوجه، ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيماً...... (قوله: إذا لم يبق له بالأوّل أهل) أى: وإن بقى له فيه عقار، قال فى النهر: ولو نقل أهله و متاعه وله دور فى البلد لاتبقى وطنا له، وقيل: تبقى، كذا فى المحيط و غيره. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۳۱، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

🗁 بدائع الصنائع: (۱/ ۱۰۳، ۱۰۴) كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل فى بيان مايصير المسافر به مقيماً، مطلب فى أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد.

(۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ٦) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۳. على الصفحة: ۱۱۲. (وروى أنّ عثمان رضى الله عنه)

بیوی کو جہاں رکھا ہے وہ بھی وطن اصلی ہے

’’نکاح جہاں ہوا ہے اس کا حکم‘‘ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۳۱۳)

بیوی کو چھوڑ کر سفر پر جانا

’’بیوی کو چھوڑ کر علم کے لیے سفر کرنا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۱۱۴)

بیوی کو چھوڑ کر علم کے لئے سفر کرنا

بیوی کا نان ونفقہ (ضروری خرچہ) دینا۔(۱)

اور ہر چار ماہ میں ایک دفعہ حق زوجیت ادا کرنا شوہر پر لازم ہے، اگر شوہر ان حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے تو علم حاصل کرنے کے لیے سفر پر جانا جائز ہے، اور اگر شوہر کے سفر میں رہنے کی صورت میں عورت کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے تو شوہر کے لیے سفر میں رہنا جائز نہیں ہوگا بلکہ اس کو بھی ساتھ لے جانے کا انتظام کرنا ہوگا، واضح رہے کہ ہر سفر کا یہی حکم ہے۔(۲)

---

(۱) فتجب (أی: النفقة) للزوجة علی زوجها. (الدر مع الرد: (۳/ ۵۷۲)، کتاب النکاح، باب النفقة، ط: سعید)

🗀 تبیین الحقائق: (۳/ ۳۰۰)، کتاب النکاح، باب النفقة، ط: سعید.

🗀 الهندیة: (۱/ ۵۴۴)، کتاب النکاح، الباب السابع عشر فی النفقات، ط: رشیدیه.

(۲) ویسقط حقها بمرة و یجب دیانة أحیاناً ولایبلغ مدة الإیلاء إلّا برضاها. (قوله: ولا یبلغ مدة الإیلاء)...... أنه لاینبغی أن یطلق له مقدارمدة الإیلاء وهو أربعة أشهر...... ثم قوله وهو أربعة أشهر یفید أن المراد إیلاء الحرة م ویؤید ذٰلک أن عمر رضی اللّٰه عنه لما سمع فی اللیل امرأة تقول: فواللّٰه لو لااللّٰه تخشی عواقبه لزحزح من هٰذا السریر جوانبه، فسأل عنها، فإذا زوجها فی الجهاد، فسأل بنته حفصة: کم تصبر المرأة عن الرجل: فقالت أربعة أشهر، فأمر أمراء الأجناد ألّا یتخلف المتزوج عن أهله أکثر منها...... (شامی: (۳/ ۲۰۲)، کتاب النکاح، باب القسم، ط: سعید)

🗀 البحر الرائق: (۳/ ۳۱۹)، کتاب النکاح، باب القسم، ط: سعید.

🗀 النهر الفائق: (۲/ ۲۹۴) کتاب النکاح، باب القسم، ط: قدیمی.

🗀 عن ابن جریج قال: أخبرنی من أصدق أن عمر بینما هو یطوف سمع امرأة تقول: =

بیوی کو سفر میں جانے سے انکار کا حق ہے

بیوی زندگی کی ساتھی ہے، اور زندگی کی ساتھی ہونے کی شان یہ ہے کہ سراپا مطیع وفرمانبردار ہو، اور اس کا قلب ودماغ شوہر کو آرام وراحت پہنچانے کے جذبہ سے سرشار ہو، اور خوشی ومسرت، عیش وطرب کی کیفیت ہو یا رنج وکلفت یا مشقت کی حالت ہو، فلک بوس عمارت ہو یا آسمان کے نیچے جنگل وبیاباں میں ہو بہرحال شوہر کی چاہت ودلداری پر سوجان قربان ہونے کے لیے تیار رہے، بشرطیکہ شوہر بھی قدردان ہو۔(۱)

لہٰذا اگر شوہر بیوی کو سفر میں اپنے قلب ودماغ کی راحت وسکون کے لیے لے جانا چاہتا ہے تو اسے وفاداری کا حق ادا کرنا چاہیے، تاہم اگر وہ نہیں جاتی تو شرعاً پکڑ نہیں ہوگی۔(۲)

بیوی کی نیت کا اعتبار نہیں سفر میں

''تابع'' اور ''سفر میں بیوی شوہر کے تابع ہے'' عنوانات کے تحت دیکھیں۔

= تطاول هٰذا الليل و اسود جانبه ، وارقني أن لاحبيب ألاعبه فلولاحزار اللّٰه لاشيئ مثله ، لزعزع من هٰذا السرير جوانبه . فقال عمر : ومالک ؟ قالت : أغربت زوجي منذ أشهر وقد اشتقت إليه، قال : اردت سؤا ؟ قالت معاذ اللّٰه ! قال : فاملكي عليک نفسک فإنما هو البريد إليه ، فبعث إليه، ثم دخل على حفصة فقال : إن سائلک عن أمر قد أهمني فافرجيه عني ، في كم تشتاق المرأة إلى زوجها ؟ فخفضت رأسها فاستحيت ، قال : فإن اللّٰه لا يستحيي من الحق ، فأشارت بيدها ثلاثة أشهر ، وإلّا فأربعة أشهر ، فكتب عمر أن لا تحبس الجيوش فوق أربعة أشهر . (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال : (١٦/ ٥٧٦) كتاب النكاح ، المباشرة وآدابها ، حقوق متفرقة ، [رقم الحديث : ٤٥٩٢٤] ، ط: مؤسسة الرسالة ١٤٠١ھ)

(١) عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه عن النبيّ ﷺ : لو كنت امر أحداً أن يسجد لأحدٍ لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها . (جامع الترمذي : (١/ ٢١٩) ، أبواب النكاح . باب ماجاء في حق الزوج على المرأة ، ط: قديمي)

عن أبي أمامة عن النبيّ ﷺ أنه يقول : مااستفاد المؤمن بعد تقوى اللّٰه خيراً له من زوجة صالحة ، إن أمرها أطاعته ، وإن نظر إليها سرّته وإن أقسم عليها أبرّته ، وإن غاب عنها نصحته في نفسها وماله . (مشكاة المصابيح : (ص: ٢٦٨) ، كتاب النكاح ، الفصل الثالث ، ط: قديمي)

(٢) انظر الحاشية رقم: ١ ،على الصفحة السابقة، رقم: ١١٠ . (بخلاف ما إذا خرجت من بيت الغصب)

بیوی کی وجہ سے مقیم ہونا

مسافر نے ایک شہر میں نکاح کیا، اور اس کا ارادہ خود اس شہر میں قیام کرنے کا نہیں ہے، لیکن بیوی کو وہیں اس کے والدین کے گھر میں رکھنے کا ارادہ ہے تو بیوی کی وجہ سے یہ آدمی اس شہر میں مقیم ہو جائے گا، جب بھی یہاں آئے گا پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

بیوی کے سفر کا نفقہ کس پر

اگر بیوی سفر میں ہے، اور شوہر اس کے ساتھ ہے، تو اگر چہ بیوی اپنے ذاتی کام اور فائدہ کے لیے سفر کر رہی ہے، پھر بھی نفقہ کی مستحق ہوگی۔ (۲)

ہاں اگر شوہر ساتھ میں نہ ہو تو اس پر نفقہ واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

بیوی کے سفر میں ساتھ نہ جانے کی وجہ سے خرچہ بند کرنا

اگر شوہر اپنی بیوی کو سفر میں ساتھ لے جانا چاہتا ہے اور بیوی جانے سے انکار کر دے،

---

(۱) (الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه. قال العلامة ابن عابدين رحمه الله: (قوله: أو تأهّله) أي تزوّجه، قال في شرح المنية: ولو تزوّج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقيل: لايصير مقيماً وقيل: يصير مقيماً، وهو الأوجه، ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيماً. (الدر مع الرد: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي ووطن الإقامة، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱۰۳/۱، ۱۰۴) كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل في بيان مايصير المسافر به مقيماً، مطلب في أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد.

(۲، ۳) ......أمّا إذا حجّ الزوج معها فلها النفقة إجماعاً، وتجب عليه نفقة الحضر دون السفر، ولايجب الكراء. أمّا إذا حجّت للتطوع فلانفقة لها إجماعاً إذا لم يكن الزوج معها. هكذا في الجوهر النيرة. وإن حجّت مع زوجها حجّة نفلاً كانت لها نفقة الحضر لا نفقة السفر. (الفتاوى الهندية: (۵۴۶/۱) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الأوّل في نفقة الزوجة، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۱۸۱/۴) كتاب الطلاق، باب النفقة، ط: سعيد.

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۴۲۷/۱) كتاب النكاح، باب النفقة، ط: رشيديه.

تو شوہر بیوی کا نان ونفقہ (ضروری خرچہ) بند نہیں کر سکتا۔(۱)

بیوی محرم کے بغیر سفر کرے اور شوہر خاموش رہے تو؟

اگر بیوی محرم کے بغیر سفر کرے اور شوہر خاموش رہے، اور اسے منع نہ کرے تو جس طرح بیوی گنہگار ہوگی اسی طرح شوہر بھی گنہگار ہوگا۔(۲)

بیویوں کے درمیان تحفہ تقسیم کرنے میں برابری کرنا

اگر کسی کی ایک سے زائد بیویاں ہیں تو سفر سے تحفہ لانے کی صورت میں سب میں برابر کر کے تقسیم کرنا ضروری ہے، ورنہ شوہر فاسق اور گنہگار ہوگا۔ دو بیویوں کے درمیان کھانے، کپڑے، تحفے تحائف اور پاس رہنے میں برابری کرنا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) بخلاف ما إذا خرجت من بيت الغصب ، أو أبت الذهاب إليه ، أو السفر معه ، أو مع أجنبي بعثه لينقلها ، فلها النفقة . (الدر مع الرد : (۳/۵۷۷) كتاب الطلاق ، باب النفقة ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۴/۱۷۹) كتاب الطلاق ، باب النفقة ، ط: سعيد .

أمّا في زماننا فلايملك الزوج أن يسافر بها وإن أوفى صداقها...... الخ. (الفتاوى الهندية: (۱/۵۴۵) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الأوّل في نفقة الزوجة، ط: رشيديه)

(۲) قال رسول الله ﷺ ؛ لايخلونّ رجل بامرأة ولا تسافرنّ امرأة إلّا ومعها محرم ...... الخ . (مشكاة المصابيح : (ص: ۲۲۱) كتاب المناسك ، الفصل الأوّل ، ط: قديمي)

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه قال : قال :رسول الله ﷺ : ألا كلّكم راعٍ وكلّكم مسئول عن رعيته ...... والرجل راعٍ على أهل بيته ...... الخ . (مشكاه المصابيح : (ص: ۳۲۰) كتاب الإماة والقضاء ، الفصل الأوّل ، ط: قديمي)

وعن النبيّ ﷺ أنه قال : لاتسافر امرأة ثلاثة أيّام إلّا ومعها محرم أو زوج ...... الخ . (بدائع الصنائع : (۲/۱۲۳) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ...... ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۲/۴۶۴ ، ۴۶۵) كتاب الحج ، [شرائط وجوب الحج] ، ط: سعيد .

(۳) (يجب)...... (أن يعدل) أي : أن لايجور (فيه) أي : في القسم بالتسوية في البيتوتة (وفي الملبوس ، والمأكول) والصحبة (لا في المجامعة) كالمحبة بل يستحب . (الدر مع الرد: (۳/۲۰۱ ، ۲۰۲) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۳/۲۱۸) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد .

الفتاوى الهندية : (۱/۳۴۰) كتاب النكاح ، الباب الحادي عشر في القسم ، ط: رشيديه.

حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں، اور ان میں مساوات اور برابری نہ کرے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک شانہ گرا ہوا ہوگا۔(۱)

---

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيّ ﷺ قال : إذا كانت عند رجل امرأتان فلم يعدل بينهما جاء يوم القيامة وشقّه ساقط . رواه الترمذي و أبوداؤد و النسائي وابن ماجه والدارمي .
(مشكاة المصابيح : (ص: ۲۷۹) كتاب النكاح ، باب القسم ، الفصل الثاني : ط: قديمي)
🗀 جامع الترمذي : (۱/۲۱۷) أبواب النكاح ، باب ما جاء في التسوية بين الضرائر ، ط:سعيد .
🗀 سنن أبي داؤد : (ص: ۳۶۳) كتاب النكاح ، باب في القسم بين النساء ، رقم الحديث (۲۱۳۳) ط: دار إحياء التراث العربي ، بيروت .
🗀 مزید ’’تحفہ کی تقسیم میں برابری کرنا‘‘ عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔

پ

پارکنگ

''گاڑی والے خیال رکھیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۰۳/۲)

پالکی

اگر کسی کو عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے، تو پالکی پر بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے، لیکن پالکی جس وقت پالکی اٹھا کر چلنے والوں کے کاندھوں پر ہو اس وقت اس میں نماز پڑھنا درست نہیں، زمین پر رکھوالیں تب پڑھیں۔ (۱)

پانی اور مٹی نہ ملے

''طہارت کے لیے پانی اور مٹی نہ ملے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۹۴/۱)

پانی خریدنا

اگر مسافر کے پاس پانی نہیں ہے، لیکن پانی مناسب قیمت پر مل رہا ہے، اور مسافر کے پاس اتنا پیسہ ہے کہ پانی خریدنے کی وجہ سے سفر کی ضروریات میں دقت نہیں ہوگی تو

---

(۱) وكذا الو ركز تحت المحمل خشبة حتى بقي قرارة على الأرض لا على الدابّة يكون بمنزلة الأرض . كذا في التبيين . (الفتاوى الهندية : (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك : الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه)

ولو جعل تحت المحل خشبة حتى بقي قراره إلى الأرض ، كان بمنزلة الأرض فتصحّ الفريضة فيه قائما . قال الطحطاوي تحته : (قوله : فتصحّ الفريضة فيه قائما) فإن لم يمكنه القيام ولا النزول صلى قاعداً كما هو مفاد كلامهم ، أفاده بعض الأفاضل بحثا . (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (۵۵۲/۱) كتاب الصلاة ، باب الوتر وأحكامه ، فصل في صلاة الفرض والواجب على الدابّة ، ط: مكتبه غوثيه ، و (ص: ۴۰۸) ، ط: قديمي)

الدر مع الرد: (۴۰/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في الصلاة على الدابّة، ط: سعيد)

اس صورت میں وضو اور واجب غسل کے لیے پانی خریدنا واجب ہے۔(۱)

اور اگر پانی عام قیمت پر نہیں مل رہا ہے بلکہ مسافر کی ضرورت اور مجبوری سے فائدہ اٹھا کر فروخت کرنے والا بہت زیادہ قیمت کا مطالبہ کر رہا ہے تو پانی خریدنا ضروری نہیں ہو گا، بلکہ تیمّم کرنا جائز ہوگا۔(۲)

پانی دور ہے

اگر کوئی شخص ایسے شہر یا ایسی بستی اور علاقہ میں ہے جہاں ایک میل (ایک کلومیٹر ۶۱۰ میٹر) تک کہیں پانی نہیں تو وہاں بھی تیمّم کرنا جائز ہے۔(۳)

پانی قریب ہے مگر پانی لینے میں نماز قضا ہو جائے گی

پانی قریب ہے لیکن وقت تنگ ہے، اگر پانی لینے جائے گا اور وضو کرے گا تو نماز کا

(۱، ۲) (وإن لم يعطه إلّا بثمن مثله) أو بغبن يسير (وله ذلك) فاضلاً عن حاجته (لايتيمم ولو أعطاه بأكثر) يعني بغبن فاحش، وهو ضعف قيمته في ذلك المكان (أو ليس له) ثمن (ذلك تيمم). (الدر مع الرد: (۲۵۱/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۶۲/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۱۸۱/۱، ۱۸۲) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: مكتبه غوثيه كراچي، و (ص: ۱۲۴، ۱۲۵، ط: قديمي.

(۳) أمّا العدم من حيث الصورة والمعنى فهو أن يكون الماء بعيداً عنه ولم يذكر حد البعد في ظاهر الرواية، وروى عن محمد أنه قدره بالميل، وهو أن يكون ميلاً فصاعداً، فإن كان أقلّ من ميل لم يجز التيمم، والميل ثلث فرسخ...... وأقرب الأقاويل اعتبار الميل؛ لأن الجواز لدفع الحرج، وإليه وقعت الإشارة في آية التيمم، وهو قوله تعالىٰ على أثر الأية: ﴿مايريد اللّٰه ليجعل عليكم من حرج ولٰكن يريد ليطهّركم﴾، ولا حرج في مادون الميل، فأمّا الميل فصاعداً فلايخلو عن حرج. (بدائع الصنائع: ۴۶/۱، ۴۷) كتاب الطهارة، [التيمم]، فصل: وأمّا شرائط الركن فأنواع، ط: سعيد)

(ومنها: عدم القدرة على الماء) يجوز التيمم لمن كان بعيداً من الماء ميلاً، هو المختار في المقدار، سواء كان خارج المصر أو فيه، وهو الصحيح، و سواء كان مسافراً أو مقيماً. (الفتاوى الهندية: (۲۷/۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأوّل في أمور لابدّ منها في التيمم، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۱۳۸/۱، ۱۳۹) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد.

وقت نکل جائے گا اور نماز قضا ہو جائے گی، تو اس صورت میں تیمّم کرنے کی اجازت نہیں ہو گی، بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا، اگر چہ نماز قضا ہو جائے۔(۱)

پانی کم ہے

اگر مسافر کے پاس صرف اتنا پانی ہے کہ وضو کے اعضاء کو صرف ایک ایک مرتبہ دھونا ممکن ہے، تب بھی وضو کرنا ضروری ہے، اگر پہلے تیمّم کیا تھا تو اتنے پانی پر قدرت ہونے پر تیمّم باطل ہو جائے گا۔(۲)

پانی کے جہاز میں جمعہ پڑھنا

''ہوائی جہاز پر جمعہ کی نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۸۸)

---

(۱) ......وهذا إذا كان بينه و بين موضع يرجوه ميل أو أكثر ، فإن كان أقلّ منه لايجزئه التيمم وإن خاف فوت وقت الصلاة. (البحر الرائق: (۱/۱۵۵) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

......فإن كان الماء قريباً منه لايجوز له التيمم وإن خاف خروج الوقت. (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۵۴) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: رشيديه)

(ويجب) أى يلزم (التاخير بالوعد بالماء ولو خاف القضاء) اتفاقا، إذا كان الماء موجوداً أو قريباً؛ إذ لاشكّ في جواز التيمم ومنع التاخير لخروج الوقت مع بعده ميلاً. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى: (۱/۷۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: مكتبه غوثيه، (ص: ۱۲۳)، ط: قديمى)

(۲) (وناقضه ...... وقدرة ماء) ولو إباحة في صلاة (كاف لطهره) ولو مرة مرة (فضل عن حاجته) كعطش وعجن و غسل نجس ولمعة جنابة ؛ لأنّ المشغول بالحاجة وغير الكافي كالمعدوم. قال ابن عابدين رحمه اللّٰه تحته : (قوله : كاف لطهره) أى : للوضوء لو محدثاً ، وللاغتسال ولو جنباً واحترز به عمّا إذا كان يكفي لبعض أعضائه أو يكفي للوضوء وهو جنب ، فلا يلزمه استعماله عندنا ابتداءً كمامر فلاينقض ، كما في الحلية . (قوله : ولو مرة مرة) فلو غسل به كلّ عضو مرتين أو ثلاثاً فنقص عن إحدى رجليه انتقض تيممه هو المختار ؛ لأنّه لو اقتصر على المرة كفاه. بحر عن الخلاصة . (الدر مع الرد : (۱/۲۵۴ ، ۲۵۶) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، نواقض التيمم ، ط: سعيد) .

البحر الرائق : (۱/۱۵۲) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط :سعيد .

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : (۱/۱۸۴) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: مكتبة، غوثيه ، و (ص: ۱۲۷) ط:قديمى.

پانی کے سفر میں موت ہو جانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دریا اور سمندر کے سفر میں جس شخص کا سر گھومنے لگے اور اس کی وجہ سے اس کو الٹی ہو تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملے گا، اور جو شخص سفر کے دوران دریا میں ڈوب جائے تو اس کو دو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ (ابوداؤد)(۱)

ان دونوں کو شہید کا ثواب اس صورت میں ملے گا جب کہ وہ جہاد کے لیے یا دینی علم طلب کرنے کے لیے یا حج جیسے مقاصد کے لیے دریا و سمندر میں سفر کر رہے ہوں، نیز اگر کسی کے سفر کا مقصد تجارت ہو، اور اس تجارت کی غرض اپنے جسم کو زندہ اور طاقت ور رکھنے اور اپنے اہل وعیال کی ضروریات زندگی کو پورا کرنا ہو اور وہ تجارت اس دریائی سفر کے بغیر ممکن نہ ہو تو اس صورت میں بھی یہ حکم ہے۔ (۲)

---

(۱) عن أمّ حرام عن النبیّ ﷺ قال: المائد فی البحر الّذی یصیبه القیئ له أجر شهید، والغریق له أجر شهیدین. رواه أبوداؤد. (مشکاة المصابیح: (ص: ۳۳۳) کتاب الجهاد، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

سنن أبی داؤد: (۱/ ۳۵۹) کتاب الجهاد، باب فی رکوب البحر فی الغزو، [رقم الحدیث: ۲۴۹۳]، ط: رحمانیه.

(۲) عن النبیّ ﷺ قال: المائد فی البحر: اسم فاعل من ماد یمید إذا مال و تحرک، وهو الّذی یدور رأسه من ریح البحر، واضطرب السفینة بالأمواج، کذا فی النهایة: (الّذی یصیبه القیئ): قال الطیبی: صفة مبینة لامخصصة، (له أجر شهید): قال المظهری: یعنی من رکب البحر وأصابه دوران، فله أجر شهید إن رکبه لطاعة کالغزو والحجّ وتحصیل العلم، أو للتجارة إن لم یکن له طریق سواه، ولم یتجر لطلب زیادة المال، بل للقوت، (والغریق): أی فی البحر لما ذکر، (له أجر شهیدین): أحدهما لقعود الطاعة والآخر للغرق، وکل منهما فی حکم الشهادة. (مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح: (۷/ ۴۰۱)، کتاب الجهاد، الفصل الثانی، [رقم الحدیث: ۳۸۳۹]، حقانیه ملتان)

المائد فی البحر: أی الذی حصل له غثیان...... قلت الّذی یظهر تقیید رکوب البحر أو السفر بما إذا کان لغیر معصیة وإلّا کان معصیة لکونه سبباً للمعصیة، فهو کمن قاتل عصبیةً فجرح ثمّ مات، فالمناسب مانقله عن بعضهم من تقیید السفر بالإباحة، واللّٰه أعلم. (شامی: (۲/ ۲۵۲، ۲۵۳) کتاب الصلاة، باب الشهید، مطلب فی تعداد الشهداء، قبیل: باب الصلاة فی الکعبة، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (ص: ۲۲۸)، کتاب الصلاة، باب أحکام الشهید، ط: قدیمی.

پانی موجود ہے لیکن بھول کر تیمّم کر کے نماز پڑھ لی

پانی موجود ہے لیکن یاد نہیں رہا کہ پانی موجود ہے، اس لیے یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی، اس کے بعد پتہ چلا کہ سامان میں پانی رکھا ہوا ہے تو اس صورت میں نماز دہرانے کی ضرورت نہیں۔(۱)

پانی میں ڈبو کر مار دیا

''سیلاب کی لاشیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۵۹/۱)

پانی نہ ہونے کی صورت میں جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اگر مسافر کے پاس پانی نہیں ہے اور پانی ملنے کی امید بھی نہیں ہے، تو بھی مسافر کے لیے بیوی سے جماع کرنا جائز ہے، جنابت کے غسل کے بجائے تیمّم کرے۔(۲)

---

(۱) مسافر تيمّم وفي رحله ماء لم يعلم به حتى صلى ثم علم به أجزأه في قول أبي حنيفة و محمد، ولايلزمه الإعادة...... (بدائع الصنائع: (۴۹/۱) فصل في شرائط ركن التيمم، ط: سعيد)

(صلّى) من ليس في العمران بالتيمم (ونسى الماء في رحله) وهو ممّا ينسى عادة (لاإعادة عليه)...... الخ. قال ابن عابدين رحمه الله: (قوله: وهو ممّا ينسى عادة) الجملة حالية، ومحترزه قوله: كما لو نسيه في عنقه...... الخ (قوله: لاإعادة عليه) أي إذا تذكره بعد ما فرغ من صلاته، فلو تذكر فيها يقطع ويعيد إجماعاً. (الدر مع الرد: (۲۴۹/۱، ۲۵۰) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

تيمم وفي رحله ماء لايعلم به أو نسيه فصلى أجزأته عندهما خلافاً لأبي يوسف رحمه الله تعالىٰ، كذا في محيط السرخسي. والخلاف في ما إذا وضعه بنفسه أو وضعه غيره بأمره أو بغير أمره بعلمه، وإن كا بغير علمه لايعيد اتفاقاً. كذا في التبيين. (الفتاوى الهندية: (۳۱/۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۱۵۹/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

(۲) وللمسافر أن يطأ جاريته وإن علم أنّه لايجد الماء. كذا في الخلاصة. (الفتاوى الهندية: (۳۱/۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيديه)

خلاصه الفتاوى: (۳۹/۱)، كتاب الطهارات، الفصل الخامس في التيمم، جنس آخر في المتفرقات، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۴۵/۱)، كتاب الطهارة، فصل: وأمّا التيمم، ط:سعيد.

پانی وضو اور استنجا میں سے ایک کے لیے کافی ہے

اگر مسافر کے جسم یا کپڑے پر یا دونوں پر نجاست لگی ہوئی ہے، اور پانی اتنا کم ہے کہ اس سے یا تو نجاست ہی زائل ہو سکتی ہے یا صرف وضو ہو سکتا ہے، تو اس صورت میں نجاست کا دھونا ضروری ہے۔(۱)

اور اگر باتھ روم جانے کی حاجت ہو تو پانی کی جگہ ڈھیلا یا ٹیشو استعمال کرے، اور پانی سے وضو کرے۔(۲)

پانی ہے لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمّم کر لیا

اگر ٹرین وغیرہ میں پانی موجود ہے، لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں، تیمّم کیا اور نماز ادا کی، اس کے بعد معلوم ہوا کہ پانی ہے تو اس صورت میں وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی، خواہ وقت باقی ہو یا نکل گیا ہو، دونوں صورتوں میں اعادہ کرنا لازم ہے۔(۳)

(۱، ۲) مسافر محدث علی ثوبه نجاسة أكثر من قدر الدرهم ومعه مايكفي لأحدهما، غسل به الثوب، ويتيمم للحدث عند عامة العلماء...... أن الصرف إلى النجاسة يجعله مصلياً بطهارتين حقيقة وحكميّة، فكان أولى من الصلاة بطهارة واحدة، ويجب أن يغسل ثوبه من النجاسة ثم يتيمم...... (بدائع الصنائع: (۵۷/۱) كتاب الطهارة، فصل: وأمّا بيان ما ينقض التيمم، ط: سعيد)

طحطاوی على المراقی: (ص: ۱۵۱) كتاب الطهارة، باب الأنجاس والطهارة عنها، ط: قديمي.

المحيط البرهاني: (۱۹۵/۱) كتاب الطهارة، الفصل الخامس فی التيمم، ط: دار إحياء التراث العربی.

(۳) (قوله: ولم يعد إن صلى به ونسي الماء في رحله) أی ولم يعد إن صلى بالتيمم ناسياً الماء كائناً في رحله، وهو ممّا ينسى عادة وكان موضوعاً بعلمه ...... وقال أبويوسف تلزمه الإعادة، قيد بالنسيان؛ لأنّ فی الظن لايجوز التيمم إجماعاً، ويعيد الصلاة؛ لأنّ الرحل معدن الماء عادةً فيفترض عليه الطلب، كما يفرض عليه الطلب فی العمرانيات؛ لأنّ العلم لايبطل بالظن. (البحر الرائق: ۱۵۹/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

شامی: (۲۵۰/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۴۹/۱)، كتاب الطهارة، فصل: وأمّا شرائط الركن فأنواع، ط: سعيد.

پاؤں

اگر کسی کا ایک ہی پاؤں ہے، خواہ ایسا پیدائشی ہے یا ایک پاؤں ٹخنوں سے اوپر کٹ گیا ہے، اس حالت میں یہ شخص اسی ایک پیر کے موزے کا مسح کرے گا۔

اگر کسی کے پاؤں میں ''لنگڑاپن'' ہے اور پنجوں کے بل چلتا ہے، اور ایڑی اپنی جگہ سے اٹھ جاتی ہے تو اس کے لیے بھی موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، جب تک اس کا پاؤں پنڈلی کی جانب نکل نہ جائے۔(۱)

پاؤں کٹا ہوا ہے

اگر کسی کا پاؤں کاٹا گیا ہو تو اگر قدم کی پشت کی جانب سے بقدر فرض تین انگلیوں کے برابر باقی ہے تو موزوں پر مسح کرسکتا ہے، اور اگر بقدر فرض تین انگلیوں کے برابر قدم کی پشت باقی نہیں ہے تو موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ مسح کرنے کی جگہ باقی نہیں ہے، البتہ دھونے کا محل باقی ہے اس لیے دھوئے گا۔(۲)

---

(۱) والشرط السابع: أن يبقى بكل رجل من مقدم القدم قدر ثلاث أصابع من أصغر أصابع اليد ليوجد المقدار المفروض، من محل المسح، فإذا قطعت رجل فوق الكعب جاز مسح خف الباقية وإن بقي من دون الكعب أقل من ثلاث أصابع لايمسح لافتراض غسل الباقي، وهو لايجمع مع مسح خف الصحيحة، فلو كان فاقداً مقدم قدمه لايمسح على خفه ولو كان عقب القدم موجودًا؛ لأنّه ليس محلًا لفرض المسح، ويفترض غسله. (مراقي الفلاح: (ص: ۱۳۱)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: قديمي)

البحر الرائق: (۱/۱۷۳)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۳۲) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأوّل في الأمور الّتي لابدّ منها في جواز المسح، ط: رشيديه.

(۲) والشرط السابع: أن يبقى بكل رجل من مقدم القدم قدر ثلاث أصابع من أصغر أصابع اليد ليوجد المقدار المفروض، من محل المسح، فإذا قطعت رجل فوق الكعب جاز مسح خف الباقية وإن بقي من دون الكعب أقل من ثلاث أصابع لايمسح لافتراض غسل الباقي، وهو لايجمع مع مسح خف الصحيحة، فلو كان فاقداً مقدم قدمه لايمسح على خفه ولو كان عقب القدم موجودًا؛ لأنّه ليس محلًا لفرض المسح، ويفترض غسله. (مراقي الفلاح: (ص: ۱۳۱)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: قديمي) =

اگر کسی کا ایک پاؤں کٹ گیا ہے تو اگر کم از کم تین انگل کی مقدار باقی رہ جائے گی تو اس پر موزہ چڑھا کر مسح کرنا جائز ہوگا۔(۱)

اور اگر کم از کم تین انگل کی مقدار باقی نہیں ہے تو اس پر موزہ چڑھا کر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

پاؤں میں زخم ہے

اگر کسی آدمی کے ایک پاؤں میں زخم ہے، اور وہ اس کو نہ دھوسکتا ہے نہ مسح کرسکتا ہے تو اس کو دوسرے پاؤں پر موزہ ہونے کی صورت میں مسح کرنے کی اجازت ہوگی۔(۳)

اسی طرح اگر ٹخنوں کے اوپر سے ایک پیر کٹ گیا تو وہ بھی دوسرے پیر پر موزہ ہونے کی صورت میں مسح کرسکتا ہے۔(۴)

= البحر الرائق : (۱/۱۷۳) ، کتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفين ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۳۲) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فی المسح علی الخفين ، الفصل الأوّل فی الأمور الّتی لابدّ منها فی جواز المسح ، ط: رشيديه.

(۱،۲) لو قطعت إحدی رجليه و بقی منها أقلّ منه أو بقی ثلاث أصابع لكن من العقب لا من موضع المسح ، فلبس علی الصحيحة أو المقطوعة لايمسح لوجوب غسل ذلک الباقی ...... الخ . (البحر الرائق : (۱/۱۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفين ،ط: سعيد)

الدر مع الرد : ((۱/۲۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفين ، ط: سعيد .

الفتاوی الهندية: (۱/۳۲) كتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفين، ط: رشيديه.

(۳،۴) لو كانت باحدی رجليه جراحة لايقدربها علی الغسل والمسح يجوز له المسح علی الأخری، وكذا لو قطعت من فوق الكعب ، وإن قطعت من دونها و بقی من موضع المسح مقدار ثلاث أصابع يجوز المسح عليهما وإلّا لا . (الفتاوی الهندية : (۱/۳۲) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فی المسح علی الخفين ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۱/۲۷۳) كتاب الطهارة ، باب المسح علی الخفين ، ط: سعيد .

الفتاوی الخانية علی هامش الفتاوی الهندية : (۱/۴۸) كتاب الطهارة ، باب الوضوء والغسل ، فصل فی المسح علی الخفين ، ط: رشيديه .

اور اگر پیر ٹخنے کے نیچے سے کٹا اور تین انگلیوں کے برابر اس پر مسح ہوسکتا ہے تو دونوں پیروں کے موزوں پر مسح کرے گا۔(۱)

پائلٹ

جہاز کے پائلٹ اور عملہ سفر کے دوران قصر کریں گے۔

اگر ائیر پورٹ آبادی سے باہر ہے تو اس صورت میں ائیر پورٹ میں بھی قصر کریں گے۔ (۲)

اور اگر ائیر پورٹ آبادی سے متصل ہے تو اس صورت میں ایئر پورٹ میں قصر نہیں کریں گے بلکہ پرواز کے بعد سے قصر کریں گے۔(۳)

پراپرٹی

''زمین'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۳٦۰)

پرواز کے دوران محرم کا ہونا

مثلاً پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش وغیرہ کے ایئر پورٹ پر عورت کو پہنچادے اور جدہ ایئر پورٹ پر دوسرا محرم موجود ہو، اور سفر کے درمیان ہوائی جہاز میں کوئی محرم موجود نہ ہو، تو یہ بھی ناجائز ہے، جس طرح ہوائی جہاز میں سفر کے دوسرے احکام جاری ہوں گے

---

(۱) أنظر الى الحاشية السابقة رقم: ۳. على الصفحة: ۱۲٦. (لو كانت باحدى رجليه)

(۲،۳) (من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر، وفي الخانية: إن كان بين الفناء والمصر أقلّ من غلوة وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلّا فلا. قال ابن عابدين رحمه الله: (قوله: من خرج من عمارة موضع إقامته) ...... وأشار إلى أنه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ماحول المدينة من بيوت و مساكن فإنّه في حكم المصر ...... وأمّا الفناء، وهو: المكان المعدّ لمصالح البلد، كركض الدوابّ و دفن الموتى وإلقاء التراب فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا ...... الخ. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

مثلاً قصر وغیرہ اسی طرح چند گھنٹہ طے کرنے کے لئے بھی محرم ساتھ ہونا ضروری ہے۔(۱)

پستی میں اترتے وقت

''بلندی اور پستی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۰۲/۱)

پلاسٹک کے موزے پر جراب ہو تو؟

اگر پلاسٹک کے موزے کو جراب کے ساتھ سی لیا جائے تو اس پر مسح جائز ہے اس کو ''مبطن'' کہا جاتا ہے۔بغیر سلائی کئے جراب پر مسح کرنا جائز نہیں۔(۲)

پلیٹ فارم

پلیٹ فارم پر جانے کے لئے جو طریقہ اور راستہ قانوناً رائج ہے اس کے خلاف کرنا

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللّٰہ قال قال النبیّ ﷺ : لاتسافر المرأة إلّا مع ذی محرم و لایدخل علیها رجل إلاّ و معها محرم . (صحیح البخاری : (۲۹۸/۱) کتاب المناسک ، کتاب جزاء الصید ، باب حج النساء ، [رقم الحدیث : ۱۸۶۲] ط : الطاف اینڈ سنز کراچی)

☜ عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنه أنّ رسول اللّٰہ ﷺ قال : لاتسافر المرأة ثلاثة إلاّ و معها ذو محرم . (الصحیح لمسلم : (۲۹۹/۱ ، ۵۰۰) کتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم إلی حج و غیره ، ط: رحمانیه)

☜ الدر مع الرد : (۲۶۴/۲ ، ۲۶۵) کتاب الحج ، مطلب : فی قولهم یقدم حق العبد علی حق الشرع ، ط: سعید .

(۲) قال شمس الأئمة: هٰذا فی شرح کتاب الصلاة، الجورب أنواع : منها ما یکون من غزل و صوف، ومنها ما یکون من غزل، ومنها ما یکون من شعر...... وأما الثانی: فإن کان رقیقاً لایجوز المسح علیه بلاخلاف، وإن کان ثخیناً مستمسکاً، ویستر الکعب ستراً لایراه الناظر کما هو جوارب أهل المرو، فعلی قول أبی حنیفة رحمه اللّٰه: لایجوز المسح علیها، إلّا إذا کان منعّلاً أو مبطناً، وعلی قولهما یجوز.(المحیط البرهانی: (۲۱۲/۱) کتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفین، "نوع آخر" فی مایجوز علیه المسح من الخفاف و ما بمعناه ومالایجوز، ط: دارإحیاء التراث العربی)

☜ التاتارخانیة : (۲۶۷/۱) کتاب الطهارة ، الفصل السادس فی المسح علی الخفین " نوع آخر " فی ما یجوز علیه المسح من الخفاف وما بمعناه وما لایجوز ، ط: ادارة القرآن .

☜ منحة الخالق علی البحر الرائق: (۱۸۲/۱) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: سعید.

جائز نہیں ہے، مثلاً کسی اسٹیشن پر قانون مقرر ہے کہ اسٹیشن ماسٹر کی اجازت ضروری ہے، تو اس کی اجازت کے بغیر پلیٹ فارم پر جانا جائز نہ ہوگا۔

اور اگر اسٹیشن پر یہ قانون ہے کہ ٹکٹ کے بغیر پلیٹ فارم پر جانے کی اجازت نہیں تو وہاں پر پلیٹ فارم کی ٹکٹ لے کر جانا ضروری ہے، اس کی خلاف ورزی کرنا جائز نہیں۔(۱)

مزید ''حق برابر ہے'' کے عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔

پناہ مانگے

''سفر کے وقت کن چیزوں سے پناہ مانگے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۲۹)

پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کے بغیر لمبا عرصہ ٹھہرنا

''اتفاقیہ قیام'' کے عنوان کو دیکھیں۔

پندرہ دن کی نیت ایک ساتھ کرنا ضروری ہے

مسافر کے لیے سفر کے دوران کسی جگہ پر مقیم ہونے کے لیے ایک ساتھ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرنا ضروری ہے، اگر ایک ساتھ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی تو مسافر رہے گا اور قصر کرے گا۔

مثلاً کسی مسافر نے کسی جگہ پر شروع میں دس دن ٹھہرنے کی نیت کی، پھر چھ دن گذرنے کے بعد پانچ دن کی نیت کرلی، اور اسی طرح دو دو چار چار دن کی نیت بڑھاتا رہا، مگر پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ایک ساتھ نہیں کی، تو قصر نماز پڑھے گا اگرچہ ساری

---

(۱) عن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ عن النبیّ ﷺ قال: السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما أحب وکرہ ما لم یؤمر بمعصیة، فإذا أمر بمعصیة فلاسمع ولا طاعة. (صحیح البخاری: (۱۰۵۷/۲)، کتاب الأحکام، باب السمع والطاعة للإمام، ط: قدیمی)

سنن أبی داؤد: (۳۷٦/۱)، کتاب الجهاد، باب فی الطاعة، ط: رحمانیه.

سنن الترمذی: (۲۹۸/۱) أبواب الجهاد، باب ماجاء لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق، ط: قدیمی.

عمر اسی طرح گذر جائے۔(۱)

البتہ مقیم امام کے پیچھے پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

پنشن کے لیے سفر کرنا

شوہر کے انتقال کے بعد بیوہ کے لیے پنشن کا مسئلہ کھٹائی میں پڑ جائے، اور دفتر میں جانے کے بغیر پنشن ملنا مشکل ہو، اور نہ جانے کی صورت میں اس مہینہ کی پنشن ساقط ہو جاتی ہو، تو مال کی حفاظت کی غرض سے جا سکتی ہے، لیکن ہر ممکن کوشش یہ کرے کہ دن کو پردہ کے ساتھ جائے اور دن کو واپس آ جائے اور رات اپنے اسی مکان میں گذارے۔(۳)

---

(۱) (أو دخل بلدة ولم ينوها) أى مدة الإقامة (بل ترقب السفر) غداً أو بعده (ولو بقى) على ذلک (سنين). قال ابن عابدين رحمه الله: (قوله: ولم ينوها) وكذا إذا نواها وهو مترقب للسفر كما فى البحر؛ لأن حالته تنافى عزيمته. (الدر مع الرد: (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وقيد بنصف شهر؛ لأنّ نية إقامة مادونها لاتوجب الإتمام ......، (قوله: وقصر إن نوى أقلّ منها أو لم ينو و بقى سنين) أى أقلّ من نصف شهر. (البحر الرائق: (۱۳۱/۲، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) وأمّا اقتداء المسافر بالمقيم فيصحّ فى الوقت و يتمّ. (الدر مع الرد: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۳) (ومعتدة موت تخرج فى الجديدين و تبيت) أكثر الليل (فى منزلها) لأنّ نفقتها عليها فتحتاج للخروج، حتى لو كان عندها كفايتها صارت كالمطلقة فلايحلّ لها الخروج. فتح. وجوّز فى القنية خروجها لإصلاح ما لا بدّ لها منه كزراعة ولا وكيل لها. (الدر مع الرد: (۵۳۶/۳) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل فى الحداد، ط: سعيد)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۵۵۳/۱، ۵۵۴) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل فى ما يحرم على المعتدة، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۱۵۳/۳) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل فى الحداد، ط: سعيد.

اسی طرح اگر بیوہ کا ویزا اتنا ضروری ہو کہ عدت کے بعد ویزا کے بغیر سفر کرنا ممکن نہ ہو، اور ویزا ملنے کے وقت، یا ویزا کی مدت میں اضافہ کے لیے مقررہ آفس میں نہ جانے سے ویزا منسوخ ہو جاتا ہو، اور سفر نہ کرنے کی صورت میں مالی نقصان کا اندیشہ ہو تو عدت کے دوران مقررہ آفس میں ویزے کے لیے یا مدت میں اضافہ کرنے کے لیے جانے کی گنجائش ہوگی۔(۱)

تاہم اگر بیوہ کے جانے کے بغیر متبادل کوئی صورت ممکن ہو تو اس کو اختیار کرنا چاہئے۔(۲)

پنکھے کا استعمال

''چٹائی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۷۷)

پوری عمر سفر میں گذر گئی روزے کا کیا ہوگا؟

''بارہ ماہ سفر میں رہنے والے کے لیے روزہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۸۹)

پورے سفر میں محرم کا ہونا ضروری ہے

پورے سفر میں عورت کے ساتھ محرم ہونا ضروری ہے، اگر پروگرام کچھ اس طرح ہو کہ سفر کے شروع میں محرم ساتھ ہوگا آگے چل کر محرم کسی دوسری جگہ چلا جائے گا، اور یہ عورت وہاں سے محرم کے بغیر سفر کی مسافت طے کرتے ہوئے خود مکہ مکرمہ پہنچ جائے گی، یا یہ کہ حج کے دنوں میں محرم ساتھ رہا مگر واپسی میں عورت کو تنہا رخصت کر دے، تو سفر کی یہ

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة رقم:۳. علی الصفحة: ۱۳۰ . (ومعتدة موت تخرج فی الجدیدین)

(۲) ......حتی لو کان عندها کفایتها صارت کالمطلقة فلایحلّ لها أن تخرج لزیارة ولالغیرها لیلاً ولا نهاراً. (البحر الرائق : (۱۵۳/۳) کتاب الطلاق ، باب العدة ، فصل فی الإحداد ، ط: سعید)

الدر مع الرد : (۵۳۶/۳) کتاب الطلاق ، باب العدة ، فصل فی الحداد ، ط: سعید .

الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة : (۵۵۳/۱) کتب الطلاق ، باب العدة ، فصل فی ما یحرم علی المعتدة ، ط : رشیدیه .

صورتیں بھی ناجائز ہیں، کیونکہ پورے سفر میں محرم کا ہونا ضروری ہے۔(۱)

پیاس

پیاس ایسی شدید ہے کہ اس پر مرجانے کا اندیشہ ہے یا عقل ختم ہونے کا ڈر ہے تو روزہ توڑ سکتا ہے، کفارہ لازم نہیں ہوگا صرف قضا لازم ہوگی۔(۲)

پیر کٹا ہوا ہو تو مسح کا حکم

''پاؤں میں زخم ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۲۶/۱)

پیشہ اختیار کرنا

''سفرِ حج میں اپنا پیشہ اختیار کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۷۴/۱)

(۱) وعنه (أی: عن ابن عباس) قال: قال رسول الله ﷺ: لایخلونّ رجل بامرأة ولاتسافرن امرأة إلّا ومعها محرم...... الخ. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۲۱) كتاب المناسك، الفصل الأوّل، ط: قديمی)

ويشترط فی حج المرأة من سفر زوج أو محرم بالغ عاقل غير مجوسی ولا فاسق مع النفقة عليه. وأطلق المرأة فشمل الشابة والعجوز لإطلاق النصوص. (البحر الرائق: (۳۱۵/۲) كتاب الحج، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۴۶۴/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

احسن الفتاوی: (۵۳۲/۴) کتاب الحج، عنوان: عورت کے لیے بلا محرم سفر حج حرام ہے، ط: سعید۔

فتاوی رحیمیہ: (۶۵/۸) کتاب الحج، عنوان: (ضعیفہ بغیر محرم کے حج نہ کرے، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وخوف هلاک أو نقصان عقل ولو بعطش أو جوع شديد . قال ابن عابدين : (قوله : وخوف هلاک الخ) كالأمة إذا ضعفت عن العمل وخشيت الهلاک بالصوم ، وكذا الذی ذهب به متوكل السلطان إلى العمارة فی الأيام الحارة ، والعمل حثيث ، إذا خشی الهلاک أو نقصان العقل ، وفی الخلاصة : الغازی إذا كان يعلم يقيناً أنّه يقاتل العدوّ فی رمضان ويخاف الضعف إن لم يفطر ، أفطر ...... (وقضوا) لزوماً ...... الخ . (الدر مع الرد : (۴۲۱/۲ ـ ۴۲۳) كتاب الصوم ، باب ما يفسد الصوم وما لايفسده ، فصل فی العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط:سعيد)

البحر الرائق: (۲۸۱/۲ ـ ۲۸۵) كتاب الصوم ، باب ما يفسد الصوم وما لايفسده ، فصل فی العوارض ، ط: سعيد .

الفتاوی الهندية: (۲۰۷/۱) كتاب الصوم، الباب الخامس فی الأعذار الّتی تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

ت

تابع

جو شخص دوسرے آدمی کا تابع ہو، اور اس کی اطاعت اس پر لازم ہو، تو وہ اس کی اقامت سے مقیم ہو جاتا ہے، اور اسی کے سفر کی نیت پر نکلنے سے مسافر ہو جاتا ہے۔ (۱)

قاعدہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے اختیار سے اقامت کر سکتا ہے وہ اپنی نیت سے مقیم ہو جاتا ہے، اور جو شخص اپنے اختیار سے اقامت نہیں کر سکتا وہ اپنی نیت سے مقیم نہیں ہوتا، یہاں تک کہ اگر عورت اپنے شوہر کے ساتھ اور غلام اپنے مالک کے ساتھ اور شاگرد اپنے استاد کے ساتھ اور نوکر اپنے آقا کے ساتھ اور سپاہی اپنے افسر کے ساتھ سفر کریں تو ظاہر روایت کے مطابق وہ اپنی نیت سے مقیم نہیں ہوں گے۔

یہ لوگ اس وقت مقیم سمجھے جائیں گے جس وقت ان کو اپنے امیر، آقا اور شوہر کی اقامت کی نیت کا علم ہو جائے، اور اگر علم سے پہلے انہوں نے اپنے آپ کو مسافر سمجھ کر قصر کیا ہے تو نماز صحیح ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

(۱، ۲) ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء الاستقلال بالحكم ، والبلوغ ، والثالث عدم نقصان مدة السفر عن ثلاثة أيام ...... أو تابعاً لم ينو متبوعه السفر والتابع كالمرأة مع زوجها ...... والعبد غير المكاتب ، فيشمل أم الولد والمدبّر ، مع مولاه ، والجندى مع أميره ، إذا كان يرتزق منه والأجير مع المستأجر ، والتلميذ مع أستاذه ، والأسير والمكره مع من أكرهه على السفر ...... وتعتبر نية الإقامة والسفر من الأصل كالزوج والمولىٰ والأمير ، دون التبع كالمرأة والعبد والجندى إن علم التبع نية المتبوع فى الأصحّ فلايلزمه الإتمام بنية الأصل الإقامة حتى يعلم كما فى توجه الخطاب الشرعى وعزل الوكيل حتى لو صلّى مخالفاً له قبل علمه صحت فى الأصح. (مراقى الفلاح : (ص: ۴۲۴ ، ۴۲۵) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمى)

البحر الرائق : (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۱۳۳/۲ ، ۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

تاجر کے لئے قصر نماز کا حکم

''تجارت کا سامان رکھنے کے لئے مکان کرایہ پر لیا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۳۶/۱)

تبلیغ والوں کی تشکیل

اگر کسی تبلیغی جماعت کی ایک شہر میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ مدت کے لیے تشکیل کی گئی تو جماعت کے یہ لوگ مقیم ہوں گے یا مسافر اس کے بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر رات کو ایک ہی جگہ پر ٹھہرتے ہیں تو مقیم ہیں ورنہ مسافر ہیں، مثلاً اطراف میں گشت کے لیے نکلتے ہیں مگر رات کو ایک ہی مسجد یا تبلیغی مرکز میں ٹھہرتے ہیں تو یہ مقیم ہیں، اور اگر پندرہ دن میں دو تین رات ایک مسجد اور دو تین رات دوسری مسجد میں اور دو تین رات تیسری مسجد میں گزارتے ہیں تو مبیت (رات گزارنے کی جگہ) مختلف ہونے کی وجہ سے مسافر ہوں گے۔(۱)

تبلیغی جماعت

اگر تبلیغی جماعت والے کراچی سے رائیونڈ جانے کے ارادہ سے نکلیں، اور یہ حضرات راستے میں کسی گاؤں میں ایک دن، کسی قصبہ میں دو دن، کسی شہر میں تین دن اس طرح کرتے ہوئے رائیونڈ پہنچیں تو ان لوگوں پر اپنے شہر کی آبادی سے نکلنے کے بعد سے

---

(۱) ولاتصح نية الإقامة ببلدتين لم يعين المبيت بأحدهما، وكل واحدة أصل بنفسها، ...... وكذا تصحّ إذا عين المبيت بواحدة من البلدتين ؛ لأن الإقامة تضاف لمحل المبيت . (قوله : لم يعين المبيت بأحدهما) أمّا إذا عينه بأن نوى أن يقيم الليل في إحداهما ويخرج بالنهار إلى الموضع الآخر ، فإذا دخل أوّلاً الموضع الّذى عزم على الإقامة فيه بالنهار لم يصر مقيماً أى حتى يدخل الموضع الّذى نوى المبيت فيه ، وإن دخل أوّلاً الموضع الّذى عزم على الإقامة فيه بالليل صار مقيماً ، ثمّ بالخروج إلى الموضع الآخر لم يصر مسافراً ؛ لأنّ موضع إقامة المرء حيث يبيت فيه...... (طحطاوى مع المراقى: (ص: ۴۲۶)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمى)

شامى : (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق :(۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

قصر کرنا واجب ہے، کیونکہ اس سفر میں آخری مقام رائیونڈ ہے اور رائیونڈ کی مسافت کراچی سے سوا ستتر کلومیٹر سے زیادہ ہے، اس وجہ سے یہ سب مسافر ہیں۔(۱)

تبلیغی کام مختلف مساجد میں

اگر ایک بڑے شہر میں تبلیغی جماعت کی تشکیل ہوئی، اور وہاں چھوٹی چھوٹی بہت ساری مساجد ہیں، اور پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن اس شہر کے اندر رہنے کا ارادہ ہے تو اس شہر میں ایک مسجد سے دوسری مسجد میں جب جائیں گے تو پوری نماز پڑھیں گے قصر نہیں کریں گے، اور اگر پندرہ دن سے کم کا ارادہ ہے تو قصر کریں گے۔(۲)

اور اگر تبلیغی جماعت کی ایسے علاقے کی طرف تشکیل ہوئی کہ اس میں چھوٹے چھوٹے دیہات ہیں، اور ان دیہاتوں کے درمیان کم سے کم آدھے میل کا فاصلہ ہے اور اس پورے علاقے میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت ہے تو اس صورت میں قصر کریں گے پوری نماز نہیں پڑھیں گے۔(۳)

---

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته ...... مسيرة ثلاثة أيام ولياليها ...... بالسير الوسط مع الاستراحات المعتادة ...... صلى الفرض الرباعي ركعتين وجوباً . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

مراقي الفلاح : (ص: ۴۱۹-۴۲۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي .

(۲، ۳) أمّا اتحاد لامكان فالشرط نية مدة الإقامة في مكان واحد ؛ لأنّ الإقامة قرار ، والإنتقال يضادُّه ولا بدّ من الانتقال في مكانين ، وإذا عرف هذا فنقول إذا نوى المسافر الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين ، فإن كان مصراً واحداً ، أو قرية واحدة صار مقيماً ؛ لأنّهما متحدان حكماً ...... وإن كان مصرين نحو مكة و منى ، أو الكوفة والحيرة ، أو قريتين ، أو أحدهما مصر والآخر قرية لايصير مقيماً ؛ لأنهما مكانان متباينان حقيقةً و حكماً . (بدائع الصنائع : (۱/۹۸) كتاب الصلاة ، فصل : وأما بيان ما يصير المسافر به مقيماً ، ط: سعيد)

ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين، فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكة و منى، والكوفة والحيرة لايصير مقيماً، وإن كان أحدهما تبعاً للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيماً. (الهندية: (۱/۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

الدر مع الرد : (۲/۱۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

واضح رہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ یہ شہر اور دیہات اپنے گھر سے مسافت سفر پر ہو۔

تجارت کا سامان رکھنے کے لئے مکان کرایہ پر لیا ہے

اگر کسی تاجر نے تجارت کے سامان کے لیے اپنے وطن سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر مکان کرایہ پر لے کر رکھا ہے، اور اس مقام سے سامان دیہات میں لے جا کر فروخت کرتا ہے، دیہات سے کبھی ہفتہ، کبھی دس دن میں کرایہ کے مکان میں واپس آتا ہے، دو چار روز وہاں قیام کر کے پھر سامان لے کر چلا جاتا ہے اور اس کو فروخت کر کے واپس آجاتا ہے، اسی طرح وہاں کچھ دن گزار کر وطن اصلی کو واپس آجاتا ہے، تو یہ تاجر اگر ایک دفعہ بھی کرایہ کے مکان میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کی نیت سے ٹھہرے گا تو اس صورت میں اس مکان میں اور قرب وجوار کے دیہات میں جہاں مسافت سفر نہ ہو پوری نماز پڑھے گا، اور اگر کرایہ کے مکان میں ایک دفعہ بھی پندرہ دن رہنے کی نیت سے نہیں ٹھہرا تو پھر کرایہ کے مکان اور اس کے آس پاس کے دیہات وغیرہ میں برابر قصر کرے گا اور راستہ میں بھی قصر کرے، پھر جب اپنے وطن کے شہر یا گاؤں میں آجائے تو پوری نماز پڑھے۔(۱)

---

(۱) ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوماً أو أکثر وإن نوی أقلّ من ذٰلک قصر ...... (قوله : ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی ...... الخ) ظاهر أن المراد حتی یدخل قریة أو بلداً فینوی ذٰلک وإلّا فنیة الإقامة بالقریة والبلد متحققة حال سفره إلیها ...... والأحسن فی الضابط لایزال مسافراً حتی یعزم علی الرجوع إلی بلده قبل استکمال مدة السفر ولو فی المفازة ...... أنّه إذا ثبت حکم السفر بالمفارقة ناویاً للسفر، ثمّ بدا له أن یرجع لحاجة أولا، فرجع صار مقیماً فی المفازة حتی أنّه یصلی أربعاً. (فتح القدیر : (۲/ ۹) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

الهندیة : (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

مراقی الفلاح مع الطحطاوی : (ص: ۴۲۵، ۴۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی.

تحفہ کی تقسیم میں برابری کرنا

اگر کسی کے پاس متعدد بیویاں ہیں تو ان کے درمیان کھانا پینا، لباس پوشاک، سکونت شب باشی اور ہدیہ تحفہ میں عدل اور برابری کرنا ضروری ہے۔(۱)

اگر کسی ایک کو دیا اور دوسرے کو نہیں دیا تو یہ ظلم اور ناانصافی ہے، اس کی وجہ سے آخرت میں پکڑ ہوگی۔(۲)

تحفہ لانا

''ہدیہ دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۷۹/۲)

تراویح کی نماز

مسافر سفر میں تراویح کی نماز بھی پڑھیں۔(۳)

---

(۱) يجب أن يعدل، أی لایجوز فيه أی فی القسم بالتسوية فی البيتوتة وفی الملبوس والمأكول والصحبة، (و فی الرد تحته)...... ففی الخانية: (وممّا يجب علی الأزواج للنساء: العدل والتسوية بينهن فيما يملكه...... (الدر مع الرد: (۲۰۱/۳، ۲۰۲) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۳۳۲/۲) كتاب النكاح، فصل: و منها وجوب العدل بين النساء فی حقوقهن، ط: سعيد.

الهندية: (۳۴۰/۱) كتاب النكاح، الباب الحادی عشر فی القسم، ط: رشيديه.

(۲) وعن أبی هريرة عن النبیّ ﷺ قال: إذا كانت عند رجل امرأتان فلم يعدل بينهما جاء يوم القيامة و شقّه ساقط، رواه الترمذی، و أبوداؤد، والنسائی، وابن ماجه، والدارمی. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۷۹) كتاب النكاح، باب القسم، الفصل الثانی، ط: قديمی)

سنن الترمذی: (۲۱۷/۱) أبواب النكاح، باب ماجاء فی التسوية بين الضرائر، ط: قديمی.

سنن ابن ماجه: (ص: ۱۴۱) أبواب النكاح، باب القسمة بين النساء، ط: قديمی.

(۳) فيقصر المسافر الفرض العلمی الرباعی، فلاقصر للثنائی والثلاثی، ولاللوتر فإنّه فرض عملی، ولا فی السنن، فإن كان فی حال نزول و قرار وأمن يأتی بالسنن وإن كان سائراً أو خائفاً فلايأتی بها وهو المختار. (قوله: وهو المختار) وقيل: الأفضل الفعل تقرباً، وقيل الترک ترخصاً، وقيل: كذٰلک إلاّ سنة الفجر، والمغرب. (مراقی مع الطحطاوی: (ص: ۴۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط:قديمی). =

اگر تراویح کے وقت کسی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں تو جماعت سے ادا کریں، اور اگر جماعت نہ ملے تو تنہا پڑھیں، اگر سفر کی وجہ سے قرآن پاک کی ترتیب قائم نہ رہ سکے تو معذوری ہے۔(۱)

تردد کی حالت میں روزہ رکھنا

جو آدمی سفر کی حالت میں کسی جگہ پر پندرہ دن ٹھہرے گا یا نہیں، تردد میں ہے، وہ بدستور مسافر ہے۔ نماز کی قصر کرے گا۔ اسی طرح جب تک قصر کرے گا روزہ کو بھی نہ رکھنا جائز ہوگا۔ البتہ سفر ختم ہونے کے بعد ان روزوں کی قضاء کرنا لازم ہوگا۔(۲)

تسبیح کم پڑھنا

مسافر کے لئے بھی رکوع اور سجدہ کی تسبیح کم از کم تین بار پڑھنا مسنون ہے اس

= الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۳ ـ ۱۳۱) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

الهندية: (۲/ ۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

(۱) فتسن أو تجب ...... على الرجال العقلاء البالغين الأحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج ...... فلاتجب على مريض و مقعد ...... وإرادة سفر ، (قال المحقق تحته :) أي وأقيمت الصلاة ويخشى أن تفوته القافلة بحر ، وأمّا السفر نفسه فليس بعذر . (الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۴،۵۵۵، ۵۵۷) کتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد)

(قوله : ويأتي المسافر بالسنن) أي الرواتب ، ولم يتعرض للقراء ة لذكره لها في فصل القراء ة حيث قال في المتن : ويسنّ في السفر مطلقاً الفاتحة وأي سورة شاء ، وتقدم أنّه فرّق في الهداية بين حالة القرار والفرار ، وتقدم الكلام فيه و قال في التاتارخانية ، ويخفف القراء ة في السفر في الصلوات فقد صح " أنّ رسول اللّه ﷺ قرأ في الفجر في السفر الكافرون والإخلاص"...... (شامي : ۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

(۲) ولو دخل مصراً على عزم أن يخرج غداً أو بعد غدٍ ولم ينو مدة الإقامة حتى بقي على ذٰلک سنين قصر؛ لأن ابن عمر أقام بأذربيجان ستة أشهر ، و كان يقصر ، وعن جماعة من الصحابة رضي اللّٰه عنهم مثل ذٰلک...... (الهداية: مع فتح القدير: (۲/ ۱۰، ۱۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۱ ، ۱۳۲) ، كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

مراقي الفلاح : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي .

سے کم نہیں پڑھنا چاہئے۔(۱)

تشکیل مختلف مساجد میں

''تبلیغی کام مختلف مساجد میں''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۳۵)

تعزیت تین دن بعد کرنا

''مسافر کے لئے تین دن کے بعد تعزیت کی اجازت''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۸۲)

تعزیتی سفر

تعزیتی سفر کرنا جائز ہے، کیونکہ کسی کی مصیبت اور اس کے رنج وغم کے موقع پر مصیبت زدہ کے پاس پہونچ کر غم میں شریک ہونا اور تسلی کے کچھ کلمے کہہ دینا، اس کے لئے صبر وسکون کا بہترین سامان فراہم کرتا ہے، اور تھوڑی دیر وہاں بیٹھے رہنا، اس کے غم اور بے چینی کو ہلکا کر یتا ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے ''کہ جس شخص نے مصیبت وپریشانی کی حالت میں مصیبت زدہ بھائی کو تسلی کے چند جملے کہہ دیئے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ بزرگی اور شرافت کے لباس سے اس کو سرفراز فرمائیں گے''

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ''جس نے مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ مصیبت زدہ کو ملے گا''۔(۲)

(۱) وأمّا التسبيحات فلاينقصها عن الثلاث . (شامي : ۲/۱۳۱) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، قبيل : مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط: سعيد)

(۲) عن عبد اللّه عن النبيّ ﷺ قال : من عزّى مصاباً فله مثل أجره ...... (سنن الترمذي : (۱/۲۰۵) أبواب الجنائز ، باب ماجاء في أجر من عزّى مصاباً ، ط: قديمي)

☐ عن النبيّ ﷺ أنّه قال : ما من مؤمن يعزّي أخاه بمصيبة إلّا كساه اللّه سبحانه من حلل الكرامة يوم القيامة . (سنن ابن ماجه : (ص: ۱۱۵) أبواب ما جاء في الجنائز ، باب ماجاء في ثواب من عزّى مصاباً ، ط:قديمي)

☐ وتستحب التعزية للرجال والنساء اللاتي لا يفتن؛ لقوله عليه الصلاة والسلام: من عزى أخاه بمصيبة، كساه اللّه من حلل الكرامة يوم القيامة، رواه ابن ماجه، وقوله عليه الصلاة والسلام: =

تفریح کے مقام

جس مقام پر انسان بیوی اور بچوں کے ساتھ مقیم ہو، خواہ مستقل ہو خواہ عارضی ہو، وہ اس کا وطن ہو جاتا ہے۔(۱)

= من عزى مصاباً فله مثل أجره ، رواه الترمذى وابن ماجه ، والتعزية أن يقول : أعظم الله أجرك ، وأحسن عزاءك ، وغفر لميتك . (شامى : (۲۴۰/۲) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، قبيل : مطلب فى الثواب على المصيبة ، ط:سعيد)

فتح القدير : (۱۰۲/۲) كتاب الصلاة، باب الجنائز، تتمة : قبيل: باب الشهيد ، ط: رشيديه .

مراقى الفلاح : (ص: ۲۱۸ ، ۲۱۹) كتاب الصلاة ، باب أحكام الجنائز ، فصل : فى حملها و دفنها ، قبيل : فصل فى زيارة القبور ، ط: قديمى .

(۱) (ثمّ) الأوطان ثلاثة، وطن أصلى، وهو: وطن الإنسان فى بلدته أو بلدة أخرىٰ اتخذها داراً و توطّن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها، بل التعيش بها..... فالوطن الأصلى ينتقض بمثله لا غير، وهو أن يتوطّن الإنسان فى بلدة أخرىٰ وينقل الأهل إليها من بلدته، فيخرج الأوّل من أن يكون وطناً أصلياً له..... ثمّ الوطن الأصلى يجوز أن يكون واحداً أو أكثر من ذٰلك، بأن كان له أهل و دار فى بلدتين أو أكثر، ولم يكن من نية أهله الخروج منها، وإن كان هو ينتقل من أهل إلى أهل فى السنة، حتى أنّه لو خرج مسافراً من بلدة فيها أهله ودخل فى أى بلدة من البلاد الّتى فيها أهله ، فيصير مقيماً من غير نية الإقامة، ولاينتقض الوطن الأصلى بوطن الإقامة ولا بوطن السكنىٰ؛ لأنّهما دونه، والشيئ لاينسخ بما هو دونه، وكذا لاينتقض بنية السفر، والخروج من وطنه مسافراً، وكان وطنه بها باقياً حتى يعود مقيماً فيها من غير تجديد النية. (بدائع الصنائع: (۱۰۳/۱ ، ۱۰۴) كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل: وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيماً، مطلب فى: أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۱۳۱/۲ ، ۱۳۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب فى : الوطن الأصلى و وطن الإقامة ، ط: سعيد .

والوطن الأصلى: هو وطن الإنسان فى بلدته أو بلدة أخرىٰ اتخذها داراً و توطّن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها، بل التعيش بها، وهٰذا الوطن يبطل بمثله لاغير، وهو أن يتوطّن فى بلدة أخرىٰ وينقل الأهل إليها، فيخرج الأول من أن يكون وطناً أصلياً، حتى لو دخله مسافرا لا يتمّ. قيّدنا بكونه انتقل عن الأول بأهله ؛ لأنّه لو لم ينتقل بهم ولكنّه استحدث أهلاً فى بلدة أخرىٰ فإنّ الأوّل لم يبطل ويتمّ فيها. وقيّد بقوله: بمثله؛ لأنّه لو باع داره ونقل عياله وخرج يريد أن يتوطّن بلدةً أخرىٰ ثمّ بدا له أن لايتوطّن ماقصده أوّلاً، ويتوطّن بلدة غيرها، فمرّ ببلده الأوّل، فإنّه يصلّى أربعاً؛ لأنّه لم يتوطّن غيره. (البحر الرائق: (۱۳٦/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، [بحث الأوطان]، ط:سعيد)

جب تک وہاں اس کی بیوی بچے مقیم رہیں گے وطن رہے گا، صرف سفر سے وہ وطن باطل نہیں ہوگا، جب تک کہ وہاں سے بیوی بچوں کو لے کر منتقل نہ ہو جائے۔(۱)

مثلاً اگر کوئی شخص گرمی کے زمانہ میں سیر و تفریح کے ٹھنڈے مقام میں بیوی بچوں کے ساتھ قیام کرتا ہے، تو یہ مقام اس آدمی کا وطن ہو جائے گا۔ جب تک اس جگہ سے بیوی بچوں کو لے کر دوسری جگہ منتقل نہیں ہو جائے گا، تب تک وطن رہے گا، اور پوری نماز پڑھے گا۔

تکبیر تشریق اور مسافر

اگر ۹، ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳، ذی الحجہ کی عصر تک کسی مسافر نے مقیم امام کی اقتدا میں نماز ادا کی، تو مقیم امام کی اقتدا کی وجہ سے مسافر پر بھی فرض نماز کے بعد تکبیر تشریق کہنا واجب ہوگا۔(۲)

اور اگر مسافر آدمی اکیلا نماز پڑھے گا تو اس پر تکبیر تشریق کہنا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک واجب نہیں ہے اور صاحبین کے نزدیک واجب ہے اور اس پر فتویٰ ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۱. علی الصفحة: ۱۴۰. ((ثمّ) الأوطان ثلاثة)

(۲) وبالاقتداء یجب علی المرأة والمسافر، والمرأة تخافت بالتکبیر. (الفتاوی الهندیة: (۱/۱۵۲) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، وممّا یتّصل بذٰلک، تکبیرات التشریق، ط: رشیدیه)

البحر الرائق: (۲/۱۶۶) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط:سعید.

الدر مع الرد: (۲/۱۷۹) کتاب الصلاة، باب العیدین، [تکبیرات التشریق]، ط: سعید.

(۳) وأمّا شروطه فإقامة و مصر ومکتوبة...... الخ. (الفتاوی الهندیة: (۱/۱۵۲) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، وممّا یتّصل بذٰلک تکبیرات أیّام التشریق، ط: رشیدیه)

وسنّ بعد فجر عرفة...... بشرط إقامة و مصر...... وشرط الإقامة احترازاً عن المسافر، فلاتکبیر علیه...... الخ. (البحر الرائق: (۲/۱۶۴، ۱۶۵) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید)

فلایجب علی قروی ولا مسافر، ولو صلّی المسافرون فی المصر جماعة علی الأصحّ، بحر عن البدائع، أی: الأصحّ علی قول الإمام. (رد المحتار علی الدر المختار: (۲/۱۷۹) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط:سعید) =

تنہا سفر نہ کرے

''سفر تنہا نہ کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/ ۲۷۰)

تہجد پڑھنا

اگر سفر میں وقت اور فرصت ہے تو تہجد پڑھ سکتا ہے، ثواب ملے گا۔(۱)

= (وقالا: بوجوبه فور كلّ فرض مطلقاً) ولو منفرداً أو مسافراً أو امرأة؛ لأنّه تبع للمكتوبة...... (وعليه الاعتماد) والعمل والفتوى في عامّة الأمصار وكافّة الأعصار. قال ابن عابدين الشامي رحمه اللّٰه: (قوله: لأنّه تبع للمكتوبة) فيجب على كل من تجب عليه الصلاة المكتوبة، بحر. (قوله: وعليه الاعتماد...... الخ) هٰذا بناء على أنّه إذا اختلف الإمام وصاحباه فالعبرة لقوة الدليل، وهو الأصحّ، كما في آخر الحاوي القدسي. أو على أنّ قولهما في كلّ مسألة مروي عنه أيضاً وإلّا فكيف يفتي بقول غير صاحب المذهب. وبه اندفع ما في الفتح من ترجيح قوله هنا، وردّ فتوى المشايخ بقولهما، بحر. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۷۹، ۱۸۰) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

وأمّا عندهما فهو واجب على كل من يصلي المكتوبة؛ لأنّه تبع لها، فيجب على المسافر والمرأة والقروي. و قال في السراج الوهّاج والجوهرة: والفتوى على قولهما في هٰذا أيضًا، فالحاصل أنّ الفتوىٰ على قولهما في آخر وقته و فيمن يجب عليه. (البحر الرائق: (۲/ ۱٦٦) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

(۱) '' ......بل السنة القصر و ترك التنفّل، ومراده النافلة الراتبة مع الفرائض كسنة الظهر والعصر، ونحوهما من المكتوبات، وأمّا النوافل المطلقة فقد كان ابن عمر يفعلها في السفر، وروى هو عن النبيّ ﷺ أنّه كان يفعلها، كما ثبت في مواضع من الصحيحين عنه، وقد اتّفق العلماء على استحباب النوافل المطلقة في السفر...... وأمّا النافلة فهي إلى خيرة المكلّف، فالرفق به أن تكون مشروعة، ويتخير إن شاء فعلها و حصل ثوابها وإن شاء تركها ولا شيئ عليه.'' (شرح النووي على صحيح مسلم: (۱/ ۲۴۲) كتاب صلاة المسافرين و قصرها، ط: قديمي)

(ويأتي) المسافر (بالسنن) إن كان (في حال أمن و قرار، وإلّا) بأن كان في خوف و فرار (لا) يأتي بها، هو المختار؛ لأنّه ترك لعذر. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

......وقد صحّ في كتب الأحاديث الصحاح عن جماعة من الصحابة ترك السنن في السفر، وقالوا: لو صلّينا السنّة لأكملنا الفريضة. (الفتاوى البزازية على هامش الفتاوى الهندية: (۴/ ۷۳) كتاب الصلاة، [الفصل] الثاني والعشرون في: السفر، نوع آخر، ط: رشيديه)

تیاری میں مدد دینا

حج اور جہاد بڑی عظیم عبادتیں ہیں، لیکن اگر کوئی شخص طاقت اور استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے یہ عظیم عبادتیں خود انجام نہ دے سکے، اس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے ان عبادتوں کے ثواب میں حصہ دار بننے کا بہترین راستہ پیدا فرمایا ہے، وہ یہ کہ جو شخص کسی مجاہد کی تیاری میں مدد دے یا کسی حاجی کے حج کے سفر کی تیاری میں مدد کرے، اللہ تعالیٰ اس کو بھی جہاد اور حج کے ثواب میں حصہ دار بنا دیتے ہیں۔(۱)

تیمّم بار بار کرنا ایک ڈھیلہ پر

مٹی کے ڈھیلہ پر بار بار تیمّم کرنا درست ہے، اور اس پر نجاست حکمی کا اثر

---

(۱) (أنّ رسول الله ﷺ قال: من جهّز غازيًا)، أى: هيّأ أسباب سفره، (فى سبيل الله)، أى: فى الجهاد (فقد غزا)، أى: حكماً، وحصل له ثواب الغزاة. (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: (۳۶۲/۷) كتاب الجهاد، الفصل الأوّل،] رقم الحديث: ۳۷۹۷]، رواية زيد بن خالد رضى الله عنه، وفيه أيضاً: (عن أبى أمامه رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: أفضل الصدقات ظلّ فسطاط فى سبيل الله): وهو أعمّ من أن يعطى للغازى أو الحاجّ و نحوهما، أو عارية، أو استظلالاً على وجه المشاركة. (۳۸۹/۷) الفصل الثانى، [رقم الحديث: ۳۸۲۷]، (قال رسول الله ﷺ: للغازى أجره): أى ثوابه الكامل المختصّ به، (وللجاعل): أى للمعين للغازى ببذل جعل له، أو بتجهيز أسبابه ومايحتاج إليه، (أجره): أى أجر نفقته، (وأجر الغازى): أى الذى يغزو بسبب أجرته. (مرقاة المفاتيح: (۴۰۳/۷)، كتاب الجهاد، الفصل الثانى، [رقم الحديث: ۳۸۴۲]، ط: حقانيه ملتان)

قوله ﷺ: من جهّز غازياً فقد غزا ......أى حصل له أجر بسبب الغزو، وهٰذا الأجر يحصل بكلّ جهاد، وسواء قليله و كثيره ولكلّ خالف له فى أهله بخير من قضاء حاجة لهم وإنفاق عليهم أو ذبّ عنهم أو مساعدتهم فى أمرهم. وقد يختلف قدر الثواب بقلّة ذٰلك و كثرته، وفى هٰذا الحديث الحث على الإحسان إلى من فعل مصلحة للمسلمين أو قام بأمر مهماتهم. (شرح النووى على صحيح مسلم: (۱۳۷/۲، ۱۳۸) كتاب الجهاد والإمارة، باب فضل إعانة الغازى فى سبيل الله بمركوب و غيره ......، ط: قديمى)

نہیں ہوتا۔(۱)

تیمّم جنابت کب ٹوٹے گا

اگر جنبی (ناپاک آدمی) نے شرعی عذر کی بنا پر تیمّم کیا تو اس عذر کے ختم ہونے پر وہ تیمّم بھی ختم ہو جائے گا، مثلاً پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کیا تھا، اگر پانی مل گیا اور استعمال پر قدرت بھی ہوگئی تو جنابت کا تیمّم ٹوٹ جائے گا، یا اگر مرض کی وجہ سے تیمّم کیا تھا تو جس وقت وہ مرض زائل ہو جائے گا، تیمّم ٹوٹ جائے گا، یا اگر کوئی کام غسل واجب کرنے والا پایا جائے گا تو تیمّم ٹوٹ جائے گا۔(۲)

اور وضو کو توڑنے والی چیزوں سے جنابت کا تیمّم نہیں ٹوٹے گا، مثلاً کسی نے بیماری کی وجہ سے یا پانی نہ ملنے کی وجہ سے جنابت کا تیمّم کیا، پھر وضو کو توڑنے والی کوئی چیز پیش آئی مثلاً ریح خارج ہوئی یا خون نکلا یا پیشاب کیا وغیرہ تو اس سے جنابت کا تیمّم نہیں ٹوٹے گا لیکن وضو والا تیمّم ٹوٹ جائے گا۔(۳)

---

(۱) وإذا تيمم مراراً من موضع واحد جاز ، كذا في التاتارخانية : (الفتاوى الهندية : (۱/۳۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط: رشيديه)

ولو تيمم اثنان من مكان واحد جاز ؛ لأنّه لم يصر مستعملاً ؛ لأنّ التيمم إنّما يتأدّى بما التزق بيده لا بما فضل كالماء الفاضل في الإناء بعد وضوء الأوّل . (البحر الرائق : (۱/۱۴۷) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱/۵۳) كتاب الطهارة، [التيمم]، فصل في شرائط ركن التيمم، ط: سعيد.

الدر مع الرد : (۱/۲۵۴) ، كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد .

(۲، ۳) (وناقضه ناقض الأصل) ولو غسلاً ، فلو تيمم للجنابة ثمّ أحدث صار محدثاً لاجنبا ...... الخ. قال ابن عابدين الشامي تحته : ...... حاصله أنّه وإن نقض التيمم الوضوء كلّ ما نقض الغسل، لكن لاينقض تيممَ الغسل كل مانقض الوضوء ؛ لأنّه إذا تيمّم عن جنابة ثمّ بال مثلاً فهٰذا ناقض للوضوء ، لاينتقض به تيمم الغسل بل تنتقض طهارة الوضوء الّتي ضمنه ، فثبت له أحكام الحدث لا أحكام الجنابة ، فقد وجد ناقض الوضوء ،ولم ينتقض تيمّم الجنابة ...... (قوله : فلو تيمّم ...... الخ) ولو تيمم عن جنابه انتقض بناقض أصله وهو الغسل ، ومفهومه أنّه لاينتقض بغير ناقض أصله ...... الخ (الدر مع الرد : (۱/۲۵۴ ، ۲۵۵) كتاب الطهارة باب التيمم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱/۱۵۲) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعيد .

مراقي الفلاح : (ص: ۱۲۶) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: قديمي .

تیمّم غسل کی نیت سے کرنا

''غسل کی نیت سے تیمّم کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۴۱۱)

تیمّم کا حکم کب نازل ہوا؟

سن ۵ھ ہجری میں تیمّم کا حکم نازل ہوا۔(۱)

جہاد کے ایک سفر کے دوران جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام مدینہ طیبہ واپس آرہے تھے، ایک ایسے مقام پر ٹھہرنا پڑا جہاں پانی دستیاب نہیں تھا جب نماز کا وقت آیا لوگوں نے وضو کے بغیر نماز پڑھ لی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، تب تیمّم کی یہ آیت نازل ہوئی (فلم تجدوا ماء...... الخ، سورۃ نساء)(۲)

---

(۱) عن عبد الرحمٰن بن القاسم عن أبیه عن عائشة۔ زوج النبی۔ ﷺ قالت: خرجنا مع رسول اللّٰه ﷺ فی بعض أسفاره حتی إذا کنّا بالبیداء أو بذات الجیش انقطع عقدٌ لی فأقام رسول اللّٰه ﷺ علی التماسه و أقام الناس معه ولیسوا علی ماء، فأتی النّاس إلی أبی بکرن الصدیق فقالوا: ألا تری ماصنعت عائشة؟ أقامت برسول اللّٰه ﷺ والناس، ولیسوا علی ماء ولیس معهم ماء...... فقام رسول اللّٰه ﷺ حین أصبح علی غیر ماء فأنزل اللّٰه۔ عزّ وجلّ۔ اٰیة التیمم، فتیمّموا، فقال أسید بن الحضیر: ما هی بأوّل برکتکم یا آل أبی بکر، قالت: فبعثنا البعیر الّذی کنت علیه فأصبنا العقد تحته. (صحیح البخاری: (۱/۴۸) کتاب التیمم، و قول اللّٰه عزّ وجلّ فلم تجدوا ماء......، ط: قدیمی)

☐ قوله: فی بعض أسفاره: أی فی غزوة بنی المصطلق، وهی غزوة المریسیع الّتی کان فیها قصة الإفک. ۱۲ فتح الباری. (حاشیة صحیح البخاری: (۱/۴۸) [رقم الحاشیة: ۱])

☐ ثمّ غزا بنی المصطلق من خزاعة فی شعبان سنة ست ...... وقال موسی بن عقبة سنة أربع قیل: سنة أربع سبق قلم من الکاتب فی نسخ البخاری والّذی فی مغازی موسی بن عقبة من عدة طرق أخرجها الحاکم و أبو سعید النیسابوری و البیهقی فی الدلائل و غیرهم سنة خمس، ولفظه عن موسی بن عقبة عن ابن شهاب ثمّ قاتل رسول اللّٰه بنی المصطلق وبنی لحیان فی شعبان سنة خمس. (عمدة القاری شرح الصحیح للبخاری: (۱۷/۲۰۱)، کتاب المغازی، باب غزوة بنی المصطلق من خزاعة، وهی غزوة المریسیع، ط: ادارة المطبعة المنیریة، بیروت)

☐ فتح الباری شرح الصحیح للبخاری: (۷/۴۳۰)، کتاب المغازی، باب غزوة بنی المصطلق من خزاعة وهی غزوة المریسیع، ط: المکتبة السلفیة.

(۲) یٰأیّها الّذین اٰمنوا لا تقربوا الصّلوٰة وأنتم سکاریٰ ...... فلم تجدوا ماءً ا فتیمّموا صعیداً طیّبًا...... الأیة. [النساء: ۴۳] =

تیمّم کا معنی

''تیمّم'' کے لغوی معنی قصد کرنا، اور شریعت کی زبان میں اس لفظ کا مطلب یہ ہے کہ پاکی حاصل کرنے کی نیت سے پاک مٹی یا پاک مٹی کے قائم مقام کسی چیز کا قصد کرنا اور اس پاک مٹی کو چہرہ اور ہاتھوں پر لگانا۔(۱)

اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی وغیرہ پر مارتے ہیں پھر

= عن هشام عن أبيه عن عائشة أنّها استعارت من أسماء قلادة، فهلكت فبعث رسول الله ﷺ رجالاً في طلبها، فوجدوها وأدركتهم الصلاة، وليس معهم ماء، فصلوا بغير وضوء فشكوا ذٰلك إلى رسول الله ﷺ، فأنزل الله آية التيمم، فقال أسيد بن الحضير لعائشة: جزاك الله خيراً، فوالله مانزل بك أمر تكرهينه إلّا جعل الله لك وللمسلمين فيه خيراً. (جامع البيان في تفسير القرآن، تأليف الإمام الكبير المحدّث الشهير أبي جعفر محمد بن جرير الطبري: [المتوفّى سنة ٣١٠هـ] (ص: ٦٩) المجلد الرابع، الجزء الخامس، [النساء: ٤٣]، ط: دار المعرفة، بيروت، لبنان)

جامع أسباب النزول للسيوطي: (ص: ١٠٠، ١٠١) سورة النساء، رقم الآية: ٤٣، ط: قديمي.

بدائع الصنائع: (١/٤٤)، كتاب الطهارة، فصل: وأمّا التيمم، ط: سعيد.

(١) فالتيمم في اللغة: القصد، يقال: تيمم و يمم، إذا قصد. ومنه قول الشاعر:

وما أدري إذا يمّمت أرضا أريد الخير أيهما يليني

أألخير الّذي أن أبتغيه أم الشرّ الّذي هو يبتغيني

قول: يمّمت: أي قصدت. و في عرف الشرع: عبارة عن استعمال الصعيد في عضوين مخصوصين على قصد التطهير بشرائط مخصوصة. (بدائع الصنائع: (١/٤٥) كتاب الطهارة، [بحث التيمم]، فصل: وأمّا التيمم ...... وأمّا بيان معناه، ط: سعيد)

التيمم لغةً: مطلق القصد، بخلاف الحجّ، فإنّه القصد إلى معظم، وشواهدهما كثيرة، واصطلاحاً على ما في شروح الهداية: القصد إلى الصعيد الطاهر للتطهير، وعلى ما في البدائع وغيره، استعمال الصعيد في عضوين مخصوصين على قصد التطهير بشرائط مخصوصة، وزيف الأول، بأنّ المقصد شرط لا ركن، والثاني لايشترط استعمال جزء من الأرض حتى يجوز بالحجر الأملس. فالحقّ: أنهّ اسم: لمسح الوجه واليدين على الصعيد الطاهر. والقصد شرط؛ لأنّه النية. (البحر الرائق: (١/١٣٨) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

هو من خصائص هٰذه الأمة، وهو لغةً: القصد مطلقاً. والحجّ لغةً: القصد إلى معظم. وشرعاً: مسح الوجه و اليدين عن صعيد مطهر، والقصد شرط؛ لأنّه النية. (مراقي الفلاح المطبوع مع حاشيته للعلامة الطحطاوي: (ص: ١١١) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: قديمي)

دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر جھاڑتے ہیں، اس کے بعد ان ہاتھوں کو پورے چہرے پر اور کہنیوں تک دونوں ہاتھوں پر ملتے ہیں۔(۱)

تیمّم کر کے نماز شروع کی، نماز ختم ہونے سے پہلے پانی مل گیا

اگر کسی آدمی نے پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی، اور ابھی نماز ختم نہیں ہوئی تھی پانی مل گیا تو تیمّم فاسد ہو گیا، وضو کر کے اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) صفحہ نمبر: ۱۴۸، کا حاشیۃ نمبر: ۲، (وأمّا كيفية التيمّم) ملاحظہ ہو۔

(۲) وإن وجد الماء في الصلاة، فإن وجده قبل أن يقعد قدر التشهد الأخير انتقض تيمّمه و توضأ واستقبل الصلاة عندنا......؛ لأنّ المتيمّم لايصير محدثاً برؤية الماء عندنا، بل الحدث السابق على الشروع في الصلاة، إلّا أنّه لم يظهر أثره في حقّ الصلاة المؤداة للضرورة، ولاضرورة في الصلاة الّتي لم تؤدّ فظهر أثر الحدث السابق...... وإن وجده بعد ما قعد قدر التشهد الأخير أوبعد ما سلم وعليه سجدتا السهو وعاد إلى السجود فسدت صلاته عند أبي حنيفة، ويلزمه الاستقبال، وعند أبي يوسف و محمّد يبطل تيمّمه وصلاته تامّة. وهٰذه من المسائل المعروفة بالاثنى عشرية...... وبيان ذٰلك: أنّ المتيمّم إذا وجد الماء صار محدثاً بالحدث السابق في حقّ الصلاة الّتي لم تؤدّ؛ لأنّه وجد منه الحدث ولم يوجد منه مايزيله حقيقة؛ لأنّ التراب ليس بطهور حقيقةً إلاّ أنّه لم يظهر حكم الحدث في حق الصلاة المؤداة للحرج، كيلا تجتمع عليه الصلوات، فيحرج في قضائها فسقط اعتبار الحدث السابق دفعاً للحرج، ولا حرج في الصلاة الّتي لم تؤدّ، وهٰذه الصلاة غير مؤداة، فإنّ تحريمة الصلاة باقية بلاخلاف، وكذا الركن الأخير باق؛ لأنّه وإن طال فهو في حكم الركن، كالقراءة إذا طالت، فظهر فيها حكم الحدث السابق، فتبيّن أن الشروع فيها لم يصحّ، كما لو اعترض هٰذا المعنى في وسط الصلاة.
(بدائع الصنائع: (۱/۵۷ ـ ۵۹) كتاب الطهارة، [التيمم]، فصل: وأمّا بيان ما ينقض التيمّم، ط: سعيد)

ثمّ اعلم أنّ المتيمّم إذا رأى مع رجل ماء كافياً، فلايخلو إمّا أن يكون في الصلاة أو خارجها، وفي كل منها إمّا أن يغلب على ظنّه الإعطاء أو عدمه أو يشكّ، وفي كل منها إمّا إن سأله أو لا، وفي كل منها إمّا إن أعطاه أو لا، فهي أربعة و عشرون. فإن كان في الصلاة و غلب على ظنّه الإعطاء قطع وطلب الماء، فإن أعطاه توضأ وإلّا فتيمّمه باق، فلو أتمّها ثم سأله، فإن أعطاه استأنف وإن أبى تمّت، وكذا إذا أبى ثمّ أعطى، وإن غلب على ظنّه عدم الإعطاء أو شكّ، لايقطع صلاته، فإن قطع وسأل، فإن أعطاه توضّأ وإلّا فتيمّمه باق، وإن أتمّ ثمّ سأل، فإن أعطاه، بطلت، وإن أبى تمّت. (البحر الرائق: (۱/۱۵۴)، كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد) =

اور اگر نماز ختم ہونے کے بعد پانی ملا ہے تو وہ نماز ہوگئی، اب اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

تیمّم کرنے کا طریقہ

پاک ہونے کی نیت کر کے دونوں ہاتھ پاک مٹی پر پھیر کر ان کو جھاڑ لے اور اچھی طرح چہرہ پر مل لے کہ ایک بال کے برابر جگہ بھی خالی نہ رہے، پھر دوبارہ مٹی پر دونوں ہاتھوں کو مار کر جھاڑ لے اور دونوں ہاتھوں پر، کہنیوں تک مل لے۔(۲)

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۲. علی الصفحة: ۱۴۷. (وإن وجد الماء فی الصلاة)

= وفیہ أیضاً: أن المتیمّم إذا سبقه حدث فی خلال صلاته فانصرف ثمّ وجد ماء یتوضّأ ویبنی، والفرق بینه و بین المتیمّم الّذی وجد الماء فی خلال صلاته حیث یستأنف؛ أنّ التیمّم ینتقض بصفة الاستناد إلی وجود الحدث عند إصابة الماء؛ لأنّه یصیر محدثا بالحدث السابق؛ لأنّ الإصابة لیست بحدث، وفی هٰذه الصلاة لم ینتقض التیمّم عند إصابة الماء بصفة الاستناد لانتقاضه بالحدث الطارئ علی التیمّم. (البحر الرائق: (۱/۱۵۸) کتاب الطهارة، باب التیمّم، ط: سعید)

(۲) وأمّا کیفیة التیمّم، فذکر أبویوسف فی الأمالی، قال: سألت أبا حنیفة عن التیمّم، فقال: التیمّم ضربتان: ضربة للوجه و ضربة للیدین إلی المرفقین، فقلت له: کیف هو؟ فضرب بیدیه علی الأرض، فأقبل بها وأدبر، ثمّ نفضهما، ثمّ مسح بهما وجهه، ثمّ أعاد کفّیه علی الصعید ثانیاً، فأقبل بهما و أدبر، ثمّ نفضهما، ثمّ مسح بذٰلک ظاهر الذراعین و باطنهما إلی المرفقین. و قال بعض مشایخنا: ینبغی أن یمسح بباطن أربع أصابع یده الیسریٰ ظاهر یده الیمنی من رؤوس الأصابع إلی المرفق، ثمّ یمسح بکفّه الیسریٰ دون الأصابع باطن یده الیمنیٰ من المرفق إلی الرسغ، ثمّ یمرّ بباطن إبهامه الیسریٰ علی ظاهر إبهامه الیمنیٰ، ثمّ یفعل بالید الیسریٰ کذٰلک. و قال بعضهم: یمسح بالضربة الثانیة بباطن کفّه الیسریٰ مع الأصابع ظاهر یده الیمنیٰ إلی المرفق، ثمّ یمسح به أیضاً باطن یده الیمنیٰ إلی أصل الإبهام، ثمّ یفعل بیده الیسریٰ کذٰلک، ولایتکلّف. والأوّل أقرب إلی الاحتیاط؛ لما فیه من الاحتراز عن استعمال التراب المستعمل بالقدر الممکن؛ لأنّ التراب الّذی علی الید یصیر مستعملاً بالمسح، حتی لایتأدّی فرض الوجه والیدین بمسحة واحدة بضربة واحدة. ثمّ ذکر فی ظاهر الروایة: أنّه ینفضهما نفضةً. وروی عن أبی یوسف: أنّه ینفضهما نفضتین. وقیل: إنّ هٰذا لایوجب اختلافاً؛ لأنّ المقصود من النفض تناثر التراب، صیانةً عن التلوّث الّذی یشبه المثلة؛ إذ التعبّد ورد بمسح کف مسّه التراب علی العضوین، لاتلویثهما به، فلذٰلک ینفضهما. وهٰذا الغرض قد یحصل بالنفض مرّةً، وقد لایحصل إلّا بالنفض مرّتین علی قدر مایلتصق بالیدین من التراب، فإن حصل المقصود بنفضة واحدة اکتفی بها، وإن لم یحصل نفض نفضتین. =

تیمّم میں ڈاڑھی کا خلال کرنا سنت ہے۔(۱)

تیمّم کی شرائط

تیمّم صحیح ہونے کے لیے چند شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱۔مسلمان ہونا ۲۔طہارت حاصل کرنے کی قابلیت ہونا ۳۔عذر ہونا یعنی پانی کے استعمال پر قادر نہ ہونا، خواہ پانی میسر نہ ہو یا مرض کی وجہ سے استعمال کرنے پر قادر نہ ہونا ۴۔زمین کی جنس سے تیمّم کرنا ۵۔استیعاب یعنی دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر جھاڑنے کے بعد چہرے پر اور کہنیوں تک ہاتھوں پر مسح کرے، یعنی ہر جگہ ہاتھ پھیرے کوئی جگہ خالی نہ رہ جائے ۶۔نیت کرنا، یعنی دل سے ارادہ کرنا کہ تیمّم کرتا ہوں۔

ان شرطون میں سے اگر کوئی بھی ایک شرط موجود نہیں ہوگی تو تیمّم کرنا جائز نہیں ہو گا، مثلاً پانچ شرطیں موجود ہیں، مگر ایک شرط نہیں پائی جاتی تو تیمّم صحیح نہیں ہوگا۔اسی طرح

= (بدائع الصنائع: (۱/۴٦) كتاب الطهارة، [التيمم]، فصل، وأمّا كيفية التيمّم، ط: سعيد)

رد المحتار على الدر المختار: (۱/۲۳۰) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد.

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۵۳) كتاب الطهارة، باب التيمّم، فصل في صورة التيمّم، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۱/۷۸) كتاب الطهارة باب التيمّم، ط: مكتبه غوثيه كراچى.

الفتاوى الهندية: (۱/۳۰) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمّم، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيديه.

(۱) وفي الفيض: ويخلّل لحيته وأصابعه ...... فبقي تخليل اللحية من السنن. (رد المحتار على الدر المختار: (۱/۲۳۲) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

ويخلل الأصابع ويمسح جميع بشرة الوجه. قال الطحطاوي في شرحه: وعن أبي يوسف: يمسح وجهه من غير تخليل اللحية، كذا في البناية. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (۱/۷٦) كتاب الطهارة، باب التيمّم، بحث شروط صحّة التيمّم، الشرط الرابع: استيعاب المحلّ، ط: مكتبه غوثيه كراچى)

اگر ایک موجود ہے، پانچ نہیں تو بھی تیمّم صحیح نہیں ہوگا۔(۱)

ہر عاقل و بالغ مسلمان خواہ مسافر ہو یا مقیم، خواہ شہر کی آبادی میں ہو یا شہر کی آبادی سے باہر، گاؤں میں ہو یا خالی میدان میں، ان شرائط کی موجودگی میں تیمّم کر سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) وشرطه ستّة: النية، والمسح، وكونه بثلاث أصابع فأكثر، والصعيد، وكونه مطهرا، و فقد الماء ...... و زاد ابن وهبان في الشروط: الإسلام ...... قال الشامي رحمه الله: وشرطه تسعة: وهي الستة الّتي في بيت الشارح، وكون المسح بأكثر اليد، وزوال ما ينافيه، وطلب الماء لو ظنّ قربه. (الدر مع الرد: (۱/۲۳۰ ـ ۲۳۲) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

☜ يصحّ بشروط ثمانية: الأول: النية ...... وشروط صحّة النية ثلاثة: الإسلام، والتمييز، والعلم بما ينويه ...... الثاني: العذر المبيح للتيمّم: كبعده ميلاً عن ماءٍ، ولو في المصر، وحصول مرض، و برد، يخاف منه التلف أو المرض ...... الثالث: أن يكون التيمّم بطاهر من جنس الأرض، كالتراب والحجر والرمل، ...... الرابع: استيعاب المحلّ بالمسح ...... الخامس: أن يمسح بجميع اليد، أو بأكثرها ...... السادس: أن يكون بضربتين، بباطن الكفين ...... السابع: انقطاع ماينافيه: من حيض، أو نفاس، أو حدث. الثامن: زوال من يمنع المسح، كشمع، و شحم. (نور الإيضاح مع مراقي الفلاح، المطبوع مع حاشية الإمام أحمد الطحطاوي: (۱/۱۶۶ ـ ۱۷۷) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: مكتبه غوثيه كراچى)

☜ بدائع الصنائع: (۱/۴۶ وما بعد) كتاب الطهارة، [التيمّم]، فصل: وأمّا شرائط الركن فأنواع ...... ط: سعيد.

(۲) الثاني: العذر المبيح للتيمّم: كبعده ميلاً عن ماءٍ، ولو في المصر ...... الخ. (مراقي الفلاح مع شرحه للعلامة أحمد الطحطاوي: (۱/۱۶۹) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: مكتبه غوثيه كراچى)

☜ (والجنب الصحيح في المصر إذا خاف إن اغتسل أن يقتله البرد أو يمرضه يتيمّم عند أبي حنيفة رحمه الله ...... وإن كان خارج المصر يتيمّم بالاتفاق، وإن خرج مسافراً أو محتطباً) أى غير مريد للسفر (أو خرج من قرية إلى قرية) أخرىٰ (يجوز له التيمّم ...... الخ). (غنية المستملي شرح منية المصلي، المعروف بـ"حلبي كبير"، (ص: ۶۶، ۶۷) فصل في التيمّم، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

☜ إن خاف الجنب أو المحدث إن اغتسل أو توضأ أن يقتله البرد أو يمرضه تيمّم سواء كان خارج المصر أو فيه ...... الخ. (البحر الرائق: (۱/۱۴۱)، كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

☜ "......أجزأه التيمّم سواء كان في المفازة أو في المصر ...... ولأبي حنيفة ما روى عن رسول الله ﷺ أنه بعث سرية وأمر عليهم عمرو بن العاص ...... فقال لهم رسول الله ﷺ: ألاترون صاحبكم، كيف نظر لنفسه ولكم، ولم يأمره بالإعادة ولم يستفسره أنّه كان في مفازة أو مصر، ولأنّه علّل فعله بعلّة عامة وهي خوف الهلاك ورسول الله ﷺ استصوب ذٰلک منه. والحكم يتعمّم بعموم العلة...... الخ. (بدائع الصنائع: (۱/۴۸) كتاب الطهارة، [التيمّم]، فصل: وأمّا شرائط الركن، ط: سعيد)

تیمّم کے لیے کتنا بڑا ڈھیلا ہونا چاہئے

''ڈھیلا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۱۸/۱)

تیمّم میں استعمال شدہ ڈھیلے سے استنجا کرنا

جس ڈھیلے سے تیمّم کیا ہو اس کو استنجا میں استعمال کرنا جائز تو ہے مگر اچھا نہیں، فقہاء کرام نے ناپاک جگہ پر وضوکرنے کو ادب کے خلاف کہا ہے، اور وجہ یہی لکھی ہے کہ وضو کا پانی احترام کے قابل ہے، تو ایسے ہی تیمّم کا ڈھیلہ بھی قابل احترام ہے۔ (۱)

تیمّم میں دو ضربیں کیوں ہیں؟

تیمّم وضو کے چار اعضاء میں سے صرف دو اعضاء کے لیے مشروع ہے، یعنی محض چہرے اور ہاتھوں کا تیمّم ہوتا ہے باقی اعضاء کا نہیں ہوتا، کیونکہ تیمّم کی اجازت سہولت کے پیش نظر ہے، اس لیے تیمّم میں وضو کا کچھ حصہ کافی خیال کیا گیا ہے۔ (۲)

---

(۱) و مکروهه ...... التوضّؤ ...... فی موضع نجس ؛ لأنّ لماء الوضوء حرمة . (الدر مع الرد : (۱/ ۱۳۱ ـ ۱۳۳) کتاب الطهارة ، مبحث : مکروهات الوضوء ، ط: سعید)

□ و کره تحریماً [أی الاستنجاء]...... وأمّا الشیئ المحترم فلما ثبت فی الصحیحین من النهی عن إضاعة المال. (الدر مع الرد: (۳۳۹/۲) کتاب الطهارة، فصل فی الاستنجاء قبل کتاب الصلاة، ط: سعید)

□ قال فی شرح النقایة: وقد ضبط بعض العلماء ضبطاً جیداً. فقالوا: یجوز الاستنجاء بکلّ جامد، طاهر، منقّ، قلاع للأثر، غیر مؤذ، لیس بذی حرمة ولا شرف، ولایتعلق به حق للغیر. (فتح الملهم للشیخ العثمانی رحمه اللّٰه: (۲/ ۱۷)، کتاب الطهارة، باب الاستطابة، ط: مکتبه دار العلوم کراچی)

□ (و) یسن (أن یستنجی بحجر منقٍ) بأن لایکون خشناً کالآجر ، و لاأملس کالعقیق ؛ لأن الإنقاء هو المقصود ولایکون إلاّ بالمنقی (ونحوه) من کلّ طاهر مزیلٍ بلاضرر ولیس متقوّماً ولامحترماً . (مراقی الفلاح مع حاشیة العلامة الطحطاوی : (۱/ ۶۲) کتاب الطهارة ، فصل فی الاستنجاء ، ط: مکتبه غوثیه کراچی)

(۲) لماذا شرع التیممّ فی عضوین من أعضاء الوضوء ، وهما الوجه والیدان دون باقی الأعضاء ؟ الجواب : إن الغرض من التیمّم إنّما هو التخفیف فیکفی فیه أن یأتی ببعض صورة الوضوء علی أن العضوین الّذین یجب غسلهما دائما فی الوضوء : هما الوجه والیدان : أمّا الرأس فإنّه یجب مسحها فی جمیع الأحوال. وأمّا الرجلان فتارةً یغسلان، وتارةً یمسحان، وذٰلک فیما إذا کانا =

مزید یہ کہ یہ دونوں اعضاء وہی ہیں جن کا وضو میں دھونا ہمیشہ فرض ہوتا ہے، یعنی چہرہ اور دونوں ہاتھ، اور سر کا تو بہر حال مسح ہوتا ہے دھونا نہیں ہوتا، اور دونوں پاؤں بھی دھوئے جاتے ہیں اور کبھی جب چمڑے کے موزے پہن رکھے ہوں، مسح کرلیا جاتا ہے ۔لہٰذا اللہ تعالیٰ نے صرف ان دو اعضاء کا مسح تیمّم میں فرض فرمایا جن کو دھونا ہمیشہ فرض ہوتا ہے، اور ظاہر ہے کہ اس میں سہولت ہوگئی۔(۱)

تیمّم، وضو، غسل کا قائم مقام ہے

پانی دستیاب نہ ہونے، یا دستیاب ہونے کی صورت میں استعمال پر قدرت نہ ہونے، یا پانی کے استعمال سے معذور ہونے یا بیماری میں اضافہ ہونے کی صورت میں تیمّم

= لابسا للخف فالله سبحانه و تعالىٰ أوجب التيمّم في العضوين اللّذين يجب غسلهما دائماً، ولايخفى ما في ذٰلك من التخفيف. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/ ۱۵۰)، قبل " أقسام التيمّم " ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

قال الشيخ ولي الله الدهلوي ـ قدّس الله روحه " لما دان من سنة الله من شرائعه أن يسهل عليهم كل ما لايستطيعونه، وكان أحق أنواع التيسير أن يسقط ما فيه حرج إلى بدل لتطمئنّ نفوسهم، ولا تختلف الخواطر عليهم بإهمال ما التزموه غاية الالتزام مرة واحدة، ولايألفوا ترك الطهارات أسقط الوضوء والغسل في المرض والسفر إلى التيمّم، ولما كان كذالك، كذٰلك نزل القضى في الملأ الأعلىٰ بإقامة التيمّم مقام الوضوء والغسل، وحصل له وجود تشبيهي أنّه طهارة من الطهارات......
أقول: إنّما خصّ الأرض؛ لأنّها لاتكاد تفقد، فهي أحق ما يرفع به الحرج، ولأنّها طهور في بعض الأشياء كالخفّ والسيف بدلاً عن الغسل بالماء، ولأنّ فيه تذللاً بمنزلة تعفير الوجه في التراب، وهو يناسب طلب العفو. وإنّما لم يفرّق بين بدل الغسل و الوضوء ولم يشرع التمرغ؛ لأنّ من حق مالايعقل معناه بادي الرأي أن يجعل كالمؤثر بالخاصية دون المقدار، فإنّه هو الّذي اطمأنّت نفوسهم به في هٰذا الباب، ولأنّ التمرّغ فيه بعض الحرج فلايصلح رافعاً للحرج بالكلية...... وإنّما لم يؤمر بمسح الرجل بالتراب؛ لأنّ الرجل محلّ الأوساخ، وإنّما يؤمر بما ليس حاصلاً ليحصل به التّنبّه. (فتح الملهم: (۳/ ۲۳۵، ۲۳۸) كتاب الطهارة، باب التيمّم، [رقم الحديث: ۸۲۶]، ط: مكتبه دار العلوم كراچي)
حجة الله البالغة: (۱/ ۱۸۰) من أبواب الطهارة، مبحث في حكمة التيمّم، ط: مير محمد كتب خانه.

(۱) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۲. على الصفحة: ۱۵۱. (لماذا شرع التيمّم في عضوين)

وضواور غسل کا قائم مقام ہے،اوراللہ تعالیٰ کی ان جلیل القدر نعمتوں میں سے ایک ہے جو اس نے اپنے فضل وکرم سے صرف امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی،گزشتہ امتوں کی تربیت میں تیمّم کرنا جائز نہیں تھا۔(۱)

تین دن سے زائد ٹھہرنا

اگر کوئی شخص کسی کے پاس مہمان بن کر جائے تو میزبان کے پاس تین دن سے زیادہ ٹھہرنا بالکل مناسب نہیں ہے،ہاں اگر خود میزبان کی خواہش ہو،اور وہ خود درخواست

(۱) عن جابر بن عبد اللّٰه الأنصاری قال: قال رسول اللّٰه ﷺ أعطيت خمساً لم يعطهن أحد قبلی...... وجعلت لی الأرض طيبة و طهوراً و مسجداً...... الخ . عن حذيفة قال: قال رسول اللّٰهﷺ: فضّلنا علی النّاس بثلاث...... وجعلت لنا الأرض كلّها مسجداً، وجعلت تربتها لنا طهوراً، إذا لم نجد الماء...... الخ. (صحيح المسلم: (۱/۱۹۹) كتاب المساجد، و مواضع الصلاة، ط: قديمی)

مشكاة المصابيح : (ص: ۵۴) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، الفصل الأوّل ، ط : قديمی .

وهو رخصة و فضيلة اختصّت به هٰذه الأمة دون سائر الأمم كما صرّحت به الأحاديث الصحيحة المشهورة . (معارف السنن شرح سنن الترمذی للعلامة محدث العصر محمد يوسف البنوری [المتوفّی : ۱۳۹۷] : (۱/۵۳۸) كتاب الطهارة ، باب ماجاء فی التيمّم ، ط: مجلس الدعوة التحقيق الإسلامی ، كراچی)

وهو من خصائص هٰذه الأمة بلاارتياب. قال ابن عابدين رحمه اللّٰه:۔ دليله: قوله ﷺ: أعطيت خمسا لم يعطهم أحد من الأنبياء قبلی: نصرت بالرعب مسيرة شهر، وجعلت لی الأرض، وفی رواية: ولأمّتی مسجداً و طهوراً...... رواه الشيخان و غيرهما. بل قال السيوطی: إنه متواتر، فلذا قال الشارح: بلا ارتياب. (الدر مع الرد: (۱/۲۲۹) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

هو من خصائص هٰذه الأمة ...... الخ . (مراقی الفلاح مع شرحه للعلامة أحمد الطحطاوی : (۱/۱۶۶) ، كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: مكتبه غوثيه كراچی)

ثمّ إعلم أنّ التيمّم لم يكن مشروعاً لغير هٰذه الأمّة ، وإنّما شرع رخصةً لنا ، والرخصة فيه من حيث الآلة حيث اكتفی بالصعيد الّذی هو ملوّث ، وفی محلّه بشطر أعضاء الوضوء . كذا فی المستصفی . (البحر الرائق : (۱/۱۳۸) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد)

وهو خصوصية ، خصّ اللّٰه سبحانه و تعالیٰ به هٰذه الأمة۔ زادها اللّٰه تعالیٰ شرفاً۔ . (شرح النووی علی صحيح مسلم : (۱/۱۶۰) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط : قديمی)

کرے تو اس کی درخواست پر تین دن سے زائد ٹھہرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔ (۱)

اگر کوئی مہمان کسی کے پاس ٹھہرے اور کسی عذر مثلاً بیماری وغیرہ کی وجہ سے اس کو تین دن سے زائد ٹھہرنا پڑے، تو وہ تین دن کے بعد اپنے پاس سے کھائے پیے، میزبان کو تنگی اور پریشانی میں مبتلا نہ کرے۔ (۲)

تین میل پر قصر کرنا

اگر ۴۸ میل یا اس سے زیادہ مسافت کے سفر کا ارادہ ہے تو شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نکلتے ہی قصر شروع ہو جاتا ہے، اگر اس صورت میں تین میل پر شہر کی آبادی ختم ہو

---

(۱) عن أبي شريح الكعبي أنّ رسول الله ﷺ قال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه، جائزته يوم وليلة، والضيافة ثلاثة أيّام، فما بعد ذٰلك فهو صدقة، ولايحلّ له أن يثوى عنده حتى يحرّجه. (صحيح البخاري: (۲/ ۹۰۶) كتاب الأدب، باب إكرام الضيف وخدمته إيّاه بنفسه، ط: قديمي)

سنن أبي داؤد: (ص: ۶۳۳) كتاب الأطعمة، باب ماجاء في الضيافة، [رقم الحديث: ۳۷۴۴، ۳۷۴۵]، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، و (۲/ ۱۷۰)، ط: رحمانيه، لاهور)

مشكاة المصابيح: (ص: ۳۶۸) كتاب الأطعمة، باب الضيافة، الفصل الأوّل، ط: قديمي.

مرقاة المفاتيح: (۸/ ۷۱) كتاب الأطعمة، باب الضيافة، الفصل الأوّل، ط: حقانيه، ملتان.

وكذا من شرطه عجزه عن استعمال الماء، فالحاصل أن شروط التيمّم خمسة: النية، والمسح، والصعيد، وكونه طاهراً، والعذر: وهو العجز عن استعمال الماء حقيقة أو حكماً..... حتى أن المريض إذا خاف زيادة المرض بسبب الوضوء أو بالتحرك أو باستعمال الماء أو خاف إبطاء البرء من المرض بسبب ذٰلك جاز له التيمّم. (حلبي كبير: (ص: ۵۷) فصل في التيمّم، ط: نعمانيه، كوئٹه)

مراقي الفلاح: (ص: ۱۱۴، ۱۱۵) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۱/ ۱۳۸ـ ۱۴۰) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد.

(۲) عن أبي شريح الكعبي أنّ رسول الله ﷺ قال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه، جائزته، يوم وليلة، والضيافة ثلٰثة أيام، فما بعد ذٰلك فهو صدقة، ولا يحلّ له أن يثوى عنده حتّى يحرّجه. (صحيح البخاري: (۲/ ۹۰۶) كتاب الأدب، باب إكرام الضيف وخدمته إيّاه بنفسه، ط: قديمي)

سنن أبي داؤد: (ص: ۶۳۳) كتاب الأطعمة، باب ماجاء في الضيافة، [رقم الحديث: ۳۷۴۴]، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت، و (۲/ ۱۷۰) ط: رحمانيه.

مرقاة المفاتيح: (۸/ ۷۰، ۷۱) كتب الأطعمة، باب الضيافة، الفصل الأوّل، [رقم الحديث: ۴۲۴۴]، ط: مكتبه حقانيه، ملتان.

جاتی ہے تو قصر شروع ہو جائے گا۔(۱)

اور اگر ۴۸ میل سے کم مسافت کے سفر کا ارادہ ہے تو اس صورت میں کسی حال میں بھی قصر کرنا جائز نہیں ہوگا چاہے تین میل پر ہو یا اس سے زیادہ پر، بہر حال قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

اگر کسی نے ایسی صورت میں قصر کیا تو اس نماز کو دوبارہ چار رکعات کے حساب سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

(۱، ۲، ۳) (من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه ...... (قاصداً) ...... (مسيرة ثلاثه أيّام ولياليها) ...... الخ . قال ابن عابدين : (قوله : قاصداً) أشار به مع قوله : خرج ، إلى أنّه لو خرج ولم يقصد أو قصد ولم يخرج لايكون مسافراً . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۲۸، ۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱/۹۳، ۹۴) كتب الصلاة ، [بحث صلاة المسافر] فصل : وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً ، ط :سعيد .

يقصر حين يخرج من مصره و يخلف دور المصر ...... ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين وإلّا لا يترخّص أبداً . (الفتاوى الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

ٹ

ٹخنے کٹ گئے

''پاؤں میں زخم ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۳۶)

ٹریفک کے قواعد کا خیال رکھیں

حکومت کی جانب سے ٹریفک کے جو قواعد اور ضوابط مقرر کیے گئے ہیں ان کا مقصد گزرگاہوں میں نظم وضبط پیدا کرنا ہے، اور ان کی پابندی صرف قانون کا تقاضا ہی نہیں، بلکہ ایک دینی فریضہ بھی ہے، اگر ان قوانین کی پابندی کی جائے گی تو معاشرے میں نظم وضبط پیدا ہوگا، لوگوں کو راحت ملے گی، اور ان کو تکلیف سے بچانے کے لیے ممکنہ کوشش ہو سکے گی، تو ان سب اعمال پر ان شاء اللہ اجر وثواب ملے گا، اور اگر ان قواعد کی خلاف ورزی کی جائے گی تو اس سے دو بڑے گناہ ہونگے: ایک لوگوں کو تکلیف پہنچانے کا۔(۱) اور دوسرے نظم وضبط میں خلل ڈالنے کا، اور ذمہ داروں کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کا۔(۲)

---

(۱) عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ملعون من ضار مؤمناً أو مكر به. (مشكاة المصابيح: (ص: ۴۲۸) كتاب الآداب، باب ماينهى عنه من التهاجر، الفصل الثاني: ط: قديمي)

عمدة القاري: (۱/۲۱۸) كتاب الإيمان، باب: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، ط: رشيديه.

مرقاة المفاتيح: (۶/۱۱۲) كتاب البيوع، باب الاحتكار، الفصل الثالث، ط: رشيديه.

(۲) عن عبدالله رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: السمع والطاعة على المرء المسلم فيما أحبّ وكره مالم يؤمن بمعصية، فإذا أمر بمعصية فلا سمع ولا طاعة. (صحيح البخاري: (۲/۱۰۵۷)، كتاب الأحكام، باب السمع والطاعة للإمام، ط: قديمي)

سنن أبي داؤد: (۱/۳۶۲) كتاب الجهاد، باب في الطاعة، ط: رحمانية.

سنن الترمذي (۱/۲۹۸) أبواب الجهاد، باب ماجاء لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق، ط: قديمي.

ٹرین کے بیت الخلاء کے پانی کا حکم

ٹرین کے بیت الخلاء میں جو پانی ہوتا ہے وہ پاک ہے، اس سے وضو کرنا جائز ہے اس پانی کے ہوتے ہوئے تیمّم کرنا درست نہیں۔(۱)

ٹرین میں پانی ہو لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمّم کرلیا

''پانی ہے لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمّم کرلیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۲۴)

ٹرین میں نماز پڑھنے کا طریقہ

''بس میں نماز کا طریقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۰۰)

ٹکٹ

ریل کے جس درجہ کا ٹکٹ ہے اس سے بڑے درجہ میں سفر کرنا درست نہیں۔(۲)

---

(۱) وأقسام المياه الّتي يجوز أي يصلح التطهير بها سبعة مياه ، أصلها ماء السمع ...... وماء البحر ...... وماء النهر وماء البئر ، وكذا ما ذاب من الثلج والبرد...... وماء العين ، ثمّ المياه من حيث هي على خمسة أقسام : طاهر مطهر غير مكروه ، وهو الماء المطلق الذي لم يخالفه مايصير به مقيداً . (مراقي الفلاح : (ص: ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱ ، ۲۲) كتاب الطهارة، ط: قديمي)

الدر مع الرد : (۱/۱۷۹) كتب الطهارة ، باب المياه ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۱۷ ـــ ۱۹) كتاب الطهارة ، الباب الثالث في المياه ، الفصل الأوّل ، : فيما يجوز به التوضؤ ، ط: رشيديه .

الأصل بقاء ماكان على ماكان، وتتفرّع عليها مسائل: منها: شك في وجود النجس، فالأصل بقاء الطهارة، ولذا قال محمد: حوض تملأ منه الصغار والعبيد بالأيدي الدنسة و الجدار الوسخة، يجوز الوضوء منه مالم يعلم به نجاسة. (شرح الأشباه والنظائر للحموي رحمه الله: (۱/۱۸۷، ۱۸۸) الفن الأوّل في القواعد الكليّة، النوع الأوّل، القاعدة الثالثة: اليقين لايزول بالشک، ط: ادارة القرآن)

(۲) وعن أبي حرة الرقاشي عن عمه قال قال رسول الله ﷺ : الا لاتظلموا ، الا لايحلّ مال امرئ إلّا بطيب نفس منه . رواه البيهقي . (مشكاة المصابيح : (۱/۲۵۵) ، باب الغصب والعارية ، الفصل الثاني : (ط: قديمي)

لايجوز التصرف في مال غيره بلا إذنه ولا ولايته ...... الخ . (الدر مع الرد : (۶/۲۰۰) ، كتاب الغصب ، ط: سعيد)

البتہ اپنے ٹکٹ سے کم درجہ کی سیٹ پر بیٹھ کر سفر کرنا جائز ہے، لیکن اس صورت میں دونوں کے پیسوں کے درمیان جوفرق ہے اس کوکسی ترکیب سے وصول کرنا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ ریل والوں نے متعینہ درجہ میں بیٹھ کر سفر کرنے سے نہیں روکا، بلکہ مسافر خود اپنی مرضی سے کم درجہ کے ڈبہ میں بیٹھا ہے، اس میں ریل والوں کا قصور نہیں ہے۔ یہی حکم جہاز کا بھی ہے۔(۱)

ٹھہر گیا راستہ میں

''راستہ میں کہیں ٹھہر گیا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۸/۱)

---

(۱) لیس لذی الحق أن یأخذ غیر جنس حقه وجوزه الشافعي وهو الأوسع. (الدر مع الرد:...................)

(قوله: وجوزه الشافعی) قدمنا فی کتاب الحجر: أن عدم الجواز کان فی زمانهم، أمّا الیوم فالفتوی علی الجواز (قوله: وهو الأوسع) لتعیّنه طریقاً لاستیفاء حقه فینتقل حقه من الصورة إلی المالیة کما فی الغصب والاتلاف " مجتبی " وفیه وجد دنانیر مدیونه وله علیه دراهم، فله أن یأخذه لاتحادهما جنسا فی الثمنیة. (شامی: (۴۲۲/۶) کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، ط: سعید)

ج

جانور خریدنے کے بعد سفر کیا

''قربانی کا جانور خریدنے کے بعد سفر میں چلا گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۸/۲)

جانور کو مارنا

''سواری کے جانور کو مارنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۳۵۲/۱)

جائیداد

رہائش کے بغیر صرف جائیداد کی وجہ سے آدمی مقیم نہیں بنتا۔

اگر ایک آدمی کا مکان اور جائیداد ایک شہر یا گاؤں میں ہے، اور رہائش بھی اسی مکان میں تھی بعد میں اس گاؤں یا شہر سے دوسری جگہ منتقل ہوگیا اور وہاں گھر بنالیا، اور پہلی جگہ کی رہائش ختم کردی، اب صرف پہلی جگہ پر جائیداد زمین ہے رہائش نہیں ہے، اور زمین کی وجہ سے وہاں جانا پڑتا ہے اور دونوں جگہوں کے درمیان سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ ہے، تو اس صورت میں اگر یہ شخص جائیداد والی جگہ میں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے جائے گا تو قصر کرے گا اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت سے جائے گا تو قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

---

(۱) (الوطن الأصلی) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأوّل أهل (قوله: إذا لم يبق له بالأوّل أهل) أی وإن بقی فيه عقار، قال: فی النهر: ولو نقل أهله و متاعه وله دور فی البلد لا تبقی وطنا له ...... (الدر مع الرد: (۱۳۱/۲، ۱۳۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد، مطلب فی الوطن الأصلی ووطن الإقامة)

البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب (صلاة) المسافر، ط: سعيد.

فتح القدير: (۱۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

اور اگر جائیداد والی جگہ میں جاتے وقت پندرہ دن تک ٹھہرنے یا نہ ٹھہرنے کی نیت نہیں تھی بلکہ دو چار دن میں واپس جانے کا ارادہ تھا یا جب رقم یا آمدنی وصول ہو جائے گی تو واپس آجائے گا، ان صورتوں میں برابر قصر کرے گا۔ اگرچہ بلا ارادہ زیادہ دن ٹھہرنا پڑے۔(۱)

جگہ شہر سے الگ ہوگئی

''محلّہ شہر سے الگ ہوگیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲/ ۱۲۰)

جگہ گھیرنا

جب تک دوسرے شرکاء کی رضامندی نہ ہو تو استحقاق سے زیادہ جگہ گھیرنا جائز نہیں ہے، مثلاً دس مسافروں کی سیٹ ہے اور دس ہی سوار ہیں تو ہر شخص کا حصہ ایک تختہ کا دسواں حصہ ہے تو دوسرے مسافروں کی رضامندی کے بغیر اس سے زیادہ جگہ پر قبضہ کرنا درست نہیں ہے، اور اگر آٹھ مسافر بیٹھے ہیں تو بقیہ دو سیٹوں میں سے ہر سیٹ کا چوتھائی حصہ ہر ایک مسافر کا حق ہے اس سے زیادہ نہیں۔(۲)

---

(۱) (ولایزال) المسافر الذی استحکم سفره ثلاثة بمضی أیام مسافر، (یقصر حتی یدخل مصره یعنی وطنه الأصلی أو ینوی إقامته نصف شهر ببلد أو قریة ...... (وقصر إن نوی أقلّ منه) أی من نصف شهر (أو لم ینو) شیئًا (و بقی) علی ذٰلک (سنین) وهو ینوی الخروج فی غد أو بعد جمعة؛ لأنّ علقمة بن قیس مکث کذٰلک بخوارزم سنین یقصر الصلاة. (مراقی الفلاح: (ص: ۴۲۵، ۴۲۶)، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی)

شامی: (۲/ ۱۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

البحر الرائق: (۲/ ۱۳۲) کتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعید.

(۲) عن أبی حرة الرقاشی عن عمه رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ألا لاتظلموا ألا لایحلّ مال امرئ إلّا بطیب نفس منه. (مشکاة المصابیح: (ص: ۲۵۵)، کتاب البیوع، باب الغصب والعاریة، والفصل الثانی، ط: قدیمی.

لایجوز لأحد أن یتصرف فی ملک غیره بلاإذنه أو وکالة منه ...... وإن فعل کان ضامناً. (شرح المجلة: (۱/ ۶۱) رقم المادة: ۹۶، ط: حنفیه)

الهندیة: (۲/ ۲۰۱)، کتاب الشرکة، الباب الأوّل، ط: رشیدیه.

جماعت ثانیہ

مسافروں کی جماعت کسی ایسی مسجد میں پہونچی، کہ اس میں امام، موذن متعین ہیں اور با قاعدہ جماعت ہو چکی ہے، تو ان کے لئے بھی مسجد میں دوسری جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ مسجد سے باہر جماعت کرانا بلا کراہت جائز ہے۔

اور اگر ایسی مسجد ہے جہاں امام اور موذن متعین نہیں ہیں تو وہاں دوسری جماعت کرنا بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

جمع کرنا

''دو نمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۱۲)

جمعہ جس جگہ درست نہیں وہاں مسافروں نے جمعہ پڑھ لیا

جس جگہ پر شرائط موجود نہ ہونے کی وجہ سے جمعہ کی نماز درست نہیں ہے وہاں مسافروں نے جمعہ کی نیت سے دو رکعت فرض نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی، بلکہ ظہر کی نیت

---

(۱) وتكرار الجماعة إلّا في مسجد على طريق فلابأس بذلک . (وقال ابن عابدين تحت قوله : و تكرار الجماعة) لما روى عبد الرحمٰن بن أبي بكر عن أبيه " أنّ رسول الله ﷺ خرج من بيته ليصلح بين الأنصار ، فرجع وقد صلى في المسجد بجماعة ، فدخل رسول الله ﷺ في منزل بعض أهله فجمع أهله فصلى بهم جماعة " ، ولو لم يكره تكرار الجماعة في المسجد لصلّى فيه، وری عن أنس " أنّ أصحاب رسول اللّٰه ﷺ كانوا إذا فاتتهم الجماعة في المسجد صلوا في المسجد فرادى " ولأنّ التكرار يؤدى إلى تقليل الجماعة ؛ لأنّ الفاس إذا علموا أنّهم تفوتهم الجماعة يتعجلون فتكثر وإلا تأخرو اهـ بدائع ، وحينئذٍ فلو دخل جماعة المسجد بعد ما صلى أهله فيه فإنّهم يصلون وحدانًا ، وهو ظاهر الرواية ، ظهيرية (قوله : إلّا في مسجد على طريق) هو ما ليس له إمام و مؤذن راتب فلايكره التكرار فيه بأذان و إقامة ، بل هو الأفضل. (الدر مع الرد : (۱/۳۹۵) باب الأذان ، مطلب في المؤذّن إذا كان غير محتسب في أذانه، ط: سعيد و (۱/۵۵۳) باب الإمامة ، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد ، ط: سعيد .

🗀 الهندية : (۱/۵۴) ، كتاب الصلاة ، الباب الثاني : في الأذان ، الفصل الأوّل : في صفته وأحوال المؤذن ، ط: رشيديه .

🗀 بدائع الصنائع: (۱/۱۵۳) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان محل وجوب الأذان، ط: سعيد.

سے دو رکعت قصر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کا خرید وفروخت کرنا

''مسافر کا جمعہ کی اذان کے بعد خرید وفروخت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱۶۲/۲)

جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کا ہوٹل میں کھانا کھانا

جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کے لیے ہوٹل میں کھانا کھانا چائے پینا اصل کے اعتبار سے جائز ہے مگر تہمت کے گمان سے بچنے کے لیے احتراز کرنا ضروری ہے، کسی کو کیا معلوم کہ یہ مسافر ہے؟(۲)

جمعہ کی نماز

مسافر پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے، اگر کہیں جمعہ کی نماز پڑھنے کا موقع مل جائے اور جمعہ کی نماز ادا کرے تو اچھا ہے، ضروری نہیں ہے، اگر مسافر نے جمعہ کی نماز پڑھ لی تو

---

(۱) و فی ما ذکرنا إشارة إلی أنّه لاتجوز فی الصغیرة الّتی لیس فیها قاض و منبر وخطیب ...... ألا تری أن فی الجواهر : لوصلّوا فی القری لزمهم أداء الظهر . (رد المحتار علی الدر المختار : (۱۳۸/۲) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعید)

☐ شرط صحتها أن تؤدی فی مصر ، حتی لا تصحّ فی قریة و لا مفازة ...... الخ . (البحر الرائق : (۱۴۰/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعید)

☐ حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : (۱۱۵/۲ ، ۱۱۶) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط : مکتبه غوثیه کراچی .

(۲) وفیه استحباب التحرز من التعرض لسوء الظن، وطلب السلامة...... (عمدة القاری شرح صحیح البخاری: (۲۱۷/۱۱) أبواب الاعتکاف، باب هل یخرج المعتکف لحوائجه إلی باب المسجد، تحت حدیث ''إن الشیطان یبلغ من الإنسان مبلغ الدم......'' رقمه: ۲۰۳۵، ط: رشیدیه)

☐ فتح الباری لابن الحجر : (۲۸۰/۴) أبواب الاعتکاف ، بابٌ : هل یخرج المعتکف لحوائجه إلی باب المسجد ، ط: دار المعرفة .

☐ ''فی نفسہ جائز ہے مگر ظنۂ تہمت سے بچنے کے لیے احتراز واجب ہے، کسی کو کیا معلوم کہ یہ مسافر ہے''(احسن الفتاوی: (۱۲۷/۴) کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ والعیدین، عنوان: اذان جمعہ کے بعد مسفر کے لیے خرید وفروخت، ط: سعید)

اس کے ذمہ سے ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی ، اور اگر جمعہ کی نماز نہیں پڑھی تو ظہر کی نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

جمعہ کی نماز کا امام مسافر بن سکتا ہے

مسافر جمعہ کی نماز کا امام بن سکتا ہے۔ (۲)

---

(۱) حتی لا تجب الجمعة على العبيد والنسوان والمسافرين والمرضى ...... ومن لا جمعة عليه إن أدّاها جاز عن فرض الوقت ...... وإن نوى أن يخرج في يومه ذٰلک قبل دخول الوقت أو بعد الدخول لاجمعة عليه، ولو صلّى مع ذٰلک كان مأجوراً. (الفتاوى الهندية : (۱/۱۴۴ ، ۱۴۵) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر فى صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

(ومن لاجمعة عليه) كمريض و مسافر و رقيق وامرأة وأعمى ومقعد (إن أدّاها جاز عن فرض الوقت) ؛ لأن سقوط الجمعة عنه للتخفيف عليه فإذا تحمّل ما لم يكلف به وهو الجمعة جاز عن ظهره كالمسافر إذا صام ، وكلام الشراح يدلّ على أنّ الأفضل لهم الجمعة غير أنّه يستثنىٰ منه المرأة ، لمنعها عن الجماعة .

قال العلامة الطحطاوى رحمه الله : (قوله : إن أدّاها جاز عن فرض الوقت) قال القهستانى : الكلام مشير إلى أنّ فرض الوقت هو الظهر فى حق المعذور و غيره ، لكنه مأمور باسقاطه بأداء الجمعة حتما ، والمعذور له رخصة ، فالجمعة ليست بدلاً عن الظهر ؛ لأنّ حقيقة البدل هو مايصار إليه عند تعذّر الأصل ، وليس هٰذا كذٰلک ، وليس الظهر بدلاً عنها ؛ لأنه هوفرض الوقت بل هى فرض مستقل فى ذٰلک اليوم يسقط به الظهر . قال فى الفتح : وهٰذا الوجه يستلزم وجوب الظهر أوّلا ثمّ إيجاب اسقاطه بالجمعة . وفائدته هٰذا الوجوب جواز المصير إليه عند العجز عن الجمعة ، اهـ (قوله : وكلام الشراح يدلّ ...... الخ) لقولهم : إن الظهر لهم يوم الجمعة رخصة ، فدلّ على أن العزيمة صلاة الجمعة كذا فى الشرح . (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى : (۲/۱۳۷ ، ۱۳۸) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: مكتبه غوثيه ، كراچى)

البحر الرائق : (۲/۱۵۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۲/۱۵۴ ، ۱۵۵) كتاب الصلاة ، ط: سعيد .

(۲) وجاز للعبد والمريض والمسافر أن يؤم فيها...... الخ. (مراقى الفلاح شرح نور الإيضاح المطبوع مع حاشية الإمام الطحطاوى عليه : (۲/۱۲۶) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: مكتبه غوثيه كراچى)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۱۷۵) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشيديه.

ويصلح للإمامة فيها من صلح لغيرها ، فجازت لمسافر و عبد و مريض ...... الخ (الدر مع الرد : (۲/۱۵۵) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۵۲) ، كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد .

جمعہ کے دن سفر کرنا

جمعہ کے دن زوال سے پہلے سفر کرنا جائز ہے مگر بہتر نہیں، اور زوال کے بعد جمعہ کی نماز سے پہلے سفر کرنا حرام ہے۔ ہاں اگر جمعہ نکلنے کا اندیشہ نہ ہو تو حرام نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) (لابأس بالسفر يومها إذا خرج من عمران المصر قبل خروج وقت الظهر) كذا في الخانية. لكن عبارة الظهيرية وغيرها بلفظ دخول بدل خروج . (و قال في شرح المنية : والصحيح أنّه يكره السفر بعد الزوال قبل أن يصليها ولايكره قبل الزوال . قال ابن عابدين رحمه الله تحته : (قوله : لابأس بالسفر ...... الخ) أقول : السفر غير قيد بل مثله ما إذا أراد الخروج إلى موضع لاتجب على أهله الجمعة ، كما في التاتارخانية ، (قوله : كذا في الخانية) وذكر مثله في التجنيس ، وقال : إنّه استشكله شمس الأئمة الحلواني بأن اعتبار آخر الوقت إنّما يكون فيما ينفرد بأدائه والجمعة إنّما يؤدّيها مع الإمام والناس ، فينبغي أن يعتبر وقت أدائهم ، حتّى إذا كان لايخرج من المصر قبل أداء النّاس ، ينبغي أن يلزمهم شهود الجمعة . اهـ

قلت : وذكر في التاتارخانية عن التهذيب اعتبار النداء ، قيل : الأوّل ، وقيل : الثاني ، واعتمده في الشرنبلالية .

(قوله : و قال في شرح المنية) تأييد لما في الظهيرية ، أفاد به أن ما في الخانية ضعيف، ط . وعلّله في شرح المنية بقوله : لعدم وجوبها قبله وتوجه الخطاب بالسعي إليها بعده اهـ .

قلت : وينبغي أن يستثني ما إذا كانت تفوته رفقته لو صلّاها ولايمكنه الذهاب وحده . تأمل (الدر مع الرد : (۲/۱۶۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

المصري إذا أراد أن يسافر يوم الجمعة لابأس به إذا خرج من العمران قبل خروج وقت الظهر ؛ لأنّ الجمعة إنّما تجب في آخر الوقت وهو مسافر في آخر الوقت . والمسافر إذا قدم المصر يوم الجمعة على عزم أن لايخرج يوم الجمعة لاتلزمه الجمعة مالم ينو الإقامة خمسة عشر يوماً . (البحر الرائق : (۲/۱۴۰) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

وفيه أيضاً: (قوله : ويجب السعي إليها و ترك البيع .....) ...... والمراد من البيع ما يشغل عن السعي إليها حتى لو اشتغل بعمل آخر سوى البيع فهو مكروه أيضاً . كذا في السراج الوهّاج ، وأشار بعطف ترك البيع على السعي إلى أنّه لو باع أو اشترى حالة السعي فهو مكروه أيضاً. وصرّح في السراج الوهّاج بعدمها إذا لم يشغله ، وصرح بالوجوب ليفيد أن الاشتغال بعمل آخر مكروه كراهة تحريم ؛ لأنّه في رتبته ، ويصحّ إطلاق اسم الحرام عليه كما وقع في الهداية . وبه اندفع ما في غاية البيان من أن فيه نظراً ؛ لأنّ البيع وقت الأذان جائز ، لكنه مكروه . فإن المراد بالجواز الصحة لا الحلّ . (البحر الرائق :(۲/۱۵۶) ، كتاب الصلاة ، باب الجمعة، ط:سعيد)=

جن علاقے کے لوگوں پر جمعہ واجب ہونے کی شرائط نہ ہونے کی وجہ سے جمعہ واجب نہیں وہاں کے لوگوں کے لیے زوال کے بعد بھی سفر کرنا منع نہیں ہے۔(۱)

جمعہ کے دن ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنا

اگر چند آدمی سفر میں ہیں اور شہر کی آبادی سے باہر ہیں تو جمعہ کے دن ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں بلکہ ایسے مسافروں کو شہر میں جمعہ کی نماز نہ پڑھنے کی صورت میں شہر کی آبادی سے نکلنے کے بعد ظہر کی نماز جماعت ہی کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔(۲)

= ولایکره الخروج للسفر یوم الجمعة قبل الزوال و بعده، وإن کان یعلم أنّه لایخرج من مصره إلّا بعد مضی الوقت یلزمه أن یشهد الجمعة، ویکره له الخروج قبل أدائها. کذا فی محیط السرخسی. (الفتاوی الهندیة: (۱/۱۴۲) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

إذا أراد الرجل أن یسافر یوم الجمعة لابأس به إذا خرج من عمران المصر قبل خروج وقت الظهر ؛ لأن الجمعة إنّما تجب فی آخر الوقت وهو مسافر فی آخر الوقت . (الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة : (۱/۱۷۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: رشیدیه)

(وکره) لمن تجب علی الجمعة (الخروج من المصر) یوم الجمعة (بعد النداء) أی : الأذان الأوّل ، وقیل : الثانی ، (مالم یصلّ) الجمعة ؛ لأنّه شمله الأمر بالسعی قبل تحققه بالسیر، وإذا خرج قبل الزوال فلابأس به بلا خلاف عندنا ، وکذا بعد الفراغ منها وإن لم یدرکها .

مراقی الفلاح مع حاشیة الإمام الطحاوی (۲/۱۳۷) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: غوثیه.

(۱) (قوله : وکره لمن تجب علیه الجمعة) أطلق الکراهة فتکون تحریمیة ، وأخرج من لاتجب علیه ، فلاکراهة فی خروجه . (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : (۲/۱۳۷) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: مکتبه غوثیه ، کراچی)

الهندیة: (۱/۱۴۸، ۱۴۹) کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشیدیه.

الخانیة علی هامش الفتاوی الهندیة: (۱/۱۷۶) کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط:رشیدیه.

(۲) (ولا بأس بالسفر یومها إذا خرج من عمران المصر قبل خروج وقت الظهر) . (الدر مع الرد : (۲/۱۶۲) باب الجمعة ، ط : سعید)

(وحرم لمن لا عذر له صلاة الظهر قبلها فی یومها بمصر) (قوله بمصر) أمّا لو کان فی قریة فلایکره لعدم صحة الجمعة فیها . (شامی : (۲/۱۵۵) باب الجمعة ، مطلب فی شروط وجوب الجمعة ، ط: سعید)

(وکره) تحریماً (لمعذور و مسجون) ومسافر (أداء ظهر بجماعة فی مصر) قبل الجمعة و بعدها ؛ لتقلیل الجماعة و صورة المعارضة . قال ابن عابدین رحمه الله : (قوله : تحریماً) ذکر فی البحر : أنّه ظاهر کلامهم . قلت : بل صرّح به القهستانی . (قوله : أداء الظهر بجماعةٍ) مفهومه : =

. . . .

= أن القضاء بالجماعة غير مكروه ، وفي البحر : وقيد بالظهر ؛ لأن في غيرها لابأس أن يصلّوا جماعة ، اهـ (قوله : في مصر) بخلاف القرىٰ ؛ لأنّه لاجمعة عليهم ، فكان هٰذا اليوم في حقهم كغيره من الأيام ، شرح المنية . وفي المعراج عن المجتبى : من لاتجب عليهم الجمعة لبعد الموضع صلوا الظهر بجماعة . (قوله : لتقليل الجماعة) ؛ لأنّ المعذور قد يقتدى به غيره فيؤدى إلى تركها ، بحر . وكذا إذا علم أنه يصلي بعدها بجماعة ربما يتركها ليصلى معه ، فافهم. (قوله : وصورة المعارضة) ؛ لأنّ شعار المسلمين في هٰذا اليوم صلاة الجمعة و قصد المعارضة لهم يؤدّى إلى أمر عظيم فكان في صورتها كراهة التحريم . رحمتي . (الدر مع الرد : (۲/۱۵۷) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

ومن لاتجب عليهم الجمعة من أهل القرىٰ ، والبوادى لهم أن يصلّوا الظهر بجماعة يوم الجمعة بأذان وإقامة . والمسافرون إذا حضروا يوم الجمعة في مصر يصلّون فرادىٰ ، وكذٰلك أهل المصر إذا فاتتهم الجمعة ، وأهل السجن والمرض ، ويكره لهم الجماعة ، كذا في فتاوى قاضي خان . (الفتاوى الهندية: (۱/۱۴۵) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۱/۱۷۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: رشيديه .

(قوله : وكره للمعذور والمسجون أداء الظهر بجماعة في المصر) ؛ لأنّ المعذور قد يقتدى به غيره فيؤدى إلى تركها ، وما علّل به في الهداية أوّلاً بقوله : لما فيه من الإخلال بالجمعة إذ هي جامعة للجماعات ، مبنى على عدم جواز تعدّدها في مصر واحد ، وهو خلاف المنصوص عليه رواية و دراية . قيد بالمصر ؛ لأن الجماعة غير مكروهة في حق أهل السواد ؛ لأنّه لاجمعة عليهم ، وأفاد بالكراهة أن الصلاة صحيحة لاستجماع شرائطها . وفي فتاوى الولوالجي : قوم لا يجب عليهم أن لايحضروا الجمعة لبعد الموضع صلّوا الظهر جماعة ؛ لأنّه لا يؤدى إلى تقليل الجماعة في الجمعة اهـ . فإن كانوا في السواد فظاهر ، وإن كانوا في المصر فهي مستثناة من كلام المصنف، ولو حذف المصنف المعذور والمسجون لكان أولىٰ ، فإن أداء الظهر بجماعة مكروه يوم الجمعة مطلقاً ، قال في الظهيرية : جماعة فاتتهم الجماعة في المصر فإنّهم يصلّون الظهر بغير أذان ولاإقامة ولاجماعة اهـ . وذكر الولوالجي : ولايصلّي يوم الجمعة جماعة في مصر ولايؤذن ولايقيم في سجن و غيره لصلاة . ولو زاد أو أداءه منفرداً قبل صلاة الإمام لكان أولىٰ ، لما في الخلاصة : ويستحب للمريض أن يؤخر الصلاة إلى أن يفرغ الإمام من صلاة الجمعة ، وإن لم يؤخر يكره ، هو الصحيح اهـ . ...بالجماعة ، لما في التفاريق : أنّ المعذور يصلّي الظهر بأذان وإقامة وإن كان لاتستحبّ الجماعة ، و قيد بالظهر ؛ لأنّ في غيرها لابأس أن يصلوا جماعة وظاهر كلامهم : أن الكراهة في مسئلة الكتاب تحريمية ؛ لأنّ الجماعة مؤدية إلى الحرام ،وما أدى إليه فهو مكروه تحريماً . (البحر الرائق : (۲/۱۵۴) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

جمعہ کے دن مسافر ظہر کی نماز کب پڑھے

مسافروں کو امام کے جمعہ سے فارغ ہونے تک ظہر کی نماز پڑھنے میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔(۱)

جمعہ میں قضا یاد آجائے

اگر صاحب ترتیب آدمی کو جمعہ کی نماز پڑھتے وقت فجر کی قضا نماز یاد آجائے، اور جمعہ کا وقت نکل جانے کا اندیشہ نہ ہو تو جمعہ کو چھوڑ کر پہلے فوت شدہ فجر کی نماز پڑھے، پھر اس وقت کے جمعہ کی نماز یا ظہر کی نماز پڑھے، لیکن اگر جمعہ کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہے تو جمعہ کو پورا کرے اور فوت شدہ فجر کی نماز کی قضا بعد میں پڑھے۔(۲)

---

(۱) ويستحب للمريض والمسافر وأهل السجن تأخير الظهر إلى فراغ الإمام من الجمعة، وإن لم يؤخر يكره في الصحيح. كذا في الوجيز للكردي. (الفتاوى الهندية: (۱۴۸/۱) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيديه)

أمّا المعذور فيستحب له تأخيرها إلى فراغ الإمام، كمايأتي. (رد المحتار على الدر المختار: (۱۵۵/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

ويستحب للمريض تأخيرها إلى فراغ الإمام وكره إن لم يؤخر، هو الصحيح. قال ابن عابدين الشامي رحمه الله: (قوله: ويستحبّ للمريض) عبارة القهستاني: المعذور، وهي أعم، (قوله: وكره) ظاهر قوله: يستحب، أن الكراهة تنزيهية، نهر. وعليه فما في شرح الدرر للشيخ اسمٰعيل عن المحيط من عدم الكراهة اتفاقاً محمول على نفي التحريمية. (الدر مع الرد: (۱۵۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد)

ويستحب للمريض أن يؤخر الصلاة إلى أن يفرغ الإمام من صلاة الجمعة وإن لم يؤخره يكره، هو الصحيح اهـ. (البحر الرائق: (۱۵۴/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

(۲) إذا تذكر في صلاة الجمعة أن عليه فجر يوم أو فائتة أخرىٰ، فهو على وجوه، إن كان الوقت بحال لو اشتغل بالفائتة يخرج الوقت يمضي في الجمعة عند الكلّ؛ لأن الترتيب يسقط عند ضيق الوقت، وإن كان في الوقت سعة بحيث يعلم أنه لو اشتغل بالفائتة لا تفوته الجمعة فإنّه يقطع الجمعة في قولهم، ويقضي الفائتة. وإن علم أنّه لو اشتغل بالفائتة تفوته الجمعة لكن يمكنه أداء الظهر في آخر الوقت اختلفوا فيه، قال أبو حنيفة و أبويوسف رحمهما الله تعالىٰ: يقطع الجمعة و يقضي الفائتة، ويصلّي الظهر، و قال محمد رحمه الله تعالىٰ: ويمضي في الجمعة ولايقطع. (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱۷۷/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشيديه) =

جنابت کا تیمّم کب ٹوٹے گا؟

’’تیمّم جنابت کب ٹوٹے گا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱؍۱۴۴)

جنابت لاحق ہوجائے تو کیا کرے؟

مسجد میں سونے کی حالت میں جنابت لاحق ہوگئی تو احساس ہوتے ہی غسل کے لیے فوراً نکل جائے، مستحب یہ ہے کہ تیمّم کرلے پھر نکلے، اور اگر کسی وجہ سے فوراً نکلنا ممکن نہ ہوتو تیمّم کرنا واجب اور ضروری ہے۔(۱)

جنازہ کی نماز

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے، یعنی اگر بعض افراد جنازہ کی نماز ادا کرلیں تو سب کے ذمہ سے ساقط ہوجاتی ہے، اگر راستہ میں جنازہ ملے، اور اس جنازہ پر نماز پڑھی جاچکی ہے تو مسافر کے لئے دوبارہ جنازہ کی نماز پڑھنے کا سوال ہی نہیں، اور اگر اس جنازہ پر نماز

= ولو ذکر فی الجمعة أن علیه الفجر ، فإن کان لایخاف فوت الجمعة یقطعها ویبدأ بالفجر، ولو فات الوقت یتمّ الجمعة لسقوط الترتیب بضیق الوقت ، أمّا لو خاف فوت الجمعة لا الوقت فعندهما یبدأ بالفجر و عند محمد یتمّ الجمعة کذا فی معراج الدرایة . (الفتاوی الهندیة : (۱۴۸/۱) کتاب الصلاة ، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة ، ط: رشیدیه)

البحر الرائق : (۱۵۲/۲ ، ۱۵۳) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعید .

بدائع الصنائع: (۲۵۸/۱) کتاب الصلاة، [صلاة الجمعة] فصل: وأمّا کیفیة فرضیتها، ط: سعید.

(۱) ولو احتلم فیه ، إن خرج مسرعاً تیمم ندباً ، وإن مکث لخوف فوجوباً ولایصلّی ولایقرأ .

وفی الرد : (قوله : تیمم ندباً ...... أقول : والظاهر أن هذا فی الخروج أمّا فی الدخول فیجب ...... ولو أصابته جنابة فی المسجد ، قیل : لایباح له الخروج من غیر تیمم اعتباراً بالدخول ، وقیل : یباح اهـ . فجعل الخلاف فی الخروج دون الدخول ، والوجه فیه ظاهر ولا یخفی علی الماهر . (الشامیة : (۱۷۲/۱) کتاب الطهارة ، مطلب ، سنن الغسل ، ط:سعید)

الطحطاوی علی الدر : (۹۸/۱) کتاب الطهارة ، ط: مکتبة العربیة .

(وإذا احتلم فی المسجد یتیمم للخروج إذا لم یخف) من لص أو غیره لعدم الضرورة وإن خاف یجلس مع التیمم للضرورة ، فإن الضرورات تبیح المحظورات . (حلبی کبیر : (ص: ۶۱) کتاب الطهارة ، سنن الغسل ، فروع إن اجنبت المرأة ، ط: سهیل اکیڈمی)

نہیں پڑھی گئی تو مسافر کے لئے بھی جنازہ کی نماز میں شریک ہونا بہتر ہے، ہاں اگر کچھ دشواری ہو، یا اس کو جانے کی جلدی ہو اور نماز جنازہ میں تاخیر ہو تو مسافر جنازہ کی نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے گنہگار نہ ہوگا۔(۱)

جنس زمین کے سوا دوسری چیزوں پر تیمّم کی شرط

جنس زمین کے سوا کپڑے، رومال اور تکیہ وغیرہ پر تیمّم کرنا اس وقت جائز ہوگا جبکہ اس پر غبار ہو، اور غبار اڑ کر ہاتھ کو لگ جائے، اور کپڑے وغیرہ پر تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ تیمّم کی نیت کر کے ہاتھ مار کر ہاتھوں پر جو غبار لگے اس سے تیمّم کرے۔(۲)

---

(۱) الصلاة على الجنازة فرض كفاية إذا قام به البعض واحدا كان أو جماعة ذكراً كان أو أنثىٰ سقط عن الباقين. (الهندية: (۱/۱۶۲) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت، ط:رشيديه)

الشامية: (۲/۲۰۷)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد.

حلبى كبير: (ص: ۵۸۳) كتاب الصلاة، فصل فى الجنائز، ط: سهيل اكيڈمی.

وبعضهم جوّزوا للمسافر ترك السنن، والمختار أنّه لايأتى بها فى حال الخوف، ويأتى بها فى حال القرار والأمن. (الهندية: (۱/۱۳۹)، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۲۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: رشيديه

(۲) و سورة التيمم بالغبار أن يضرب بيديه ثوبا أو لبدا أو وسادة أو ما أشبهها من الأعيان الطاهرة الّتى عليها غبار فإذا وقع الغبار على يديه تيمّم ...... ويجوز بالغبار مع القدرة على الصعيد كذا فى السراج وهو الصحيح. (الهندية: (۱/۲۷) كتاب الطهارة، الباب الرابع فى التيمم، الفصل الأوّل فى أمور لابدّ منها فى التيمم، ط: رشيديه)

الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۶۲) كتاب الطهارة، باب التيمم، فصل فيما يجوز به التيمم، ط:رشيديه.

(قوله: وإن لم يكن عليه نقع وبه بلا عجز) أى وإن لم يكن على جنس الأرض غبار حتى لو وضع يده على حجر لا غبار عليه يجوز ...... وقوله: وبه بلا عجز، أى بالنقع يجوز التيمم بلاعجز عن التراب. (البحر الرائق: (۲/۱۴۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

جنگ بندی کے بعد سفر میں فوج کے لئے نماز کا حکم

جنگ بندی کے بعد سفر کی حالت میں فوج جس افسر کے ماتحت ہیں، اس سے معلوم کریں، اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کسی ایک جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنا ہے تو پوری نماز پڑھ لیا کریں، اور اگر پندرہ دن سے کم رہنا معلوم ہو جائے تو قصر کریں یعنی چار رکعت والی فرض نماز کو دو رکعت پڑھیں۔

لیکن اگر متعلقہ افسر کچھ نہ بتلائے تو پھر فوج جس حالت میں ہو اس کا اعتبار ہوگا یعنی اگر سفر میں ہیں تو قصر کرے اور اگر مقیم ہے تو پوری پڑھا کرے اسی طرح اگر قرائن سے معلوم ہو جائے کہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایک ہی جگہ پر رہنا ہے پھر پوری نماز پڑھا کرے۔ (۱)

---

(۱) وكل من كان تبعًا لغيره يلزمه طاعته يصير مقيماً بإقامته و مسافراً بنيته وخروجه إلى السفر كذا في محيط السرخسي ، فيصير الجندى مقيماً في الفيافي بنية إقامة الأمير في المصر ، كذا في الكافي في نواقض الوضوء ، الأصل أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيماً بنية نفسه ، ومن لا يمكنه الإقامة باختياره لايصير مقيماً بنية نفسه ، حتى أن المرأة إذا كانت مع الزوج ، والرقيق مع مولاه ، والتلميذ مع استاذه ، والأجير مع مستأجره ، والجندى مع أميره ، فهٰؤلاء لا يصيرون مقيمين بنية أنفسهم في ظاهر الرواية ، كذا في المحيط ...... إن لم يعلم التبع بإقامة الأصل ، قيل: يصير مقيماً ، وقيل : لايصير مقيماً، وهو الأصح ؛ لأنّ في لزوم الحكم قبل العلم به حرجاً و ضرراً ، وهو مدفوعٌ شرعاً . (الهندية : (۱/ ۱۴۱) ، كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

و في " الفتاوى العتابية " : وكل من صار مقيماً بنية غيره ، وهو يقصر ولايعلم في "المنتقى": أنه يعيد عند محمد ، و قال أبو الليث عن أبي يوسف : لايعيد ، هذا إذا أخبر أصحابه، وأمّا إذا نوى في نفسه ولم يخبر أحداً قالوا : بأنّه لايلزمه الإعادة ، و في الينابيع : فإن نوى الإقامة ، ولم يخبر هم إلا بعد أيّام فإن صلاتهم في تلك الأيام جائزة ، ويتمون صلاتهم بعد ما علموا . وروى عن أصحابنا رحمهم الله : أن عليهم أن يعيدوها ، والأوّل أصحّ . (الفتاوى التاتارخانية : (۲/ ۱۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته و يصير مقيماً بنية إقامة غيره . ط: قديمی)

(والمعتبر نية المتبوع)؛ لأنّه الأصل لاالتابع كامرأة و فاها مهر المعجل ، وعبد غير مكاتب وجندى إذا كان يرتزق من الأمير أو بيت المال و أجير و أسير و غريم و تلميذ مع زوج و مولى وأمير و مستأجر لف نشر مرتب (الشامية : (۲/ ۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط :سعيد)

جنگ کے دوران افواج کے لئے قصر کا حکم

اگر جنگ کا میدان وطن اقامت سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور ہے تو قصر کریں، اور اگر مسافت اس سے کم ہے تو پوری نماز پڑھیں۔(۱)

جنگل میں رہنے والے کہاں سے مسافر ہوں گے

اگر کوئی شخص گھنے جنگل میں رہتا ہے تو جب تک وہ جھاڑی سے باہر نہیں نکل جائے گا مسافر نہیں ہوگا جبکہ وہ جنگل بہت زیادہ وسیع نہ ہو ورنہ صرف آبادی سے باہر نکلنے کی صورت میں مسافر ہو جائے گا۔(۲)

جنگ میں گم ہوگیا

''مسافر انقلاب میں گم ہوگیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۲/۲)

جنگی قیدی دار الحرب میں قصر کریں یا اتمام

جنگی قیدی دار الحرب میں پوری نماز پڑھیں قصر نہ کریں، کیونکہ جنگی قیدی

---

(۱) أقلّ مسافة تتغير فيها الأحكام مسيرة ثلاثة أيام، كذا في التبيين. (الهندية: ۱۳۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الشامية: (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

(۲) قوله (من خرج من عمارة موضع إقامته) أراد بالعمارة مايشمل بيوت الأخبية؛ لأن بها عمارة موضعها: قال في الإمداد، فيشترط مفارقتها ولو متفرقة، وإن نزلوا على ماء أو محتطب يعتبر مفارقته، كذا في مجمع الروايات، ولعله ما لم يكن محتطبا واسعاً جداً. (الشامية: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

الفقه الإسلامي وأدلته: (۱۳۵۱/۲) الباب الثاني: الصلاة، المبحث الثالث صلاة المسافر، المطلب الأوّل قصر الصلاة الرباعية، ثالثاً، شروطِ القصر، ط: رشيديه.

دارالحرب کے افسروں کے تابع ہونے کی وجہ سے مقیم ہیں مسافر نہیں ہیں۔(۱)

اگر جنگی قیدی دارالحرب کے کسی شہر، قصبہ یا فناء شہر میں ہیں تو جمعہ اور عیدین کی نماز بھی پڑھیں۔(۲)

جوان بیوی کو چھوڑ کر علم طلب کرنے کے لئے سفر کرنا

''بیوی کو چھوڑ کر علم کے لئے سفر کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۱۴)

جہاز پر سوار ہو کر طواف کرنا

ہوائی جہاز میں سوار ہو کر طواف کرنے سے طواف تو صحیح ہو جائیگا، بشرطیکہ ہوائی جہاز طواف کے دوران مسجد کی حد میں داخل رہے، لیکن عذر کے بغیر ہوائی جہاز پر سوار ہو کر طواف کرنے سے دم دینا واجب ہوگا اور یہ دم حرم کی حدود میں دینا لازم ہوگا۔اسی طرح

---

(۱) وحكم الأسير كحكم العبد لاتعتبر نيته . (الخانية على هامش الهندية : (۱/۱٦٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

الشامية : (۲/۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

الهندية: (۱/۱۴۱) ، كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

(۲) والسابع الإذن العام ...... فلا يضر غلق باب القلعة لعدو أو لعادة قديمة ؛ لأن الإذن العام مقرر لأهله و غلقه لمنع العدو لاالمصلي ...... وفي الشامية تحت (قوله ؛ أو قصره) ...... قلت : وينبغي أن يكون محل النزاع ما إذا كانت لاتقام إلّا في محل واحد ، أمّا لو تعددت فلا ؛ لأنّه لايتحقق التفويت كما أفاده التعليل ، تأمل . (الشامية : (۲/۱۵۱ ، ۱۵۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط:سعيد)

وهي فرض عين كذا في التهذيب (ثمّ لوجوبها شرائط في المصلي) وهي الحرية والذكورة والإقامة والصحة ......حتى لا تجب الجمعة على العبيد والنسوان والمسافرين والمرضى . (الهندية : ۱/۱۴۴) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

اعلم أن للجمعة شروط للوجوب ...... و شروط للأداء ...... الثاني الإقامة ، فلاتجب على المسافر لقوله عليه السلام الجمعة واجبة إلّا على صبي أو مملوك أو مسافر . (حلبي كبير : (ص: ۵۴۸) ، كتاب الصلاة ، فصل في صلاة الجمعة ، ط: سهيل اكيڈمی)

اگر کسی نے عذر کے بغیر گاڑی یا جھولے پر سوار ہو کر طواف کیا تو اس پر دم واجب ہوگا۔(۱)

واضح رہے کہ طواف کی حقیقت بیت اللہ کے چاروں طرف گھومنا ہے، اور بیت اللہ کے متعلق یہ تصریح موجود ہے کہ زمین سے لے کر آسمان تک ''کعبہ'' ہے اس لئے طواف، خانہ کعبہ سے اوپر ہو کر کرنا بھی جائز ہے۔(۲)

جہاز پر سوار ہو کر عرفات سے گزرنا

ہوائی جہاز میں سوار ہو کر میدان عرفات کے اوپر سے گزرنے سے عرفات کا وقوف ادا نہیں ہوگا، کیونکہ وقوف عرفہ کے متعلق یہ تصریح نہیں کہ زمین سے آسمان تک میدان عرفہ ہے بلکہ اکثر و بیشتر کتابوں میں عرفات میں ٹھہرنے کو زمین کے ساتھ مقید کیا ہے۔(۳)

---

(۱) وأمّا ركنه فحصوله كائنا حول البيت سواء كان بفعل نفسه أو بفعل غيره، و سواء كان عاجزا عن الطواف بنفسه...... أو كان قادرا على الطواف بنفسه...... غير أنه إن كان عاجزا أجزأه ولا شئ عليه وإن كان قادرا أجزأه لكن يلزمه دم. (بدائع الصنائع: (۱۲۸/۲) كتاب الحج، فصل أمّا ركنه، ط: سعيد)

الشامية: (۵۱۷/۲) كتاب الحج، مطلب في طواف الزيارة، ط: سعيد.

ارشاد الساري إلى مناسك ملاعلي قاري: (ص: ۱۴۹) فصل في مكان الطواف مكانه حول البيت لا فيه، ط، ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

البحر العميق: (۱۱۰۶/۲) الباب العاشر، فصل في بيان أنواع الأطوفة، ط: مؤسسة الريان المكتبة المكية.

(۲) (ولو طاف على سطح المسجد ولو مرتفعا عن البيت (أي من جدرانه كما صرح به صاحب الغاية (جاز) لأن حقيقة البيت هو الفضاء الشامل لما فوق البناء من الهوى. (ارشاد الساري إلى مناسك ملا علي قاري: (ص: ۱۵۰)، فصل في مكان الطواف، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

أن القبلة هي الكعبة عرصتها و هوائها إلى عنان السماء لا البناء؛ لأنه ينقل، ولذا حين أزيل البناء في زمن ابن زبير والحجاج لم يترك الصحابة والتابعون الصلاة...... فعلم أن القبلة هي العرصة والهواء ولذا لو صلى على أبي قبيس جاز بلا خلاف. (حلبي كبير: (ص: ۶۱۶) مسائل شتى، ط: سهيل اكيڈمی)

الشامية: (۳۵۳/۲) كتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد.

(۳) (فإذا نزل) أي بعرفات (يمكث فيها) أي لايخرج عنها. (ارشاد الساري إلى مناسك ملاعلي قاري: (ص: ۱۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

بدائع الصنائع: (۱۳۶/۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا مكانه، ط: سعيد.

ومكانه أي من أرض عرفات للوقوف و نفس المسجد للطواف. (الشامية: (۴۶۷/۲) كتاب الحج، مطلب في فروض الحج و واجباته، ط: سعيد.)

جہاز کے پانی کا حکم

جہاز کے باتھ روم میں جو پانی ہوتا ہے وہ پاک ہے، ایسے پانی کی موجودگی میں تیمّم کرنا جائز نہیں ہے، اس لئے اگر وضو نہیں ہے تو ایسے پانی سے وضو کرلیا کرے تیمّم نہ کرے۔ (۱)

جہاز کے عملہ کا حکم

''بحری جہاز کے عملہ کا حکم'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۹۰)

جہاز میں بھی نماز کے دوران قبلہ رخ ہونا ضروری ہے

''قبلہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۳۳)

جہاز میں عید کی نماز کا حکم

عید کی نماز صحیح ہونے کے لئے وہ تمام شرائط ہیں جو جمعہ کی نماز صحیح ہونے کی شرائط ہیں، یعنی جہاں جمعہ کی نماز پڑھنا درست ہے وہاں عید کی نماز پڑھنا بھی درست ہے اور جہاں جمعہ کی نماز پڑھنا درست نہیں وہاں عید کی نماز پڑھنا بھی درست نہیں اور جمعہ صحیح ہونے کے لئے شہر، فنائے شہر، قصبہ یا بڑا گاؤں ہونا شرط ہے اور یہی تمام شرائط عید کے لئے بھی ہیں، بحری جہاز ہو یا ہوائی جہاز نہ شہر ہے نہ فنائے شہر ہے نہ قصبہ اور گاؤں ہے اس لئے وہاں جمعہ اور عید کی نماز پڑھنا درست نہیں اگر جہاز میں پندرہ دن قیام رہے تو اس سے آدمی مقیم نہیں بنے گا۔

---

(۱) عند أبي يوسف: لابأس بالوضوء إذا لم يتغير أحد أوصافه كذا في شرح الوقاية، وفي النصاب و عليه الفتوى كذا في المضمرات. (هندية: (۱/ ۲۱) كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۱/ ۲۳۱) كتاب الطهارة، الفصل الرابع في المياه الّتي يجوز الوضوء بها والّتي لايجوز. الخ، ط: قديمي.

الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/ ۳) كتاب الطهارة، فصل في الطهارة بالماء، ط: رشيديه.

اسی طرح ریل وغیرہ کی سواری میں بھی عید کی نماز نہیں پڑھ سکتے۔(۱)

جہاز والے سے ضمان لینا

مسافر لوگ جہاز میں جو بیگ وغیرہ بورڈنگ کارڈ لیتے وقت جہاز والے کے حوالہ کرتے ہیں اوران سے ٹوکن لیتے ہیں ان کی حفاظت کی ذمہ داری جہاز والوں پر ہے، اگر ایسا بیگ یا سامان وغیرہ گم ہو جائے تو جہاز والوں سے اس کا ضمان لینا جائز ہے

اگر ایسا بیگ یا سامان دیتے وقت مقررہ وزن سے زیادہ وزن ہونے کی وجہ سے وزن چارج دینا پڑا تو وہ رقم بھی لینا جائز ہوگا۔

یہی حکم بس اور ریل کا بھی ہے۔(۲)

---

(۱) وأما شرائط وجوبها و جوازها فكل ما هو شرط وجوب الجمعة و جوازها فهو شرط وجوب صلاة العيدين و جوازها من الإمام والمصر والجماعة والوقت إلّا الخطبة فإنّها سنة بعد الصلاة .
(بدائع الصنائع : (۲۷۵/۱) كتاب الصلاة ، فصل في صلاة العيدين في شرائط وجوبها و جوازها ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۵۷/۲) ، كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

حلبي كبير : (ص: ۵۶۲) فصل في صلاة العيد ، ط: سهيل اكيڈمی .

(۲) (ويضمن بالتعدى) وهذا حكم الأمانات . (الشامية : (۳۲۰/۴) باب الشركة ، ط: سعيد)

فتح القدير : (۸۰/۹) كتاب الرهن ، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع : (۱۳۴/۶) كتاب الهبة ، فصل في حكم الهبة ، ط: سعيد .

ولا يضمن ما هلك في يده وإن شرط عليه الضمان ...... خلافاً للأشباه (قوله : خلافاً للأشباه) أى من أنّه إن شرط ضمانه ضمن اجماعاً ، وهو المنقول عن الخلاصة ، وعزاه ابن ملك للجامع،...... قلت : عن الأشباه معزيًا للزيلعي : إنّ الوديعة بأجر مضمونة فليحفظ . الدر مع الرد: (۶۵/۶ ــ ۶۸) كتاب الأجارة ، باب ضمان الأجير ، مطلب : يفتى بالقياس على قوله : و مطلب : ضمان الأجرى المشترك مقيد بثلاثة شرائط ، ط: سعيد)

چ

چاشت

اگر سفر میں وقت اور فرصت ہے تو چاشت کی نماز پڑھ سکتا ہے، ثواب ملے گا۔(۱)

چپل چرانا

مسجد وغیرہ سے چپل چرانا، اٹھا کر لے جانا جائز نہیں ہے۔(۲)

اور اس میں ڈبل گناہ ہے، ایک مسجد سے چوری کا دوسرے مالک کو تکلیف پہنچانے کا، ایسے لوگوں کی موت عبرتناک ہوتی ہے۔(۳)

---

(۱) (ویأتی) المسافر (بالسنن) إن کان (فی حال أمن و قرار وإلّا) بأن کان فی خوف و فرار (لا) یأتی بها هو المختار؛ لأنّه ترک لعذر، تجنیس، و قیل: إلّا سنة الفجر. وفی الشامیة: و قال الهندوانی: الفعل حال النزول والترک حال السیر. (الشامیة: (۲/۱۳۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

الهندیة: (۱/۱۳۸) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

التاتارخانیة: (۲/۵)، کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: قدیمی.

(۲) ﴿یٰأیّها الّذین اٰمنوا لاتأکلوا أموالکم بینکم بالباطل﴾ بما لم یتجه الشریعة من نحو السرقة، والخیانة، والغصب، والقمار، وعقود الربا. (تفسیر مدارک: (۱/۲۴۸) سورة النساء: [رقم الآیة: ۲۹] ط: قدیمی)

الکشاف: (۱/۵۳۳) سورة النساء: ([رقم الأیة: ۲۹] ط: قدیمی.

صفوة التفاسیر للصابونی: (۱/۲۴۸) نساء: [رقم الأیة: ۲۹]، ط: قدیمی.

(۳) من أراد أدنی مضرة للمسلمین ابتلاه اللّٰه تعالیٰ فی ماله و نفسه و من أراد نفعهم أصابه اللّٰه فی نفسه و ماله خیراً. (مرقاة المفاتیح: (۶/۱۱۲)، کتاب البیوع، باب الاحتکار، الفصل الثالث، ط: رشیدیه)

﴿والّذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بهتاناً وإثماً مبیناً﴾.

(والّذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات) یفعلون بهم مایتأذون به من قول أو فعل (فقد احتملوا بهتاناً أی فعلًا شنیعًا) وقیل ما هو کالبهتان أی الکذب الّذی یبهت الشخص لفظاعته فی الإثم.

(روح المعانی: (۲۲/۳۵۹) [رقم الأیة: ۵۸] ط: رشیدیه)

الشامیة: (۲/۴۹۴) کتاب الحج، مطلب فی دخول مکة، ط: سعید.

چٹائی

مسافر کے لئے مسجد کی چٹائی لیٹنے کے لئے استعمال کرنا جائز ہے مگر احتیاط کرنا بہتر ہے نماز کے اوقات کے علاوہ مسجد کی بجلی اور پنکھا استعمال نہیں کرنا چاہئے، جیسا کہ مسجد کے چراغ کو نماز کے اوقات کے علاوہ اوقات میں درس وتدریس کے لئے استعمال کرنا درست نہیں، تہائی رات تک چونکہ عموماً عشاء کی نماز ہوتی ہے اس لئے تہائی رات تک مسجد کے چراغ کی روشنی میں درس وتدریس میں مشغول رہنا جائز ہے اس کے بعد نہیں لہذا تہائی رات کے بعد سونے کے لئے بھی بجلی اور پنکھے استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔(۱)

چرانا

جہاز وغیرہ کے باتھ روم سے صابن، تیل اور میک اپ وغیرہ کا سامان چرانا، اٹھا کر لے جانا جائز نہیں، اسی طرح مسجد کے وضو خانوں سے صابن، تیل، تولیہ وغیرہ، چرانا اور اٹھا کر لے جانا جائز نہیں ہے۔(۲) اس میں ڈبل گناہ ہے، ایک چوری کا دوسرے بعد

---

(۱) ولابأس بترک سراج المسجد إلى ثلث الليل ؛ لأنّ لهم أن يؤخروا الصلاة إلى ثلث الليل ولايترک أكثر من ذلک ، إلّا إذا شرطه الواقف أو كان معتاداً في ذلک الموضع ويجوز أن يدرس الكتاب بضوئه قبل الصلاة وبعدها ما دام النّاس يصلون فيه . (حلبى كبير : (ص: ۶۱۴) فصل فى أحكام المسجد ، ط: سهيل اكيڈمى)

الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۶۸/۱) كتاب الطهارة، فصل فى المسجد، ط: رشيديه.

الهندية : (۱۱۰/۱) كتاب الصلاة ، قبيل الباب الثامن فى صلاة الوتر ، ط: رشيديه .

(۲) عن أبي حرة الرقاشي عن عمه قال قال رسول الله ﷺ : ألا لاتظلموا ألا لايحل مال امرئ إلّا بطيب نفس منه . رواه البيهقي في شعب الإيمان والدار قطني في المجتبى . (مشكاة المصابيح : (۲۶۱/۱) كتاب البيوع ، باب الغصب والعارية ، ط: رحمانيه)

متولي المسجد ليس له أن يحمل سراج المسجد إلى بيته، وله أن يحمله من البيت إلى المسجد. (الهندية: (۴۶۲/۲) كتب الوقف، الباب الحادى عشر فى المسجد، الفصل الثانى، ط: رشيديه)

الخانية على هامش الفتاوى الهندية : (۲۹۴/۳) ، كتاب الوقف ، باب الرجل يجعل داره مسجداً ، ط: رشيديه .

میں آنے والوں کی تکلیف دہی کا۔(۱)

چلتا پھرتا تاجر

’’چلتا پھرتا مسافر‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۷۸)

چلتا پھرتا مسافر

چلتا پھرتا مسافر تاجر جو دور دراز علاقے میں جاتا ہے، اور کسی بھی مقام پر چند دن سے زائد نہیں ٹھہرتا بلکہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور علاقے جایا کرتا ہے تو جب تک وہ اپنے وطن واپس نہیں آئے گا یا کہیں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں کرے گا تب تک وہ قصر کرتا رہے گا۔(۲)

چلتی گاڑی میں نماز کا حکم

چلتی گاڑی میں بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے، ہاں اگر کوئی شخص چلتی گاڑی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں ہے، اور وقت کے اندر اسٹیشن پر اتر کر نماز پڑھنے کی کوئی صورت نہیں ہے، تو ایسی صورت میں عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الحشية السابقة رقم: ۳ فی الصفحة رقم: ۱۷۶. (من أراد أدنى مضرة للمسلمين)

(۲) وأمّا بيان مايصير المسافر به مقيماً: فالمسافر يصير مقيما بوجود الإقامة. والإقامة تثبت بأربعة أشياء: أحدها: صريح نية الإقامة، وهو أن ينوى الإقامة خمسة عشر يوماً فی مكانٍ واحدٍ، صالحٍ للإقامة، فلابدّ من أربعة أشياءٍ: نية الإقامة، ونية مدّة الإقامة، واتحاد المكان، وصلاحيته للإقامة.
(بدائع الصنائع: (۱/۹۷) كتاب الصلاة، فصل فی بيان مايصير المسافر به مقيماً، ط: سعيد)
الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلوة المسافر، ط: رشيديه.
حلبی كبير: (ص: ۵۳۹) فصل فی صلوة المسافر، ط: سهيل اكيدمی.

(۳) وإذا صلى قاعداً فی السفينة وهی تجری مع القدرة على القيام تجوز مع الكراهة عند أبی حنيفة رحمه الله وعندهما لا تجوز ...... وأجمعوا أنه لو كان بحال يدور رأسه لوقام تجوز الصلاة فيها قاعداً كذا فی الخلاصة. (الهندية: (۱/۱۴۳، ۱۴۴) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، قبيل الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشيديه)
الشامية: (۲/۱۰۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب فی الصلاة فی السفينة، ط: سعيد.
التاتارخانية: (۲/۳۶) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون فی الصلاة فی السفينة، ط: قديمی.

چمڑا

سور کی کھال کے علاوہ باقی جانوروں کی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے اور موزے پاک کھال سے ہی بنائے جاتے ہیں اس لئے بازار میں عام طور پر چمڑے کے جو موزے ملتے ہیں وہ پاک ہیں استعمال کرنا جائز ہے۔(١)

چمڑے کے موزے کے نیچے عام موزہ کا حکم

چمڑے کے موزوں کے اندر عام سوتی اور اونی موزے وغیرہ پہننا درست ہے۔(٢) اور ایسے چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

(١) وكل إهاب دبغ فقد طهر ...... إلّا جلد الخنزير والآدمي . (البحر الرائق : (١/ ٩٩ ، ١٠٠) كتاب الطهارة ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (١/ ٢٠٣ ، ٢٠٤) كتاب الطهارة ، باب المياه ، مطلب : في أحكام الدباغة، ط: سعيد .

الهندية : (٣/ ١١٥) كتاب البيوع ، الباب التاسع فيما يجوز بيعه و مالايجوز ، الفصل الخامس في بيع المُحرِم الصيدَ ، وفي بيع المحرمات ، ط: رشيديه .

ويمسح على الجورب المجلد وهو الّذي وضع الجلد على أعلاه ، وأسفله .(الهندية : (١/ ٣٢) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، ط: رشيديه)

الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (١/ ٤٦) كتاب الطهارة، فصل في المسح على الخفين، ط: رشيديه.

الشامية : (١/ ٢٦١) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(٢) ونقل من فتاوى الشاذي أنّ ما يلبس من الكرباس المجرد تحت الخف يمنع المسح على الخف لكونه فاصلاً وقطعة كرباس تلف على الرجل لايمنع ؛ لأنّه غير مقصود باللبس لكن يفهم ممّا ذكر في الكافي أنّه يجوز المسح عليه ؛ لأنّ الخف الغير الصالح للمسح إذا لم يكن فاصلاً فلأن لا يكون الكرباس فاصلاً أولىٰ . اهـ وقد وقع في عصرنا بين فقهاء الروم بالروم كلام كثير في هٰذه المسئلة فمنهم من تمسك بما في فتاوى الشاذي وأفتى بمنع المسح على الخف الّذي تحته الكرباس ...... ومنهم من أفتٰى بالجواز وهو الحق لما قدمناه عن غاية البيان . (البحر الرائق: (١/ ١٨١ ، ١٨٢) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد)

منحة الخالق على البحر الرائق: (١/ ١٨١)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

حلبي كبير : (ص: ١١٢) فصل في المسح على الخفين ، ط: سهيل اكيڈمی .

الشامية : (١/ ٢٦٩) ، كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

چندہ کی بقیہ رقم

اگر کسی علاقے میں کوئی مسافر آکر وفات پا گیا، اس کی تجہیز و تکفین کے لئے چندہ کیا گیا اس میں سے کچھ رقم بچ گئی تو اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر یہ معلوم ہے کہ بقیہ رقم کس نے دی ہے تو وہ رقم اس کو دے دی جائے، اور اگر بقیہ رقم کس نے دی ہے معلوم نہیں تو کسی غریب آدمی کی تجہیز و تکفین میں استعمال کی جائے، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو وہ رقم کسی غریب محتاج کو صدقہ کردے۔(۱)

چور نے مسافر کو قتل کر دیا

''مسافر کو قتل کر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۷۱)

چوڑائی پر مسح کرنا

اگر دونوں موزوں پر چوڑائی میں مسح کرے تو مسح ہو جاتا ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔ (۲)

---

(۱) رجل مات في مسجد قوم فقام أحدهم وجمع الدراهم، ففضل من ذلك شيئ إن عرف صاحب الفضل رده عليه، وإن لم يعرف كفن به محتاجاً آخر، وإن لم يقدر على صرفه إلى الكفن يتصدق به على الفقراء. (الهندية: (۱/۱٦۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيديه)

الخانية على هامش الهندية: (۱/۱۸۹) كتاب الصلاة، باب في غسل الميت وما يتعلق به من الصلاة على الجنازة والتكفين وغير ذلك، ط: رشيديه.

قلت: وفي مختارات النوازل لصاحب الهداية: فقير مات فجمع من النّاس الدراهم وكفنوه وفضل شيئ، إن عرف صاحبه يرد عليه، وإلّا يصرف إلى كفن فقير آخر أو يتصدق به. (الشامية: (۲/۲۰٦) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل في الكفن، مطلب في كفن الزوجة على الزوج، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/۱۱۳) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، قسم آخر في كيفية التكفين، ط: قديمي.

(۲) ولو مسح بثلاث أصابع موضوعة غير ممدودة يجوز ويكون مخالفاً للسنة كذا في منية المصلي. (الهندية: (۱/۳۳) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، ط: رشيديه)

وكذا لو مسح عليهما عرضاً جاز وكذا لو مسح بثلثة أصابع موضوعة وضعاً غير ممدودة يجوز أيضاً لما قلنا ولكنه يكون مخالفاً للسنة في جميع ذلك. (حلبي كبير: ص: ۱۱۰)، فصل في المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمی) =

چومنا

''گلے ملنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۵/۱۰۵)

چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات رہتی ہے

جہاں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات رہتی ہے وہاں نمازوں کے اوقات کا اندازہ کر کے نمازیں ادا کی جائیں۔مثلاً چوبیس گھنٹے کے دن رات ہوتے ہیں اس میں اندازہ سے پانچوں نمازوں کے اوقات الگ الگ متعین کر کے پانچوں وقت کی نماز ادا کریں،اسی طرح ماہ رمضان کی آمد اور روزے کی ابتداء اور انتہا کے اوقات کو بھی متعین کریں،یا ایسے علاقے کے لوگ ان کے ایسے قریبی علاقے کے اعتبار سے روزہ کی ابتداء اور انتہا کا حساب کریں جہاں معمول کے مطابق دن رات کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہے۔(۱)

مزید تفصیل کے لئے''طویل دن والے علاقوں میں روزے کا حکم'' کے عنوان کے تحت''روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا''ص۱۴۵ دیکھیں۔

= لو مسح عليهما عرضاً أجزأه ولكن يكون مخالفا للسنة . (التاتارخانية : (۱/۱۹۹) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، النوع الأول في صورة المسح وكيفيته و مقداره ، ط: قديمی)

(۱) قال الرملي في شرح المنهاج : ويجري ذلك فيما لو مكث الشمس عند قوم مدة ، قال في إمداد الفتاح قلت : وكذلك يقدر لجميع الأجال كالصوم والزكاة والحج والعدة وآجال البيع والسلم والإجارة ، وينظر ابتداء اليوم فيقدر كل فصل من الفصول الأربعة بحسب ما يكون كل يوم من الزيادة والنقص كذا في كتب الأئمة الشافعية ونحن نقول بمثله إذ أصل التقدير مقول به إجماعاً في الصلوات. (الشامية : (۱/۳۶۵) كتاب الصلاة ، مطلب في فاقد وقت العشاء ، ط: سعيد)

(قوله : وليس مثل اليوم) روى مسلم عن النواس بن سمعان قال : ذكر رسول الله ﷺ الدجّال و لبثه في الأرض أربعين يوماً ، يوم كسنة و يوم كشهر ويوم كجمعة وسائر أيّامه كأيّامكم قلنا فذلك اليوم الّذي كسنة يكفينا فيه صلاة يوم ؟ قال : لا ، قدروا له قدره اهـ . قال الأسنوي ويقاس عليه اليوم التاليان واستظهر الكمال وجوب القضاء استدلالاً بحديث الدجّال ، وتبعه ابن الشحنة في ألغازه وذكر في المنح أنّه المذهب ، ولاينوي القضاء لفقد وقت الأداء . (الطحطاوي على المراقي : ص: ۱۷۸) كتاب الصلاة ، ط: قديمی)

(البحر الرائق : (۱/۲۴۷) كتاب الصلاة ، ط: سعيد .

چیز لے لی قیمت ادانہ کرسکا

''قیمت ادانہ ہوسکی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۸۵/۲)

چیز ملی

جہاز ریل یا گاڑی وغیرہ میں اگر کسی کی کوئی چیز ملی ہے، تو اس کو اٹھا کر اپنے کام میں لانا جائز نہیں،، بلکہ مالک کو واپس کرنے کی نیت سے حفاظت سے رکھے اور اگر ممکن ہے تو اعلان بھی کرے، اگر اعلان اور انتظار کے بعد مالک کے ملنے سے مایوسی ہوگئی تو کسی مستحق زکوۃ آدمی کو صدقہ کردے، اور اگر خود محتاج اور زکوۃ کے مستحق ہے تو خود استعمال کرسکتا ہے۔

اگر صدقہ کرنے کے بعد مالک آجائے تو مالک کو بتادے کہ صدقہ کردیا ہے، اگر وہ اس پر راضی ہو جائے بہتر ورنہ اپنی جیب سے رقم دیدے، اور ثواب رقم دینے والے کو ملے گا۔(۱)

---

(۱) وإذا رفع اللقطة يعرّفها ......ويعرف الملتقط فی الأسواق والشوارع مدة يغلب على ظنه أن صاحبها لايطلبها بعد ذلک ...... ثمّ بعد تعريف المدة المذكورة ، الملتقط مخيّر بين أن يحفظها حسبة وبين أن يتصدّق بها ، فإن جاء صاحبها فأمضى الصدقة يكون له ثوابها وإن لم يمضها ضمن الملتقط ...... إن كان الملتقط محتاجًا ، فله أن يصرف اللقطة إلى نفسه بعد التعريف ، كذا فی المحيط وإن كان الملتقط غنيا لايصرفها إلى نفسه بل يتصدق . (الهندية : (۲۸۹/۲ ، ۲۹۱) كتاب اللقطة ، ط: رشيديه)

الشامية : (۲۷۸/۴ ـ ۲۸۰) ، كتاب اللقطة ، ط: سعيد .

المحيط البرهانی : (۱۷۲/۸) ، كتاب اللقطة ، الفصل الثانی فی تعريف اللقطة ومايصنع بها بعد التعريف ، ط : ادارة القرآن .

ح

حاجی پر قربانی کا حکم

''مسافر حاجی پر قربانی کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۵/۲)

حاجی حج کے سفر میں مرجائے

''حج کے سفر میں حاجی مرجائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۸۶/۱)

حاجی کی اقامت کی نیت

اگر حاجی ۲۳، ذی قعدہ کے بعد مکہ مکرمہ میں داخل ہوا اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی، تو اس کی نیت درست نہیں اور وہ مقیم نہیں ہوگا کیونکہ اس کو درمیان میں عرفات میں ضرور جانا ہے اس لئے اقامت صحیح ہونے کی شرط نہیں پائی جائے گی، اور وہ بدستور مسافر رہے گا اور قصر کرے گا البتہ مقیم امام کی اقتداء میں پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

حادثہ میں مسافر مرگیا

اگر مسافر ٹرین، بس وغیرہ سے گر کر مرجائے یا کٹ جائے یا ایکسیڈنٹ ہوجائے تو وہ آخرت کے اعتبار سے شہید ہوگا، دینوی اعتبار سے اس پر شہادت کے احکام جاری نہیں ہوں گے، یعنی اس کو غسل دینے کے بعد کفن پہنا کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کردیا جائے گا۔ (۲)

---

(۱) ذکر فی کتاب المناسک أن الحاج إذا دخل مکة فی أيّام العشر و نوی الإقامة نصف شهر لاتصح ؛ لأنّه لابدّ له من الخروج إلی عرفات فلایتحقق الشرط . (الهندية : (۱۴۰/۱) ، کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع: (۹۸/۱)، کتاب الصلاة، فصل فی بيان ما يصير به المسافر مقيماً، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۱۳۲/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

(۲) شهيد فی حکم الآخرة فقط ......والغريق إذا مات بالغرق ، والغريب إذا مات بالغربة . (الفقه الإسلامی و أدلّته : (۱۵۸۹/۲) المبحث الثامن صلاة الجنازة وأحکام الجنائز والشهداء والقبور ، المطلب الرابع فی الشهادة فی سبيل اللّٰه ، ط: رشيديه) =

حج سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچنے والا مقیم ہے یا مسافر

اگر حج سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچنے والا آدمی کا سات ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام ہو چکا ہے تو وہ مقیم ہے وہ مکہ مکرمہ، منی، عرفات اور مزدلفہ میں پوری نماز پڑھے گا قصر نہیں کرے گا۔

اور اگر سات ذی الحجہ تک پندرہ دن قیام نہیں ہوا بلکہ اس سے کم ہوا ہے تو وہ مسافر ہے مقیم نہیں ہے وہ مکہ مکرمہ، منی، عرفات اور مزدلفہ میں قصر کرے گا، البتہ اگر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو قصر نہیں کرے گا پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

= لو مات حتف أنفه أو تردى من موضع أو احترق بالنّار أو مات تحت هدم لايكون شهيدا أى فى حكم الدنيا وإلّا فقد شهد رسول الله ﷺ للغريق وللحريق والمبطون والغريب بأنّهم شهداء، فينالون ثواب الشهداء، كذا في البدائع . (البحر الرائق : (۱۹۶/۲) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط:سعيد)

ولما أطلق الشهيد بطريق الاتساع على الغريق والحريق والغريب و غيرهم مما كان لهم ثواب المقتولين . (مجمع الأنهر : (۲۳۳/۱) كتاب الصلاة ، باب الشهيد ، ط: دار إحياء التراث العربى ، بيروت)

(۱) ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكة و منى والكوفة والحيرة لايصير مقيماً وإن كان إحداهما تبعاً للآخر ...... يصير مقيماً . (الهندية : (۱۴۰/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

حين أتاها كان بينه و بين يوم التروية خمسة عشر يوماً أو أكثر فحينئذٍ يصير مقيماً ثمّ بالخروج إلى منى و عرفات لايصير مسافراً . (المبسوط للسرخسى : (۱۶۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

قوله: (لابمكة ومنى) أى لونوى الإقامة بمكة خمسة عشر يوماً فإنّه لايتم الصلاة؛ لأنّ الإقامة لاتكون في مكانين . (البحر الرائق : (۱۳۲/۲) ، كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

إذا نوى المسافر الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين ، فإن كانا مصراً واحداً أو قريه واحدة صار مقماً ؛ لأنّهما متحدان ...... وإن كانا مصرين نحو مكة و منى أو الكوفة والحيرة أو قريتين ، أو إحداهما مصراً والأخر قرية لايصير مقيماً ؛ لأنّهما مكانان متباينان حقيقةً و حكماً . (بدائع الصنائع : (۹۸/۱) كتاب الصلاة ، فصل فى صلاة المسافر ، فصل فى بيان ما يصير به المسافر مقيماً ، ط: سعيد)

حج کے سفر کے وقت کی دعا

حج کے لئے روانہ ہونے سے پہلے دوست احباب اور قریبی رشتہ داروں سے ملاقات کرے اور ان سے اپنا قصور معاف کرائے اور ان سے خیر و بھلائی کی دعا کی درخواست کرے جب گھر سے نکلنے کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے، اور جب دروازہ کے قریب آئے تو سورۂ انا انزلنا الخ پڑھے، اور جب گھر سے باہر آئے اپنی استطاعت کے مطابق کچھ صدقہ کرے اور آیت الکرسی پڑھے اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْاُضَلَّ اَوْاَزِلَّ اَوْاُزَلَّ اَوْاَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْاَجْهَلَ اَوْیُجْهَلَ عَلَیَّ".

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں، یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم ہو، یا جہالت کروں یا مجھ پر جہالت ہو۔

اگر اس دعا کے الفاظ یاد نہ ہوں تو مضمون اور مفہوم کے مطابق اپنی زبان میں دعا کرے، اور جہاز پر سوار ہوتے وقت بھی یہی دعا پڑھے۔ (۱)

---

(۱) وليتصدق بشيئ عند خروجه من منزله...... وإذا خرج من منزله فليقل اللّٰهم إنّي أعوذبک أن أضل أو أضل أ وأزل أو أزل أو أظلم أو أظلم أو أجهل أو يجهل عليّ. (فتح القدير: (۳۱۹/۲) كتاب الحج، مقدمة الموعودة، يكره الخروج إلى الحج إذا كره أحد أبويه، ط: رشيديه)

☜ وإذا أراد الخروج من باب منزله يقول: بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم، توكّلت على اللّٰه ربّ العرش العظيم لاحول ولا قوّة إلّا باللّٰه، استغفر اللّٰه وأتوب إليه، ثمّ قرأ " ﴿إنّا أنزلناه ......﴾ وختمها. (مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر: (۲٦۵/۱) كتاب الحج، باب، ط: دار الكتب العلمية، بيروت: ۱۴۱۰ھ، ۱۹۹۸م)

☜ فإذا بلغ باب داره قرأ: ﴿إنّا أنزلناه في ليلة القدر﴾. (فتح القدير: (۳۲۰/۲)، كتاب الحج، (المقدمة الموعودة) ط: المكتبة الرشيديه)

☜ إذا أراد الرجل أن يحج قالوا ينبغي أن يقضي ديونه ......و سنتهما أن يصلي ركعتين بسورة الإخلاص ويدعو بالدعاء المعروف للاستخارة عنه عليه السلام ثم يبدأ بالتوبة وإخلاص النية وردّ المظالم والاتحلال من خصومه ومن كل من عامله كذا في فتح القدير، وقضاء ما قصر في فعله من العبادات والندم على تفريطه والعزم على عدم العود إلى مثل ذلک ...... =

حج کے سفر میں حاجی مرجائے

اگر حج کے سفر کے دوران مسافر کا انتقال ہو جائے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

ا۔ جس سال حج فرض ہوا تھا اگر اسی سال حج کے لئے چلا گیا تھا، اور موت کی وجہ سے حج ادا نہیں کر سکا، تو اس صورت میں انتقال کے وقت حج بدل کرانے کے لئے وصیت کرنا واجب نہیں ہوگا۔

۲۔ اور اگر حج پہلے سے فرض ہو چکا تھا، اور تاخیر کر کے دوسرے کسی سال کو حج کے لئے جا رہا تھا کہ سفر کے دوران فوت ہو گیا، تو اس کے لئے حج بدل کرانے کی وصیت کرنا

= ويتجرد عن الرياء والسمعة والفخر ...... ويودع أهله و أخواته ويستحلهم ويطلب دعائهم ويأتيهم لذٰلک...... ويصلي ركعتين قبل أن يخرج من بيته . (الهندية : (۱/۲۱۹، ۲۲۰) كتاب المناسک ، الباب الأوّل في تفسير الحج و فرضيته و وقته و شرائطه الخ، ط: رشيديه)

ويستأذن أبويه و دائنه و كفيله ويودع المسجد بركعتين و معارفه و يستحلهم ويلتمس دعائهم ويتصدق بشيئ عند خروجه .(الشامية : (۲/۴۷۱) كتاب الحج ، مطلب في فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۲/۴۳۸ ، ۴۳۹) كتاب الحج ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، ط: ادارة القرآن كراچي .

يستحب أن يتصدق بشيئ من ماله قبل خروجه و بعده على الفقراء ...... ينبغي إذا أراد الخروج من منزله أن يصلي ركعتين ...... ويستحب أن يقرأ بعد سلامه آية الكرسي ولإيلاف قريش ...... يستحب أن يودع المسافر أهله و عياله وأقاربه و جيرانه وإخوانه ويلتمس منهم الدعاء ويستحل منهم ، ويتوصل إلى تطييب قلوبهم بمايقدر عليه ، فبذٰلک يخلصون له الدعاء...... إذا خرج من بيته يستحب أن يقول ما صح عن النبيّ ﷺ في ذٰلک و هو ما روته أم سلمة ، أنّ النبيّ ﷺ : كان إذا خرج من بيته قال : بسم الله توكلت على الله ، اللّٰه إنّي أعوذبک أن أضل أو أضلّ أو أزلّ أو أزلّ أو أظلم أو أظلم أو أجهل أو يجهل عليّ " ...... (البحر العميق : (۱/۴۵۹ ، ۴۶۱ ، ۴۶۳ ، ۴۶۷) الباب الخامس في أمور تتعلق بالسفر ، ط: مؤسسة الريّان ، المكتبة المكية)

ويتصدق بشيئ عند خروجه من منزله ...... وإذا كرج من منزله فليقل اللّٰهم إنّي أعوذبل أن أضل أو أضل ؤو ؤزلّ أو أزلّ أو أظلم أو أظلم أو أجهل أو يجهل عليّ . (فتح القدير : (۲/۳۱۹) كتاب الحج ، مقدّمة الموعودة ، يكره الخروج إلى الحج إذا كره أحد أبويه ، ط: رشيديه)

واجب ہوگا، اگر وصیت نہیں کرسکا تو پھر ورثاء اگر اپنی طرف سے حج بدل کرادیں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔(۱)

حج کے سفر میں موت آجائے

''سفر حج میں موت ہوجانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۷۶/۱)

حق برابر ہے

ریل یا جہاز میں یا ریلوے پلیٹ فارم پر یا ویٹنگ روم میں جہاں سب مسافروں کا حق برابر ہے اس میں کوئی اپنا کام کرنا جس سے دوسرے مسافروں کو تکلیف ہو جائز نہیں مثلاً گندگی پھیلانا، پھل وغیرہ کھا کر چھلکے بکھیر دینا، پان کی پیک یا سگریٹ کا دھواں اس طرح نکالنا جس سے دوسروں کو تکلیف ہو، سخت گناہ ہے، حدیث شریف میں ایسے کام کرنے والے پر لعنت کے الفاظ آچکے ہیں۔(۲)

---

(۱) خرج المكلّف إلى الحج و مات في الطريق و أوصى بالحج عنه ، إنّما تجب الوصية به إذا أخره بعد وجوبه ، أمّا لو حج عن عامه فلا . (الشامية : (۶۰۴/۲) ، كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب في حج الصرورة ، ط:سعيد)

☜ وإذا حج الرجل عن أبيه أو عن أمه حجة الإسلام من غير وصية أوصى بها الميت أجزأه إن شاء الله تعالىٰ . (كتاب المبسوط للسرخسي : (۱۷۸/۴) كتاب المناسك ، باب الحج عن الميت و غيره ، ط: رشيديه)

☜ ارشاد الساري إلى مناسك الملاعلي القاري : (ص: ۶۱۱ ـ ۶۱۴) باب الحج عن الغير ، ط:ا لإمدادية ، مكة المكرمة .

☜ غنية الناسك : (۳۲۲ ـ ۳۲۸) باب الحج عن الغير ، ط: ادارة القرآن .

(۲) عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "ملعون من ضارّ مؤمناً أو مكر به". (مشكاة المصابيح: (ص: ۴۲۸)، كتاب الآداب، باب ماينهى عنه من التهاجر، الفصل الثاني ط: قديمي)

☜ المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده .... الأولىٰ فيه : الحث على ترك أذى المسلمين بكل مايؤذي .... (عمدة القاري : (۲۱۸/۱) كتاب الإيمان ، باب : المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده ، ط: رشيديه)

☜ أن من أراد أدنى مضرة للمسلمين ابتلاه الله تعالىٰ في ماله و نفسه، ومن أراد نفعهم أصابه الله في نفسه و ماله خيراً. (المرقاة: (۱۱۲/۶) كتاب البيوع، باب الاحتكار، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

حنفی مسافر کے لئے شافعی مسلک پر عمل کرنا

حنفی مسلک کے مطابق مسافر کے لئے قصر کرنا واجب ہے، اور شافعی مسلک میں مسافر پر قصر کرنا واجب نہیں ہے بلکہ قصر نہ کرنا بہتر ہے۔(۱)

لہٰذا حنفی مسلک کے مسافر کے لئے شافعی مسلک پر عمل کرتے ہوئے سفر میں قصر نہ کرنا درست نہیں بلکہ ہر مسلک والوں کو اپنے اپنے مسلک کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔(۲)

باقی اگر ایسے مسافر نے تنہا نماز پڑھی ہے تو نماز ہو جائے گی اور گناہ بھی ہوگا۔(۳)

---

(۱) قال أصحابنا رحمهم الله : فرض المسافر فی كل صلاة رباعية ركعتان : و قال الشافعی رحمه الله تعالىٰ : فرضه أربع والركعتان رخصة . (المحيط البرهانی : (۲/۳۸۳) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، ط: ادارة القرآن)

قال الحنفية : القصر واجب عزيمة ، وفرض المسافر فی كل صلاة رباعية ركعتان لاتجوز له الزيادة عليهما عمداً . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲/۱۳۳۹) الباب الثانی : الصلاة ، الفصل العاشر ، أنواع الصلاة :المبحث الثالث ، صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

حلبی كبير : (ص: ۵۳۷) فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی .

(۲) قال من القنية فی كتاب الكراهية : ليس للعامی أن يتحول من مذهب إلی مذهب ، ويستوی فيه الحنفی والشافعی . الشامية : (۵/۴۸۱) ، كتاب الشهادات ، باب القبول و عدمه ، ط: سعيد)

و قالوا : المنتقل من مذهب إلی مذهب باجتهاد و برهان اثم يستوجب التعزير ، فبلااجتهاد و برهان أولىٰ . (البحر الرائق : (۶/۴۴۷) ، كتاب القضاء ، ط: رشيديه)

فتح القدير : (۶/۳۶۰) كتاب أدب القاضی ، ط: رشيديه .

(۳) وإن أثم ، فإن قعد فی الثانية قدر التشهد أجزأته والأخريان نافلة له ويصير مسيئًا لتاخير السلام . (حلبی كبير : (ص: ۵۳۹) كتاب الصلاة ، فصل المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی)

فإن أتمّ الرباعية وصلّی أربعا وقد قعد فی الركعة الثانية مقدار التشهد أجزأته الركعتان عن فرضه وكانت الركعتان الأخريان له نافلة ويكون مسيئًا ، وإن لم يقعد فی الثانية مقدار التشهد بطلت صلاته ؛ لاختلاط النافلة قبل إكمالها . (الفقه الإسلامی و أدلّته : (۲/۱۳۳۹) ، الفصل العاشر ، أنواع الصلاة ، المبحث الثالث : صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

الشاميه : (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد.

اور اگر امام بن کر نماز پڑھائی ہے تو مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی۔(۱)

حیض کی حالت میں سفر کا حکم

اگر کوئی عورت حیض کی حالت میں شوہر یا محرم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر روانہ ہوئی اور مسافت سفر طے کر کے مکۃ المکرّمۃ پہنچ گئی اور وہاں پہنچنے کے بعد حیض سے پاک ہوئی تو یہ عورت مکۃ المکرّمۃ (اللہ تعالیٰ اس کی عزت وشرف کو بڑھائے) میں رہتے ہوئے قصر نہیں کرے گی بلکہ پوری نماز پڑھے گی کیونکہ حیض کی حالت میں جو سفر کیا ہے شریعت میں اس کا اعتبار نہیں، گویا کہ وہ شرعی مسافت سفر طے کئے بغیر مکۃ المکرّمۃ پہنچ گئی۔(۲)

سفر کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر ہے، جب عورت اپنے وطن ہندوستان یا پاکستان وغیرہ سے چلی تو پاک تھی مگر سوا ستتر کلومیٹر جانے سے پہلے مثلاً پچاس کلومیٹر کے بعد حیض آ گیا تو حیض آنے سے پہلے اپنے شہر یا بستی کی آبادی سے نکلنے کے بعد راستہ میں قصر کرے

---

(۱) فلو أتمّ المقيمون صلاتهم معه فسدت ؛ لأنّه اقتداء المفترض بالمتنفل ، ظهيريه ، أى إذا قصدوا متابعته . (الشامية : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

☜ منحة الخالق على هامش البحر الرائق: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

☜ مسافر أمّ قوم مقيمين فلما صلى ركعتين نوى الإقامة لالتحقيق الإقامة بل ليتمّ صلاة المقيمين لا يصير مقيماً ولاينقلب فرضه أربعاً . (الخانية : (۱۶۹/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

(۲) والحائض إذا طهرت وقد بقى بينها و بين مقصدها أقل من ثلاثة أيّام تتمّ الصلاة هو الصحيح. (حلبى كبير : (ص: ۵۴۲) فصل فى صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمى)

☜ طهرت الحائض ، و بقى لمقصدها يومان تتمّ فى الصحيح كصبى بلغ بخلاف كافر أسلم......

(قوله : تتمّ فى الصحيح) كذا فى الظهيريه : قال : ط و كأنه لسقوط الصلاة عنها فيما مضى لم يعتبر حكم السفر فيه ، فلمّا تأهّلت للأداء ، اعتبر من وقته (قوله كصبى بلغ ...... الخ)أى فى أثناء الطريق وقد بقى لمقصده أقلّ من ثلاثة أيّام ، فإنّه يتمّ ولا يعتبر ما مضى لعدم تكليفه فيه .

☜ الشامية : (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

☜ منحة الخالق على البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

گی پوری نماز نہیں پڑھے گی۔(۱)

ایک حائضہ عورت گھر سے حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلی اور مکۃ المکرّمہ پہنچنے سے مثلاً تیس کلومیٹر پہلے حیض سے پاک ہوئی، تو چونکہ پاک ہونے کے بعد سوا ستتر کلومیٹر کی مسافت نہیں پائی گئی تو وہ مقیم ہے پوری نماز پڑھے گی۔

اگر حائضہ عورت مکۃ المکرّمہ پہنچنے سے سوا ستتر کلومیٹر پہلے پاک ہوگئی، تو چونکہ پاک ہونے کے بعد سوا ستتر کلومیٹر کی مسافت طے کی ہے تو وہ مسافر ہے قصر کرے گی پوری نماز نہیں پڑھے گی۔(۲)

اگر عورت حیض کی حالت میں گھر سے مکہ مکرمہ پہنچی اور پاک ہونے کے بعد سات ذی الحجہ تک مکۃ المکرّمہ میں پندرہ دن نہیں گزرے تو بھی یہ عورت قصر نہیں کرے گی، کیونکہ حیض کی حالت میں جو سفر کیا ہے شریعت میں اس کا اعتبار نہیں ہے

اگر عورت مکہ مکرمہ پہنچ کر پاک ہوئی اور اس کے بعد سات ذی الحجہ تک پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہری تو بھی وہ عورت مقیم ہے اور وہ پوری نماز ادا کرے گی قصر نہیں کرے گی۔(۳)

---

(۱) و في حكم السفر من فارق بيوت هو فيه من مصر أو قرية ناويا الذهاب إلى موضع بينه و بين ذلك الموضع المسافة المذكورة صار مسافراً . (حلبي كبير : (۵۳۶) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی)

□ التاتارخانية : (۴/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: ......)

□ الاختيار لتعليل المختار : (۸۴/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت .

(۲) حواله حاشيه نمبر ۲ رقم الصفحة: ۱۸۹ . (والحائض إذا طهرت وقد بقي بينها)

(۳) طهرت الحائض ، و بقي لمقصدها يومان تتمّ في الصحيح كصبي بلغ بخلاف كافر أسلم ......

(و قال العلامة الشامي تحت قوله : تتمّ في الصحيح) كذا في الظهيريه : قال : ط و كأنه لسقوط الصلاة عنها فيما مضى لم يعتبر حكم السفر فيه ، فلمّا تأهّلت للأداء ، اعتبر من وقته . (الدر مع الرد : (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، (فروع) ، ط: سعيد)

□ البحر الرائق : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

□ مراقي الفلاح : (ص: ۴۲۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي . =

اور اگر عورت پاکی کی حالت میں گھر سے مکہ مکرمہ پہنچی، اور پہنچنے کے پندرہ دن نہیں گزرے تو یہ عورت مسافر ہے، قصر کرے گی۔

اور اگر پاکی کی حالت میں گھر سے مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد سات ذی الحجہ سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس زائد دن ٹھہرے، تو وہ مقیم ہے، پوری نماز ادا کرے گی، اور اس صورت میں اگر شوہر ساتھ ہے تو بیوی کی نیت شوہر کی نیت کے تابع ہوگی۔(۱)

حیض کی حالت میں مسافر ہوتی ہے یا نہیں؟

عورت حیض کی حالت میں مسافر نہیں بنتی، البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد اگر سفر کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ باقی ہے تو مسافر بنے گی اور قصر کرے گی، اور

= طحطاوی علی الدر: (۳۳۷/۱) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ط: المکتبہ العربیۃ.

حلبی کبیر : (ص: ۵۴۲) فصل فی صلاۃ المسافر ، ط: سہیل اکیڈمی .

التاتارخانیۃ : (۱۵/۲) کتاب الصلاۃ ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاۃ المسافر ، نوع آخر فی بیان من لایصیر مقیما ، ط: قدیمی .

(۱) وذکر فی کتاب المناسک أن الحاج إذا دخل مکۃ فی أیّام العشر و نوی الإقامۃ خمسۃ عشر یوماً أو دخل قبل أیام العشر لکن بقی إلی یوم الترویۃ أقلّ من خمسۃ عشر یوماً ونوی الإقامۃ لایصحّ ؛ لأنّہ لابدّ لہ من الخروج إلی عرفات فلایتحقق نیۃ إقامتہ خمسۃ عشر یوماً فلایصحّ. (بدائع الصنائع : (۹۸/۱) کتاب الصلاۃ ، فصل فی صلاۃ المسافر ، فصل فی بیان مایصیر المسافر بہ مقیماً ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۱۳۲/۲) کتاب الصلاۃ باب المسافر ، ط: سعید.

تبیین الحقائق (۲۱۲/۱) کتاب الصلاۃ ، باب المسافر ، ط: سعید .

(والمعتبر نیۃ المتبوع) ؛ لأنّہ الأصل ، لا التابع کإمرأۃ ...... وعبد ...... وجندی . (الدر مع الرد : (۱۳۳/۲) باب صلاۃ المسافر ، مطلب فی الوطن الأصلی و وطن الإقامۃ ، ط: سعید)

ثمّ المعتبر فی السفر والاقامۃ نیۃ الأصل دون التبع ...... والزوج مع زوجتہ . (حلبی کبیر : (ص: ۵۴۱) فصل فی صلاۃ المسافر ، ط: سہیل اکیڈمی)

التاتار خانیۃ : (۱۱/۲) کتاب الصلاۃ ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاۃ المسافر ، نوع آخر فی بیان من لایصیر مقیماً ، الخ ، ط : قدیمی .

شامی : (۱۳۳/۲) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، ط: سعید .

اگر پاک ہونے کے بعد سفر کی مسافت سو اسّتر کلومیٹر سے کم ہے تو مسافر نہیں بنے گی اور پوری نماز پڑھے گی۔

مثلاً کوئی عورت حیض کی حالت میں (۸۰) اسی کلومیٹر دور جانے کی نیت سے گھر سے نکلی، اور پچاس کلومیٹر تک حیض کی حالت میں گذرنے کے بعد پاک ہوئی، اور آگے منزل تک صرف تیس کلومیٹر باقی ہے تو یہ مسافر نہیں ہوگی غسل کر کے پوری نماز پڑھے گی۔ البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد اگر مطلوبہ جگہ تک سو اسّتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے یا گھر سے نکلتے وقت پاک تھی راستہ میں ماہواری آگئی تو ان دونوں صورتوں میں مسافر ہے قصر کرے گی۔(۱)

---

(۱) طهرت الحائض، و بقي لمقصدها يومان تتمّ في الصحيح كصبي بلغ بخلاف كافر أسلم ......
(و قال العلامة الشامي تحت قوله : تتمّ في الصحيح) كذا في الظهيريه : قال : ط و كأنه لسقوط الصلاة عنها فيما مضى لم يعتبر حكم السفر فيه، فلمّا تأهّلت للأداء، اعتبر من وقته. (الدر مع الرد : (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، (فروع)، ط: سعيد)

- البحر الرائق : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.
- مراقي الفلاح : (ص: ۴۲۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي.
- طحطاوي على الدر : (۳۳۷/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبه العربية.
- حلبي كبير : (ص: ۵۴۲) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي.
- التاتارخانية : (۱۵/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما، ط: قديمي.

خ

خانہ بدوش

اگر خانہ بدوش کے علاوہ دوسرے لوگ جنگل کے سفر کے دوران کسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کریں گے تو وہ لوگ جنگل میں مقیم نہیں بنیں گے بدستور مسافر رہیں گے۔(۱)

البتہ اگر خانہ بدوش لوگ جنگل میں کسی جگہ پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کریں گے تو نیت صحیح ہو جائے گی اور وہ مقیم ہو جائیں گے اس لئے کہ وہ جنگلوں میں رہنے کے عادی ہوتے ہیں اور عام آدمی جنگلوں میں رہنے کے عادی نہیں ہوتے۔(۲)

خانہ بدوش کہاں سے مسافر ہوں گے

''خانہ بدوش'' یعنی خیموں میں رہنے والوں کے سفر کا آغاز اس وقت خیال کیا جائے گا جب وہ خیموں اور بچوں کے کھیلنے کے میدان، کوڑے کی جگہ یا جانوروں کے باڑہ سے آگے چلے جائیں۔

(۱) أمّا المكان الصالح للإقامة فهو موضع لبث و قرار في العادة ، نحو : الأمصار والقرىٰ ، فأما المفاوزة والجزيرة والسفينة فليست بموضع الإقامة . (تحفة الفقهاء : (۲/ ۱۵۱) باب صلاة المسافر ، بيان مايبطل به حكم السفر ، ط: دار الباز مكة .

شامي : (۲/ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

(۲) واختلف المتأخرون في الّذين يسكنون في الخيام والأخبية والفساطيط كالأعراب والأتراك والبرامكة الّذين في زماننا ، منهم من يقول : لم يكونوا مقيمين ، قال الشيخ شمس الأئمة السرخسي : الصحيح أنّهم مقيمون ، وفي الغياثية وعليه الفتوى . (التاتارخانية : (۲/ ۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: ادارة القرآن)

الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

مراقي الفلاح : (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي .

تحفة الفقهاء : (۲/ ۱۵۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، بيان ما يبطل به حكم السفر ، ط: دار الباز مكة .

اسی طرح اگر خیمہ اونچی جگہ پر ہے تو اس کے نشیب سے، اور اگر خیمہ نشیب میں ہے تو اس کی بلندی سے گزر رے جانے کے بعد سفر کا آغاز ہوگا، اور وادی کے عرض سے گزر جانے پر بھی سفر کا آغاز ہو جائے گا، اور یہ مسائل اس صورت میں ہیں جبکہ اس نشیب وفراز یا وادی کا رقبہ اعتدال کی حد سے زیادہ نہ ہو، اور اگر یہ رقبہ بہت زیادہ وسیع ہے تو صرف اس جگہ سے آگے جانے پر مسافر ہو جائے گا جہاں لوگ رات کو بات چیت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں مثلاً وہ مکانات جہاں جمع ہو کر بستی کے لوگ ایک دوسرے سے اپنی ضروریات حاصل کرتے ہیں۔(۱)

خانہ بدوشوں کی نیت

جو لوگ خانہ بدوش ہیں، اور ہمیشہ جنگلوں میں خیمے ڈال کر یا جھونپڑی میں رہتے ہیں، ان کے لئے خیمے اور جھونپڑی اقامت کی جگہ ہیں اس لئے یہ لوگ ہمیشہ نماز پوری چار رکعت پڑھیں گے، عام طور پر یہ لوگ ایک بستی سے دوسری بستی کی طرف منتقل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہاں اگر ایسے لوگ ایک دم اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ مسافت کے ارادہ سے خیمہ بستی سے نکل جائیں گے تو مسافر ہوں گے اور قصر کریں گے جب تک کہ کسی جگہ پر جا کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کریں۔(۲)

خبر گیری کرنا

اگر کوئی شخص جہاد یا حج وغیرہ کے سفر پر گیا ہے تو اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کی

---

(۱) وفي حكم السفر من فارق بيوت موضع هو فيه من مصر أو قرية ناويا الذهاب إلى موضع بينه و بين ذلك الموضع المسافة المذكورة صار مسافراً . (حلبي كبير : (ص: ۵۳۶) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

وإذ كان ساكناً في الأخبية (الخيام) فلابدّ من مجاورتها ، وإذا كان مقيما على ماء أو محتطب فلابدّ من مفارقته ، مالم يكن المحتطب واسعاً جداً ...... وإلّا فالعبرة بمجاوزة العمران . (الفقه الإسلامي وأدلّته : ۲/ ۱۳۵۱) الباب الثاني : الصلاة ، المبحث الثالث : صلاة المسافر ، ثالثا : شروط قصر الصلاة ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/ ۱۲۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(۲) انظر الحاشية رقم: ۲، ۱ على الصفحة السابقة رقم: ۱۹۳ . (۲، أمّا المكان، ۱، وفي حكم السفر)

خبر گیری کرنا، ان کی ضروریات پوری کر دینا بھی ایسا عمل ہے کہ اس سے انسان جہاد یا حج کے ثواب میں حصہ دار ہو جاتا ہے۔ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْجَهَّزَ حَاجًا اَوْ خَلَّفَهُ فِيْ اَهْلِهِ أو أفطر صائماً كان له مثل أجورهم من غير أن ينقص من أجورهم شيئ"(۱)

ترجمہ: جو شخص کسی مجاہد کو جہاد کے لئے تیار کرے، یا کسی حاجی کو حج کے لیئے تیار کرے (یعنی اس کے اسباب فراہم کرنے میں مدد دے) یا اس کے پیچھے اس کے گھر کی دیکھ بھال کرے یا کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے تو اس کو ان سب لوگوں جتنا ثواب ملتا ہے، اور ان لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔

خدمت کا ثواب

سفر کے ساتھیوں کا امیر وہ ہے جو ہم سفر ساتھیوں کی خدمت کرتا ہے اور جس نے سفر کی حالت میں خدمت میں پیش قدمی کی تو فضیلت اور ثواب میں اس سے کوئی دوسرا سبقت نہیں کرسکتا، سوائے اس مرد مجاہد کے جس نے میدان جنگ میں جام شہادت نوش کیا وہ فضیلت اور ثواب میں سبقت کرے گا۔(۲)

---

(۱) ولفظ ابن خزيمة والنسائي: من جهّز غازياً أو جهّز حاجًّا أو خلفه في أهله أو فطر صائماً كان له مثل أجورهم من غير أن ينقص من أجورهم شيئٌ ...... (مرقاة المفاتيح: (۲۵۷/۴) كتاب الصوم، باب: أي في مسائل متفرقة من كتاب الصوم، الفصل الثاني، ط: امداديه ملتان)

من جهّز غازيًا في سبيل الله، أو خلفه في أهله، كتب له مثل أجره حتّى إنّه لاينقص من أجر الغازي شيئ. (مشارع الأشواق إلى مصارع العشاق لابن النحاس: (ص: ۳۰۴) الباب الحادي عشر في فضل تجهيز الغزاة في سبيل الله وخلفهم في أهلهم، ط: دار البشائر الإسلامية)

الصحيح البخاري: (۳۹۸/۱) كتاب الجهاد والسير، باب فضل من جهّز غازيًا، ط: قديمي.

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قيل يا رسول الله! ما يعدل الجهاد في سبيل الله؟ قال: لاتستطيعونه، فأعادوا عليه مرتين أو ثلاثاً كل ذلك يقول: لاتستطيعونه، ثم قال: مثل المجاهد في سبيل الله كمثل الصائم القائم القانت بآيات الله لايفتر من صلاة ولاصيام حتى يرجع المجاهد في سبيل الله،=

خوش آمدید کہنا

حدیث شریف میں سفر سے آنے والے کو ''خوش آمدید'' کہنے کا ذکر ہے۔(۱)

خوف کے وقت کی دعا

اگر کسی موقع پر دشمن وغیرہ سے اچانک نقصان پہنچنے کا خوف ہوتو ''سورۃ لایلٰف قریش'' آخر تک پوری سورت پڑھے۔

حضرت ابوالحسن قزوینی فرماتے ہیں کہ یہ سورت ہر نقصان و مضرت سے امان دینے والی ہے، آزمودہ ہے۔(۲)

خیال رکھے

''سفر میں ان چیزوں کا خیال رکھے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۹۶/۱)

= رواه البخاری و مسلم . (مشارع الأشواق إلى مصارع العشاق لابن النحاس : (ص: ۱۴۹) ، فصل فی أنّ أحداً لایستطیع عملا یعدل الجهاد فی سبیل اللّٰه ، ط: دار البشائر الإسلامیة)

☜ وعن سهل بن سعد رضی اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : سید القوم فی السفر خادمهم، فمن سبقهم بخدمة لم یسبقوه بعمل إلّا الشهادة ، رواه البیهقی فی شعب الإیمان . (مشكاة المصابیح : (ص: ۳۴۰) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثالث ، ط: قدیمی)

(۱) قالت عائشة رضی اللّٰه عنها : قال النبیّ ﷺ لفاطمة : مرحبا یا بنتی و قالت أمّ هانئ جئت إلى النبیّ ﷺ فقال : مرحبا بأمّ هانئ . (صحیح البخاری : (۹۱۲/۲) ، كتاب الآداب ، باب قول الرجل مرحبا، ط: قدیمی)

☜ سنن الترمذی : (۱۰۲/۱) أبواب الاستئذان والادب عن رسول اللّٰه ﷺ ، باب ما جاء فی مرحبا، ط: قدیمی .

☜ الصحیح لمسلم : (۲۴۸/۱) كتاب الصلاة ، باب استحباب صلاة الضحٰی ، ط: قدیمی.

(۲) وإن خاف من عدوّ أو غیره فقراءة ﴿ لإیلاف قریش ﴾ أمان من كل سوء . مجرّب . (حصن حصین : (ص: ۱۲۴) دعاء رخصة المسافر ، ط: مجتبائی ، دهلی)

☜ ویستحب أن یقرأ سورة ﴿ لإیلاف قریش ﴾ : فقد قال الإمام السید الجلیل أبو الحسن القزوینی الفقیه الشافعی صاحب الكرامات الظاهرة والأحوال الباهرة والمعارف المتظاهرة : إنّه أمان من كل سوء " . (الأذكار للنووی : (۴۸۶/۱) كتاب أذكار المسافر ، باب أذكاره عند إرادته الخروج من بیته ، ط: دار ابن حزم)

د

دارالاقامۃ میں رہنے والوں کا حکم

’’ہاسٹل میں رہنے والوں کا حکم‘‘ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۷۶/۲)

دارالحرب

اگر کوئی شخص دارالحرب میں ’’ویزا‘‘ لے کے داخل ہوا، اور ٹھہرنے کی جگہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کی تو اس کی نیت صحیح ہے، اور وہ مقیم ہوجائے گا۔ (۱)

اگر دارالحرب میں رہنے والا کوئی کافر دارالحرب میں ہی مسلمان ہوا، اور کافروں کو اس کے اسلام لانے کی خبر ہوئی، اور وہ لوگ اسے قتل کرنے کے لئے تلاش کرنے لگے، اور وہ خوف وڈر کی وجہ سے سوا ستتر کلومیٹر کے سفر کا ارادہ کر کے وہاں سے بھاگ گیا تو مسافر ہوجائے گا، اگر چہ کسی جگہ ایک مہینہ تک یا اس سے بھی زیادہ چھپا ہوا رہے، اس لئے کہ اب وہ ان کے ساتھ لڑنے والا ہوگیا۔ (۲)

---

(۱) ومن دخل دار الحرب بأمان ونوى الإقامة في موضع الإقامة صحت نيته، كذا في الخلاصة.(الهندية: (۱/ ۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الخانية على هامش الهندية : (۱/ ۱۶۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

طحطاوي على المراقي : (ص: ۴۲۶) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمي .

(۲) الكافر في دار الحرب إذا أسلم ولم يتعرضوا له فهو على إقامة لعدم مايزيلها ، ولو خاف ففرّ منهم يريد سفر ثلاثة أيّام لم تعتبر نيته ، هٰكذا وقع في الخلاصة ، و فتاوى قاضي خان ، ولعل المراد لم تعتبر نية الإقامة بعد ذٰلك ، وإلّا فقد ذكر السروجي عن الذخيرة : أن الأسير إذا انفلت من العدوّ فوطن نفسه على إقامة نصف شهر في غار أو نحوه ، قصر ؛ لأنه محارب للعدو وكذا لو أسلم فهرب منهم ، وطلبوه ليقتلوه فخرج هارباً مسيرة السفر ، انتهى ، فهٰذا يدلّ على أنّه يقصر . (حلبي كبير : (ص: ۴۶۵) فصل في صلاة المسافر ، ط: قديمي)

الهندية: (۱/ ۱۴۰)، كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

التاتارخانية : (۲/ ۱۰ ، ۱۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، النوع آخر في بيان المواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة والّتي لا تصح ، ط: قديمي .

اگر کوئی شخص ویزا لے کر دارالحرب میں داخل ہوا تھا، اور وہ وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت سے مقیم بن گیا تھا، پھر اس کے بعد دارالحرب والے اپنا عہد و پیمان توڑ کر اس کے قتل کرنے کے درپے ہو گئے اور وہ ڈر و خوف کی وجہ سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے سفر کا ارادہ کر کے وہاں سے بھاگ گیا تو وہ مسافر ہو جائے گا، اگر چہ کسی جگہ ایک مہینہ تک یا اس سے بھی زیادہ دن چھپا ہوا رہے۔(۱)

اگر مسلمانوں میں سے کوئی شخص دارالحرب کے کسی شہر میں مقیم تھا جب وہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنا چاہا تو یہ اسی شہر میں کہیں چھپ گیا تو یہ شخص پوری نماز پڑھے گا اس لئے کہ وہ اس شہر میں مقیم تھا اور جب تک وہاں سے باہر نہ نکلے گا مسافر نہ ہوگا۔(۲)

---

(۱) الكافر في دار الحرب إذا أسلم ولم يتعرضوا له فهو على إقامة لعدم مايزيلها ، ولو خاف ففرّ منهم يريد سفر ثلاثة أيّام لم تعتبر نيته ، هٰكذا وقع في الخلاصة ، و فتاوى قاضي خان ، ولعل المراد لم تعتبر نية الإقامة بعد ذٰلك ، وإلّا فقد ذكر السروجي عن الذخيرة : أن الأسير إذا انفلت من العدوّ فوطن نفسه على إقامة نصف شهر في غار أو نحوه ، قصر ؛ لأنه محارب للعدو وكذا لو أسلم فهرب منهم ، وطلبوه ليقتلوه فخرج هارباً مسيرة السفر ، انتهى ، فهٰذا يدلّ على أنّه يقصر . (حلبي كبير : (ص: ۴۶۵) فصل في صلاة المسافر ، ط: قديمى)

الهندية: (۱/ ۱۴۰)، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية : (۲/ ۱۰ ، ۱۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، النوع آخر في بيان المواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة والّتي لا تصح ، ط: قديمى .

(۲) وكذا المستأمن إذا غدروا به فطلبوه ليقتلوه ، وإن كان واحد من هٰؤلاء مقيماً بمدينة من أهل الحرب فلما طلبوه ليقتلوه ، اختفى فيها فإنه يتم الصلاة ؛ لأنّه كان مقيما بهٰذه البلدة فلايصير مسافرا مالم يخرج منها ، وكذٰلك إن خرج منها يريد مسيرة يوم أو يومين ؛ لأن المقيم لايصير مسافراً بنية الخروج إلى مادون مسيرة السفر ...... وكذٰلك لو كان أهل مدينة من أهل الحرب أسلموا فقاتلهم أهل الحرب ، وهم مقيمون في مدينتهم ، فإنّهم يتمّون الصلاة . (التاتارخانية : (۲/ ۱۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة والّتي لاتصحّ ، ط: قديمى)

الهندية: (۱/ ۱۴۰) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

الحلبي الكبير : (ص: ۴۶۵) فصل في صلاة المسافر ، ط قديمى .

المحيط البرهاني: (۲/ ۳۹۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مواضع الّتي تصحّ نية الإقامه فيها والّتي لاتصح نية الإقامة منها وممّا يتصل بهٰذا النوع ، ط: ادارة القرآن .

اگر دارالحرب میں سے کسی ایک شہر کے لوگ مسلمان ہو گئے اور دارالحرب کے لوگوں نے ان سے لڑائی شروع کر دی، جو لوگ مسلمان ہو گئے ہیں تو اگر وہ اپنے شہر ہی میں ہیں تو پوری نماز پڑھیں گے۔(۱)

اگر دارالحرب والے مسلمانوں سے لڑائی کرنے کے بعد مسلمانوں کے شہر پر غالب آجائیں اور وہ مسلمان سوا ستتر کلومیٹر سے کم مسافت کے ارادہ سے وہاں سے نکل جائیں تب بھی وہ پوری نماز پڑھیں گے، اور اگر سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے سفر کا ارادہ کر کے نکلے ہیں تو نماز میں قصر کریں گے۔(۲)

(۱) وكذا المستأمن إذا غدروا به فطلبوه ليقتلوه ، وإن كان واحد من هٰؤلاء مقيماً بمدينة من أهل الحرب فلما طلبوه ليقتلوه ، اختفى فيها فإنه يتم الصلاة ؛ لأنه كان مقيما بهٰذه البلدة فلايصير مسافرا مالم يخرج منها ، وكذٰلک إن خرج منها يريد مسيرة يوم أو يومين ؛ لأن المقيم لايصير مسافراً بنية الخروج إلى مادون مسيرة السفر ...... وكذٰلک لوكان أهل مدينة من أهل الحرب أسلموا فقاتلهم أهل الحرب ، وهم مقيمون في مدينتهم ، فإنهم يتمون الصلاة . (التاتارخانية : (۲/ ۱۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة والّتي لاتصحّ ، ط: قديمى)

الهندية: (۱/ ۱۴۰) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

الحلبي الكبير : (ص: ۴۶۵) فصل في صلاة المسافر ، ط قديمى .

المحيط البرهاني : (۲/ ۳۹۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مواضع الّتي تصحّ نية الإقامه فيها والّتي لاتصح نية الإقامة منها وممّا يتصل بهٰذا النوع ، ط: ادارة القرآن .

(۲) وكذٰلک إن غلبهم أهل الحرب على مدينتهم فخرجوا منها يريدون ثلاثة أيّام قصروا الصلوة. (التاتارخانية : (۲/ ۱۱) ، كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصحّ فيها نية الإقامة ، والّتي لا تصح، ط: قديمى)

الهندية : (۱/ ۱۴۰) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

المحيط البرهاني: (۲/ ۳۹۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصح نية الإقامة فيها والّتي لاتصحّ نية الإقامة فيها وممّا يتصل بهٰذا النوع ، ط: ادارة القرآن .

انظر الحاشية السابقة [رقم : ۱] على الصفحة ۱۸۸ .

اگر یہ مسلمان پھر اپنے شہر میں واپس آجائیں اور مشرکین اس شہر میں آنے سے ان کا تعرّض نہ کریں تو پوری نماز پڑھیں گے۔(۱)

اگر مشرکین لڑائی کے بعد مسلمانوں کے شہر پر غالب آجائیں اور اقامت اختیار کرلیں پھر مسلمان اپنے شہر کی طرف واپس ہوں اور مشرکین اس کو خالی کردیں، تو یہ دیکھا جائے گا کہ اگر مسلمان اس شہر میں اپنے گھر و مکانات بنالیتے ہیں اور وہاں سے نکلنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے تو وہ دارالاسلام سمجھا جائے گا اور اس میں پوری نماز پڑھیں گے اور اگر وہاں گھر وغیرہ تعمیر کرنے کا خیال نہیں ہے بلکہ ایک مہینہ ٹھہر کر دارالاسلام میں آنے کا ارادہ ہے تو نماز قصر کریں گے۔

اگر مسلمانوں کا لشکر دارالحرب میں لڑنے کے لئے داخل ہوا، اور کسی شہر پر غالب آگیا، اور اس میں اپنے گھر وغیرہ تعمیر کرلئے تو پوری نماز پڑھیں گے۔(۲)

دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ ہوا

''اسلامی فوج نے دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ کرلیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۶۰)

(۱، ۲) فإن عادوا إلى مدينتهم ولم يكن المشركون عرضوا لها، يعني لمدينتهم أتمّوا فيها الصلاة؛ لأنّ مدينتهم كانت دار الإسلام حين أسلموا وكانت موضع إقامة لهم مالم تعرض المشركون فهي وطن أصلي في حقهم فيتمّون الصلاة إذا وصلوا إليها، وإن كان المشركون غلبوا على مدينتهم و قاموا فيها، ثمّ إنّ المسلمون رجعوا إليها، وخلى المشركون عنها، فإن كانوا اتخذوها داراً و منزلاً، ولايبرحونها فصارت دار الإسلام، يتمّون فيها الصلاة؛ لأنّها صارت في في حكم دار الحرب حين غلب المشركون وحين ظهر المسلمون عليها وعزموا على المقام فيها فقد صارت دار الإسلام، ونية المسلم الإقامة في دار الإسلام صحيحة، وإن كانوا لايريدون أن يتخذوها داراً ولكن يقيمون فيها شهراً ثمّ يخرجون إلى دار الإسلام يقصرون الصلاة فيها، وكذٰلك عسكر من المسلمين دخلوا دار الحرب، فغلبوا على مدينة فإن اتخذوها داراً، فصارت دار الإسلام يتمّون فيها الصلاة. (التاتارخانية: (۲/ ۱۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصح فيها نية الإقامة والّتي لا تصحّ، ط: قديمي)

المحيط البرهاني: (۲/ ۳۹۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر نوع آخر في بيان المواضع الّتي تصح نية الإقامة فيها والّتي لا تصحّ نية الإقامة فيها، ط: ادارة القرآن.

الهندية: (۱/ ۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

داماد، سسرال میں کیا قصر کرے گا

اگر مرد کا سسرال سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور ہے تو اگر یہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے سسرال جائے گا تو مسافر ہوگا اور قصر کرے گا، اور اگر بیوی کی رخصتی ہو چکی ہے اور وہ پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت سے والدین سے ملنے آئے گی تو وہ بھی مسافر ہوگی اور قصر کرے گی، اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت سے آئے گی تو پوری نماز پڑھے گی۔ (۱)

دب جائے

''مسافر اگر عمارت کے ملبہ میں دب جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۴۷)

درود پڑھیں

قصر نماز میں بھی دو رکعت پر بیٹھ کر پہلے التحیات پڑھ کر درود شریف پڑھیں پھر اس

---

(۱) من جاوز بیوت مصره مریداً سیراً وسطاً ثلاثة أيّام في بر أو بحرٍ أو جبل قصر الفرض الرباعي ...... حتى يدخل مصره أو ينوي الإقامه نصف شهر ببلد أو قريةٍ ...... (البحر الرائق: (۲/۱۲۸ ـ ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/۵ ـ ۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أدنى مدة السفر الّذي يتعلق به قصر الصلاة، و نوع آخر في بيان مدة الإقامة، ط: قديمي.

الحلبي الكبير: (ص: ۴۶۱ ـ ۴۶۵) فصل في صلاة المسافر، ط: قديمي.

وطن الإقامة ما ينوي فيه الإقامة خمسة عشر يوماً فصاعداً أو لم يكن مولده ولا له به أهل، و وطن السفر ماينوي فيه الإقامة أقلّ من خمسة عشر يوماً، وليس مولده ولا له به أهل ويسمّى وطن السكنى أيضاً ...... ثمّ الأصلي ينتقض بمثله حتى لو كان له وطن أصلي فانتقل عنه واستوطن غيره خرج عن كونه وطناً له حتى لو دخله بعد ذلك لايلزمه الإتمام مالم ينو الإقامة. (الحلبي الكبير: (ص: ۴۶۸، ۴۶۹) فصل في صلاة المسافر، الرابع في الوطن، ط: قديمي)

الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

المحيط البرهاني: (۲/۴۰۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر مقيماً بدون نية الإقامة، ط: ادارة القرآن.

کے بعد دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کریں، بالکل فجر کی فرض نماز کی طرح قصر نماز ادا کریں، ان دونوں کی ادائیگی میں کوئی فرق نہیں ہے۔(۱)

دریا میں رہنے والے کہاں سے مسافر ہوں گے؟

اگر کوئی شخص دریائی علاقہ میں رہتا ہے تو جب تک دریائی علاقے (لنگر انداز ہونے کی جگہ) سے باہر نہیں نکل جائے گا تو وہ مسافر نہیں ہوگا۔(۲)

دعائے خوف

''خوف کے وقت کی دعا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۹۶)

دعائے رخصت

''رخصت کرتے وقت کی دعا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۲۹)

دعائیں سفر کے دوران پڑھنے کی

''سفر کے دوران پڑھنے کی دعائیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۳۱۴)

---

(۱) وفرض المسافر في الرباعية ركعتان كذا في الهداية، والقصر واجب عندنا، كذا في الخلاصة، فإن صلّى أربعاً و قعد في الثانية قدر التشهد أجزأته والأخريان نافلة و يصير مسيئاً لتأخير السلام، وإن لم يقعد في الثانية قدرها بطلب كذا في الهداية. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۲/۱۲۸ - ۱۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۲/۱۲۳ - ۱۲۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۲) (قوله: من خرج من عمارة موضع إقامته) أراد بالعمارة مايشمل بيوت الأخبية؛ لأنّ بها عمارة موضعها، قال في الإمداد: فيشترط مفارقتها ولو متفرقة وإن نزلوا على ماء أو محتطب يعتبر مفارقته، كذا في مجمع الروايات. (شامي: (۲/۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي.

الحلبي الكبير: (ص: ۶۲۶) فصل في صلاة المسافر، الثاني فيما يصير به المقيم مسافراً، ط: قديمي.

دعوت کرنا

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا گائے ذبح کی''۔(۱)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سفر سے واپس آنے کے بعد ضیافت کرنا اور لوگوں کو اپنے کھانے وغیرہ پر بلانا مسنون ہے اس سے لطف وسرور میں اضافہ ہوگا، اور باہمی محبت اور تعلق میں مزید استحکام پیدا ہوگا، لیکن دعوت پر جانے کے لئے ہدیہ اور تحائف پیش کرنے کو ضروری اور لازم سمجھنا غلط ہے، اور یہ مسنون طریقہ نہیں ہے۔

سفر میں روانگی کے وقت بھی دعوت کرنا بہتر ہے، کیونکہ دعوت باہمی الفت ومحبت کے اظہار اور اس کو مضبوط اور پختہ کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔(۲)

---

(۱) عن جابر قال : لما قدم النبیّ ﷺ المدینة نحر جزوراً ، أو بقرة . (سنن أبی داؤد : (۲/ ۱۷۰) کتاب الأطعمة عند القدوم من السفر ، ط: رحمانیه)

مشکاة المصابیح : (ص: ۳۳۹) باب آداب السفر، ط: قدیمی .

(۲) السنة لمن قدم من السفر أن یضیف بقدر وسعه ذکره الطیبی . و قال ابن الملک الضیافة سنة بعد القدوم . (مرقاة المفاتیح : (۷/ ۳۳۲) باب آداب السفر ، الفصل الأول ، قبیل : الفصل الثانی ، ط: امدادیه ملتان)

(قوله إذا کان لأهل بیته) أفاد أنّ ما ذکره المصنف فی الولائم و أنواعها أحد عشر نظمها بعضهم فی قوله :

إن الولائم عشره مع واحد — من عدّها قد عزّ فی أقرانه
فالخرس عند نفاسها و عقیقة — للطفل و الإعذار عند ختانه
و لحفظ قرآن و آداب لقد — قالوا الحذاق لحذقه و بیانه
ثم الملاک لعقده و ولیمة — فی عرسه فاحرص علی إعلانه
و کذٰلک مأدبة بلا سبب یری — و وکیرة لبنائه لمکانه
و نقیعة لقدومه و وضیمة — لمصیبة و تکون من جیرانه
و لأوّل الشهر الأصم عتیرة — بذبیحة جاء ت لرفعة شأنه

(شامی : (۶/ ۱۲) کتاب الإجارة ، ط: سعید)

دفن کا حکم

اگر مسافر کو سفر کے دوران کسی میت کو دفن کرنے کا موقع ہے تو دفن میں شریک ہو جائے ثواب ملے گا، اور اگر جلدی ہے دفن میں شریک ہونے کی صورت میں سفر میں پریشانی ہوگی تو دفن میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے گناہ نہیں ہوگا۔ (۱)

دن بڑا ہو

''ہوائی سفر میں دن چھوٹا ہو یا بڑا ہو جائے تو؟'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۹۲)

دن بڑا ہو یا چھوٹا تو مسافر کیا کرے

وہ ممالک جہاں معمول کے خلاف دن کافی بڑے ہوتے ہیں مثلاً لیپ لینڈ وغیرہ، یہ وہ ملک ہے جہاں عام طور پر ۲۲، ۲۳ گھنٹے کے دن ہوتے ہیں تو ایسے ملک میں اگر کوئی مسافر رمضان المبارک کے مہینہ میں پہنچا تو وہاں سورج غروب ہونے کے بعد ہی اس کے لئے افطار کرنا جائز ہوگا اپنے ملک کے سورج غروب کے وقت کا اندازہ کر کے

---

(۱) أن أباهريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من شهد الجنازة حتى يصلي فله قيراط، ومن شهد حتى تدفن كان له قيراطان، قيل وما القيراطان؟ قال: مثل الجبلين العظيمين.
(الصحيح للبخاري: (۱/۱۸۰) كتاب الجنائز، باب من انتظر حتى تدفن، ط: قديمي)
☜ صحيح المسلم: (۱/۳۰۷) كتاب الجنائز، باب فضل الصلاة على الجنازة وأتباعها، ط: قديمي.
☜ سنن أبي داؤد: (۲/۹۸) كتاب الجنائز، باب فضل الصلاة على الجنازة، ط: رحمانيه.
☜ دفن الميت فرض على الكفاية كذا في السراج الوهاج. (الهندية: (۱/۱۶۵) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس في القبر والدفن والنقل من مكان إلى آخر، ط: رشيديه)
☜ شامي: (۲/۲۳۳) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت، ط سعيد.
☜ والكلام في الدفن في مواضع بيان وجوبه ...... أمّا الأوّل فالدليل على وجوبه توارث النّاس من لدن آدم صلوات الله عليه إلى يومنا هذا مع النكير على تاركه وذا دليل الوجوب إلّا أنّ وجوبه على سبيل الكفاية حتّى إذا قام به البعض سقط عن الباقين لحصول المقصود. (بدائع الصنائع: (۱/۳۱۸) كتاب الصلاة، فصل: والكلام في الدفن، ط: سعيد)

افطار کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

اگر دن چوبیس گھنٹے سے بھی زائد لمبے ہوں تو ۲۴ گھنٹے پورا ہونے سے اتنا پہلے افطار کرلے کہ اس میں ضرورت کے بقدر کھاپی لے اور افطار کرسکے، لیکن اگر اتنے طویل دن میں روزہ پورا کرنے میں مسافر کو یا مریض کے مرض میں اضافہ، یا اسے اپنی ہلاکت کا اندیشہ وہ تو روزہ توڑ دینا جائز ہوگا۔(۲)

اور اگر برداشت کرسکتا ہو پھر بھی توڑ دیا تو گنہگار رہوگا، اور یہ حکم اس وقت ہے جب کہ صبح صادق کے بعد اس نے سفر کی ابتداء کی ہو، اور اگر صبح صادق سے پہلے ہی سفر شروع کرچکا تھا، اور اس نے روزہ رکھنے کی نیت کرلی تھی اور بعد میں توڑ دیا تو گناہ نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) هو لغة إمساك عن المفطرات الآتية حقيقة أو حكماً...... في وقت مخصوص و هو اليوم . (قوله : وهو اليوم) أي اليوم الشرعي من طلوع الفجر إلى الغروب ...... والمراد بالغروب زمان غيبوبة جرم الشمس بحيث تظهر الظلمة في جهة الشرق ، قال ﷺ : إذا أقبل الليل من ههنا فقد أفطر الصائم . (الدر مع الرد : (۲/ ۳۷۱) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (۲/ ۷۷) كتاب الصوم ، فصل : وأمّا شرائطها ، ط: سعيد .

الهندية: (۱/ ۱۹۴) كتاب الصوم، الباب الأوّل في تعريفه و تقسيمه و سببه ووقته وشرطه، ط:رشيديه.

(۲) لم أر من تعرض عندنا لحكم صومهم فيما إذا كان يطلع الفجر عندهم كما تغيب الشمس أو بعده بزمان لايقدر فيه الصائم على أكل مايقيم بنيته ، ولايمكن أن يقال بوجوب مؤالاة الصوم عليهم ؛ لأنّه يؤدي إلى الهلاك ، فإن قلنا بوجوب الصوم يلزم القول بالتقدير ، وهل يقدر ليلهم بأقرب البلاد إليهم كما قاله الشافعية هنا أيضاً ، أم يقدر لهم بما يسع الأكل والشرب ، أم يجب عليهم القضاء ، دون الأداء ؟ كل محتمل ، فليتأمل . (الدر مع الرد: (۱/ ۳۶۶) كتاب الصلاة ، مطلب في طلوع الشمس من مغربها ، ط: سعيد)

(قوله : العاجز عن الصوم) أي عجزاً مستمراً كمايأتي ، أما لو لم يقدر عليه لشدة الحر كان له أن يفطر و يقضيه في الشتاء . (أيضاً : (۲/ ۴۲۷) كتاب الصوم ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/ ۲۸۶) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

فتح القدير: (۲/ ۲۷۷) كتاب الصوم، فصل: ومن كان مريضاً في رمضان فخاف...... ط: رشيديه.

(۲) ولو نوى مسافر الفطر أو لم ينو فأقام و نوى الصوم في وقتها قبل الزوال صحّ مطلقاً...... كما يجب على مقيم إتمام صوم يوم منه أي رمضان سافر فيه أي في ذٰلك اليوم ولكن لاكفارة عليه لو أفطر فيهما للشبهة في أوّله و آخره. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۳۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط:سعيد)=

اور اگر ایسے بڑے دن والے ممالک کے باشندے مشرقی ممالک کا سفر کریں جہاں ان کے اعتبار سے دن بہت چھوٹے ہیں مثلا دو تین گھنٹے کا دن ہے تو ایسے مسافر بھی اس علاقہ کے لوگوں کی طرح سحری اور افطاری میں عمل کریں۔(۱)

دن چھوٹا ہو

''ہوائی سفر میں دن چھوٹا ہو یا بڑا ہو جائے تو'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲؍۳۹۲)

دنیا کو اصل وطن نہ سمجھے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو مطلب یہ ہے کہ تم دنیا کی طرف نسبت نہ رکھو، اس لئے کہ تم دنیا سے آخرت کی طرف سفر کرنے والے ہو، لہٰذا تم اس دنیا کو اپنا وطن نہ بناؤ، دنیا کی لذتوں کے ساتھ الفت نہ رکھو، دنیا دار لوگ، اور ان کے اختلاط سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ تم ان سب لوگوں سے جدا ہونے والے ہو، اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے زندہ رہنے کا وہم وگمان بھی نہ رکھو، ان تمام چیزوں سے لازمی طور پر پرہیز کرو جن سے ایک مسافر پردیس میں پرہیز کرتا ہے، اور ان چیزوں میں مشغول نہ رہو جن میں وہ مسافر مشغول نہیں ہوتا جو اپنے اہل وعیال اور اپنے وطن کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہے، گویا کہ تم مکمل طور پر اس دنیا میں بالکل اسی طرح رہو جس طرح ایک مسافر اپنے وطن اور اپنے اہل وعیال سے دور پردیس میں رہتا ہے۔

پھر آگے زیادہ مبالغہ کے ساتھ فرمایا ''بلکہ راستہ چلنے والے کی طرح رہو'' کیونکہ مسافر تو اپنے سفر کے دوران مختلف شہروں میں قیام بھی کر لیتا ہے لیکن راستہ چلنے والے تو کسی طرح بھی کسی جگہ پر قیام نہیں کرتے۔ لہٰذا دنیا کو نہ صرف سفر کی جگہ سمجھنا چاہئے بلکہ یہ خیال کرنا

= البحر الرائق : (۲؍۲۹۰) کتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۶۸۶) کتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: قديمي .

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۲۰۵ .(ھو لغة إمساك عن المفطرات)

چاہئے کہ راستہ چل رہا ہوں نہ تو وطن میں ہوں اور نہ سفر کی حالت میں کہیں ٹھہرا ہوا ہوں۔

دوسرے الفاظ میں یہ ہے کہ جس طرح کوئی مسافر پردیس کو اور راستہ کو اپنا اصلی وطن نہیں سمجھتا، اور وہاں رہنے کے لئے لمبے چوڑے انتظامات نہیں کرتا اسی طرح مومن کو چاہئے کہ اس دنیا کو اپنا اصلی وطن نہ سمجھے، اور یہاں کی ایسی فکر نہ کرے جیسے کہ یہاں ہی اس کو ہمیشہ رہنا ہے بلکہ اس کو ایک پردیس اور رہ گزر سمجھے۔(۱)

دنیا کی طرف رغبت نہ کرے

''دنیا کو اصل وطن نہ سمجھے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۰۶)

دو بیویاں

کسی کی دو بیویاں ہیں مثلاً ایک کو کراچی میں رکھا اور دوسری کو اسلام آباد میں اور دونوں جگہ آرام وراحت کے سامان کے ساتھ مستقل رکھا ہے تو یہ آدمی دونوں جگہ جاتے ہی مقیم ہو جائے گا اور قصر نہیں کرے گا پوری نماز پڑھے گا چاہے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ

---

(۱) عن عبد الله بن عمر قال: أخذ رسول الله ﷺ بمنكبي، فقال كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل. (مشكاة المصابيح: (ص: ۱۳۹)، باب تمنّي الموت و ذكره، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

صحيح البخاري: (۲/۹۴۹) كتاب الرقاق، باب قول النبي ﷺ كن في الدنيا كأنك غريب ......، ط: قديمي.

فقال: كن في الدنيا كأنّك غريب أي لاتميل إليها فإنّك مسافر عنها إلى الآخرة، فلاتتخذها وطناً، ولاتألف بمستلذاتها واعتزل عن النّاس و مخالطتهم فإنّك تفارقهم ولزم يدك اللازم ولاتحدث نفسك بطول البقاء، ولاتتعلّق بما لايتعلّق به الغريب في غير وطنه، ولاتشغل فيها بما لايشتغل به الغريب الّذي يريد الذهاب إلى أهله ووطنه ...... أو عابر سبيل أو فيه للتخيير والإباحة والأحسن أن تكون بمعنى بل، شبّه النّاسك السالك بالغريب الّذي ليس له مسكن يأويه ثمّ ترقى وأضرب عنه بقوله أو عابر سبيل؛ لأنّ الغريب قد يسكن في بلاد الغربة، ويقيم فيها بخلاف عابر سبيل القاصد للبلد الشاسع ...... (مرقاه المفاتيح: (۵/۴) باب تمنّي الموت وذكره، الفصل الأوّل، ط: امداديه ملتان)

بھی کی ہو، بیوی کی مستقل رہائش کی وجہ سے یہ خود بخود مقیم بن جائے گا۔(۱)

دو پہر سے پہلے مسافر مقیم ہوگیا

اگر کوئی مسافر دوپہر سے پہلے مقیم ہو جائے اور صبح صادق سے ابھی تک روزہ کے خلاف کوئی کام نہیں کیا مثلاً کھایا پیا نہیں تو اس پر یہ روزہ رکھنا ضروری ہے، ورنہ گناہ ہوگا البتہ فاسد کر دینے کی صورت میں کفارہ دینا واجب نہیں ہوگا صرف قضا رکھنا لازم ہوگا۔(۲)

دو جگہ اقامت کی نیت کرنا

اگر کسی مسافر نے دو مقام پر پندرہ دن یا اس سے زائد ٹھہرنے کی نیت کی، اور وہ

---

(۱) وإذا لم ينقل أهله بل استحدث أهلاً أيضاً ببلدة أخرىٰ فلايبطل وطنه الأوّل، وكل منهما وطن أصليّ له. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۴۲۹)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)
التاتارخانية: (۱۹/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: ادارة القرآن.
الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) المسافر إذا دخل مصره قبل الزوال ولم يتناول شيئًا ثم نوى الصلاة ثمّ جامع متعمّداً في يومه ذلك لا كفارة عليه بالاتفاق. (التاتارخانية: (۸۸/۲، ۳۸۷) كتاب الصوم، الفصل الخامس في وجوب الكفارة في إفساد الصوم، ط: ادارة القرآن)
وفي المحيط: ولو أراد المسافر أن يقيم في مصر أو يدخل مصره كره له أن يفطر؛ لأنّه اجتمع في اليوم المبيح وهو السفر والمحرم وهو الإقامه فرجحنا المحرم احتياطاً. (البحر الرائق: (۲۸۳/۲) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد
(قوله: ولو نوى المسافر الإفطار ثمّ قدم و نوى الصوم في وقته صحّ) ...... وحيث أفاد صحة صوم الفرض لزم عليه صومه إن كان في رمضان لزوال المرخص في وقت النيّة ...... إلّا أنّه إذا أفطر ...... لا كفارة عليه لقيام شبهة المبيح. (البحر الرائق: (۲۸۹/۲، ۲۹۰) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد)
والأصل عندنا أن من صار في بعض النّهار على صفة لو كان عليها في أوّل النّهار يلزمه الصوم فعليه الإمساك في بقية النّهار. (كتاب المبسوط للسرخسي: (۶۲/۳) كتاب الصوم، المكتبة الغفارية، كوئٹه)
مسافر أصبح صائماً في رمضان ثمّ أفطر قبل أن يقدم مصره أو بعد ما قدم فلا كفارة عليه؛ لأنّ أداء الصوم في هٰذا اليوم ما كان مستحقا عليه حين كان مسافرًا في أوّله. (المبسوط للسرخسي: (۸۳/۳) كتاب الصوم، ط: المكتبة الغفارية، كوئٹه)

دونوں مقام جدا جدا ہوں (یعنی وہ دونوں جگہیں ایک دوسرے سے ملحق اور ایک ہی شہر کے دو حصے نہ ہوں بلکہ دونوں الگ الگ مستقل مقام ہوں مثلاً دیوبند اور سہارنپور، گنگوہ اور نانوتہ، کراچی اور منوڑا وغیرہ تو ایسے دو مقام پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرنے سے وہ مقیم نہیں ہوگا کیونکہ اقامت کی نیت صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ ایک مقام پر ہی کم سے کم پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے۔

اور اگر دونوں مقام ایک دوسرے کا حصہ اور ایک دوسرے ملحق ہوں مثلاً ایک شہر ہو اور اسی شہر سے ملحق و متصل گاؤں جو بالکل کنارے پر ہو اور عرف و کارپوریشن میں شہر کا حصہ سمجھا جاتا ہو جیسا کہ بمبئی اور کراچی شہر کے مختلف علاقے تو اگر شہر میں دس دن اور اسی شہر کے متصل علاقہ، کالونیوں میں پانچ دن ٹھہرنے کی نیت کی تو اس صورت میں اقامت کی نیت صحیح ہو جائے گا۔

اور اگر دو علیحدہ علیحدہ مقام پر ٹھہرنے کی نیت اس طرح کی کہ رات تو ایک ہی مقام پر اور دن دوسرے مقام پر گزاریں گے تو اس طرح اقامت کی نیت صحیح ہو جائے گی لہذا جس مقام پر دن میں رہنا ہے اگر پہلے وہاں پہونچا تو ابھی مقیم نہ ہوگا بلکہ جہاں رات گزارنی ہے وہاں پہونچنے پر مقیم ہوگا۔(۱)

---

(۱) ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكة ومنى والكوفة والحيرة لايصير مقيماً وإن كان أحدهما تابعا للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيماً، ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً بقريتين النهار في إحداهما والليل في الأخرى يصير مقيماً إذا دخل الّتي نوى البيتوتة فيها هٰكذا في محيط السرخسي. (الهندية: (۱/۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

ولو أن خراسانيا أوطن الكوفة والحيرة عشرين يوماً صلّى ركعتين؛ لأنّه نوى الإقامة في الموضعين، وإنّما تعتبر نية الإقامة في موضع واحدٍ إلّا أن يكون نوى أن يكون بالليل بالحيرة والنهار بالكوفة فحينئذٍ يصير مقيماً إذا انتهى إلى الحيرة؛ لأنّ موضع إقامة المرء حيث يبيت فيه. (كتاب المبسوط للسرخسي: (۲/۱۰۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار الكتب العلمية)

(قوله لا بمكة و منى) أي لو نوى الإقامة بمكة خمسة عشر يومًا فإنّه لا يتمّ الصلاة؛ لأنّ الإقامة لاتكون في مكانين الا إذا نوى أن يقيم بالليل في أحدهما فيصير مقيما بدخوله فيه لأنّ إقامة المرأ يضاف إلى مبيت. (البحر: (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

دوران سفر کیا کرے

سفر کے دوران بے ہودہ اور ناجائز باتوں سے پرہیز کرے، جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں یا ایسی دینی کتابوں کے مطالعہ میں مشغول رہے، جس سے عمل کی اصلاح اور آخرت کی فکر پیدا ہو۔(۱)

دوسری بیوی سفر میں شوہر کے پاس پہنچ گئی تو؟

اگر مسافر متعدد بیویوں میں سے ایک بیوی کو سفر میں ساتھ لے گیا، اور اس کے ساتھ کسی منزل تک جا پہنچا اس دوران دوسری بیوی بھی شوہر کے پاس پہنچ گئی تو اب شوہر پر دونوں بیویوں کے درمیان شب باشی وغیرہ میں مساوات اور برابری کرنا واجب ہوگا ہاں اگر ان میں سے ایک بیوی اپنا حق ساقط کر دے تو برابری کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۲)

مزید ''سفر میں اگر دوسری بیوی بھی پہنچ جائے'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔ (۱/۳۲۵)

---

(۱) عن علی بن الحسین قال: قال رسول اللہ ﷺ: من حسن الإسلام المرء ترکہ مالایعنیہ...... (مشکوۃ المصابیح: (ص:۴۱۳) کتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

وأیضاً فیہ: عن سہل ابن سعد قال: قال رسول اللہ ﷺ: من یضمن لی ما بین لحییہ، وما بین رجلیہ ضمن لہ الجنة، رواہ البخاری. (مشکاۃ المصابیح: (ص: ۴۱۱) الفصل الثانی، ط: قدیمی)

وأیضاً فیہ: (عن أبی ہریرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: إن العبد لیتکلم بالکلمة من رضوان اللہ لایلقی لہا بالاً یرفع اللہ بہا درجات، وإن العبد لیتکلّم بالکلمة من سخط اللہ لایلقی لہا بالا یہوی بہا فی جہنم، رواہ البخاری. (مشکاۃ المصابیح: (ص: ۴۱۱) ط: قدیمی)

(۲) یجب أن یعدل أی لایجوز فیہ أی فی القسم بالتسویة فی البیتوتة وفی الملبوس والمأکول والصحبة .... (وفی الرد تحتہ : ...... ففی الخانیة وممّا یجب علی الأزواج للنساء : العدل والتسویة بینہنّ فیما یملکہ ...... لا بما لایملکہ وہو الحب والجماع) ...... وترکت قسمہا بالکسر : أی نوبتہا لضرتہا صحّ . ولہا الرجوع فی ذٰلک فی المستقبل . (الدر مع الرد : (۳/ ۲۰۱ ، ۲۰۲ ، ۲۰۶ ،) کتاب النکاح ، باب القسم ، ط : سعید)

بدائع الصنائع : (۲/ ۳۳۲) کتاب النکاح ، فصل : ومنہا وجوب العدل بین النساء فی حقوقہنّ ، ط: سعید .

الہندیة : (۱/ ۳۴۰) کتاب النکاح ، الباب الحادی عشر فی القسم ، ط:رشیدیہ .

دو شہروں میں مقیم ہے

اگر کسی آدمی کی ایک شہر میں مستقل رہائش ہے اور دوسرے شہر میں ملازمت کی وجہ سے مقیم ہے، تو سفر کے دوران قصر نماز کے لئے دونوں شہروں کا اعتبار ہوگا، جس شہر سے سفر شروع کرے گا وہاں کا بھی اور دوسرے شہر کا بھی اعتبار ہوگا۔

مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کراچی سے حیدرآباد کی طرف سفر کر رہا ہے تو وہ جگہ کراچی سے سوا ستتر کلومیٹر یا زیادہ کی مسافت پر ہونی چاہئے تب یہ شخص مسافر ہوگا اور اگر مسافت اس سے کم ہے تو مسافر نہیں ہوگا۔(۱)

دو مقام پر رہتا ہے

ایسا شخص جس نے اصلی مکان کے علاوہ دو جگہ کرایہ پر لے رکھی ہیں اور دونوں کے درمیان مسافت سفر کی مقدار یا اس سے زیادہ فاصلہ ہے، وہ کبھی ایک مقام پر اور کبھی دوسری جگہ پر رہتا ہے تو وہ جب ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو تو سفر کے راستے اور منزل مقصود دونوں میں قصر کرے خواہ وہاں اہل وعیال کیوں نہ رہتے ہوں، البتہ جس مقام پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کی تو اب مقیم ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته...... مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها من أقصر أيّام السنة...... صلى الفرض الرباعي ركعتين. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخّص برخصة المسافرين .... (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

وتعتبر المدة من أيّ طريق أخذ فيه. (البحر الرائق: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

والثاني: أن يكون بين وطنه الأصلي وبين هذا الموضع الذي توطن فيه بنية الإقامة مسيرة ثلاثة أيام فصاعداً. (بدائع الصنائع: (۱/۱۰۴) كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يصير المسافر به مقيماً، ط: سعيد)

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، على نفس الصفحة. (من خرج من عمارة موضع إقامته......)

دو مکان

اگر کسی آدمی کی زمین اور مکان کراچی میں ہے، اور وہ حیدرآباد میں زمین ملنے کی وجہ سے بیوی بچوں کے ساتھ وہاں چلا گیا، اور سکونت اختیار کرلی، چونکہ کراچی میں اس کے مکانات اور زمین ہیں، چھ ماہ بعد یا کم وبیش اس کے انتظام کے لئے کراچی آنا پڑتا ہے تو یہ شخص دونوں جگہوں پر پوری نماز پڑھے قصر نہ کرے البتہ کراچی اور حیدرآباد کے شہر کے درمیان راستہ میں قصر کرے۔(۱)

دو نمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا

سفر کے دوران دو وقت کی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے، بلکہ ہر وقت کی نماز کو اس کے مقررہ وقت کے اندر اندر پڑھنا لازم ہے، البتہ سفر کی ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا جاسکتا ہے کہ پہلی نماز کو اس کے آخری وقت میں پڑھا جائے اور پچھلی نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھ لیا جائے، تو یہ درست ہے، اس طرح دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا ہو جائیں گی، اور بظاہر دیکھنے میں صورتاً جمع ہوں گی لیکن حقیقت میں اپنے اپنے وقت پر ادا ہوں گی۔

اور اگر پہلی نماز کو اس قدر موخر کردیا کہ اس کا وقت نکل گیا تو نماز قضا ہوگئی، اور اگر پچھلی نماز کو اس طرح مقدم کردیا کہ ابھی تک اس کا وقت ہی داخل نہیں ہوا تھا تو وہ نماز ہی ادا نہیں ہوگی اور اس نماز کو وقت داخل ہونے کے بعد دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) وإذا لم ینقل أهله بل استحدث أهلاً أیضاً ببلدة أخریٰ ، فلایبطل وطنه الأوّل ، وکل منهما وطن أصلی له . (مراقی الفلاح : (ص: ۴۲۹) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قدیمی)

الخانیة علی هامش الهندیة : (۱۶۶/۱) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیه .

الهندیة : ۱۴۲/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه .

وأیضاً انظر الحاشیة السابقة رقم : ۱ علی الصفحة السابقه رقم ۲۰۲ .

(۲) ولایجمع بین فرضین فی وقت إذ لا تصحّ الّتی قدمت عن وقتها ولایحلّ تأخیر الوقتیه إلی دخول وقت آخر بعذر، کسفر و مطر، وحمل المروی فی الجمع من تأخیر الأولیٰ إلی قبیل آخر وقتها وعند فراغه دخل وقت الثانیة فصلاها فیه. (مراقی الفلاح مع الطحطاوی: (ص: ۱۷۹) کتاب الصلاة، ط: قدیمی)=

ظہر کی نماز کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کی نماز کو اس کے اول وقت میں جمع کر کے پڑھنا درست ہے، یہ دیکھنے میں صورتاً جمع ہے حقیقۃً جمع نہیں ہے۔

ظہر کو عصر کے وقت میں اور عصر کو ظہر کے وقت میں پڑھنا درست نہیں ہے۔

حنفیہ کے نزدیک حج میں ۹، ذی الحجہ کو عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی نمازوں کو ظہر کے وقت میں ایک ساتھ ادا کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ کسی اور جگہ پر کسی بھی وقت میں سفر ہو یا نہ ہو ظہر اور عصر کی نمازوں کو ظہر کے وقت میں ایک ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

حنفیہ کے نزدیک عرفات سے واپسی کے وقت مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو عشاء کے وقت میں ایک ساتھ ادا کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ کسی اور جگہ پر مغرب اور عشاء کی نمازوں کو عشاء کے وقت میں ایک ساتھ پڑھنا درست نہیں۔(۱)

= ☐ ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر سفر ومطر خلافاً للشافعي ، وما رواه محمول على الجمع فعلاً لا وقتاً ، فإن جمع فسد لوقدم الفرض على وقته وحرم لو عكس أى أخره عنه وإن صحّ بطريق القضاء . (الدر مع الرد : (۱/۳۸۲) كتاب الصلاة ، قبيل باب الأذان ، ط: سعيد)

☐ عن ابن عباس قال: جمع رسول الله ﷺ بين الظهر والعصر و بين المغرب والعشاء بالمدينة من غير خوف ولامطر...... وبالجملة قال أبوحنيفة و أصحابه: لايجوز الجمع الحقيقي وقتاً فيما عدا عرفة والمزدلفة، وجميع الروايات المثبتة للجمع فيراد به الجمع الفعلي دون الحقيقي الوقتي بأن يصلّي صلاة في آخر وقتها والأخرىٰ في أول وقتها...... قال شيخنا: هذا تكلف والصحيح الّذي يعتمد أن يقال: كان هو الجمع فعلاً لا وقتاً، واعترف به الحافظ ابن حجر في الفتح. (معارف سنن: (۲/۱۶۲) أبواب الصلاة، باب ماجاء في الجمع بين الصلاتين، ط: المكتبة البنورية)

(۱) ولايجمع بين فرضين في وقت ...... إلاّ في عرفة ...... بشرط أن يصلّي الحاج مع الإمام الأعظم ...... وبشرط الإحرام ، ...... فيجمع الحاج بين الظهر والعصر جمع تقديم ...... ويجمع الحاج بين المغرب والعشاء جمع تأخير فيصلهما بمزدلفة .... (مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۱۷۹ ، ۱۸۰) كتاب الصلاة ، ط: قديمي)

☐ الهندية : (۱/۵۲) كتاب الصلاة ، الباب الأوّل في المواقيت ، الفصل الثاني في بيان فضيلة الأوقات ، ط: رشيديه .

☐ البحر الرائق : (۱/۲۵۴) كتاب الصلاة ، ط: سعيد .

☐ انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة السابقة، رقم: ۲۱۲ . (ولايجمع بين فرضين في وقت)

دھماکہ میں گم ہوگیا

''مسافر انقلاب میں گم ہوگیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۲/۲)

دیوارِ مسجد پر تیمّم کرنا

''مسجد کی دیوار پر تیمّم کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۱۲/۲)

ڈ

ڈاکو نے مسافر کو قتل کر دیا

''مسافر کو قتل کر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۷۱)

ڈبل موزہ پر مسح کرنا

اگر کسی شخص نے چمڑے کے دو موزے ایک ساتھ ایک کے اوپر دوسرا پہن لیا، تو اوپر والے موزے کا اعتبار ہے، لہذا اگر اوپر والے موزہ پر مسح کیا ہے، اور اس کے بعد اس کو اتار دیا تو مسح ختم ہو جائے گا، نیچے والے موزے پر دوبارہ مسح کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

اندر کپڑے کا موزہ اور اوپر چمڑے کا موزہ ہو تو اوپر چمڑے کے موزہ پر مسح کرنا درست ہے۔ (۲)

---

(۱) وإذا لبس الجرموقين وإن لبسهما فوق الخفين فإن كانا من كرباس أو مايشبهه لايجوز المسح عليهما إلّا أن يكونا رقيقين يصل البلل إلى ما تحتهما ، وإن كانا من أديم أو مايشبهه أجمعوا أنّه إذا لبسهما بعد ما أحدث قبل أن يمسح على الخفين أو بعدما أحدث و مسح عليهما لايجوز المسح عليهما وإن لبسهما قبل أن يحدث جاز المسح عليهما عندنا ، هكذا فى المحيط، ولو لبس الخفين ولبس أحد الجرموقين جاز له أن يمسح على الخف الّذى لا جرموق عليه وعلى الجرموق ، كذا فى فتاوى قاضى خان ، والخف على الخف كالجرموق ، كذا فى الخلاصة...... . (الهندية : (۱/۳۲) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الأوّل فى الأمور الّتى لابدّ منها فى جواز المسح ، ط: رشيديه)

وأيضاً فيه : وإن نزع الجرموق بعد ما مسحهما يعيد المسح على الخفين ، هكذا فى المحيط . (الهنديه : (۱/۳۴) كتاب الطهارة ، الباب الخامس فى المسح على الخفين ، الفصل الثانى فى نواقض المسح ، ط: رشيديه)

الخانية على هامش الهندية (۱/۵۲) كتاب الطهارة، فصل فى المسح على الخفين، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۱/۲۷۰) كتاب الطهارة، الفصل السادس فى المسح على الخفين، ط: ادارة القرآن.

(۲) (وهو جائز) ...... (على ظاهر خفيه) من رؤس أصابعه إلى معقد الشراک ...... (أو جرموقيه) ولو فوق خف أو لفافة ، ولا اعتبار بما فى فتاوى الشاذى ؛ لأنّه رجل مجهول لايقلد فيما خالف النقول. (قوله : ولااعتبار بما فى فتاوى الشاذى) ......ثمّ الّذى فى هذه الفتاوى هو مانقله عنها =

اگر اوپر والا موزہ تین انگلی کی مقدار پھٹ جائے تو مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

ڈرائیور

اگر ڈرائیور لوگ اپنے علاقہ سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جاتے ہیں، اور جس جگہ پر جا رہے ہیں وہ اپنے شہر کی آبادی سے باہر ہے تو اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں یا امام بن کر نماز پڑھانے کی صورت میں قصر کریں گے۔(۲)

اور اگر مقیم امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہیں تو پوری نماز پڑھیں گے۔(۳)

= في شرح المجمع من التفصيل . وهو أن مايلبس من الكرباس المجرد تحت الخف يمنع المسح على الخف لكونه فاصلاً و قطعة كرباس تلف على الرجل لاتمنع ؛ لأنّه غير مقصود باللبس. (الدر مع الرد : (۲٦٧/۱ ، ۲٦٨ ، ۲٦٩) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين، ط:سعيد)

☐ و كذا الخف فوق اللفافة يدلّ عليه ما في غاية البيان من أن ماجاز المسح عليه إذا لم يكن بينه و بين الرجل حائل ، جاز المسح عليه إذا كان بينهما حائل ، كخف إذا كان تحته خف أو لفافة ، فهٰذا صريح في أن اللفافة على الرجل لاتمنع المسح على الخف فوقها . (البحر الرائق : (۱۸۱/۱) ، كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : سعيد)

(۱) وإن كان انفتاحه ثلاثة أصابع يظهر منه أطراف ثلاثة أصابع من أصغر أصابع الرجل لايجوز ؛ لأنَ الثلاث أكثر القدم . (الخانية : على هامش الهندية : (۴۸/۱) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين ، ط: رشيديه)

☐ التاتارخانية: (۲٦۵/۱) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، ط:ادارة القرآن.

☐ الدر مع الرد : (۲۷۳/۱) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

(۲) إذا جاوز المقيم عمران مصره قاصداً مسيرة ثلاثة أيام ولياليهابسير الإبل أو مشي الأقدام يلزمه قصر الصلاة . (الخانية : على هامش الهندية : (۱٦۴/۱) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

☐ التاتارخانية: (۴/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة السفر، ط: ادارة القرآن.

☐ البحر الرائق : (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

(۳) وإن اقتدى مسافر بمقيم يصلي رباعية ولو في التشهد الأخير في الوقت صحّ اقتداء ه وأتمّها أربعاً تبعاً لإمامه. (مراقي الفلاح: (ص: ۴۲۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

☐ البحر الرائق : (۱۴۴/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☐ الدر مع الرد : (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

اگر ڈرائیور لوگ سفر کے دوران کسی جگہ پر پندرہ دن سے کم ایام کے لئے ٹھہرے ہوئے ہیں تو اس صورت میں بھی قصر کریں۔(۱)

سفر کی قضا شدہ نماز گھر پر ادا کرنے کی صورت میں قصر پڑھیں گے۔(۲)

بحری جہاز کے ڈرائیور (کپتان) وغیرہ جب سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے ارادہ سے سفر کے لئے روانہ ہوں گے اور لنگر گاہ کی حدود سے باہر نکلیں گے تو قصر کریں گے اور جب تک اپنے شہر کی لنگر گاہ کی حدود میں داخل نہیں ہوں گے قصر کرتے رہیں گے۔(۳)

ڈرائیور کو مالک کی نیت کا علم نہ ہو

واضح رہے کہ جو ملازمین مالک کے ساتھ سفر میں ہوتے ہیں، وہ لوگ مقیم بننے کے لئے مالک کی نیت کے تابع ہوتے ہیں۔

اگر ڈرائیور مالک کے ساتھ سفر کر رہا ہے، اور سفر کے دوران نماز پڑھتے ہوئے مالک نے اسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کی تو مالک مقیم ہونے

---

(۱) وعندنا ما لم ينو الإقامة خمسة عشر يوماً لايتمّ الصلاة . (التاتارخانية : (۲/۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: إدارة القرآن)

☜ ولايزال على حكم السفر حتى ينو الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر، كذا في الهداية: (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

☜ الحلبي الكبير : (ص: ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

(۲) ولو فات عن المسافر صلوات ثمّ أقام قضاها ركعتين . (التاتارخانية : (۱/۷۹۹) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون في قضاء الفائتة ، ط: إدارة القرآن)

☜ الهندية : (۱/۱۲۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادي عشر في قضاء الفائت ، ط: رشيديه .

☜ البحر الرائق : (۲/۱۳۷) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

(۳) وفي البحر : ثلاثة أيام ولياليها في البحر بعد أن تكون الرياح مستوية غيرغالبة ولاساكتة ، وبعضهم قدر أدنى مدة السفر بثلاث مراحل ، وبعضهم قدرها بالفراسخ ...... ويعتبر مجاوزة عمران المصر من الجانب الذي خرج ...... (الخانية على هامش الهندية : (۱/۱۶۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☜ البحر الرائق : (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☜ الهندية: (۱/۱۳۸، ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

کی وجہ سے پوری نماز پڑھے گا لیکن ملازم ڈرائیور کو جب تک مالک کی نیت کا علم نہیں ہوگا وہ قصر کرے گا البتہ علم ہونے کے بعد پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

ڈھیلا

تیمّم کے لئے ''ڈھیلا'' اتنا بڑا ہو چاہئے کہ اس پر دونوں ہاتھوں کو مار سکیں، یا کم از کم اتنا بڑا ہو کہ ایک ہاتھ پورا یعنی ہتھیلی تمام انگلیوں کے ساتھ اس پر آجائے، اور یکے بعد دیگرے دونوں ہاتھوں کو اس پر مار سکیں، کیونکہ بعض علماء کے نزدیک ہاتھ مارنا تیمّم کا رکن ہے۔(۲)

جس ڈھیلے سے تیمّم کیا ہو اس کو استنجاء میں استعمال کرنا جائز تو ہے مگر اچھا نہیں فقہاء کرام نے ناپاک جگہ پر وضو کرنے کو خلاف ادب کہا ہے، اور یہی وجہ لکھی ہے کہ وضو کا

---

(۱) وكل من كان تبعا لغيره يلزمه طاعته يصير مقيما بإقامته و مسافرا بنيته و خروجه إلى السفر كذا في محيط السرخسي . (الهندية : (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط : رشيديه)

☜ وإن لم يعلم التبع بإقامة الأصل قيل يصير مقيماً وقيل لايصير مقيماً وهو الأصح ؛ لأنّ في لزوم الحكم قبل العلم به حرجا وضررا وهو مدفوع شرعاً . (الهندية : (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☜ والمعتبر في النية هو نية الأصل دون التابع . (بدائع الصنائع : (۱/۲۶۴) ، كتاب الصلاة، فصل في الكلام في صلاة المسافر ، ط: دار إحياء التراث العربي)

☜ ثمّ في هذه الفصول إنّما يصير التبع مقيماً بإقامه الأصل فأمّا إذا لم يعلم فلا حتى لو صلى التبع صلاة المسافرين قبل العلم بنيّة الأصل فإن صلاته جائزة ولايجب عليه إعادتها. (بدائع الصنائع: (۱/۲۷۶) كتاب الصلاة، فصل في الكلام في صلاة المسافر، ط: دار إحياء التراث العربي)

(۲) هو ...... قصد صعيد ...... مطهر ...... واستعماله حقيقة أو حكماً ليعم التيمم بالحجر الأملس بصفة مخصوصة ، هذا يفيد أن الضربتين ركن ، وهو الأصحّ ، الأحوط ...... وركنه شيئان الضربتان والاستيعاب ، وشرطه ستة : النية والمسح ، وكونه بثلاث أصابع فأكثر ...... (الدر مع الرد: (۱/۲۲۹ ، ۲۳۰) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

☜ مراقي الفلاح : (ص: ۱۱۸ ، ۱۱۹) ، كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: قديمي .

☜ امداد الأحكام: (۱/۳۸۶، ۳۸۷) كتاب الطهارة، فصل في التيمّم، ط: دار العلوم كراچي.

پانی احترام کے قابل ہے۔(۱)

تو ایسے ہی تیمّم کا ڈھیلہ بھی قابلِ احترام ہے۔

مٹی کے ''ڈھیلے'' پر بار بار تیمّم کرنا درست ہے، اور اس پر نجاست حکمی کا اثر نہیں ہوتا۔(۲)

---

(۱) والتوضؤ في مكان طاهر ؛ لأنّ لماء الوضوء حرمة . (شامي : (۱/۱۲۵) ، كتاب الصلاة، مطلب في تتميم مندوبات الوضوء ، ط: سعيد)

(۲) وإذا تيمّم مراراً من موضع واحد جاز ، كذا في التاتارخانية . (الهندية : (۱/۳۱) ، كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمّم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط: رشيديه)

لو تيمّم اثنان من مكان واحد جاز ؛ لأنّه لم يصر مستعملاً ؛ لأنّ التيمّم إنّما يتأدى بما التزق بيده لا بما فضل ، كالماء الفاضل في الإناء بعد وضوء الأوّل . (البحر الرائق : (۱/۱۴۷) ، كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱/۵۳) كتب الطهارة (التيمّم) فصل في شرائط ركن التيمّم ، ط: سعيد .

ذ

ذکر کی فضیلت

سفر میں راحت و آرام، مشقت و پریشانی کے ہجوم میں مسافر کے قلب و دماغ پر کبھی کبھی اضطراری کیفیت طاری ہوتی ہے، اس کا بہترین علاج اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جب سفر کے دوران مسافر کی زبان اللہ کے ذکر اور یاد میں مشغول ہوتی ہے تو ایک فرشتہ اس کے ساتھ ہو جاتا ہے اور وہ ہر وقت اس کو قلبی اور ذھنی راحت و سکون فراہم کرتا ہے، اور ذکر کی مٹھاس، حلاوت اور چاشنی زبان اور قلب کو تر و تازہ رکھتی ہے، اور اگر فضول بات، شعر و شاعری اور نغمہ سرائی میں مشغول رہے تو ایک شیطان اس کا رفیق سفر بن کر رنج و الم، غم و پریشانی کے اسباب پیدا کرتا ہے۔

”مَامِنْ رَاكِبٍ يَّخْلُوْ فِيْ مَسِيْرِهٖ بِاللّٰهِ وَذِكْرِهٖ اِلَّارَدَ فَهٗ مَمَكٌ وَّلَا يَخْلُوْ بِشَعْرٍوَنَحْوِهٖ اِلَّارَدَفَهٗ شَيْطَانٌ.“

ترجمہ: جو مسافر سفر کے درمیان اللہ کے ذکر سے غافل نہیں رہتا تو ایک فرشتہ اس کا ہم سفر ہو جاتا ہے، اور اگر کوئی مسافر شعر گوئی میں مشغول ہوتا ہے، تو کوئی شیطان اس کا رفیق سفر بن جاتا ہے۔(۱)

(۱) عن عبداللّٰه بن شرحبيل قال سمعت عقبة بن عامر يقول : قال النبيّ ﷺ : ما من راكب يخلو في مسيره باللّٰه وذكره إلّا ردفه ملك ، ولايخلو بشعر و نحوه إلّا ردفه شيطان . (المعجم الكبير للطبراني : (١٧/٣٢٤) عقبة بن عامر الجهني ، [رقم الحديث : ١٤٥٨٢] ، ط : مكتبة العلوم والحكم ، موصل .

مجمع الزوائد : (١٠/١٨٥) ، كتاب الأذكار ، باب مايقول إذا ركب دابة ، [رقم الحديث: ١٧٠٩٦] ، ط: دارالفكر .

كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال : (٦/٧١٣) حرف السين ، كتاب السفر ، الفصل الثاني في آداب السفر ، آداب متفرقة ، [رقم الحديث : ١٧٥٣١] ، ط: إدارة تأليفات أشرفية.

ر

رات کے وقت سفر سے واپس نہ آئے

لمبا عرصہ سفر کرنے کے بعد واپسی کے لئے رات کا وقت اختیار کرنا مناسب نہیں ہے، بہتر یہ ہے کہ سفر سے واپسی کی ابتداء ایسے وقت کی جائے کہ اپنے گھر والوں کے پاس رات ہونے سے پہلے پہنچ جائے تاکہ رات کے وقت گھر پہنچنے کی وجہ سے گھر والے بے آرام نہ ہوں اور ان کی نیندوں میں خلل نہ پڑے، اور اگر اپنے شہر اور اپنی آبادی میں پہنچتے پہنچتے رات ہو جائے تو ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ گھر میں داخل ہونے کے لئے اس وقت تک انتظار کرے کہ اس کی بیوی کو اس کا آنا معلوم ہو جائے اور وہ بناؤ سنگھار (میک اپ)(۱) کے ذریعہ اپنے آپ کو آراستہ کر لے، اور بستر وغیرہ کا انتظام کر لے تاکہ جب شوہر اس کے پاس جائے تو سفر کی تکان اور جدائی کا غم، جسمانی خوشی اور فرحت میں بدل جائے۔(۲)

---

(۱) عن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: إذا أطال أحدكم الغيبة فلايطرق أهله ليلا، متفق عليه. وعنه أنّ النبيّ ﷺ قال: إذا دخلت ليلا فلاتدخل أهلک حتى تستحدّ المغيبة وتمتشط الشعثة. متفق عليه. (مشكوٰة: (ص: ۳۳۹) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

☐ صحيح البخاري: (۲/ ۷۶۰) كتاب النكاح، باب تزويج الثيبات، ط: قديمي.

☐ الصحيح لمسلم: (۲/ ۱۴۴) كتاب الامارة، باب كراهية الطروق، وهو الدخول ليلاً لمن ورد من سفر، ط: قديمي

(۲) عن جابر أنّ النبيّ ﷺ نهى أن يطرق الرجل أهله ليلاً حتى تمتشط الشعثة وتستحدّ المغيبة. (السنن الكبرىٰ: (۵/ ۴۲۶)، كتاب الحج، باب لايطرق أهله ليلاً ولكن يقدم غدوة أو عشية، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

☐ وكان ينهى أن يطرق الرجل أهله ليلاً إذا طالت غيبته عنهم. (زاد المعاد: (۲/ ۴۱۲) فصل في هديه ﷺ في أذكار السفر وآدابه، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

☐ عن جابر أنّ النبيّ ﷺ قال: إذا دخلت ليلاً فلاتدخل أهلک حتى تستحدّ المغيبة أو تمتشط الشعثة. متفق عليه. (مشكوة: (ص: ۳۳۹) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

موجودہ دور میں ٹیلیفون، موبائل، فیکس، انٹرنیٹ کے ذریعہ پہلے سے اطلاع دینا ممکن ہے لہذا اگر پہلے سے اطلاع دی گئی ہے تو رات کو بھی واپس آنے میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

اور اگر لمبے سفر سے نہیں بلکہ چھوٹے سفر سے واپس آرہا ہے، یا اس کے گھر والوں کو رات کے وقت اس کے پہنچنے کی اطلاع پہلے سے ہو تو اس کے لیے رات کے وقت گھر پہنچنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۱)

رات کے وقت سفر کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رات کے وقت چلنا اپنے لئے ضروری سمجھو، کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔(۲)

---

(۱) هذه كلها تكره لمن طال سفره فأمّا من سفره قريب يتوقع إتيانه ليلاً فلابأس لقوله : " إذا أطال الرجل المغيبة " ، وكذا إذا كان في قفل عظيم أو عسكر و نحوهم واشتهر قدومهم وعلمت امرأته وأهله أنّه قادم فلابأس بقدومه ليلاً لزوال المعنى الّذى هو سببه فإن المراد التهيؤ وقد حصل ذلک.
(شرح الطيبى : (۳۳۷/۷) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، ط:ادارة القرآن والعلوم الإسلامية)
أنّه يكره لمن طال سفره أن يقدم على امرأته ليلاً بغتةً ، فأمّا من كان سفره قريبا تتوقع امرأته إتيانه ليلاً فلابأس كما قال في إحدىٰ هذه الروايات : " إذا أطال الرجل الغيبة " ، وإذا كان في قفل عظيم أو عسكر و نحوهم واشتهر قدومهم و وصلوهم وعلمت امرأته وأهله أنه قادم معهم وأنهم الآن داخلون فلابأس بقدومه متى شاء لزوال المعنى الّذى نهى بسببه ، فإنّ المراد أن يتأهبوا وقد حصل ذلک ولم يقدم بغتةً . (تحفة الأحوذى : (۳۳۹/۷) كتاب الاستيذان والآداب ، باب ما جاء في كراهية طروق الرجل أهله ليلاً ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)
(۲) عن أنس قال:قال رسول الله ﷺ : عليكم بالدلجة فإن الأرض تطوى بالليل. (بذل المجهود: (۴۳۲/۳) كتاب الجهاد، باب في الدلجة، ط: معهد الخليل الإسلامي)، وكذا في الفتح الرباني: (۵۶/۵) أبواب صلاة السفر وآدابه، باب فضل السفر، والحث عليه، ط: دار إحياء التراث العربي)
عن الربيع بن انس قال : قال رسول الله ﷺ : عليكم بالدلجة ، فإن الأرض تطوى بالليل .
(السنن الكبرىٰ : ۴۱۰/۵) كتاب الحج ، باب كيفية السير والتعريس ، وما يستحب من الدلجة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)
عن أنس قال : قال رسول الله ﷺ : عليكم بالدلجة فإنّ الأرض تطوى له بالليل . رواه أبوداؤد.(مشكاة: (ص: ۳۳۹) ، كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثاني : ط: قديمي)

یعنی رات میں سفر کرنا منع نہیں ہے، مسافر اپنی سہولت کے مطابق دن اور رات میں جب بھی چاہے سفر کر سکتا ہے۔

اور رات کے وقت زمین لپیٹ دیئے جانے کا مطلب یہ ہے رات کے وقت چلنے کے علاوہ کوئی مشغلہ نہیں ہوتا، دوسری وجہ یہ ہے کہ فاصلے کی علامات اور نشانات پر نظر نہیں پڑتی اور راستہ میں ان چیزوں پر نظر پڑنے سے سفر بھاری ہو جاتا ہے۔(۱)

راستہ طویل والا اختیار کرنا

''طویل راستہ اختیار کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۹۳)

راستہ کا اعتبار ہے

''قصر کے لئے کس راستہ کا اعتبار ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/۶۵)

راستہ میں سفر کرتے ہوئے وطن سے گزرا

''سفر کے راستے میں وطن آجائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۱۸)

(۱) و قال المظهری : یعنی لاتقنعوا بالسیر نهاراً بل سیروا باللیل أیضاً فإنّه یسهل بحیث یظن الماشی أنّه سار قلیلاً و قد سار کثیراً . کذا فی المرقاة . (عون المعبود : (۷/۱۹۷) کتاب الجهاد ، باب فی الدلجة ، دار الکتب العلمیة ، بیروت)

وقال المظهر : والدلجة أیضاً اسم من ادلجوا بفتح الدال أو تشدیدها، إذا ساروا آخر اللیل أی لاتقنعوا بالسیر نهاراً بل سیروا باللیل فإنّه یسهل بحیث یظن الماضی أنه سار قلیلاً وقد سار کثیراً. (بذل المجهود : (۳/۴۳۲) کتاب الجهاد ، باب فی الدلجة ، ط: معهد الخلیل الإسلامی)

قوله : تطوی أی یسهل السیر فیه بحیث یظن الماشی أنّه سار قلیلاً وقد سار کثیراً ولعل ذلک لعدم وجود الشاغل والصوارف من السیر فی اللیل وعدم مشاهدة الامارات والعلامات الّتی یتعدد ویثقل السیر فی نظر السالک . واللّٰه أعلم . والمراد لاتقنعوا بالسیر نهاراً بل سیروا باللیل أیضاً . ولیس المراد : لاتسیروا بالنهاراً قطعاً . (لمعات علی هامش المشکاة : (ص: ۳۳۹) ، کتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، ط: قدیمی)

مرقاة المفاتیح : (۷/۴۵۵) کتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثانی ، [رقم الحدیث : ۳۹۰۹] ط: حقانیه.

راستہ میں شرعی سفر کا ارادہ کیا

اگر کوئی شخص کسی ضرورت سے قریبی جگہ جانے کے ارادہ سے نکلا، اور وہاں پہنچ کر یا اس سے پہلے راستہ میں شرعی مسافت کی مقدار یا اس سے زیادہ دور جانے کا ارادہ کیا، تو اگر نیت کی جگہ سے اس کی دوری سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو اس ارادہ کے بعد جب سفر شروع کرے گا اس وقت سے مسافر ہو جائے گا اس سے پہلے مسافر نہیں ہوگا۔(۱)

راستہ میں قصر کرے

شرعی مسافر اپنی آبادی سے نکلنے کے بعد راستہ میں قصر کرے گا۔(۲)

البتہ کسی جگہ پر پہنچنے کے بعد وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام قیام کرنے کی

---

(۱) وأمّا الثاني وهو بيان اشتراط قصر السفر فلابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلّا لايترخص أبداً . (تبيين الحقائق : (۱/۵۰۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

والثاني نية مدة السفر ؛ لأنّ السير قد يكون سفراً وقد لايكون ؛ لأنّ الإنسان قد يخرج من مصره إلى موضع لاصلاح الضيعة ثمّ تبدو له حاجة أخرىٰ إلى المجاوزة عنه إلى موضع آخر ليس بينهما مدة سفر ثمّ و ثمّ إلى أن يقطع مسافة بعيدة أكثر من مدة السفر لالقصد السفر فلابدّ من النية للتمييز . (بدائع الصنائع : (۱/۹۴) كتاب الصلاة ، فصل في بيان مايصير به المقيم مسافراً ، ط : سعيد)

ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيا حتى يترخص برخصة المسافرين وإلّا لايترخص أبداً . (الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

(۲) قال محمد رحمه الله تعالىٰ : يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر كذا في المحيط. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه

من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ثلاثة أيّام ...... قصر الفرض الرباعي . (البحر الرائق: (۲/۲۲۵ ــ ۲۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: رشيديه)

من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيام ...... صلى الفرض الرباعي ركعتين. (الدر مع الرد : (۲/۱۲۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:سعيد)

نیت کرے گا تو مقیم بن جائے گا اور نماز پوری پڑھے گا۔(۱)

اگر ایک آدمی کے دو مکان ہیں اور دونوں کے درمیان سوا ستتر کلو میٹر یا اس سے زیادہ مسافت ہے تو جس شہر سے نکلا ہے اس کی آبادی سے نکلنے کے بعد راستہ میں قصر کرے گا اور دوسرے مکان کے شہر یا گاؤں میں جا کر پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

راستہ میں کہیں ٹھہر گیا

اگر شرعی مسافر راستہ میں کہیں ٹھہر گیا تو اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو وہ برابر مسافر رہے گا۔(۳)

(۱، ۲) وأمّا في غير وطنه فلا يصير مقيماً إلّا بنية الإقامة وأقلّ الإقامة عندنا خمسة عشر يوماً. (حلبی کبیر: (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی)

صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه أو ينوي إقامة نصف شهر. (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

ولايزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشريوما أو أكثر. (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۳) من خرج من عمارة موضع إقامته قاصدًا مسيرة ثلاثة أيام...... صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه. (الدر المختار على الرد: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

ويبطل الوطن الأصلي بالوطن الأصلي إذا انتقل عن الأوّل بأهله، وأمّا إذا لم ينتقل بأهله ولكن استحدث أهلاً ببلدة أخرى فلايبطل وطنه الأوّل ويتمّ فيهما. (الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

الوطن الأصلي هو مولد ولادته أو تأهله أو توطنه يبطل بمثله إذا لم يبق له بالأوّل أهل فلو بقي لم يبطل بل يتم فيهما. قال تحته في الردّ: (قوله: بل يتمّ فيهما) أي بمجرّد الدخول وإن لم ينو إقامة. (شامي: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وأمّا في غير وطنه فلايصير مقيما إلّا بنية الإقامة، وأقلّ الإقامة عندنا خمسة عشر يومًا. (حلبی کبیر: (۵۳۹) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيدمی)

صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه أو ينوي إقامة نصف شهر. (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

ولايزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يومًا أو أكثر. الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

چار رکعت والی فرض نماز امام بن کر پڑھائے یا اکیلا پڑھے تو دو رکعت پڑھے گا۔(۱)

اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت کرلی ہے تو اب وہ مسافر نہیں رہے گا مقیم بن جائے گا، چار رکعت والی فرض نماز پوری پڑھے گا۔(۲)

پھر اگر نیت بدل گئی اور پندرہ دن سے پہلے یہاں سے جانے کا ارادہ ہو گیا تب بھی وہ مقیم رہے گا مسافر نہیں بنے گا، نمازیں پوری پڑھے گا۔(۳)

---

(۱) والقصر في كل مسافر يصلي وحده أو كان إماماً أو مقتدياً بالمسافر. (التاتارخانية: (۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي)

والقصر من كل مسافر يصلي وحده أو كان إماماً أو مقتدياً بمسافر. (المحيط البرهاني: (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة السفر، نوع آخر في بيان من يثبت القصر في حقه، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

وأمّا في غير وطنه فلايصير مقيماً إلّا بنية الإقامة وأقلّ الإقامة عندنا خمسة عشر يوماً.
(الحلبي الكبير: (ص: ۵۳۹) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی)

صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه أو ينوي إقامة نصف شهر. (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

ولايزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر.
(الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۲) صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه أو ينوي إقامة نصف شهر. (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

ولايزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر.
(الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

وأمّا في غير وطنه فلايصير مقيماً إلّا بنية الإقامة وأقلّ الإقامة عندنا خمسة عشر يوماً.
(الحلبي الكبير: (ص: ۵۳۹) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی)

(۳) (قوله: قاصداً) أشار به مع قوله: خرج إلى أنّه لو خرج ولم يقصد أو قصد ولم يخرج لايكون مسافراً. (شامي: (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

ولايصير مسافراً بالنية حتى يخرج ويصير مقيماً بمجرد النية، (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

أمّا شرط مجاوزة العمران؛ لأنّ السفر فعل فلايوجد بمجرد النية، فيشترط قران النية بأدنى فعل. (الخانية على هامش الهندية: (۱۶۴/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه)

پھر جب یہاں سے نکلے گا اور جہاں جارہا ہے اس کی مسافت سوا ستتر کلو میٹر یا اس سے زیادہ ہوگی، تو پھر یہ آبادی سے نکلنے کے بعد مسافر ہو جائے گا اور قصر کرے گا اور اگر اس جگہ کی مسافت سوا ستتر کلو میٹر سے کم ہوگی تو مسافر نہیں ہوگا، اور پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

اگر کوئی شخص سوا ستتر کلو میٹر یا اس سے زیادہ مسافت جانے کا ارادہ کر کے گھر سے نکلا لیکن گھر ہی سے یہ بھی نیت تھی کہ درمیان میں فلاں علاقہ میں پندرہ دن ٹھہرے گا تو یہ شخص مسافر نہیں ہوگا پورے راستے پوری نماز پڑھے گا، پھر اگر اس علاقہ میں پہنچ کر پورے پندرہ دن ٹھہرنا نہیں ہوا تب بھی وہ مسافر نہیں بنے گا۔

(نوٹ) یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اگر فلاں علاقہ کی مسافت گھر سے سوا ستتر کلو میٹر سے کم ہو۔ اور اگر مسافت سوا ستتر کلو میٹر یا اس سے زیادہ ہو تو راستہ میں قصر کرے گا۔ (۲)

---

(۱) وأمّا الثانی وهو بیان اشتراط قصر السفر فلابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتی يترخص برخصة المسافرين وإلّالايترخص أبداً. (تبيين الحقائق: (۱/۵۰۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

☜ والثانی نية مدة السفر؛ لأنّ السير قد يكون سفراً وقد لايكون؛ لأنّ الإنسان قد يخرج من مصره إلی موضع لاصلاح الضيعة ثمّ تبدو له حاجة أخرىٰ إلی المجاوزة عنه إلی موضع آخر ليس بينهما مدة سفر ثمّ و ثمّ إلی أن يقطع مسافة بعيدة أكثر من مدة السفر لالقصد السفر فلابدّ من النية للتمييز. (بدائع الصنائع: (۱/۹۴) كتاب الصلاة، فصل فی بيان مايصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد)

☜ ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتی يترخص برخصة المسافرين وإلّالايترخص أبداً. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۲) فإن نوی المسافر الإقامة فی موطنين خمسة عشر يوماً نحو مكة و منی، أو الكوفة والحيرة، لم يصر مقيماً. (التاتارخانية: (۲/۷) كتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بيان أنّ المسافر متی يقصر الصلاة، ط: قديمی)

☜ ولو نوی الإقامة خمسة عشر يوماً فی موضعين، فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكة و منی،...... لايصير مقيماً. (الهندية: (۱/۱۳۸) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه)

☜ (من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها بالسير الوسط مع الاستراحات المعتادة، صلی الفرض الرباعی ركعتين ولو عاصياً بسفره حتی يدخل موضع مقامه أو ينوی إقامة نصف شهر بموضع صالح لها، فيقصر إن نوی فی أقلّ منه أو فيه لكن فی غير صالح) أو كنحو جزيرة أو نوی فيه لكن (بموضعين مستقلين كمكة و منی). (الدر مع الرد: (۲/۱۲۱ ـ ۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

راستہ میں کئی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے

اگر شرعی مسافر کا راستہ میں کئی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے مثلاً دس دن یہاں، پانچ دن وہاں، اور بارہ دن وہاں، لیکن پورے پندرہ دن کہیں بھی ٹھہرنے کا ارادہ نہیں تب بھی وہ مسافر رہے گا اور قصر کرے گا۔(۱)

راستے دو ہیں ایک سے سفر کیا اور دوسرے سے واپس آیا

''قصر والے راستے سے سفر کیا اور غیر قصر والے سے واپس آیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲/ ۷۰)

راہ گزر کو قتل کر دیا

''مسافر کو قتل کر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۷۱)

رخصت کرتے وقت

☆......مہمان کو رخصت کرتے وقت مکان کے دروازے یا باہر کچھ دور تک اس کے ساتھ جانا سنت ہے۔(۲)

میزبان کے لئے مہمان سے دعا کرنے کی درخواست کرنا بھی مسنون ہے، اور مہمان کے لئے بھی میزبان کے واسطے دعا کرنا مسنون ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم:۲ . علی الصفحة:۲۲۷. (ولو نوی الاقامة خمسة عشر یوماً)

(۲) عن أبی هريرة قال : قال رسول الله ﷺ : من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار . رواه ابن ماجه و رواه البيهقى فى شعب الإيمان . (مشكاة : (ص: ۳۷۰) كتاب الأطعمة، باب الضيافة ، الفصل الثالث ، ط: قديمى)

▭ عن أبى هريرة قال : قال رسول الله ﷺ : إن من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار. (سنن ابن ماجه : (ص: ۲۴۰) أبواب الأطعمة ، باب الضيافة ، ط: قديمى)

▭ عن ابن عباس قال: من السنة إذا دعا الرجل أخاه أن يقوم معه حتى يخرج. (المعجم الأوسط: (۶/ ۲) باب من اسمه محمود، [رقم الحديث: ۷۷۹۳]، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۳) عن أنس قال: دخل النبیّ ﷺ على أم سليم فأتته بتمر و سمن فقال: أعيدوا سمنكم فى سقائه و تمركم فى وعائه فإنّى صائم ثمّ قام إلى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لام سليم وأهل بيتها. =

☆......مہمان کو رخصت کرتے وقت "السلا م علیکم ورحمة الله" کہنا چاہئے "السلام علیکم ورحمة الله" کے بجائے صرف "خدا حافظ" کہنا درست نہیں۔

ہاں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ "خدا حافظ" کہنا درست ہے۔ اسی طرح کوئی بھی دعائیہ کلمات کہے تو جائز ہے۔(۱)

رخصت کرتے وقت کی دعا

کسی کو رخصت کرتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیتے اور فرماتے یعنی دعا دیتے تھے:

"اَسۡتَوۡدِعُ اللّٰہَ دِیۡنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیۡمَ عَمَلِکَ".(۲)

ترجمہ: تمہارا دین، تمہاری امانت، اور خاتمہ والے اعمال کو میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں وہ ان کی حفاظت فرمائے۔

= (مشکاة المصابیح: (ص: ۱۸۱) کتاب الصوم، باب (بلاترجمة) قبیل باب لیلة القدر، ط: قدیمی)

عن أنس قال: دخل النبیّ ﷺ علی أم سلیم فأتته بتمر و سمن فقال: أعیدوا سمنکم فی سقائه و تمرکم فی وعائه فإنّی صائم ثمّ قام إلی ناحیة من البیت فصلی غیر المکتوبة فدعا لام سلیم وأهل بیتها. (صحیح البخاری: (۱/۲۶۶) کتاب الصوم، باب من زار قوماً فلم یفطر عندهم، ط: قدیمی)

(۱) عن عمران بن حصین قال: کنا فی الجاهلیة نقول: أنعم اللّٰه بک عیناً وأنعم صباحاً، فلمّا کان الإسلام نهینا عن ذٰلک. رواه أبوداؤد. (مشکاة المصابیح: (ص: ۳۹۹) کتاب الآداب، باب السلام، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

عن عمران بن حصین قال: کنا نقول فی الجاهلیة: أنعم اللّٰه بک عیناً وأنعم صباحاً، فلمّا کان الإسلام نهینا عن ذٰلک. (بذال المجهود: (۳۲۸/۵)، کتاب الأدب، باب فی الرجل یقول أنعم اللّٰه بک عیناً، ط: معهد الخلیل الإسلامی)

عن عمران بن حصین قال: کنا فی الجاهلیة نقول: أنعم اللّٰه بک عیناً وأنعم صباحاً، فلمّا کان الإسلام نهینا عن ذٰلک. (عون المعبود: (۲۶۵/۱۴) کتاب الآداب، باب فی الرجل یقول: أنعم اللّٰه بک عیناً، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

(۲) وکان إذا ودع أصحابه فی السفر یقول لأحدهم: استودع اللّٰه دینک وأمانتک و خواتیم عملک.
(زاد المعاد: (۴۰۷/۲) فصل فی هدیه ﷺ فی أذکار السفر و آدابه، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)=

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کو رخصت کرنے کے وقت مصافحہ فرمانا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور تھا۔(۱)

اور جب مسافر چلا جائے تو اس کے لئے یہ دعا کرے:

"اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ"(۲)

ترجمہ: اے اللہ خیر وعافیت کے ساتھ اس کی مسافت طے کرادے اور سفر کو اس کے لئے آسان کردے۔

= عن ابن عمر قال: كان النبیّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبیّ ﷺ ويقول: استودع الله دينک وأمانتک وآخر عملک. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۱۴) كتاب الدعوات، باب الدعوات فی الأوقات، الفصل الثانی، ط: قديمی)

عن ابن عمر قال: كان النبیّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبیّ ﷺ ويقول: استودع اللّٰه دينک وأمانتک وآخر عملک. (ترمذی: (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات، باب ماجاء مايقول إذا ودّع إنساناً، ط: قديمی)

(۱) الوداع: يستحب أن يودع أهله و جيرانه وأصدقائه وأن يودعوه و يستسمحهم ويقول كل واحد منهم لصاحبه: استودع الله دينک و أمانتک وخواتيم عملک زوّدک الله التقوى وغفر ذنبک ويسر لک الخير حيث ماكنت. (الفقه الإسلامی وأدلّته: (۳/۳۶۶) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الثالث: آداب السفر، المبحث الأوّل، ط: دار الفكر، بيروت)

وكان إذا ودع أصحابه فی السفر يقول لأحدهم: استودع الله دينک وأمانتک و خواتيم عملک. (زاد المعاد: (۴۰۷/۲) فصل فی هديه ﷺ فی أذكار السفر وآدابه، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

عن ابن عمر قال: كان النبیّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبیّ ﷺ ويقول: استودع الله دينک وأمانتک وآخر عملک. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۱۴) كتاب الدعوات، باب الدعوات فی الأوقات، الفصل الثانی، ط: قديمی)

عن ابن عمر قال: كان النبیّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبیّ ﷺ ويقول: استودع اللّٰه دينک وأمانتک وآخر عملک. (ترمذی: (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات، باب ماجاء مايقول إذا ودّع إنساناً، ط: قديمی)

(۲) وقال له رجل إنّی أريد سفراً فقال أوصيک بتقوى الله والتكبير على كل شرف فلما ولى قال: اللّٰهم ازوله الأرض وهوّن عليه السفر. (زاد المعاد: (۴۰۸/۲) فصل فی هديه ﷺ فی أذكار السفر و آدابه، ط: دار الكتب العلمية، بيروت) =

اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو کم از کم "فالله خير حفظا وهو ارحم الرحمين" کہہ دے۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو رخصت کرتے وقت یہ دعا دیتے تھے:

"زَوَّدَکَ اللّٰهُ التَّقْوٰی وَغَفَرَ ذَنْبَکَ وَوَجَّهَکَ لِلْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتُ"(۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ اور خشیت کا توشہ عطا فرمائے، تیرے گناہ معاف فرمائے اور جہاں بھی تو جائے خیر کی طرف تیری رہنمائی کرے۔

رخصت کرنا

جب مہمان جانے لگے تو دروازہ تک نکل کر اس کو رخصت کیا جائے۔(۳)

= عن أبی هريرة قال: إنّ رجلاً قال: يا رسول الله إنّی أريد أن أسافر فأوصنی، قال: عليک بتقوى الله والتكبير على كل شرف فلما ولى الرجل قال: اللّٰهم أطوله البعد و هوّن عليه السفر.
(ترمذی: (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات، باب ماجاء مايقول إذا ودّع إنساناً، ط: قديمی)

عن أبی هريرة قال: إنّ رجلاً قال: يا رسول الله إنّی أريد أن أسافر فأوصنی، قال: عليک بتقوى الله والتكبير على كل شرف فلما ولى الرجل قال: اللّٰهم أطوله البعد و هوّن عليه السفر. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۱۴) كتاب الدعوات، باب الدعوات فی الأوقات، الفصل الثانی، ط: قديمی)

(۱) سورة يوسف: رقم الآية: ۶۴، الجزء الثالث عشر.

(۲) و جاء إليه رجل و قال: يا رسول الله! إنّی أريد سفراً فزوّدنی، فقال: زوّدک الله التقوى، قال: زدنی، قال: و غفر لک ذنبک، قال: زدنی، قال: ويسّر لک الخير حيثما كنت. (زاد المعاد: (۴۰۸/۲) فصل فی هديه ﷺ فی أذكار السفر و آدابه، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

و عن أنس قال: جاء رجل إلى النبیّ ﷺ قال: يا رسول الله! إنّی أريد سفراً فزوّدنی، فقال: زوّدک الله التقوى، قال: زدنی، قال: و غفر ذنبک، قال: زدنی- بأبی أنت و أمّی-، قال: ويسّر لک الخير حيثما كنت. (ترمذی (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات، باب ماجاء يقول إذا ودع إنسانًا باب منه، ط: قديمی)

و عن أنس قال: جاء رجل إلى النبیّ ﷺ قال: يا رسول الله! إنّی أريد سفراً فزوّدنی، فقال: زوّدک الله التقوى، قال: زدنی، قال: و غفر ذنبک، قال: زدنی- بأبی أنت و أمّی-، قال: ويسّر لک الخير حيثما كنت. (مشكاة المصابيح: (۲۱۴) كتاب الدعوات، باب الدعوات فی الأوقات، الفصل الثانی، ط: قديمی)

(۳) عن أبی هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار. رواه ابن ماجه و رواه البيهقی فی شعب الإيمان. (مشكاة: (ص: ۳۷۰) كتاب الأطعمة، باب الضيافة، الفصل الثالث، ط: قديمی)

عن أبی هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار. (سنن ابن ماجه: (ص: ۲۴۰) أبواب الأطعمة، باب الضيافة، ط: قديمی) =

اس میں ایک بڑی حکمت یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے دوسرے لوگ گھر میں ایک اجنبی کے آنے سے کسی وہم اور وسوسہ کا شکار نہیں ہوں گے۔

مہمان کی رخصت کے لئے گھر کے دروازہ تک جانا قدیم عادت ہے جس کو ہمیشہ سے تمدن، تہذیب اور شائستگی کا مظہر بھی سمجھا گیا ہے اور انسان کی فطرت سلیمہ کا غماز بھی ہے۔

رخصت کرنے کا طریقہ

کسی مہمان یا ملاقات کے لئے آنے والے کو رخصت کرنے کے وقت مکان کے باہر تک اس کے ساتھ جانا یا سفر کا ارادہ کرنے والے کو شہر سے باہر یا تھوڑی دور تک پہنچا دینا مستحب ہے۔(۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام، اور خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو سفر پر روانہ فرماتے تو اس کے ساتھ کسی قدر دور تک جاتے تھے۔(۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہمان کے ہمراہ گھر کے دروازہ تک جانا مسنون ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے۔(۳)

رخصت کرنے کی دعا

''رخصت کرتے وقت کی دعا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۲۹)

رخصت کے وقت

رخصت ہوتے وقت سلام کرنا سنت ہے۔(۴)

= عن ابن عباس قال: من السنة إذا دعا الرجل أخاه أن يقوم معه حتى يخرج. (المعجم الأوسط: (۶/۶) باب من اسمه محمود، [رقم الحديث: ۷۷۹۳]، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۱، ۲، ۳) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۳. على الصفحة: ۲۲۱. (عن أبي هريرة قال:)

(۴) عن قتادة قال: قال النبيّ ﷺ: إذا دخلتم بيتا فسلموا على أهله وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام. رواه البيهقي في شعب الإيمان. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۹۹) كتاب الأدب، باب السلام، الفصل الثاني، ط: قديمي) =

رخصت کے وقت مصافحہ کرنا

رخصت کے وقت مصافحہ کرنا بھی جائز ہے۔(۱)

= عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه عن رسول الله ﷺ : إذا أتيتم المجلس فسلموا على القوم وإذا رجعتم فسلموا عليهم فإنّ التسليم عند الرجوع أفضل من التسليم الأوّل .
(شامی: (۲/٦۱٦) ، كتاب الحظر والإباحة ، فصل فی البيع ، ط: سعيد)

قال النبیّ ﷺ : إذا دخلتم بيتا فسلموا على أهله وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام (هب) عن قتادة مرسلا . (جمع الجوامع : (۱۹۲/۱) قسم الأقوال ، حرف الهمزة مع الذال من الجامع الصغير وزوائده ، [رقم الحديث : ۱۳۲۳] ط: دار الكتب العلمية)

(۱) عن قتادة قال: قال النبیّ ﷺ : إذا دخلتم بيتا فسلموا على أهله وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام . رواه البيهقی فی شعب الإيمان . (مشكاة المصابيح : (ص: ۳۹۹) كتاب الأدب ، باب السلام ، الفصل الثانی ، ط: قديمی)

عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه عن رسول الله ﷺ : إذا أتيتم المجلس فسلموا على القوم وإذا رجعتم فسلموا عليهم فإنّ التسليم عند الرجوع أفضل من التسليم الأوّل . (شامی : (۲/٦۱٦) ، كتاب الحظر والإباحة ، فصل فی البيع ، ط: سعيد)

قال النبیّ ﷺ : إذا دخلتم بيتا فسلموا على أهله وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام (هب) عن قتادة مرسلا . (جمع الجوامع : (۱۹۲/۱) قسم الأقوال ، حرف الهمزة مع الذال من الجامع الصغير وزوائده ، [رقم الحديث : ۱۳۲۳] ط: دار الكتب العلمية)

الوداع: يستحب أن يودع أهله و جيرانه وأصدقائه وأن يودعوه و يستسمحهم ويقول كل واحد منهم لصاحبه : استودع الله دينك و أمانتك وآخر عملك زوّدك الله التقوى وغفر ذنبك ويسر لك الخير حيث ماكنت . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۳/۳٦٦) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثالث : آداب السفر ، المبحث الأوّل ، ط: دار الفكر ، بيروت)

عن ابن عمر قال : كان النبیّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبیّ ﷺ ويقول : استودع الله دينك وأمانتك و آخر عملك . (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۱۴) ، كتاب الدعوات ، باب الدعوات فی الأوقات ، الفصل الثانی ، ط: قديمی)

عن ابن عمر قال : كان النبیّ ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلايدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبیّ ﷺ ويقول : استودع اللّٰه دينك وأمانتك وخواتيم عملك . (ترمذی : (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات ، باب ماجاء مايقول إذا ودّع إنساناً ، ط: قديمی)

رخصت ہوتے وقت سلام کرنا

''حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کرو'' اور جب (تم گھر سے) نکلو تو اپنے اہل وعیال کو سلام کے ساتھ رخصت کرو۔(۱)

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ گھر سے باہر جاتے وقت اپنے اہل وعیال کو سلام کے ذریعہ وداع کہو، اس لئے بعض علماء نے لکھا ہے کہ رخصتی کے وقت جو سلام کرتے ہیں اس کا جواب دینا مستحب ہے واجب نہیں کیونکہ یہ سلام اصل میں ''دعا'' اور ''وداع'' ہے۔(۲)

اور اس کا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ اپنے اہل وعیال کے پاس ''سلام'' کو امانت رکھو، یعنی جب تم نے رخصت ہوتے وقت اپنے اہل وعیال کو سلام کیا تو گویا تم نے سلام کی خیر و برکت کو اپنے اہل وعیال کے پاس امانت رکھا جس کو تم آخرت میں واپس لو گے، کیوں کی جب کوئی شخص اپنی چیز کسی کے پاس امانت رکھتا ہے تو پھر اس کو واپس لے لیتا ہے۔

رمضان میں نفل روزہ کی نیت کرنا

''مسافر رمضان میں نفل کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۷/۲)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۱ علی الصفحة: ۲۲۳ (عن قتادة قال: قال النبیّ ﷺ: إذا دخلتم)

(۲) وإن سلم ثانیاً فی مجلس واحد لایجب ردّ الثانی، تاتارخانیة. وفیها عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جدّه عن رسول الله ﷺ: إذا أتیتم المجلس فسلموا علی القوم وإذا رجعتم فسلموا علیهم فإنّ التسلیم عند الرجوع أفضل من التسلیم الأوّل. (شامی: (۴۱۶/۲)، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، ط: سعید)

☐ یستحب أن یودع أهله و جیرانه وأصدقائه وأن یودعوه و یستسمحهم ویقول کل واحد منهم لصاحبه: استودع الله دینک و أمانتک وخواتیم عملک زوّدک الله التقوی وغفر ذنبک ویسر لک الخیر حیث ماکنت. (الفقه الإسلامی وأدلّته: (۳۶۶/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الثالث: آداب السفر، المبحث الأوّل، ط: دار الفکر، بیروت)

روانگی سے پہلے نفل کی فضیلت

مسافر اپنے اہل وعیال کے لئے جن چیزوں کو چھوڑ کر سفر کرتا ہے ان میں سب سے زیادہ برکت اور رحمت والی افضل ترین چیز وہ دو رکعت نفل نماز ہے جو سفر شروع کرنے سے پہلے گھر میں پڑھتا ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں:

"مَاخَلَفَ عَبْدٌ عَلیٰ اَهْلِهٖ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یَرْکَعُهُمَا عِنْدَهُمْ یُرِیْدُ سَفَراً" (۱)

ترجمہ: یعنی سفر کے وقت گھر والوں کے پاس جو دو رکعت پڑھتا ہے وہ ان کے لئے چھوڑی ہوئی چیزوں میں سب سے افضل ہے۔

روانگی کے وقت کی دعا

روانگی کے وقت جب مکان کے دروازہ پر پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

"بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْاُضَلَّ اَوْاَذِلَّ اَوْاُذَلَّ اَوْاَزِلَّ اَوْاُزَلَّ اَوْاَظْلِمَ اَوْاُظْلَمَ اَوْاَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ" (۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کر کے اسی کا نام لے کر نکل رہا ہوں، گناہوں سے

---

(۱) عن المطعم بن مقدام قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ماخلف عبد علی أهله أفضل من رکعتین یرکعهما عندهم حین یرید السفر. (مصنف ابن أبی شیبه: (۱/۴۲۴) کتاب الصلاة، الرجل یرید السفر، من کان یستحب له أن یصلی قبل خروجه، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

ماخلّف هٰذا علی أهله أفضل من رکعتین یرکعهما عندهم حین یرید سفراً. (ش عن المطعم بن مقدام مرسلاً). (کنز العمال: (۶/۷۱۳) کتاب السفر، الفصل الثانی، آداب متفرقة من الإکمال، ط: مؤسسة الرسالة)

صلاة سنة السفر: یستحب إذا أراد الخروج من منزله أن یصلی رکعتین ......جاء فی الحدیث: ماخلّف أحد عند أهله أفضل من رکعتین یرکعهما عندهم حین یرید سفراً. (الفقه الإسلامی وأدلّته مع هامشه: (۳/۳۶۸)، الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الثالث، آداب السفر، المبحث الأوّل: آداب السفر للحج وغیره، ط: دار الفکر، بیروت)

(۲) عن أم سلمة أن النبیّ ﷺ کان إذا خرج من بیته قال: بسم اللّٰه توکّلت علی اللّٰه اللّٰهم إنّا نعوذبک من أن نزل أو نضل أو نظلم أو نُظلم أو نجهل أ ویجهل علینا. (مشکاة المصابیح: =

بچنے کی قدرت اور عبادت کی طاقت اللہ ہی سے ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، اس بات سے کہ خود گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، ذلیل ہوں یا ذلیل کیا جاؤں، پھسلوں یا پھسلایا جاؤں، ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں، جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔

دروازے سے نکل کر یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ بِکَ اِنْتَشَرْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَبِکَ اعْتَصَمْتُ وَاِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَاکْفِنِیْ مَااَھَمَّنِیْ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَااِلٰہَ غَیْرُکَ، اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِیْ التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَجِّھْنِیْ الْخَیْرَ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ" (۱)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری مدد میں چلا، تجھ پر ہی بھروسہ کیا، تیری پناہ حاصل کی، تیری ہی طرف متوجہ ہوا اے اللہ! تجھ پر ہی میرا اعتماد ہے، تو ہی میری امید ہے، اس لئے جو چیز مجھے فکر میں مبتلا کرنے والی ہے اس کے متعلق تو کفایت فرما، تیری تعریف بڑی ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، اے اللہ! مجھے تقویٰ کا توشہ عطا فرما، میرے گناہ معاف فرما اور جہاں کہیں جاؤں خیر کی طرف میری رہنمائی فرما۔

= (ص: ۲۱۵) كتاب الدعوات، باب الدعوات في الأوقات، الفصل الثاني، ط: قديمي)

عن أم سلمة أن النبيّ ﷺ كان إذا خرج من بيته قال: بسم الله توكّلت على الله اللّهم إنّى أعوذبك من أن أضل أو أضل أو أزل أو أُزلّ أو أظلم أو أُظلم أو أجهل أ ويجهل عليّ. (تحفة الأحوذى: (۲۳۶/۹)، [رقم الحديث: ۳۴۲۷]، كتاب الدعوات، باب منه (باب مايقول إذا خرج من بيته)، ط: دار الكتب العلمية، ط: بيروت)

عن أم سلمة قالت ما خرج رسول الله ﷺ من بيتي قط إلّا رفع طرفه إلى السماء فقال: اللّٰهم إنّي أعوذبك أن أضل أو أضل أو أزل أو أُزلّ أو أظلم أو أُظلم أو أجهل أ ويجهل عليّ. (عون المعبود: (۱۸۴/۱۴) كتاب الأدب، باب مايقول إذا خرج من بيته، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۱) عن أنس بن مالك قال: لم يرد رسول الله سفراً إلّا قال حين ينهض من جلوسه: "اللّٰهم بك انتشرت وإليك توجّهت وبك اعتصمت أنت ثقتي و رجائي، اللّٰهم اكفني ما أهمني وما لا اهتم به وما أنت أعلم به مني، اللّٰهم زوّدني التقوى واغفرلي ذنبي ووجّهني إلى الخير حيث ما توجّهت" ثمّ يخرج. (السنن الكبرىٰ: (۴۱۰/۵)، كتاب الحج، باب الدعاء إذا سافر، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

عن أنس قال: لم يرد النبيّ ﷺ سفراً قطّ إلّا قال حين ينهض من جلوسه: =

روپوش مسافر کی بیوی کیا کرے

شوہر سفر میں گیا اور روپوش ہوگیا، وہ خود آتا بھی نہیں، اور بیوی کو بلاتا بھی نہیں، اور خرچہ کا انتظام بھی نہیں کرتا ہے اور طلاق بھی نہیں دیتا ہے، تو ایسی عورت اسلامی ملک میں عدالت کے جج کے پاس اور غیر اسلامی ملک میں مسلمانوں کی شرعی پنچایت یا اسلامی مرکز میں مقدمہ دائر کرے، اور یہ دعویٰ کرے کہ فلاں بن فلاں سے اتنے سال پہلے اس کا نکاح ہوا ہے اور اس کو نکاح نامہ یا دو معتبر گواہوں کی گواہی سے ثابت کرے اس کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ وہ اتنے سال سے روپوش ہے، اور نان نفقہ نہیں دے رہا ہے، نہ اس کا انتظام کیا ہے نہ ہی وہاں سے بھیجتا ہے، ان باتوں کو بھی دو گواہوں کی گواہی سے ثابت کرے، اور اگر شوہر کے بغیر رہنے میں گناہ کا اندیشہ ہے تو قسم بھی اٹھائے کہ وہ شوہر کے بغیر مزید انتظار نہیں کرسکتی، جب یہ تمام باتیں گواہوں کی گواہی اور عورت کی قسم سے ثابت ہوجائیں تو جج اس عورت کے شوہر کے پاس دو آدمیوں کو بھیج کر بیوی کے حقوق ادا کرنے کا وعدہ لے، اگر وہ حقوق ادا کرنے کا وعدہ نہ کرے تو عورت کو مزید ایک مہینہ انتظار کرنے کی مہلت دے، اگر شوہر اس مدت میں اپنی شرارت سے باز نہ آئے، تو جج نکاح فسخ کردے اور اگر آدمی بھیج کر معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کہاں ہے؟ تو اخبارات وغیرہ میں اعلان شائع کرے کہ اتنے دنوں تک حاضر ہوجاؤ ورنہ نکاح فسخ کردیا جائے گا، پھر اگر وہ نہ آئے تو جج قضا علی الغائب کے تحت تفریق کردے، اس کے بعد

= "اللّٰهم بک انتشرت وإليک توجّهت وبک اعتصمت وعليک توكّلت اللّٰهم أنت ثقتي و أنت رجائي، اللّٰهم اكفني ما أهمني وما لا اهتم له وما أنت أعلم به مني عزّ جارک و جلّ ثناء ک ولا إله غيرک، اللّٰهم زوّدني التقوى واغفرلي ذنبي ووجّهني للخير أينما توجّهت، ثمّ يخرج. (زاد المعاد: ۲۰۵/۲) فصل في هديه ﷺ في أذكار السفر وآدابه، ط: دار الكتب العلمية، ط: بيروت)

عن أنس قال لم يرد النبيّ ﷺ سفراً قطّ إلّا قال حين ينهض من جلوسه اللّٰهم بک انتشرت وإليک توجّهت وبک اعتصمت، اللّٰهم أنت ثقتي وأنت رجائي، اللّٰهم اكفني ما اهمني ومالا اهتم به وما انت أعلم به مني وزودني التقوى واغفرلي ذنبي و وجهني للخير حيث ما توجهت. (مجمع الزوائد: (۱۳۵/۱۰) كتاب الاذكار، باب مايقول إذا نهض للسفر، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

عورت تین ماہواری عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے، اور اگر شوہر عدت کے اندر واپس آ گیا تو رجوع کرنے کا حق ہوگا، اور اگر عدت کے بعد واپس آیا تو رجوع کا حق نہیں ہوگا، مگر یہ کہ شوہر عورت کے دعویٰ کے خلاف کوئی بات ثابت کر دے۔(۱)

روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے

مسافر روزہ سے تھا اور کوئی اس کے روزہ کا دشمن تھا، اس نے روزہ توڑنے پر مجبور کیا کہ روزہ توڑ دو ورنہ جان سے مار دیں گے، یا ہاتھ پاؤں توڑ دینے کی دھمکی دی، تو اس صورت

(۱) قال في غرر الأحكام : ثمّ اعلم أن مشائخنا استحسنوا أن ينصب القاضي الحنفي نائباً ممن مذهبه التفريق بينهما إذا كان الزوج حاضراً وأبى عن الطلاق ؛ لأن رفع الحاجة الدائمة لايتيسر بالاستدانة إذ الظاهر أنّها لاتجد من يقرضها ، وغنى الزوج مآلاً أمر متوهم فالتفريق ضروري إذا طلبته . (شامي : (۳/ ۵۹۰) ، كتاب الطلاق ، ط: سعيد)

الحيلة الناجزة : (ص : ۷۷) ط: دار العلوم كراچي .

ورأى الجمهور غير الحنفية: أن للقاضي تطليق الزوجة بإعسار الزوج مطلقاً حاضراً أم نائباً، إلّا أن المالكية قالوا: إن كان الزوج قريب الغيبة فيرسل له : إمّا أن يأتي أو يرسل النفقة أو يطلق عليه، وإن كان بعيد الغيبة كعشرة أيّام فللقاضي التطليق إن لم يترك لها شيئًا، ولا وكل وكيلاً بالنفقة، ولا اسقطت عنه النفقة حال غيبته و تحلف على ماذكر. (الفقه الإسلامي و أدلّته: (۷/ ۶۸۷) القسم السادس، الباب الثاني، الفصل الخامس في النفقات، ثالثاً: نفقة زوجة الغائب، ط: دار الفكر، بيروت)

قاضی کے سامنے مقدمہ پیش کر کے گواہوں سے اس غائب کے ساتھ اپنا نکاح ثابت کرے، پھر یہ ثابت کرے کہ وہ مجھ کو نفقہ دیکر نہیں گیا اور نہ وہاں سے اس نے میرے لیے نفقہ بھیجا، نہ یہاں کوئی انتظام ہے...... ان سب باتوں پر حلف بھی کرے اس کے بعد اگر کوئی عزیز قریب یا اجنبی اس کے نفقہ کی کفالت کرے تو خیر، ورنہ قاضی اس شخص کے پاس حکم بھیجے کہ یا خود حاضر ہو کر اپنی بیوی کے حقوق ادا کرو یا اس کو بلا لو یا وہیں سے کوئی انتظام کرو ورنہ اس کو طلاق دیدو، اور اگر تم نے ان باتوں میں سے کوئی بات نہ کی تو پھر ہم خود تم دونوں میں تفریق کر دیں گے۔ اس پر بھی اگر خاوند کوئی صورت قبول نہ کرے تو قاضی ایک مہینے کے مزید انتظار کا حکم دے، اس مدت میں بھی اگر اس کی شکایت رفع نہ ہوئی تو اس عورت کو اس غائب کی زوجیت سے الگ کر دے...... اگر یہ غائب حکم بالطلاق کے بعد آ جاوے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ عدت کے اندر اندر واپس آ جاوے اور باقاعدہ خرچ وغیرہ دینے پر آمادہ ہو، اس صورت میں تو اس کو رجعت کا حق ہے...... عدت ختم ہونے کے بعد واپس آیا ہو تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس نے عورت کے دعوے کے خلاف کوئی بات ثابت کر دی تو اس کو ہر حال میں عورت مل جائے گی...... اور اگر خاوند نے عورت کے دعوے کے خلاف کوئی بات ثابت نہ کی تو اس کو عورت نہ ملے گی کیونکہ عدت ختم ہونے کے بعد رجعت کا حق نہیں رہتا۔ (حیلۂ ناجزہ: (ص: ۷۷، ۷۹)، حکم زوجۂ غائب غیر مفقود، ط: دار الاشاعت)

میں مسافر کے لئے روزہ توڑ کر جان بچانا واجب ہے، اگر مسافر نے اس حالت میں روزہ نہیں توڑا اور مجبور کرنے والے نے جان سے ماردیا یا جسمانی نقصان اٹھانا پڑا تو گنہگار ہوگا۔(۱)

روزہ توڑنے کی اجازت

''مسافر کو روزہ توڑنے کی اجازت'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۶۹)

روزہ دار مسافر کا روزہ فاسد کردینا

اگر کوئی مقیم روزہ کی نیت کرنے کے بعد مسافر بن جائے تھوڑی دور جا کر کسی بھولی ہوئی چیز کو لینے کے لئے اپنے گھر واپس آئے اور وہاں پہنچ کر روزہ کو توڑ دے تو اس کا

---

(۱) أنه لو أكره على أكل ميتة أو دم أو لحم خنزير أو شرب خمر بغير ملجئ كحبس أو ضرب أو قيد لم يحل وإن بملجئ كقتل، أو قطع عضو أو ضرب مبرح حل فإن صبر فقتل أثم..... ومثله سائر حقوقه تعالیٰ كإفساد صوم و صلاة..... ولهذا نقل هنا في البحر عن البدائع الفرق بين ما إذا كان المكره على الفطر مريضًا أو مسافرًا وبين ما إذا كان صحيحاً مقيماً بأنّه لو امتنع حتى قتل أثم في الأوّل دون الثاني. (شامي: (۲/۴۲۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

ومنه ما إذا أكره المريض والمسافر فإن الإفطار واجب ولايسعه الصوم حتى لو امتنع من الإفطار فقتل يأثم كالإكراه على أكل الميتة بخلاف ما إذا كان صحيحاً مقيماً فأكره بقتل نفسه فإنّه يرخص له الفطر والصوم أفضل حتى لو امتنع من الإفطار حتى قتل يثاب عليه . (البحر الرائق: (۲/۴۹۵) ، كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

قاضی کے سامنے مقدمہ پیش کر کے گواہوں سے اس غائب کے ساتھ اپنا نکاح ثابت کرے، پھر یہ ثابت کرے کہ وہ مجھ کو نفقہ دیکر نہیں گیا اور نہ وہاں سے اس نے میرے لیے نفقہ بھیجا، نہ یہاں کوئی انتظام ہے.....ان سب باتوں پر حلف بھی کرے اس کے بعد اگر کوئی عزیز قریب یا اجنبی اس کے نفقہ کی کفالت کرے تو خیر، ورنہ قاضی اس شخص کے پاس حکم بھیجے کہ یا خود حاضر ہو کر اپنی بیوی کے حقوق ادا کرو یا اس کو بلالو یا وہیں سے کوئی انتظام کرو ورنہ اس کو طلاق دیدو، اور اگر تم نے ان باتوں میں سے کوئی بات نہ کی تو پھر ہم خود تم دونوں میں تفریق کردیں گے۔ اس پر بھی اگر خاوند کوئی صورت قبول نہ کرے تو قاضی ایک مہینے کے مزید انتظار کا حکم دے، اس مدت میں بھی اگر اس کی شکایت رفع نہ ہوئی تو اس عورت کو اس غائب کی زوجیت سے الگ کردے.....اگر یہ غائب حکم بالطلاق کے بعد آجاوے تو اس کی دوصورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ عدت کے اندر اندر واپس آجاوے اور باقاعدہ خرچ وغیرہ دینے پر آمادہ ہو، اس صورت میں تو اس کو رجعت کا حق ہے.....عدت ختم ہونے کے بعد واپس آیا ہو سو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس نے عورت کے دعوے کے خلاف کوئی بات ثابت کردی تو اس کو ہر حال میں عورت مل جائے گی.....اور اگر خاوند نے عورت کے دعوے کے خلاف کوئی بات ثابت نہ کی تو اس کو عورت نہ ملے گی کیونکہ عدت ختم ہونے کے بعد رجعت کا حق نہیں رہتا۔ (حیلۂ ناجزہ: (ص:۷۷،۷۹)، حکم زوجۂ غائب غیر مفقود، ط: دارالاشاعت)

کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱) (اور کفارہ مسلسل ساٹھ روزے رکھنے ہیں اگر روزہ رکھنے کی طاقت ہے ورنہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے)۔(۲)

کیونکہ یہ شخص اس وقت مسافر نہیں ہے بلکہ مقیم ہے، مقیم اگر روزہ توڑ دے تو کفارہ لازم ہوتا ہے۔

روزہ دار مہمان

روزہ دار مہمان کے لئے میزبان اور اس کے اہل وعیال کے حق میں دعائے خیر کرنا مستحب ہے۔(۳)

---

(۱) يجب على مقيم إتمام صوم يوم منه سافر فيه ولكن لا كفارة عليه لو أفطر فيهما للشبهة في أوّله و آخره إلّا إذا دخل مصره لشيئ نسيه فأفطر فإنّه يكفر . (الدر مع الرد: (۲/ ۴۳۱) كتاب الصوم ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

وفي فتاوى قاضي خان : المسافر إذا تذكر شيئًا قد نسيه في منزله فدخل فأفطر ثم خرج قال عليه الكفارة قياساً ؛ لأنّه مقيم عند الأكل حيث رفض سفره بالعود إلى منزله وبالقياس نأخذ . (البحر الرائق: (۲/ ۴۹۵) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

ولو سافر في شهر رمضان ثم رجع إلى أهله ليحمل شيئًا نسيه فأكل بمنزله ثم خرج القياس أن تجب عليه الكفارة ؛ لأنّه رفض سفره قال الفقيه وبه نأخذ . (الهندية : (۱/ ۲۰۷) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

(۲) وأفاد بالتشبيه أن هٰذه الكفارة مرتبة فالواجب العتق ، فإن لم يجد فعليه صيام شهرين متتابعين ، فإن لم يستطع فإطعام ستين مسكيناً . (البحر الرائق : (۲/ ۴۸۴) كتاب الصوم ، باب ما يفسد الصوم و مالا يفسده ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

أكل عمداً قضى و كفّر كفارة المظاهر : أي كذا في الترتيب فيعتق أوّلاً ، فإن لم يجد صام شهرين متتابعين ، فإن لم يستطع فإطعام ستين مسكيناً . (رد المحتار : (۲/ ۴۱۱ ، ۴۱۲) كتاب الصوم ، باب مايفسد الصوم و مالايفسده ، ط: سعيد)

كفارة الفطر و كفارة الظهار واحدة وهي عتق رقبة مؤمنة أو كافرة فإن لم يقدر على العتق فعليه صيام شهرين متتابعين وإن لم يستطع فعليه إطعام ستين مسكيناً . (الهندية : (۱/ ۲۱۵) كتاب الصوم ، الباب السابع في الاعتكاف ، بيان الكفارة ، ط: رشيديه)

(۳) عن أنس قال: دخل النبيّ ﷺ على أم سليم فأتته بتمر و سمن فقال أعيدوا سمنكم في سقائه =

روزہ دلجوئی کے لئے توڑنا

''میزبان کی دلجوئی کے لئے روزہ توڑنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۰۲/۲)

روزہ سفر شروع کرنے سے پہلے توڑ دینا

''سفر شروع کرنے سے پہلے روزہ توڑ دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۸۰/۱)

روزہ سفر میں رکھنا

''سفر میں روزہ رکھنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۳۳۱/۱)

روزہ سے بچنے کے لئے سفر کرنا

گرمی کے موسم میں رمضان المبارک کا مہینہ آیا، گرمی کی شدت کی وجہ سے کمزور ہمت کے آدمی نے سفر کا ارادہ کرلیا تا کہ گرمی کے موسم میں روزہ رکھنا نہ پڑے۔(۱)

بلکہ سردی کے زمانہ میں قضا کرلے گا، یا کسی مقام تک جانے کے لئے دوراستے ہیں

= و تمركم في وعائه فإنّي صائم ثم قام إلى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لأم سليم وأهل بيتها. (مشكاة المصابيح: (ص: ۱۸۱) كتاب الصوم، باب قبيل باب ليلة القدر، ط: قديمى)

عن أنس قال: دخل النبيّ ﷺ على أم سليم فأتته بتمر و سمن فقال أعيدوا سمنكم في سقائه و تمركم في وعائه فإنّي صائم ثم قام إلى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لأم سليم وأهل بيتها. (صحيح البخارى: (۲۶۶/۱) كتاب الصوم، باب من زار قوماً فلم يفطر عندهم، ط: قديمى)

عن عبدالله بن الزبير قال: أفطر رسول الله ﷺ عند سعد بن معاذ فقال: أفطر عندكم الصائمون و أكل طعامكم الأبرار وصلت عليكم الملائكة. (ابن ماجة: (ص: ۱۲۵) أبواب ما جاء في الصيام، باب في ثواب من أفطر صائماً، ط: قديمى)

(۱) للمسافر أو حامل أو مرضع ...... الفطر. (الدر المختار: (۴۲۱/۲ ـ ۴۲۳) كتاب الصوم، فصل في العورض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

منها السفر الّذى يبيح الفطر. (الهندية: (۲۰۶/۱) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

السفر ليس بعذر في اليوم الّذى أنشأ السفر فيه وعذر في سائر الأيام. (التاتارخانية: (۲۹۰/۲) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمى)

ایک قریبی راستہ جس سے سفر کی مسافت پوری نہیں ہوتی اور ایک لمبا راستہ ہے جس سے سفر کی مسافت پوری ہو جاتی ہے، اور یہ شخص لمبے راستہ کو صرف اس لئے اختیار کرتا ہے تاکہ روزہ رکھنا واجب نہ ہو۔(۱) تو ان دونوں صورتوں میں مسافر ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے بعد میں قضا کرنا کافی ہوگا۔(۲) مگر اس قسم کا حیلہ کرنا مذموم اور برا ہے۔(۳) اور رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کی فضیلت سے محروم ہونے کا سبب ہے۔(۴)

---

(۱) فإذا قصد بلدة وإلى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها والآخر دونها فسلك الطريق الأبعد كان مسافراً عندنا . (الهندية : (۱۳۸/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشرفي صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

▭ ولو لموضع طريقان أحدهما مدة السفر والآخر أقلّ قصر في الأوّل . (الدر مع الرد : (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

▭ مصر له طريقان أحدهما مسيرة يوم والآخر مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها ، إن أخذ في الطريق الّذي هو مسيرة يوم لايقصر وإن أخذ في الطريق الذي هو مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها قصر الصلاة . (التاتارخانية: (۲/ ۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: قديمي)

(۲) دیکھئے سابقہ صفحہ: ۲۴۰ کا حاشیہ نمبر: ۳۔(عن أنس قال) وحاشیہ نمبر: ۱ صفحہ: ۲۴۱۔(للمسافر أو حامل)۔

(۳) وأمّا الحيلة لدفع ثبوتها ابتداءً فعند أبي يوسف لاتكره وعند محمد تكره ويفتى بقول أبي يوسف في الشفعة...... وبضده وهو الكراهة في الزكاة والحج وآية السجدة . جوهرة . (الدر المختار: (۲۴۲/۶) كتاب الشفعة ، باب مايبطلها ، ط: سعيد)

▭ قال الخصاف رحمه الله: كره بعض أصحابنا رحمهم الله تعالى: الحيلة في إسقاط الزكاة ورخص فيها بعضهم، قال الشيخ الإمام الأجل شمس الأئمة الحلواني رحمه الله: الذي كرهها محمد بن الحسن رحمه الله. (الهندية: (۳۹۱/۶) كتب الحيل، الفصل الثالث في مسائل الزكاة، ط: رشيديه)

▭ عن محمد بن الحسن قال: ليس من أخلاق المؤمنين الفرار من أحكام الله بالحيل الموصلة إلى إبطال الحق. (عمدة القاري: (۱۶۴/۲۴) كتاب الحيل، باب في ترك الحيل، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۴) عن أبي هريرة رضي الله عنه رفعه: من أفطر يوماً في رمضان من غير عذرٍ ولامرض لم يقضه صيام الدهر وإن صامه. (صحيح البخاري: (۲۵۹/۱) كتاب الصوم، باب إذا جامع في رمضان، ط: قديمي)

▭ عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصة ولامرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وإن صامه. (ترمذي: (۱۵۴/۱) أبواب الصوم، باب ماجاء في الإفطار متعمّداً، ط: قديمي)

▭ عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصة لم يجزه صيام الدهر . (ابن ماجة: (ص: ۱۲۰) أبواب ما جاء في الصيام، باب ماجاء في قضاء رمضان، ط: قديمي)

روزہ کی حالت میں گھر آ کر جماع کر لے تو؟

زوال شرعی سے پہلے مسافر گھر پہنچا اور پہونچنے کے بعد اس نے روزہ کی نیت کر لی اور بیوی سے جماع کر لیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، قضا لازم ہو گی کفارہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

البتہ اگر بیوی جماع کرنے پر راضی تھی تو بیوی پر قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہوگا، اور اگر بیوی راضی نہیں تھی شوہر نے زبردستی کر لیا ہے تو اس صورت میں بیوی پر بھی صرف قضا لازم ہوگی، کفارہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

روزہ کی نیت کے بعد سفر کرنا

اگر کوئی مقیم آدمی رمضان المبارک میں روزہ کی نیت کرنے کے بعد سفر کرے گا تو اس پر اس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہوگا، لیکن اگر وہ اس روزہ کو فاسد کر دے گا تو کفارہ

---

(۱) المسافر إذا دخل مصره قبل الزوال ولم يتناول شيئًا ثمّ نوى الصوم ثمّ جامع متعمّداً في يومه ذٰلك لا كفارة عليه بالاتفاق. (التاتارخانية : (۲/۲۸۷) كتاب الصوم ، الفصل الخامس في وجوب الكفارة في إفساد الصوم ، ط: قديمي)

إذا دخل المسافر مصره قبل الزوال ولم يتناول شيئًا ونوى الصوم ثمّ جامع متعمّداً لا كفارة عليه. (الهندية : (۱/۲۰۶) كتاب الصوم ، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد و ممّا يتّصل بذٰلك ، ط: رشيديه)

(۲) وإذا طاوعت المرأة زوجها في الجماع فعليها الكفارة ...... وإن كانت مكرهة فلا كفارة عليها. (التاتارخانية: (۲/۲۸۷) كتاب الصوم ، الفصل الخامس في وجوب الكفارة في إفساد الصوم، ط: قديمي)

وعلى المرأة مثل ما على الرجل إن كانت مطاوعة وإن كانت مكرهة فعليها القضاء دون الكفارة. (الهندية: (۱/۲۰۵) كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد و ما لا يفسد ، ط: رشيديه)

وعلى المرأة مثل ما على الرجل إن كانت مطاوعة عندنا ...... وإن كانت المرأة مكرهة عليها القضاء دون الكفارة . (الخانية على هامش الهندية : (۱/۲۱۲) كتاب الصوم ، الفصل السادس فيما يفسد الصوم ، ط: رشيديه)

لازم نہیں ہوگا صرف قضا لازم ہوگی۔(۱)

روزہ کے دوران سفر شروع کرے تو

''سفر کے دن روزہ دار ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۳۱۳)

روزے تیس سے زائد ہوجائیں

عرب ممالک میں عموماً ایک دو دن پہلے ہی رمضان کے روزے شروع ہوجاتے ہیں وہاں رہنے والے پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے لوگوں نے وہاں کے مطابق روزہ شروع کیا پھر رمضان کے درمیان وطن واپس آئے، یہاں ان کے کُل روزے تیس ہوگئے جبکہ اپنے وطن کی رؤیت کے حساب سے مثلاً اٹھائیس روزے ہوئے، تو ان لوگوں کے جب تیس روزے پورے ہوگئے تو رمضان کا فریضہ ادا ہوگیا، تاہم ان کو مسلمانوں کی موافقت اور رمضان المبارک کے احترام کی وجہ سے روزہ رکھنا بہتر ہے لازم نہیں ہے اور یہ روزے نفل ہوں گے۔(۲)

---

(۱) یجب علی مقیم إتمام صوم یوم منه سافر فیه ولکن لا کفارة علیه لو أفطر. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۳۱) کتاب الصوم، فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم، ط: سعید)

▭ فلو سافر نهاراً لا یباح له الفطر فی ذلک الیوم وإن أفطر لا کفارة علیه بخلاف ما لو أفطر ثمّ سافر. (الهندیة: (۱/ ۲۰۶) کتاب الصوم، الباب الخامس فی الأعذار الّتی تبیح الإفطار، ط: رشیدیه)

▭ سافر بعد دخول شهر رمضان جاز الفطر، وقیل لا، کما بعد طلوع الفجر، ولو أفطر لایکفر. (التاتارخانیة: (۱/ ۲۹۱) کتاب الصوم، الفصل السابع فی الأسباب المبیحة للفطر، ط: قدیمی)

(۲) وقالا یتشبه بالمصلین أی احتراماً للوقت...... کالصوم، در مختار. (قوله: کالصوم) أی مثل الحائض إذا طهرت فی رمضان فإنّها تمسک تشبّهًا بالصائم لحرمة الشهر ثمّ تقضی وکذا المسافر إذا أفطر فأقام. (الدر مع الرد: (۱/ ۲۵۲، ۲۵۳) کتاب الطهارة، باب التیمّم، ط: سعید)

▭ وهل یکره لها التشبه بالصوم أم لا ؟ واعترض بأنّه یستحب لها الوضوء والقعود فی مصلاها وهو التشبه بالصلاة اهـ تأمّل. (قوله: ولو شرعت تطوعًا فیهما) أی فی الصلاة والصوم. (الدر مع الرد: (۱/ ۲۹۱) کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید)

▭ أمّا الأوّل فوقت صوم رمضان شهر رمضان، لقوله تعالیٰ: ﴿فمن شهد منکم الشهر فلیصمه﴾، =

روزے سے بچنے کے لئے سفر کرنا

روزے رکھنے سے بچنے کے لئے سفر کرنے کا حیلہ کرنا بہت برا ہے۔ (۱) اگر چہ شرعی مسافر ہونے کی صورت میں سفر کے دوران روزہ رکھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

= أي فليصم في الشهر ، وقول النبيّ ﷺ : وصوموا شهركم ، أي في شهركم ؛ لأنّ الشهر لايصام وإنّما يصام فيه . (بدائع الصنائع : (۲/۸۰) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

لو صام رأى هلال رمضان وأكمل العدة لم يفطر إلّا مع الإمام لقوله عليه السلام : صومكم يوم تصومون و فطركم يوم تفطرون . (رد المحتار : (۲/۳۸۴) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

إنّ النبيّ ﷺ آلى من نسائه شهراً...... فإنّ الشهر ثلاثون، وتسع و عشرون. قال محمد: وبه نأخذ إذا كان بالأهلة. (كتاب الآثار: (ص: ۱۱۷) باب الإيلاء، [رقم الحديث: ۵۴۱) ط: ادارة القرآن)

وسبب صوم رمضان شهود جزء من الشهر من ليل أو نهار على المختار . (الدر مع الرد : (۲/۳۷۲) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

الثالث شهود جزء من شهر رمضان من ليل أو نهار على المختار عند أبي حنيفة فيكون السبب شهود الشهر . (الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲/۵۲۷) الباب الثالث: الصيام والاعتكاف ، المبحث الثالث : المطلب الأوّل : متى يجب الصوم ، ط: دار الفكر ، بيروت)

(۱) وأمّا الحيلة لدفع ثبوتها ابتداءً فعند أبي يوسف لاتكره و عند محمد تكره و يفتى بقول أبي يوسف في الشفعة ...... وبضده وهو الكراهة في الزكاة والحج وآية السجدة . جوهرة . (الدر المختار : (۶/۲۴۶) كتاب الشفعة ، باب مايبطلها ، ط: سعيد)

قال الخصاف رحمه الله : كره بعض أصحابنا رحمهم الله تعالىٰ : الحيلة في إسقاط الزكاة. (الهندية : (۶/۳۹۱) كتب الحيل ، الفصل الثالث في مسائل الزكاة ، ط: رشيديه)

عن محمد بن الحسن قال : ليس من أخلاق المؤمنين الفرار من أحكام الله بالحيل الموصلة إلى إبطال الحق . (عمدة القارى : (۲۴/۱۶۴) كتاب الحيل ، باب في ترك الحيل، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

(۲) للمسافر أو حامل أو مرضع ...... الفطر . (الدر المختار : (۲/۴۲۱ـ۴۲۳) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

منها السفر الّذى يبيح الفطر . (الهندية : (۱/۲۰۶) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

السفر ليس بعذر في اليوم الّذى أنشأ السفر فيه وعذر في سائر الأيام . (التاتارخانية : (۲/۲۹۰) كتاب الصوم ، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر ، ط: قديمى)

رہائش نہ مکانوں میں نہ خیموں میں

اگر کسی آدمی کی رہائش مکانوں میں نہیں ہے اور خیموں میں بھی نہیں ہے تو اس کے سفر کا آغاز اس کی اقامت گاہ کی متعلقہ جگہوں سے آگے نکل جانے سے ہوگا اور وہ آدمی وہاں جا کر مسافر بن جائے گا۔(۱)

ریل

ریل میں عذر کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کی صورت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے، شرعی عذر کے بغیر فرض اور واجب نماز بیٹھ کر پڑھنے سے نماز ادا نہیں ہوگی۔

اگر کوئی شخص کسی بیماری یا کمزوری کی وجہ سے ریل کی حرکت میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا، گر جانے کا خطرہ ہے تو اس آدمی کے لئے ریل میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام..... صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه. (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

فلايصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ما خرج منه . (حلبي كبير : (۵۲۶/۱) كتاب الصلاة ، فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمی)

فإذا نوى السفر و خرج من العمران حتى صار مسافراً . (بدائع الصنائع : (۹۵/۱) كتاب الصلاة ، فصل في بيان ما يصير به المقيم مسافراً ، ط: سعيد)

(۲) يجوز التطوع قاعداً مع القدرة على القيام ولايجوز ذلك في الفرض . (بدائع الصنائع : (۲۹۷/۱) كتاب الصلاة ، فصل في بيان مايفارق التطوع الفرض فيه ، ط: سعيد)

ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر للقادر عليه . (الهندية : (۶۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الرابع في صفة الصلاة ، ط: رشيديه)

تجوز الصلاة الفريضة في السفينة والطائرة ، والسيارة قاعداً ولو بلاعذرٍ عند أبي حنيفة ، ولكن بشرط الركوع والسجود ، وقال الصاحبان : لاتصح إلّا لعذر وهو الأظهر . (الفقه الإسلامي و أدلّته : (۴۴/۲) تتمة الصلاة ، الصلاة في السفينة ، ط: دار الفكر ، بيروت)

وإذا صلّى قاعداً في السفينة وهي تجري مع القدرة على القيام تجوز مع الكراهة عند أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ وعندهما لاتجوز . (الهندية : (۱۴۳/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

عام حالات میں ہلکی رفتار سے چلنے والی ٹرین میں کھڑے ہوکر نماز پڑھنا مشکل نہیں ہے بہت سارے لوگ ناواقفیت کی وجہ سے بلاوجہ بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں، ان کی نماز ادا نہیں ہوتی، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اور اگر تیز رفتار ٹرین میں کھڑے ہوکر نماز پڑھنا ممکن نہیں ہے تو وہاں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔(۲)

اگر ریل میں کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی قدرت ہے، مگر ریل میں اتنی جگہ نہیں کہ کھڑے ہوکر نماز ادا کرسکے، تو مناسب یہ ہے کہ اس وقت تو بیٹھ کر نماز ادا کرلے مگر بعد میں اس کو قضا کرنا لازم ہوگا کیونکہ جگہ کی تنگی کی وجہ سے قیام کا فرض ساقط نہیں ہوتا۔(۳)

(۱،۲) وأمّا الطائرات حالة طيرانها في جو السماء أو عند وقوفها في الفضاء فيصلي فيها قائماً بركوع و سجود مستقبلا للقبلة عند القدرة على القيام كما يمكن ذٰلک في الطيارات الكبيرة . (معارف السنن : (۳/۳۹۵) ط: بنوری ٹاؤن)

ولو صلى في فلک قاعداً بلاعذر صحّ عند أبي حنيفة وقالا لايصح إلّا من عذر . (تبيين الحقائق : (۱/۴۹۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

(۳) ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر للقادر عليه . (الهندية : (۱/۶۹) كتاب الصلاة ، الباب الرابع في صفة الصلاة ، ط: رشيديه)

وأمّا أركانها فستة منها القيام . (بدائع الصنائع : (۱/۱۰۵) كتاب الصلاة ، فصل في أركان الصلاة ، ط:سعيد)

فاقد الطهورين يؤخرها عنده و قالا يتشبه بالمصلين وجوباً ، فيركع و يسجد إن وجد مكانا يابساً وإلّا يؤمي قائماً ثمّ يعيد كالصوم . (الدر مع الرد: (۱/۲۵۳) كتاب الطهارة ، باب التيمّم، مطلب في فاقد الطهورين ، ط: سعيد)

(قوله : القيام) لقوله تعالىٰ : ﴿ و قوموا للّٰه قانتين ﴾ أي مطيعين ، والمراد به القيام في الصلاة بإجماع المفسرين ، وهو فرض في الصلاة للقادر عليه في الفرض ...... الخ . (البحر الرائق: (۱/۲۹۲) باب صفة الصلاة ، ط: سعيد)

قال محمد :وإذا استطاع الرجل الخروج من السفينة للصلاة ، فأحب له أن يخرج و يصلي على الأرض وإن صلى فيها جاز ، فإن صلّى فيها قاعداً وهو يقدر على القيام أو الخروج أجزأه عند أبي حنيفة استحساناً ...... وعندهما لايجزيه قياساً . (التاتارخانية : (۲/۳۶) كتاب الصلاة ، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة ، ط: قديمی)

ریل گاڑی کھڑی ہو یا چل رہی ہو، دونوں حالتوں میں اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

جب ریل اپنے شہر کی آبادی سے باہر نکل جائے گی تو قصر کرنا لازم ہوگا (چار رکعت والی فرض نماز کو دو رکعت پڑھنا لازم ہوگا) اور جب تک اپنے شہر کی آبادی کے اندر چلتی رہے گی تب تک قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، اور اگر اسٹیشن آبادی کے اندر ہے تو آبادی کے حکم میں ہے اور اگر آبادی کے باہر ہے تو وہاں پہنچنے کے بعد قصر لازم ہوگا۔(۱)

ریل کے ڈبوں کا حکم

''اذان'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۵۳)

ریل کے ہر ڈبہ میں الگ الگ اذان دی جائے

''اذان'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۵۳)

ریل گاڑی کے پانی کا حکم

ریل گاڑی کے فلش میں جو پانی ہوتا ہے وہ پاک ہے، ایسے پانی کی موجودگی میں تیمّم کرنا جائز نہیں ہے۔(۲) بلکہ اگر دوسرا پانی نہیں ہے تو فلش کے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھنا

---

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام...... صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☜ يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر . (الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☜ قال محمد يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر، وفي الغياثية والمعتبر من الخروج أن يجاوز المصر و عمراناته وهو المختار وعليه الفتوى. (التاتارخانية: (۲/۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي)

(۲) ﴿وإن كنتم مرضى أو على سفر أو جاء أحد منكم من الغائط أو لمستم النساء فلم تجدوا ماءً فتيمّموا صعيداً طيّباً فامسحوا بوجوهكم وأيديكم منه﴾ . (المائدة : ۶)

☜ وروى عنه أنّه قال : التراب طهور المسلم مالم يجد الماء . (بدائع الصنائع : (۱/۴۴) كتاب الطهارة ، فصل في التيمّم ، ط: سعيد)

☜ يجوز للمسافر التيمّم إذا لم يكن معه ماء . (المحيط البرهاني : (۱/۱۶۱) كتاب الطهارات ، الفصل الخامس في التيمّم ، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمّم ، ط: رشيديه)

لازم ہوگا، اگر اس پانی سے وضو کرنے میں طبعی کراہت ہو تب بھی تیمّم کرنا جائز نہ ہوگا۔ (۱)

ریل گاڑی میں تیمّم کرنا

اگر ریل گاڑی کے کسی ڈبے میں پانی نہیں ہے، لیکن نماز کے وقت کے اندر اندر آنے والے اسٹیشن میں پانی ملنے کا یقین ہے تو نماز کو مؤخر کرنا مستحب ہے۔ (۲)

اگر وہاں جاکر پانی مل جائے تو وضو کر کے نماز ادا کرے، اور اگر پانی نہ ملے اور نماز کا وقت ختم ہونے کا اندیشہ ہے تو تیمّم کر کے نماز ادا کرے۔

ریل یا اسٹیشن میں پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کرنا صحیح ہونے کے لئے پانی کم سے کم ایک میل (ایک کلومیٹر ۶۱۰ میٹر) کی مسافت پر ہونا شرط ہے ورنہ تیمّم کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ (۳)

---

(۱) (قوله : فبتغير أكثرها) أى فالغلبة بتغير أكثرها وهو وصفان فلايضر ظهور وصف واحد فى الماء من أوصاف الخل مثلاً. (شامى : (۱/۱۸۲) كتاب الطهارة، باب المياه، ط: سعيد)

ولو تغير الماء المطلق بالطين أو بالتراب أو بالجص أو بالنورة أو بطول المكث يجوز التوضؤ به، كذا فى البدائع. (الهندية : (۱/۲۰) كتاب الطهارة، الباب الثالث فى المياه، الفصل الثانى فيما لايجوز به التوضؤ، ط: رشيديه)

الماء الذى خالطه طاهر غير أحد أوصافه الثلاثة و سلط طهوريته ...... ولايضر ظهور وصف واحد لقلته. (الفقه الإسلامى و أدلّته : (۱/۲۳۴)، القسم الأوّل، العبادات، الباب الأوّل : الطهارات، المبحث الثالث : أنواع المطهرات، ط: دار الفكر، بيروت)

(۲) وندب لراجيه رجاء قويا آخر الوقت المستحب ولو لم يؤخر و تيمّم وصلى جاز إن كان بينه و بين الماء ميل وإلّا لا. (الدر المختار : (۱/۲۴۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

يؤخر التيمّم إلى آخر الوقت إذا كان يرجو وجود الماء. (بدائع الصنائع : (۱/۵۵) كتاب الطهارة، فصل فى بيان وقت التيمّم، ط: سعيد)

ويستحب التأخير إلى آخر الوقت لمن يغلب على ظنه أنّه يجد الماء فى آخره. (الهندية : (۱/۳۰) كتاب الطهارة، الباب الرابع فى التيمّم، الفصل الثالث فى المتفرقات، ط: رشيديه)

(۳) وأمّا العدم من حيث الصورة، فهو أن يكون الماء بعيداً عنه ...... عن محمد أنه قدره بالميل، وهو أن يكون ميلاً فصاعداً فإن كان أقلّ من ميل لم يجز التيمّم. (بدائع الصنائع : (۱/۴۶) كتاب الطهارة، فصل فى شرائط ركن التيمّم، ط: سعيد) =

ریل کے سفر میں بعض لوگ معمولی کپڑے اور رومال اور تکیہ وغیرہ پر ہاتھ مار کر بلاتکلف تیمّم کر لیتے ہیں، یہ نہیں دیکھتے کہ اس پر غبار بھی ہے یا نہیں، گویا وہ کپڑے اور تکیہ ہی پر تیمّم جائز سمجھتے ہیں، حالانکہ اس میں تفصیل ہے کہ اگر جنس زمین کے سوا کپڑے، رومال اور تکیہ وغیرہ پر اتنا غبار ہے کہ اڑ کر ہاتھ کو لگ جائے تو اس وقت اس پر تیمّم کرنا جائز ہے، اور اگر اتنا غبار نہیں تو اس پر ہاتھ مار کر تیمّم کرنا جائز نہیں۔ (۱)

اور کپڑے وغیرہ پر تیمّم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تیمّم کی نیت کر کے ہاتھ مار کر ہاتھوں پر جو غبار لگے اس سے تیمّم کرے۔ (۲)

اگر گاڑی میں پانی نہ ملنے کی صورت میں کسی آدمی نے تیمّم کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی اور ابھی نماز ختم نہیں ہوئی تھی کہ گاڑی ایسے اسٹیشن کے قریب آ گئی جہاں پانی ہے تو

= ولو لم يؤخر وتيمم وصلى جاز إن كان بينه و بين الماء ميل وإلّا لا . (الدر المختار : (۲۴۹/۱) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد)

ويستحب التأخير إلى آخر الوقت لمن يغلب على ظنّه أنّه يجد الماء في آخره إذا كان بينه و بين موضع يرجوه ميل . (الهندية : (۳۰/۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمّم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط: رشيديه)

(۱، ۲) ويجوز التيمّم بالغبار بأن ضرب يده على ثوب أو لبد أو صفة سرج فارتفع غبار أو كانٌ على الذهب أو الفضة أو على الحنطة، أو الشعير، أو نحوها غبار فتيمّم به أجزأه في قول أبي حنيفة ومحمد. (بدائع الصنائع: (۵۴/۱) كتاب الطهارة، فصل في بيان ما يتيمّم به. ط: سعيد)

ويجوز بالغبار مع القدرة على الصعيد ...... وصورة التيمّم بالغبار أن يضرب بيديه ثوبًا أو لبداً أو وسادةً أو ماأشبهها من الأعيان الطاهرة الّتي عليها غبار فإذا وقع الغبار على يديه تيمّم أو ينفض ثوبه حتى يرتفع غباره فيرفع يديه في الغبار في الهواء فإذا وقع الغبار على يديه تيمّم . (الهندية : (۲۷/۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمّم ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

وبهذا يعلم حكم التيمّم على جوخة أو بساط عليه غبار ...... إن استبان أثره جاز وإلّا فلا ،...... وصورة التيمّم بالغبار أن يضرب بيديه ثوباً أو نحوه من الأعيان الطاهرة الّتي عليها غبار فإذا وقع الغبار على يديه تيمّم . (شامي : (۲۴۱/۱) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط:سعيد)

اس صورت میں وضو کر کے نماز کو شروع سے پڑھنا لازم ہے۔(۱)

اور اگر نماز ختم ہونے کے بعد گاڑی ایسے اسٹیشن کے قریب آئی جہاں پانی ہے تو نماز ہوگئی۔(۲) اب اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

ریلوے اسٹیشن وغیرہ پر اگر پانی دینے والے غیر مسلم ہیں تو ان سے پانی لے کر وضو کر لینا چاہئے ہاں اگر یقین ہے کہ ان کا پانی یا برتن ناپاک ہے تو تیمّم کرنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) جماعة من المتيمّمين إذا رأوا ماء في صلاتهم قدر مايكفي لأحدهم إن كان الماء مباحاً فسدت صلاتهم . (خانية على هامش الهندية : (۱/۵۵) كتاب الطاهرة ، باب التيمّم ، فصل فيما يجوز له التيمّم ، ط: رشيديه)

جماعة من المتيمّمين إذا رأوا ماء في صلاتهم قدر مايكفي لأحدهم إن كان الماء مباحاً فسدت صلاة الكل. (المحيط البرهاني: (۱/۱۷۱) كتاب الطهارات، الفصل الخامس في التيمّم، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۱/۲۵۵) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد .

(۲) المصلي بالتيمّم إذا وجد الماء بعد الفراغ من الصلاة لايلزمه الإعادة ولو وجد في خلال الصلاة فسدت صلاته . (الخانية على هامش الهندية : (۱/۵۷) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، فصل فيما يجوز له التيمّم ، ط: رشيدية)

إن رأى الماء قبل الشروع في الصلاة ، توضأ به و صلى . وإن رأى الماء بعد ماصلى لايعيد الصلاة وإن كان في الوقت . (المحيط البرهاني : (۱/۱٦۷) كتاب الطهارات ، الفصل الخامس في التيمّم ، نوع آخر في بيان ما يبطل التيمّم ، ط: رشيديه)

(۳) من شك في إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا ، فهو طاهر ما لم يستيقن ، وكذا الآبار والحياض والحباب الموضوعة في الطرقات ويستقي منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار ، وكذا مايتخذه أهل الشرك أو الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والثياب . (شامي : (۱/۱۵۱) كتاب الطهارة ، قبيل مطلب في أبحاث الغسل ، ط: سعيد)

وفي الكتاب يقول: إذا كانت الغلبة للماء النجس يريق الكل ، ثم تيمم ، وهٰذا احتياط وليس بواجب ولكنه إن أراق فهو أحوط ، ليكون تيممه في حال عدم الماء بيقين وإن لم يرق أجزأه أيضًا اهـ . (الهندية : (۵/۳۸۴) كتاب التحري ، الباب الثالث في التحري اهـ ، ط: رشيديه)

فإنّ وجود الماء النجس لايمنعه من التيمم اجماعًا. (البحر: (۱/۱۳۹) باب التيمم، ط: سعيد)

وتعتبر الغلبة في أوان طاهرة و نجسة وذكية و ميتة، فإنّ الأغلب طاهرًا اهـ. (الدر مع الرد: (٦/۳۴۷) (قوله: وتعتبر الغلبة الخ) أقول: حاصل ما ذكره في الذخيرة البرهانية أنّه في الأواني إن غلب الطاهر تحرى في حالتي الاضطرار والاختيار للشرب والوضوء والا بأن غلب النجس أو تساويا، =

ریل میں بھی نماز کے دوران قبلہ رخ ہونا ضروری ہے

''قبلہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۳)

ریل میں بیٹھ کر نماز پڑھنا

ریل میں شرعی عذر کے بغیر بیٹھ کر (فرض واجب) نماز پڑھنا بالاتفاق جائز نہیں ہے، اگر کسی نے شرعی عذر کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھ لی تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

ریل میں جگہ ہے

جب تک ریل میں جگہ ہو خواہ مخواہ لوگوں کو دھکیلنا اور روکنا جائز نہیں ہے جب مقدار پوری ہوگئی تو روکنا اور منع کرنا جائز ہے، لیکن ضعیف، غریب اور پریشان مسافر کے ساتھ نرمی کرنا اور تنگی میں جگہ دے دینا بہت بڑا ثواب ہے۔ (۲)

= ففی الاختیار لایتحری أصلًا ، وفی الاضطرار یتحری للشرب لا للوضوء ...... حاصله أنه إن غلب الطاهر تحری فی الحالتین فی الكل اعتبارًا للغالب والا ففی حالة الاختیار لایتحری فی الكل ، وفی الاضطرار یتحری فی الكل الا بالأوانی للوضوء إذ له خلف وهو التیمم. (شامی : (۶/۳۴۷) كتاب الحضر والإباحة ، ط: سعید)

(۱) وإذا صلی قاعدًا فی السفینة وهی تجری مع القدرة علی القیام تجوز مع الكراهة عند أبی حنیفة رحمه الله تعالیٰ ، وعندهما لاتجوز . (الهندیة : (۱/۱۴۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

▭ تجوز صلاة الفریضة فی السفینة والطائرة والسیارة قاعداً ولو بلاعذر عند أبی حنیفة ، ولكن بشرط الركوع والسجود ، وقال الصاحبان : لاتصحّ إلّا لعذر وهو الأظهر . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲/۴۴) تتمة الصلاة ، الصلاة فی السفینة ، ط: دار الفكر ، بیروت)

▭ ولو صلی فی فلک قاعداً بلاعذر صح عند أبی حنیفة و قالا لایصحّ إلّا من عذر . (تبیین الحقائق : (۱/۴۹۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المریض ، ط: دار الكتب العلمیة ، بیروت)

(۲) ﴿ یٰأیّها الّذین آمنوا إذا قیل لكم تفسّحوا فی المجالس فافسحوا یفسح الله لكم ﴾ . (المجادلة : ۱۱ ، پاره : ۲۸)

▭ عن أبی سعید الخدری قال : سمعت رسول الله ﷺ یقول : خیر المجالس أوسعها . (عون المعبود : (۱۴/۲۷) كتاب الادب ، باب فی سعة المجالس ، ط: دار الكتب العلمیة ، بیروت)

▭ (قوله : و ترک الإیذاء واجب) أی فلا یترک الواجب لفعل السنة . (شامی : (۲/۴۹۴) كتاب الحج ، مطلب فی دخول مكة ، ط: سعید)

ریل میں عید کی نماز کا حکم

''جہاز میں عید کی نماز کا حکم'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۱۷۴)

ریل میں غسل جنابت کیسے کرے

اگر ریل میں غسل کے لئے پانی موجود ہے، تو جنابت کی صورت میں غسل کرنا لازم ہوگا تیمّم کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

اگر ریل میں صرف وضو کے لئے پانی ہے، غسل کے لئے پانی نہیں (یعنی اتنا پانی ہے کہ وضو کے لئے کافی ہوسکتا ہے غسل کے لئے نہیں) تو ایسی صورت میں غسل کے لئے تیمّم کرنا جائز ہوگا البتہ تیمّم کے جواز کے لیے چند شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱۔ٹرین کے کسی ڈبہ میں اتنا پانی نہ ہو جس سے غسل کے فرائض ادا ہوسکیں۔(۲)

۲۔ راستہ میں ایک میل شرعی کے اندر اسٹیشن نہ ہو جہاں پانی کا موجود ہونا

---

(۱) ﴿وإن کنتم مرضٰی أو علی سفر...... فلم تجدوا ماء فتیمّموا صعیدا طیّباً﴾ . (المائدۃ : ٦)

وروی عنه أنه قال : التراب طهور المسلم مالم یجد الماء . (بدائع الصنائع : (۱/ ۴۴) کتاب الطهارۃ ، فصل فی التیمم ، ط: سعید)

عن حذیفة قال : قال رسول اللہ ﷺ : فضلنا علی النّاس بثلاثٍ ، جعلت صفوفنا کصفوف الملائکة ، و جعلت لنا الأرض کلها مسجداً ، وجعلت تربتها لنا طهوراً إذا لم نجد الماء . رواہ مسلم. (مشکاۃ المصابیح : (ص: ۵۴) کتاب الطهارۃ ، باب التیمّم ، ط: قدیمی)

(۲) وقدرۃ ماء کاف لطهرہ. الدر المختار، وفی الشامیة: (قوله: کاف لطهرہ) أی للوضوء لو محدثا وللاغتسال لو جنبًا واحترز به عما إذا کان یکفی لبعض أعضائه أو یکفی للوضوء وهو جنب فلایلزمه استعماله عندنا ابتداءً. (شامی: (۱/ ۲۵۵) کتاب الطهارۃ، باب التیمّم، ط: سعید)

لو کان مع الجنب مایکفی للوضوء ، یتیمّم . (الهندیة : (۱/ ۳۰) ، کتب الطهارۃ ، الباب الرابع فی التیمّم ، الفصل الثالث فی المتفرقات ، ط: رشیدیه)

جنب وجد من الماء قدر مایکفی للوضوء دون الاغتسال فإنّه یتیمّم ولایلزمه استعمال ذٰلک الماء عندنا . (المحیط البرهانی : (۱/ ۱۷٦) کتاب الطهارات ، الفصل الخامس فی التیمّم ، وممّا یتّصل بهٰذہ المسائل ، ط: رشیدیه)

معلوم ہو۔(۱)

۳۔ اگر مٹی یا پتھر وغیرہ کا ڈھیلہ نہ ہو اور ٹرین کی دیوار یا سیٹوں پر تیمّم کرنا ہے تو اس پر اتنی مٹی یا گرد وغبار جمی ہوئی ہو جس سے تیمّم ہو سکے۔(۲)

اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو جس طرح ہو سکے اس وقت تو نماز پڑھ لے، بعد میں غسل کر کے اس نماز کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) وأمّا العدم من حيث الصورة ، فهو أن يكون الماء بعيداً عنه ...... عن محمد أنه قدره بالميل ، وهو أن يكون ميلاً فصاعداً فإن كان أقلّ من ميل لم يجز التيمّم . (بدائع الصنائع : (۱/ ۴۶) كتاب الطهارة ، فصل في شرائط ركن التيمّم ، ط: سعيد)

▭ ولو لم يؤخر وتيمم و صلى جاز ، إن كان بينه و بين الماء ميل وإلا لا . (الدر المختار : (۱/ ۲۴۹) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط: سعيد)

▭ ويستحب التاخير إلى آخر الوقت لمن يغلب على ظنه أنّه يجد الماء في آخره إذا كان بينه و بين موضع يرجوه ميل . (الهندية : (۱/ ۳۰) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمم ، الفصل الثالظ في المتفرقات ، ط: رشيديه)

(۲) ويجوز التيمّم بالغبار بأن ضرب يده على ثوب أو لبد أو صفة سرج فارتفع غبار أو كان على الذهب أو الفضة أو على الحنطة ، أو الشعير ، أو نحوها غبار فتيمّم به أجزأه في قول أبي حنيفة و محمد . (بدائع الصنائع : (۱/ ۵۴) كتاب الطهارة ، فصل في بيان ما يتيمّم به . ط: سعيد)

▭ ويجوز بالغبار مع القدرة على الصعيد ...... وصورة التيمّم بالغبار أن يضرب بيديه ثوبًا أو لبداً أو وسادةً أو مأأشبهها من الأعيان الطاهرة الّتي عليها غبار فإذا وقع الغبار على يديه تيمّم أو ينفض ثوبه حتى يرتفع غباره فيرفع يديه في الغبار في الهواء فإذا وقع الغبار على يديه تيمّم . (الهندية : (۱/ ۲۷) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمّم ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

▭ وبهٰذا يعلم حكم التيمّم على جوخة أو بساط عليه غبار ...... إن استبان أثره جاز وإلّا فلا،...... وصورة التيمّم بالغبار أن يضرب بيديه ثوباً أو نحوه من الأعيان الطاهرة الّتي عليها غبارة فإذا وقع الغبار على يديه تيمّم . (شامي : (۱/ ۲۴۱) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط:سعيد)

(۳) (والمحصور فاقد الطهورين يؤخرها عنده و قالا يتشبه) بالمصلين وجوباً فيركع ويسجد إن وجد مكاناً يابساً وإلّا يؤمي قائماً ثمّ يعيد كالصوم . (الدر المختار : (۱/ ۲۵۲) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد)

▭ ولو أنّ المحبوس إذا لم يجد ماءً ولاتراباً نظيفاً لا يصلي في قول أبي حنيفة و محمد رحمهما الله: (الخانية على هامش الهندية: (۱/ ۵۹) كتاب الطهارة، باب التيمّم، فصل في ما يجوز له التيمّم، ط: رشيديه)=

ریل میں نماز

آدمی خواہ گھر پر ہو یا سفر میں جب تک اس کو کھڑے ہونے کی طاقت ہے، اور زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت ہے بیٹھ کر نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے، یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لئے برابر ہے، البتہ نوافل بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔(۱)

بعض حضرات عذر کے بغیر ریل میں بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی، ان لوگوں پر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

= ☜ ولو أنّ المحبوس لم يجد ماءً ولاتراباً نظيفاً لايصلى فى قول أبى حنيفة و محمد رحمهما اللّٰه : (الهندية : (۱/ ۳۱) كتاب الطهارة ، الباب الرابع فى التيمّم ، الفصل الثالث فى المتفرّقات ، ط: رشيديه)

☜ الأسباب الّتى تجعل التيمّم مشروعاً يرجع هذه الأسباب إلى أمرين : أحدهما : فقد الماء ، بأن لم يجده أصلاً ، أووجد ماءً لايكفى للطهارة . (كتاب الفقة على المذاهب الأربعة : (۱/ ۱۵۱) ، ط: دار إحياء التراث العربى ، بيروت)

☜ الحنفية قالوا: إن كان فاقد الماء فى المصر ، وجب عليه قبل طلبه التيمّم ، سواء ظن قربه أو لم يظن ، أمّا إن كان مسافراً ، فإن ظن قربه منه بمسافة أقلّ من ميل ، وجب عليه طلبه أيضاً إن أمن الضرر على نفسه و ماله ، وإن ظنّ وجوده فى مكان يبعد عن ذٰلک ، كأن كان ميلا فأكثر فإنّه لايجب عليه طلبه فيه مطلقاً . الخ (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/ ۱۵۵) [رقم الحاشية : ۱] الأسباب الّتى تجعل التيمّم مشروعاً ، ط: دار إحياء التراث العربى ، بيروت)

☜ ولو تيمّم بالذهب والفضة كان مسبوقاً لايجوز، وإن لم يكن مسبوقاً و كان مختلطا بالتراب والغلبة للتراب جاز، كذا فى محيط السرخسى. (الهندية: (۱/ ۲۷) الباب الرابع فى التيمّم، ط: رشيديه)

(۱، ۲) ومنها القيام وهو فرض فى صلاة الفرض والوتر للقادر عليه . (الهندية : (۱/ ۶۹) كتاب الصلاة ، الباب الرابع فى صفة الصلاة ، ط: رشيديه)

☜ يجوز التطوع قاعداً مع القدرة على القيام ولايجوز ذٰلک فى الفرض . (بدائع الصنائع : (۱/ ۲۹۷) كتاب الصلاة ، فصل فى بيان مايفارق التطوع الفرض فيه ، ط: سعيد)

☜ تجوز الصلاة الفرضية فى السفينة والطائرة ، والسيارة قاعداً ولو بلاعذرٍ عند أبى حنيفة ، ولكن بشرط الركوع والسجود ، وقال الصاحبان : لاتصح إلّا لعذر وهو الأظهر . (الفقه الإسلامى و أدلّته : (۲/ ۴۴) تتمة الصلاة ، الصلاة فى السفينة ، ط: دار الفكر ، بيروت)

☜ وأمّا الطائرات حالة طيرانها فى جو السماء أو عند وقوفها فى الفضاء فيصلى فيها قائماً بركوع و سجود مستقبلا للقبلة عند القدرة على القيام كما يمكن ذٰلک فى الطيارات الكبيرة . (معارف السنن : (۳/ ۳۹۵) ط: بنورى ٹاؤن)

اگر ریل میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو بیٹھ کر یا اشارے سے نماز نہ پڑھے جب اسٹیشن آجائے تب نماز پڑھے، اگر ریل میں مسافر اس قدر زیادہ ہیں کہ نماز پڑھنے کی کوئی صورت نہ ہو سکے اور سجدہ ورکوع نہ ہو سکے تو نماز کو ایسی حالت میں مؤخر کرنا چاہئے اور اشارہ سے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔(۱)

گاڑی میں نماز شروع کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز شروع کرنا ضروری ہے۔(۲)

ورنہ نماز نہیں ہوگی۔اگر نماز کے دوران قبلہ کا رخ بدل جائے تو نماز کی حالت میں ہی قبلہ کی طرف گھوم جائے، ہاں اگر گاڑی میں قبلہ رخ کا پتہ نہ چلے اور کوئی صحیح رخ بتانے والا بھی موجود نہ ہو تو خوب غور وفکر اور سوچ و بچار سے کام لے کر خود ہی اندازہ لگا لے کہ قبلہ کا رخ اس طرف ہوگا اور اسی رخ نماز پڑھ لے، اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ جس رخ پر نماز پڑھی ہے وہ قبلہ کی سمت نہیں تھی تب بھی نماز ہوگئی دوبارہ لوٹانے کی

---

(۱) من تعذر عليه القيام لمرض...... تعذر القعود أوماء مستلقياً. (الدر مع الرد: (۲/۹۹) كتاب الصلاة باب صلاة المريض، ط: سعيد)

إذا عجز المريض عن القيام ...... تعذر القعود أومأ بالركوع والسجود مستلقياً على ظهره. (الهندية: (۱/۱۳۶) كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيديه)

صلاة المريض مايستطيع لقوله ﷺ لعمران بن حصين رضي الله تعالىٰ عنه: صل قائماً فإن لم تستطع فقاعداً فإن لم تستطع فعلى الجنب تؤمي إيماءً. (الخانية على هامش الهندية: (۱/۱۷۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: رشيديه)

(۲) السادس: استقبال القبلة حقيقة أو حكما كعاجز. (الدر المختار: (۱/۴۲۷) كتاب الصلاة، باب شروب الصلاة، مبحث في استقبال القبلة، ط: سعيد)

لايجوز لأحد أداء فريضة ولانافلة ولاسجدة تلاوة ولاصلاة جنازة إلّا متوجّهاً إلى القبلة. (الهندية: (۱/۶۳) كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الثالث في استقبال القبلة، ط: رشيديه)

ومن جملة ذلك استقبال القبلة. (التاتارخانية: (۱/۴۲۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني في فرائض الصلاة وواجباتها وسننها وآدابها، ط: ادارة القرآن والعلوم الإسلامية)

ضرورت نہیں ہوگی۔ اور اگر نماز کے اندر ہی قبلہ کے رخ کا پتہ چل جائے تو نماز توڑنے کی ضرورت نہیں، نماز کے اندر ہی قبلہ کی طرف گھوم جائے۔ (۱)

ریلوے اسٹیشن

اگر اسٹیشن شہر کی حدود کے اندر ہے اور آبادی بھی مسلسل ہے تو وہاں پر قصر کے احکامات جاری نہیں ہوں گے بلکہ پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا البتہ آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر اسٹیشن شہر کی حدود اور آبادی سے باہر ہے تو وہاں قصر کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

---

(۱) ومن أراد أن يصلّي في سفينة تطوّعاً أو فريضةً فعليه أن يستقبل القبلة ولايجوز له أن يصلي حيثما كان وجهه، كذا في الخلاصة. حتى لو دارت السفينة وهو يصلي توجه إلى القبلة حيث دارت، كذا في شرح منية المصلي لابن أمير الحاج. وإن اشتبهت عليه القبلة وليس بحضرته من يسأله عنها اجتهد وصلى، كذا في الهداية. فإن علم أنه أخطأ بعد ما صلى لايعيدها وإن علم وهو في الصلاة استدار إلى القبلة وبنى عليها، كذا في الزاهدي. وإذا كان بحضرته من يسأل عنها وهو من أهل المكان عالم بالقبلة فلايجوز له التحرّي، كذا في التبيين. ولو بحضرته من يسأل عنها فلم يسأله و تحرى وصلى فإن أصاب القبلة جاز وإلّا فلا. (الهندية: (۱/۶۳، ۶۴) كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الثالث في استقبال القبلة، ط: رشيديه)

ويتحرى عاجز عن معرفة القبلة بمامر. قال فإن ظهر خطوه لم يعد وإن علم له في صلاته أو تحول رأيه استدار. الدر المختار. (قوله: بمامر) متعلق بمعرفة والّذى مر هو الاستدلال بالمحاريب والنجوم والسؤال من العالم بها...... حتى لو كان بحضرته من يسأله فتحرى ولم يسأله إن أصابه القبلة جاز لحصول المقصود وإلّا فلا. (قوله: فإن ظهر خطوه) أى بعد ما صلى. (الدر مع الرد: (۱/۴۳۳) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مبحث في الاستقبال القبلة، ط: قديمي)

فإن كان بحضرته من يسأله عنها لايجوز له التحرى لما قلنا بل يجب عليه السؤال. فإن لم يسأل وتحرى و صلى فإن أصاب جاز وإلّا فلا. فإن لم يكن بحضرته أحد جاز له التحرى...... فأمّا إذا ظهر خطأه بيقين بأن انجلى الظلام وتبيّن أنّه صلّى إلى غير جهة الكعبة، أو تحرى و وقع تحريه على غير جهة الّتي صلى إليها إن كان بعد الفراغ من الصلاة يعيد وإن كان في الصلاة يستقبل. (بدائع الصنائع: (۱/۱۱۸، ۱۱۹) كتاب الصلاة، فصل في شرائط الأركان، ط: سعيد)

(۲) قال محمد رحمه الله: يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر، كذا في المحيط. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه) =

ریلوے سے ضمان لینا

مسافر حضرات ریلوے کمپنی کو جو مال حوالہ کرتے ہیں، اس کی حفاظت کی ذمہ داری ریلوے کمپنی پر ہے، اگر ریلوے کمپنی سے یہ مال گم ہو جائے تو اس سے مال کا ضمان لینا جائز ہوگا۔(۱)

ریلوے ملازم کی نماز

جن ریلوے ملازمین کی ڈیوٹی ٹرین کے ساتھ ہوئی ہے، اور یہ لوگ ٹرین کے ساتھ اپنے شہر سے دوسرے شہر جاتے ہیں اور درمیان میں مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے، تو ایسے ملازمین اپنے شہر کی آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کریں گے مثلاً ٹرین کراچی سے کوئٹہ جارہی ہے اور ملازمین کے گھر کراچی میں ہیں، تو کراچی کی آبادی سے

= من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ثلاثة أيّام...... قصر الفرض الرباعي. (البحر الرائق: (۲/۲۲۵ـ ۲۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: رشيديه)، و (۲/۱۲۸) ط: سعيد)

من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام...... صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(۱) أن الوديعة بأجر مضمونة ، الدر المختار . و في الشامية : وذكر الفرق بأن المعقود عليه في الأجير المشترك هو العمل ، والحفظ واجب تبعاً ، بخلاف المودع بأجر فإنّه واجب عليه مقصوداً ببدل . (الدر مع الرد : (٦/٦٨) كتاب الإجارة ، باب ضمان الأجير ، مطلب ضمان الأجير المشترك مقيد بثلاثة شرائط ، ط: سعيد)

والأجير المشترك من يعمل لغير واحد، والمتاع في يده غير مضمون بالهلاك، وماتلف بعمله كتخريق الثوب من دقه وزلق الحمال وانقطاع الحبل الّذي يشد به الحمل و غرق السفينة من مدها مضمون. (تبيين الحقائق: (٦/١٣٩)، كتاب الإجارة، باب ضمان الأجير، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

شرح المجلة لسليم رستم باز : (ص: ٣٢٢) ، [رقم المادة : ٦٠٠] ، ط: حنفيه ، كوئٹه)

امداد الفتاوی میں ہے: الجواب: ریلوے کمپنی ضامن ہوتی ہے، حفاظت اموال بریگ کی، اس لیے اس سے وصول کرنا درست ہے۔۲۹، ذی الحجہ۔(امداد الفتاوی: (۳/۳۲۱) کتاب الکفالۃ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی)

نکلنے کے بعد قصر کریں گے، اور کراچی میں آنے کے بعد پوری نماز پڑھیں گے۔(۱)

ایسے ملازمین کا سفر اگرچہ ڈیوٹی کی حیثیت میں ہے لیکن سفر کے احکام ان پر بھی لاگو ہیں۔

دور دراز شہروں میں جانے والی گاڑی اور کوچ کے ساتھ جانے والے ملازمین کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

(۱، ۲) من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيّام...... صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

🗁 ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين. (الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

🗁 وأمّا الثاني وهو بيان اشتراط قصر السفر فلابدّ للمسافر من مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين. (تبيين الحقائق: (۱/ ۵۰۷) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

ز

زکوٰۃ کی رقم سفیر کے لئے استعمال کرنا

''سفیر کا زکوٰۃ کی رقم کا استعمال کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳۴۲)

زکوٰۃ کی رقم واپس دیدے تو کیا کرے

''مسافر زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں؟'' عنوان کے دوسرے اسٹار کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۵۹)

زمین

موجودہ دور میں عام طور پر لوگ شہروں میں ملکیت کے طور پر پراپرٹی زمین خریدتے ہیں یا مکان بنالیتے ہیں تاکہ اس کی آمدنی آتی رہے یا اچھی خاصی ملکیت شہر میں محفوظ رہے ایسی جائیداد کے ہونے سے وہ جگہ وطن اصلی میں شمار نہیں ہوگی، کیونکہ کسی بھی نئی جگہ کے وطن اصلی ہونے کے لئے اس کو وطن بنا کر بودوباش اختیار کرنا ضروری ہے صرف مکان اور جائیداد کا حاصل کر لینا وطن اصلی بننے کے لئے کافی نہیں۔(۱)

لہٰذا ایسے شہر میں آنے کے بعد اگر کم سے کم پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی

---

(۱) والأوطان ثلاثة وطن أصلي، وهو مولد الرجل، والبلد الّذي تأهّل به . (التاتارخانية : (۲/۱۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة، ط: قديمي)

▭ ثمّ الأوطان ثلاثة، وطن أصلي وهو وطن إنسان في بلدته أو بلدة أخرىٰ اتخذها داراً و توطن بها مع أهله وولده وليس من قصد الارتحال عنها بل التعيش بها . (بدائع الصنائع : (۱/۱۰۳) كتاب الصلاة، فصل في بيان مايصير المسافر به مقيماً، ط :سعيد)

▭ أنّ الأوطان ثلاثة وطن أصلي، وهو مولد الرجل، والبلد الّذي تأهّل به . (الهندية : (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

نیت نہیں ہے تو قصر کرے ورنہ پوری نماز پڑھے۔(۲)

مزید ''جائیداد'' کے عنوان تحت بھی دیکھیں۔(۱/۱۵۹)

زوال سے پہلے مسافر گھر پہنچ گیا

''مسافر دوپہر سے پہلے ہی گھر پہنچ گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۵۵)

زوال سے پہلے مسافر نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی

''مسافر نے زوال سے پہلے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۰۱)

زوال سے پہلے مقیم ہوگیا

''دوپہر سے پہلے مسافر مقیم ہوگیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۰۸)

زیارت قبر کے لئے سفر کرنا

''قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۳۰)

زیارت مساجد کے لئے سفر کرنا

''مساجد کی نیت سے سفر کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۱۳۲)

---

(۱) وعندنا مالم ینو الإقامة خمسة عشر یوماً لایتمّ الصلاة . (التاتارخانیة : (۲/۸) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان مدة الإقامة ، ط: قدیمی)

ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوماً أو أکثر (الهندیة: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ط: رشیدیه)

وأمّا فی غیر وطنه فلایصیر مقیماً إلّا بنیة الإقامة ، وأقل الإقامة عندنا خمسة عشر یوماً . (حلبی کبیر : (ص : ۵۳۹ کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی)

س

ساتھی

''بہترین ساتھی'' عنوان کو دیکھیں۔ (۱/ ۱۰۷)

ساتھی کا حق

''ہم سفر کا حق'' عنوان کو دیکھیں۔ (۲/ ۳۸۰)

ساتھی کا خیال رکھے

''سفر میں ان چیزوں کا خیال رکھے'' عنوان کو دیکھیں۔ (۱/ ۳۲۶)

سامان کا ضمان لینا

''جہاز والے سے ضمان لینا'' (۱/ ۱۷۵)، ''گاڑی والے سے ضمان لینا'' (۲/ ۱۰۴)، ''ریلوے سے ضمان لینا'' (۱/ ۲۵۸) عنوانات کے تحت دیکھیں۔

سامان کی حفاظت میں مارا جائے

ڈاکوؤں نے مسافر سے اس کے مال متاع، موبائل، گاڑی یا پیسے وغیرہ کو چھیننا چاہا مگر اس نے دینے سے انکار کیا، اور اس کے حملہ کی مدافعت بھی کی، مگر مقابلہ میں جم نہ سکا اور دم توڑ دیا تو دنیوی اعتبار سے شہید اس وقت ہوگا جب کہ دھاردار آلہ یا بندوق وغیرہ سے قتل کیا گیا ہو۔ (۱)

(۱) هو من قتله أهل الحرب أو البغي أو قطاع الطريق أو وجد في معركة و به أثر أو قتله مسلم ظلما ولم تجب به دية فيكفن و يصلى عليه بلاغسل ويدفن بدمه وثيابه...... الخ. وفي الشرح: من قتل مدافعاً عن نفسه أو عن ماله أو عن أهل الذمة من غير أن يكون القاتل واحد من الثلاثة في الكتاب فإن المقتول شهيد، كما صرّح به في المحيط. (البحر الرائق: (۲/ ۱۹۶، ۱۹۷) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

وهو في الشرع من قتله أهل الحرب والبغي وقطاع الطريق...... ومن قتل مدافعاً عن نفسه أو ماله أو عن المسلمين أو أهل الذمة بأيّ آلة قتل بحديد أو حجر أو خشب فهو شهيد، كذا في محيط السرخسي...... وحكمه أن لايغسل ويصلى عليه...... و يدفن بدمه و ثيابه. الخ (الهندية: (۱/ ۱۶۷، ۱۶۸) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السابع في الشهيد، ط: رشيديه)=

اور اگر اسی وقت فوراً نہیں مرا یا دھاردار آلہ یا بندوق کے بغیر لاٹھی یا سریا وغیرہ سے زیادہ مارنے کی وجہ سے مرگیا تو شہید تو ہوگا لیکن اس پر شہادت کے دنیوی احکام جاری نہیں ہوں گے۔(۱)

= ☐ هو كل مكلف مسلم طاهر قتل ظلما بجارحة ولم يجب بنفس القتل مال بل قصاص (ولم يرتث) فلو ارتث غسل (وكذا يكون شهيداً لو قتله باغ أو حربی أو قاطع طريق ولو تسببا أو بغير آلة جارحة). وفی الشامية: (قوله: أو قاطع طريق) والمكابرون فی المصر ليلا بمنزلة قطاع الطريق كما فی البحر عن شرح المجمع...... وذكر فی البحر أنه زاد فی المحيط سببا رابعا وهو من قتل مدافعاً ولو عن ذمی فإنّه شهيد بأیّ آلة قتل وإن لم يكن واجدا من الثلاثة أی ممن قتله باغ أو حربی أو قاطع طريق. (الدر مع الرد: (۲/۲۴۷۔ ۲۴۹) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

☐ التاتارخانية : (۲/۱۰۶ ، ۱۰۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز ، قسم آخر فی بيان الأسباب المسقطة لغسل الميت ، ط: قديمی .

☐ خلاصة الفتاوی : (۱/۲۱۸) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون فی الجنائز ، الجنس الأوّل فی مسائل الشهيد ، ط: المكتبة الحبيبه ، كوئٹه .

☐ بدائع الصنائع : (۱/۳۲۳) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا الشهيد ، ط: سعيد .

☐ حاشية الطحطاوی : (ص: ۵۱۷) كتاب الصلاة ، باب أحكام الشهيد ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۱) (أو ارتث) بالبناء للمجهول: أی حمل من المعركة رثيثا أی جريحا وبه رمق، كذا فی الصحاح، وسمی مرتثا لأنّه صار خلقا فی حكم الشهادة بما كلف به من أحكام الدنيا أو وصل منافعها (بعد انقضاء الحرب) فسقط حكم الدنيا وهو ترک الغسل فيغسل، وهو شهيد فی حكم الآخرة. (حاشية الطحطاوی: (ص: ۵۱۸) كتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☐ بدائع الصنائع : (۱/۳۲۲) كتاب الصلاة ، فصل وأمّا الشهيد ، ط: سعيد .

☐ خلاصة الفتاوی : (۱/۲۱۷) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون فی الجنائز ، الجنس الأوّل فی مسائل الشهيد ، ط: المكتبة الحبيبية ، كوئٹه .

☐ التاتارخانية : (۲/۱۰۷ ، ۱۰۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز ، قسم آخر فی بيان الأسباب المسقطة لغسل الميت ، ط: قديمی)

☐ الدر مع الرد : (۲/۲۵۱ ، ۲۵۲) كتاب الصلاة ، باب الشهيد ، ط: سعيد .

☐ الهندية: (۱/۱۶۸) كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السابع فی الشهيد، ط: رشيديه.

☐ البحر الرائق : (۲/۱۹۸) كتاب الصلاة ، باب الشهيد ، ط: سعيد .

سامان ملا

''چیز ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱؍۱۸۲)

سپاہی افسر کے تابع ہے

''تابع'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱؍۱۳۳)

سرکاری ملازم کا دورہ

ایجنٹ یا سرکاری ملازم یا وہ افراد جو اپنے وطن کے علاوہ کسی دوسرے شہر میں مقیم ہوں اور وہاں دورہ کرتے رہتے ہوں تو ایسے دورہ کی دو صورتیں ہوں گی:

۱۔جن علاقوں کا دورہ کرتا ہے ان کی مجموعی مسافت اس کے قیام گاہ سے سوا ستتر کلو میٹر نہیں ہوتی تو اس طرح کے دورہ اور گردش سے وہ مسافر نہیں ہوگا لہذا قیام گاہ اور گردش کے دوران کسی جگہ قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

۲۔اور اگر مجموعی مسافت سوا ستتر کلو میٹر ہو جائے ،اور اس پوری مسافت کے ارادہ سے نکلا تھا تو سفر کے دوران اور واپسی پر دونوں جگہ قصر کرے ،اگر یہی معمول ہمیشہ ہو تو ہمیشہ قصر کرتا رہے گا۔(۲)

---

(۱) المقيم إذا قصد مصرا من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً ولو أنّه خرج من ذلك المصر الّذى قصد إلى مصر آخر وهو أيضا أقلّ من ثلاثة أيّام فإنّه لايكون مسافراً. (البحر الرائق : (۲؍۱۲۹) ، كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

عمده الفقه: (۲؍۴۱۴) أحكام السفر ، مسافر كى نماز كا بيان ، ط: زوّار اكيڈمى كراچى.

ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلّا لايترخص أبدا...... الخ (الهندية: (۱؍۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

امدادالفتاوى: (۱؍۳۴۷)، باب صلاة المسافر، قصر در دوره اهلكاران، ط: مكتبه سيد احمد شهيد اكوڑه خٹک.

(۲) عمدة الفقه : (۲؍۴۱۴) احكام سفر ، مسافر كى نماز كا بيان ، ط: زوّار اكيڈمى كراچى.

(من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر ......=

سسرال

اگر عورت شادی کے بعد مستقل طور پر اپنے سسرال میں رہنے لگی تو اس کا وطن اصلی سسرال ہے والدین کا گھر نہیں ہے، اگر سسرال والدین کے گھر سے اڑتالیس میل یعنی سوا ستتر کلو میٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہے، اور عورت پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے والدین کے گھر جاتی ہے تو وہ مسافر رہے گی اور قصر کرے گی اور اگر سسرال اور والدین کے گھر کے درمیان اڑتالیس میل سے کم فاصلہ ہے تو مسافر نہیں ہوگی، دونوں جگہوں میں نماز پوری پڑھے گی۔(۱)

= (قاصدا مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها) الخ (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۱ ، ۱۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

☜ الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲/ ۲۸۷) الموضوع الأوّل : المسافة الّتي يجوز فيها القصر ، المبحث الثالث : صلاة المسافر ، ط: مكتبه حقانيه ، پشاور .

☜ ولابدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلّا لايترخص أبدا...... الخ (الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

☜ البحر الرائق : (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☜ كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۱/ ۳۸٦) شروط صحة القصر مسافة السفر الّتي يصحّ فيها القصر ، ط: دار الحديث القاهرة .

☜ حلبي كبير: (ص: ۵۳۵، ۵۳٦) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی.

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☜ امدادا لفتاوى : (۱/ ۳۴۷) باب صلاة المسافر ، قصر در دوره اهلكاران ، ط: مكتبه سيد احمد شهيد ، اكوڑه خٹك .

(۱) (قوله: ويبطل الوطن الأصلي الخ)...... و الوطن الأصلي هو وطن الإنسان في بلدته أو بلدة أخرى اتخذها دارا و توطن بها مع أهله و ولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها وهذا الوطن يبطل بمثله لاغير وهو أن يتوطن في بلدة أخرى وينقل الأهل إليها فيخرج الأوّل من أن يكون وطناً أصلياً حتى لو دخله مسافراً لايتمّ. الخ (البحر الرائق: (۲/ ۱۳٦) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

☜ الهندية : (۱/ ۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه .

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۴۹) كتاب الصلاة باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.=

اور اگر عورت کے دل میں سسرال میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہنے کی نیت نہیں تھی بلکہ وقتی طور پر چند روز رہنے کی نیت تھی تو اس صورت میں والدین کے گھر میں آنے کے بعد مسافر نہیں ہوگی بلکہ بدستور مقیم رہے گی اور نماز پوری پڑھے گی۔(۱)

سسرال میں رہنے کا حکم

اگر بیوی شوہر کی اجازت سے والدین کے مکان پر رہے، اور بیوی کے والد اپنی لڑکی کا خرچہ خوشی سے برداشت کریں تو شوہر پر کوئی پکڑ نہیں ہوگی، اور اگر سسر داماد کو خوشی سے کھانا کھلائیں تب بھی پکڑ نہیں اگر داماد کو اس بات کا احساس ہو کہ اس کا کھانا سسر پر بار ہے اور وہ اس پر خوش نہیں، تو اس کو وہاں نہیں کھانا چاہئے اور اگر داماد کے قیام سے بھی ان

= بدائع الصنائع : (۱/۱۰۳، ۱۰۴) كتاب الصلاة، فصل : والكلام في صلاة المسافر، مطلب في أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد.

الدر مع الرد : (۲/۱۳۱، ۱۳۲) باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة، ط: سعيد.

(۱) (قوله : ويبطل الوطن الأصلي الخ) ...... و الوطن الأصلي هو وطن الإنسان في بلدته أو بلدة أخرىٰ اتخذها دارا و توطن بها مع أهله و ولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها وهٰذا الوطن يبطل بمثله لاغير وهو أن يتوطن في بلدة أخرىٰ وينقل الأهل إليها فيخرج الأوّل من أن يكون وطناً أصلياً حتى لو دخله مسافراً لايتمّ. الخ (البحر الرائق : (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

ويبطل الوطن الأصلي بالوطن الأصلي إذا انتقل عن الأوّل بأهله، وأمّا إذا لم ينتقل بأهله ولكنه استحدث أهلا ببلدة أخرىٰ فلايبطل وطنه الأوّل، ويتمّ فيها.

الهندية : (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۴۲۹) كتاب الصلاة باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

بدائع الصنائع : (۱/۱۰۳، ۱۰۴) كتاب الصلاة، فصل : والكلام في صلاة المسافر، مطلب في أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد.

الدر مع الرد : (۲/۱۳۱، ۱۳۲) باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة، ط: سعيد.

کو ناگواری ہوتو وہاں قیام بھی نہیں کرنا چاہیے۔(۱)

سسرال والوں کا مقام وطن نہیں

اگر بیوی اپنے ماں باپ کے پاس گئی، اور وہ مقام ماں باپ کا وطن نہیں، مگر بیوی کے ماں باپ وہاں مقیم ہیں، اور یہ مقام داماد کے گھر سے سوا ستتر کلو میٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہے تو اگر داماد وہاں پندرہ دن سے کم کی نیت سے جائے گا تو مسافر ہونے کی وجہ سے قصر کرے گا۔(۲)

---

(۱) قال اللّٰہ تعالیٰ: ﴿ لیس علی الأعمیٰ حرج ...... ولا علیٰ أنفسکم أن تأکلوا من بیوتکم أو بیوت آبائکم أو بیوت أمّھاتکم ...... الآیة. (سورة النور: ٦١)

عن أبی حرة الرقاشی عن عمه رضی اللّٰہ عنه قال: قال النبیّ ﷺ: ألا لاتظلموا، ألا لایحلّ مال امرئ إلّا بطیب نفس منه. (مشکاة المصابیح: (ص: ٢٥٥) کتاب البیوع، باب الغصب والعاریة، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

مسند احمد بن حنبل: (٧٢/٥) [رقم الحدیث: ٢٠٧١٤] حدیث أبی حرة الرقاشی عن عمه، مسند الکوفیین، ط: مؤسسة قرطبة، القاھرة.

مسند أبی یعلی: (١٤٠/٣) [رقم الحدیث: ١٥٧٠] مسند عم أبی حرة الرقاشی، ط: دار المامون للتراث، دمشق.

سنن دارقطنی: (٤٢٤/٣) [رقم الحدیث: ٢٨٨٥، ٢٨٨٦] ط: مؤسسة الرسالة، بیروت.

السنن الکبریٰ للبیھقی: (١٠٠/٦) کتاب الغصب، باب من غصب لوحا فأدخله فی سفینة، ط: مجلس دائرة المعارف، حیدرآباد ھند.

(۲) (قوله: أو توطنه) أی عزم علی القرار فیه وعدم الارتحال وإن لم یتأھل، فلو کان له أبوان ببلد غیر مولده وھو بالغ ولم یتأھل به فلیس ذٰلک وطنا له إلّا إذا عزم علی القرار فیه، وترک الوطن الّذی کان له قبله. شرح المنیة. (رد المحتار: (١٣١/٢، ١٣٢) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

حلبی کبیر: (ص: ٥٤٤) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

الوطن الأصلی ھو وطن الإنسان فی بلدة أخریٰ اتخذھا دارا أو توطن بھا مع أھله و ولده ولیس من قصده الارتحال عنھا بل التعیش بھا وھٰذا الوطن یبطل بمثله لاغیر وھو أن یتوطن فی بلدة أخریٰ وینقل الأھل إلیھا فیخرج الأوّل من أن یکون وطناً أصلیاً حتی لو دخله مسافراً لایتمّ. قیّدنا بکونه انتقل عن الأوّل بأھله؛ لأنّه لو لم ینتقل بھم ولکنه استحدث أھله فی بلدة أخریٰ، فأنّ الأوّل لم یبطل ویتم فیھما. (البحر الرائق: (١٣٦/٢) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

اور اگر بیوی والدین کے پاس نہیں رہتی بلکہ شوہر کے پاس رہتی ہے تو شوہر اور بیوی دونوں سفر کی حالت میں وہاں جا کر قصر کریں گے۔(۱)

سفر آرام دہ ہے

''آرام دہ سفر میں قصر'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۴۸/۱)

سفر پر روانہ ہونے سے پہلے

سفر پر روانہ ہونے سے پہلے اگر کسی کے حقوق دبائے ہیں تو وہ ان کو حوالہ کردے اور قرض خواہوں کا قرض ادا کردے، اور جن لوگوں کا خرچ دینا اپنے ذمہ ہو اس کا انتظام کرے، اور اگر کسی کی امانت اپنے پاس ہے تو وہ مالک کو واپس کرے، اور توشہ سفر حلال مال سے اتنا زیادہ لے کہ اس میں سے اپنے ساتھیوں کو بھی دینے کی گنجائش ہو۔(۲)

واضح رہے کہ سفر کبھی موت کا سبب بنتا ہے اس لئے حقوق کی ادائیگی کر کے جانا چاہئے تاکہ آخرت میں پکڑ نہ ہو۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۲. علی الصفحة: ۲۶۷. (قوله: أو توطنه) أی عزم علی القرار)

(۲) أن يبدأ برد المظالم و قضاء الديون واعداد النفقة ممن تلزمه نفقته، وبرد الودائع إن كانت عنده ولايأخذ لزاده إلّا الحلال الطيب، وليأخذ قدرا يوسع به علی رفقائه. الخ (إحياء علوم الدين: (۲۳۲/۲) الفصل الثانی: فی آداب المسافر من أوّل نهوضه إلی آخر رجوعه وهی أحد عشر آداباً، ط: دار القلم، بيروت لبنان)

ولمن أراد الحج مهمات ينبغی الاعتناء بها وهی البداية بالتوبة بشروطها من ردّ المظالم إلی أهلها عند الإمكان و قضاء ماقصر فی فعله من العبادات والندم علی تفريطه فی ذٰلک والعزم علی عدم العود إلی مثل ذٰلک والاستحلال من ذوی الخصومات والمعاملات. الخ (البحر الرائق: (۳۰۸/۲) كتاب الحج، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوی: (ص: ۵۹۷) كتاب الحج، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۳۳۲/۲) كتاب الحج، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحج، ط: قديمی.

(۳) أبو عيسى الترمذی: عن مطر بن عكامس قال: قال رسول الله ﷺ: إذا قضی الله لعبد أن يموت بأرض جعل له إليها حاجة، قال أبو عيسى: وفی الباب عن أبی عزة، وهذا حديث غريب ولا يعرف لمطر بن عكامش عن النبیّ ﷺ غير هذا الحديث. =

سفر پورا کرنے سے پہلے واپس آ گیا

اگر کسی نے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کا سفر شروع کیا، پھر اس سفر کو پورا کرنے سے پہلے واپس آ گیا تو جب سے واپسی کا ارادہ کیا اسی وقت سے پوری نماز پڑھنا لازم ہے، اور یہ حکم خاص طور پر اس صورت میں ہے جب کہ سفر کی مسافت پوری کرنے سے

= وعن أبی عزة قال :قال رسول الله ﷺ : إذا قضى الله لعبد أن يموت بأرض جعل لـه إليهـا حاجة ، أو قال : بها حاجة ، قال هٰذا حديث حسن صحيح ، وأبو عزة له صحبة ، واسمه يسـار بـن عبـد . (جامع الترمذی (٢/ ٣٦) أبواب القدر ، باب ماجاء أنّ النفس تموت حيث ما كتب لها ، ط: قديمی)

وانشدوا :

إذا ماحمام المرء كان ببلدة دعتـــه إليهـــا حـــاجة فيسطيـــر

وروى التـرمـذی الـحكيم أبو عبد الله فی نوادر الأصول ، عن أبی هريرة ، قال خرج علينا رسول الـلّـه ﷺ يـطـوف بـبـعـض نواحی المدينة ، وإذا بقبر يحضر ، فأقبل حتى وقف عليه ، فقال لمن هٰذا؟ قبل الرجل من الحبشة ، فقال : " لاإلٰه إلّا اللّٰه سيق من أرضه و سمائه ، حتى دفن فی الأرض التـی خـلق منها " وعن ابن مسعود رضی الله عنه عن رسول الله ﷺ أنّه قال : إذا كان أجل العبد بـأرض أو ثبته الحاجة إليها حتى إذا بلغ أقصى أثره قبضه الله فتقول الأرض يوم القيامة : ربّ هٰذا ماastودعتنی " خرجه ابن ماجه أيضًا .

(فـصـل) : قـال عـلـمائنا رحمه الله عليهم : فائدة هٰذا الباب : تنبيه العبد على التيقظ لـلـمـوت والاستـعـداد لـه بحسن الطاعة والخروج عن المظلمة ، و قضاء الدين ، واتيان الوصية بـمـالـه أو عـليه فی الحضر ، فضلا عن اوان الخروج عن وطنه إلی سفر ، فإنّه لايدری ؤين كتبت منيته من بقاء الأرض ، وأنشد بعضهم :

مشيناخُطى كُتبت علينا ومـن كتبـت عـلـى هـخُـطى مشـاهـا

وارزاق لنا متفرقات فـمـن لـم تـأتـه أتـاهـا

ومن كتبت منيته بأرض فـلـيـس يـمـوت فـی أرض سـواهـا

وقـد روی فـی الآثـار الـقديمة : إن سليمان عليه السلام كان عنده رجل يقول : يا بنی الـلّٰه : إن لی حاجة بأرض الهند ، فأسالـك أن تأمر الريح أن يحملنی إليها فی هٰذه الساعة ، فنظر سليمان إلی ملك الموت عليه السلام ، فرآه يتبسم ، فقال : مم تتبسم ؟ قال تعجبً : إنّی أمرت بـقـبـض روح هـٰذا الرجل فی بقية هٰذه الساعة بالهند ، وأتاه أراه عندك ، فروی أن الريح حملته فـی تلك الساعة التذكرة فی أحوال المولی وأمور الآخرة ، للقرطبی ص: ٨٨ ، باب يدفن العبد فی الأرض الّتی خلق منها ، ط: المكتبة التجارية ، مصطفی أحمد الباز ، مكة المكرّمة .

پہلے ٹھہرنے کی نیت کرلی اور اگر سفر کی مسافت پوری کرنے کے بعد واپسی کا ارادہ کیا تو اس صورت میں جب تک اپنے شہر یا گاؤں کی حدود میں داخل نہیں ہوگا قصر کرے گا۔(۱)

سفر تنہا نہ کرے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگ اس چیز کو جو تنہا سفر کرنے سے درپیش آتی ہے اتنا جان لیں جتنا میں جانتا ہوں تو کوئی سوار رات میں کبھی سفر کرنے کی ہمت نہ کرے''۔(۲)

---

(۱) المسافر إذا خرج من مصره ثم بداله أن يعود إلى مصره لحاجة، وذلك قبل أن يسير مسيرة ثلاثة أيام صلى صلاة المقيمين في مكانه ذلك في انصرافه إلى المصر، وإن كان قد سار مسيرة ثلاثة أيّام ثمّ بدا له أن يعود إلى مصره صلى صلاة المسافرين. (التاتارخانية: (۲/۱۷، ۱۸) الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مايصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة، ط: قديمي)

خلاصة الفتاوى: (۱/۱۹۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية، كوئٹه.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۶) باب صلاة المسافر، ط: مكتبه انصاريه هرات افغانستان.

الدر مع الرد: (۲/۱۲۴، ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/۱۳۱) باب المسافر، ط: سعيد.

(۲) وعن عبد اللّٰه بن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: لو يعلم النّاس ما في الوحدة ما أعلم ما سار راكب بليل وحده. رواه البخاري. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

صحيح البخاري: (۱/۴۲۱) كتاب الجهاد، باب السير وحده، ط: قديمي.

جامع الترمذي: (۱/۲۹۷) أبواب الجهاد، باب ماجاء في كراهية أن يسافر الرجل وحده، ط: سعيد.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۶۷) أبواب الأدب، باب كراهية الوحده، ط: قديمي.

مصنف ابن أبي شيبة: (۵/۳۱۰) في الرجل يبيت في البيت وحده، ط: مكتبة الرشد الرياض.

السنن الدارمي: (۳/۱۷۵۳) باب: أن الواحد في السفر شيطان، ط: دار المغني للنشر والتوزيع، المكة المكرّمة.

صحيح ابن حبان: (۶/۴۲۱) ذكر الزجر عن سفر المرء وحده، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

فتح الباري: (۶/۱۳۸) باب السير وحده، ط: دار المعرفة، بيروت.

عمدة القاري: (۱۴/۲۴۸) باب السرعة في السير، ط: دار إحياء التراث العربي.

''اس چیز سے'' دینی اور دنیوی نقصانات مراد ہیں، دینی نقصان یہ ہے کہ تنہائی کی وجہ سے نماز کی جماعت میسر نہیں ہوتی، اور دنیوی نقصان یہ ہے کہ اگر کوئی ضرورت یا کوئی حادثہ پیش آئے تو کسی سے مدد حاصل کرنے کے لئے کوئی غم خوار اور مددگار نہیں ہوتا۔

''سوار'' اور ''رات'' کی قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ سوار کو رات میں خاص طور پر پیدل چلنے والے کی نسبت سے زیادہ خطرہ رہتا ہے۔(۱)

سفر جائز و ناجائز کا حکم

سفر خواہ جائز ہو یا ناجائز دونوں صورتوں میں شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نکلنے کے بعد قصر کرنا واجب ہے، مثلاً کوئی شخص چوری کی غرض سے یا کسی کے قتل کرنے کے ارادے سے یا کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر سفر کرے یا کوئی لڑکا اپنے والدین کی مرضی کے خلاف سفر کرے تو یہ ناجائز ہے لیکن شہر یا گاؤں کی آبادی سے نکلنے کے بعد قصر واجب ہے جبکہ شرعی سفر ہو۔(۲)

---

(۱) مظاهر حق جديد : (۳/۷۴۳)، [رقم الحديث : ۲] باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: دار الشاعت، کراچی

(۲) القصر ثابت في حق كل مسافر سفر الطاعة والمعصية في ذٰلك سواء كذا في المحيط. (الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

قال علمائنا : القصر ثابت في حق كل مسافر سفر الطاعة و سفر المعصية في ذٰلك سواء...... " الينابيع " : سفر المعصية كسفر العبد الآبق و قاطع الطريق و شارب الخمر والزّاني وماأشبه ذٰلك، و سفر الطاعة كسفر المجاهد. (التاتارخانية : (۲/۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان من يثبت القصر في حقه، ط : قديمي)

الدر مع الرد: (۲/۱۲۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

حلبي كبير : (ص: ۵۴۵) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اکیڈمی.

وعندنا يقصر من نوى السفر ولو كان عاصيا بسفره كآبق من سيده و قاطع الطريق لإطلاق نص الرخصة إذا جاوز بيوت مقامه، قال في الشرح: (قوله ولو كان عاصيا بسفره) بأن سافر لطلب الزنا أو قطع الطريق، ولو طرأ عليه قصد المعصية بعد إنشاء السفر فإنّه يترخص باتفاق. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۴۳، ۳۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق : (۲/۱۳۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد. =

ناجائز اور حرام کام کرنے کی نیت سے سفر کرنا گناہ ہے، ایسے لوگ حرام کام کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوں گے، لیکن قصر واجب ہوگا۔

سفرِ حج کی راہ میں قصر کرنا

جو شخص سوا ستتر کلومیٹر کے قصد سے نکلے گا وہ شرعی مسافر ہے، اپنے شہر یا بستی کی آبادی سے نکلنے کے بعد اس پر قصر کرنا لازم ہے، جب تک کسی جگہ پر کم سے کم پندرہ دن تک رہنے کی نیت سے نہ ٹھہرے، قصر کرتا رہے۔(۱)

ہاں اگر مقیم امام کی اقتداء میں نماز پڑھے تو اس کی اتباع میں پوری نماز پڑھے قصر

= خلاصة الفتاوى : (۱/۲۰۰) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

بدائع الصنائع : (۱/۹۳) كتاب الصلاة ، فصل والكلام في صلاة المسافر ، ط: سعيد .

(فيقصر الفرض الرباعي من نوى السفر ولو كان عاصيا بسفره إذا جاوز بيوت مقامه) ولو بيوت الأخبية من الجانب الذي خرج منه، (ولو حاذاه في أحد جانبيه فقط لايضره. (حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۳، ۳۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ثلاثة أيّام في بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي. (البحر الرائق: (۲/۲۲۵ــ ۲۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: رشيديه)، و (۲/۱۲۸) ط: سعيد)

(۱) من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ثلاثة أيّام في بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي ..... حتى يدخل مصره أو ينوي الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية . (البحر الرائق : (۲/۱۲۸ ــ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: رشيديه) ، و (۲/۱۲۸) ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد : (۲/۱۲۱ــ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۴۳ ، ۳۴۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية : (۲/۷، ۸) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة ، ط: قديمي .

حلبي كبير : (ص: ۵۳۶ ــ ۵۴۰) كتاب الصلاة ، فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

نہ کرے۔(۱)

لہذا پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ ممالک سے چالیس دن یا اس سے زیادہ دن رہنے کی نیت سے مکہ مکرمہ جانے والا حاجی بھی راستہ میں قصر ہی کرے گا، باقی اگر مقیم امام کے پیچھے اقتداء کر کے نماز ادا کی ہے تو پوری نماز پڑھے گا، اور مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد اگر سات ذی الحجہ تک پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہے گا تو مقیم بن جائے گا ورنہ مسافر رہے گا۔(۲)

البتہ حرم کے امام مقیم ہیں ان کی اقتداء میں پوری نماز پڑھے گا۔(۳)

(۱،۳) وإذا دخل المسافر فی صلاة المقیم یلزمه الإتمام سواء کان فی أوّلها أو آخرها. (التاتارخانیة: (۲/۲۰، ۲۱)، وفیه أیضاً: والقصر فی کل مسافر یصلی وحده أو کان إماما أو مقتدیاً بالمسافر، أمّا إذا اقتدا المسافر بمقیم اتمّها متابعة له. (التاتارخانیة: (۲/۷) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان أن المسافر متی یقصر الصلاة، ط: قدیمی)

البحر الرائق: (۲/۱۳۴) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

الدر مع الرد: (۲/۱۳۰) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سعید.

حاشیة الطحطاوی: (ص: ۳۴۷) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

الهندیة: (۱/۱۴۲) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

بدائع الصنائع: (۱/۹۳) کتاب الصلاة، فصل فی الکلام فی صلاة المسافر، ط: سعید.

خلاصة: (۱/۲۰۱)، ط: حبیبیه کوئٹه.

(۲) حتی یدخل موضع مقامه إن سار مدة السفر ...... أو ینوی إقامة نصف شهر حقیقة أو حکما لما فی البزازیة و غیرها: لو دخل الحاج الشام وعلم أنه لایخرج إلا مع القافلة فی نصف شوال أتمّ؛ لأنّه کناوی الإقامة بموضع واحد صالح لها من مصر أو قریة ...... فیقصر إن نوی الإقامة فی أقلّ منه أو نوی فیه ...... لکن بموضعین مستقلین کمکة و منی فلو دخل الحاج مکة أیّام العشر لم تصح نیته؛ لأنّه یخرج إلی منی و عرفة فصار کنیة الإقامة فی غیر موضعها و بعد عوده من منیٰ تصح. الخ (الدر مع الرد: ۲/۱۲۴ ـ ۱۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

الهندیة: (۱/۱۳۹، ۱۴۰) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

البحر الرائق: (۲/۱۳۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

سفر حج کے وقت کی دعا

''حج کے سفر کے وقت کی دعا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۸۵)

سفر حج میں اپنا پیشہ اختیار کرنا

اگر نائی حج کو جاتا ہے، اور وہ آنے جانے کے راستہ میں یا مکہ مکرمہ میں رہ کر لوگوں کے بال بنا کر یا گنجا کر کے پیسہ کماتا ہے تو یہ جائز ہے، البتہ اگر حج میں جانے کا مقصد اپنے پیشہ کو اختیار کر کے پیسہ کمانا ہے تو حج تو ہو جائے گا لیکن ثواب کم ہو جائے گا، اور اگر اصل مقصد حج ہے اور کمائی تابع ہے تو ثواب کم نہیں ہوگا مگر اخلاص نہ ہونے کا شبہ ہوگا، اور اگر کمائی سے مقصد حج کے سفر میں سہولت حاصل کرنا ہے تا کہ وہاں تنگی پیش نہ آئے تو یہ بلاشبہ جائز ہے۔ (۱)

---

(۱) قوله تعالیٰ: ﴿ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلاً من ربّكم﴾. (البقرة: ۱۹۸)

و تجريد السفر عن التجارة أحسن ولو اتجر لاينقص ثوابه كالغازى إذا اتجر. (البحر الرائق: (۲/۳۰۹) كتاب الحج، ط: سعيد.

والتجارة والإجارة لايمنعان جواز الحج ويجوز التاجر والأجير والمكارى لقوله عزّ وجلّ: ﴿ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلاً من ربّكم﴾، قيل: الفضل "التجارة"، و ذٰلک أن أهل الجاهلية كانوا يتحرجون من التجارة فى عشر فى ذى الحجة فلمّا كان الإسلام امتنع أهل الإسلام عن التجارة خوفا من أن يضر ذٰلک حجهم فرخص الله سبحانه و تعالىٰ لهم طلب الفضل فى الحج بهٰذه الآية، وروى أن رجلاً سأل ابن عمر رضى الله عنه فقال: إنّا قوم نكرى و نزعم أن ليس لنا حج، فقال: ألستم تحرمون؟ قالوا: بلى! قال: فأنتم حجاج جاء رجل إلى النبىّ ﷺ فسأله عمّا سألتنى عنه فقرأ هٰذه الأية: ﴿ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلا من ربّكم﴾، ولأنّ التجارة والإجارة لايمنعان من أركان الحج وشرائطها فلا يمنعان من الجواز، والله أعلم. (بدائع الصنائع: (۲/۱۲۶) كتاب الحج، قبيل فصل وأمّا بيان ما يفسد الحج، ط: سعيد)

أبو داؤد: (۱/۲۴۹) كتاب الحج، باب التجارة فى الحج، و باب الكرى، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

الهندية: (۱/۲۲۰) كتاب المناسک، وأمّا آدابه، ط: رشيديه.

تفسير مقاتل بن سليمان: (۱/۱۰۵) سورة البقرة [رقم الآية: ۱۹۸]، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

تفسير الطبرى: (۲/۵۰۲) ط: دار هجر.

تفسير در المنثور: (۲/۳۹۹) ط: دار هجر، مصر.

تفسير القرطبى: (۲/۴۱۳)، ط: دار الكتب المصرية، القاهرة. =

سفرِ حج میں مرنے والے کا حج

اگر کسی آدمی کا حج کے سفر میں حج کرنے سے پہلے انتقال ہو جائے اس کے ذمہ سے حج ساقط ہو جائے گا یا نہیں؟ اس بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس آدمی پر اس سال حج فرض ہوا تھا اور حج کا احرام باندھ کر جاتے ہوئے حج ادا کرنے سے پہلے انتقال ہو گیا تو حج کا فرض ساقط ہو گیا، اس کی طرف سے حج بدل کے لئے وصیت کرنا یا حج بدل کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

ہاں اگر کوئی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے میت کو ثواب ملے گا۔(۲)

= تفسير ابن كثير : (۱/ ۵۴۹ ، ۵۵۰) ط: دار طيبة للنشر والتوزيع .

تفسير البغوى : (۱/ ۲۲۸) ط: دار طيبة للنشر والتوزيع .

البحر المحيط : (۲/ ۲۹۲) ، ط: دار الفكر ، بيروت .

تفسير روح المعانى : (۱/ ۴۸۳ ـ ۴۸۵) ط: دار الكتب العلمية ، بيروت .

أحكام القرآن لابن العربى : (۱/ ۲٦۷) المسألة الثانية : قال علمائنا : فى هذا دليل على جواز التجارة فى الحج للحاج مع أداء العبادة ، الخ ط: (بحواله مكتبه شامله).

أحكام القرآن للطحاوى : (۲/ ۳۷) ط: مركز البحوث الإسلامية ،التركى .

أحكام القرآن للجصاص : (۱/ ۳۸٦) ط: دار إحياء التراث العربى ، ط: بيروت.

(۱) فأمّا من وجب عليه الحج فحج من عامه فمات فى الطريق لايجب عليه الإيصاء بالحج ؛ لأنّه لم يؤخر بعد الإيجاب وإن مات قبل التمكن من أدائه سقط عنه الحج ولاتجب عليه الوصية ، أى من لزمه الحج فلم يحج حتى مات قبل التمكن من أدائه سقط عنه الفرض بالاتفاق . الخ (ارشاد السارى : (ص: ۱۱ ٦) باب الحج عن الغير ، ط: الإمدادية ، مكة المكرمة .

خرج المكلف إلى الحج ومات فى الطريق ...... أمّا لو حج من عامه فلا . (الدر المختار : (۲/ ۶۰۴) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/ ۴۲۰) كتاب الحج، الفصل السادس عشر فى الوصية بالحج، ط:قديمى.

فتاوى سراجيه : (ص: ۳۴) كتاب الحج ، باب من يحج عن غيره ، ط: سعيد .

(۲) وإن لم يوص به فتبرّع الوارث عنه بالإحجاج أو الحج بنفسه ، قال أبوحنيفة رحمه الله : يجزيه إن شاء الله تعالىٰ ؛ لقوله ﷺ للخثعمية : " أرأيت لو كان على أبيك دين " الحديث انتهى . (الدر المختار : (۲/ ۶۰۸) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/ ۴۲۰) كتاب الحج، الفصل السادس عشر فى الوصيه بالحج، ط: قديمى.

اوراگر حج پہلے سے فرض ہو چکا تھا، فرض ہونے کے بعد فوراً حج کے لئے سفر کرنے کا انتظام نہیں کیا بلکہ درمیان میں ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر میدانِ عرفات میں وقوف کے بعد انتقال ہوا ہے تو فرض ادا ہو گیا، اور اگر اس سے پہلے فوت ہو گیا تو حج کا فرض ساقط نہیں ہو گا، اس لئے ایسے آدمی پر موت سے پہلے اپنے شہر سے حج بدل کی وصیت کرنا واجب ہے، اگر ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے اپنے شہر سے حج بدل کرانا ممکن نہ ہو تو ایک تہائی ترکہ سے جہاں سے حج بدل کرانا ممکن ہو وہاں سے کرایا جائے۔(۱)

سفرِ حج میں موت ہو جانا

اگر کوئی شخص حج کے سفر کے دوران راستہ میں انتقال کر جائے، یا کوئی حادثہ پیش آنے کی وجہ سے موت آجائے تو اس کو حج افراد یا حج تمتع یا حج قران کے احرام کے اعتبار

---

(۱) خرج المكلف إلى الحج و مات في الطريق و أوصى بالحج عنه إنّما تجب الوصية به إذا أخره بعد وجوبه...... فإن فسر المال أو المكان فالأمر عليه أى على ما فسره وإلّا فيحج عنه من بلده قياساً لا استحساناً فليحفظ...... إن وفى به أى بالحج من بلده ثلثه وإن لم يف فمن حيث يبلغ استحساناً. وفي الشامية: (قوله و مات في الطريق) أراد به موته قبل الوقوف بعرفة ولو كان بمكة، بحر. وفي التجنيس: إذا مات بعد الوقوف بعرفة أجزأ عن الميت؛ لأنّ الحج عرفة بالنص...... (وقوله: فالأمر عليه) أى الشان بنى على ما فسره أى عينه فإن فسر المال يحج عنه من حيث يبلغ، وإن فسر المكان يحج عنه منه ح. قلت: والظاهر أنّه يجب عليه أن يوصى بما يبلغ من بلده إن كان في الثلث سعة، فلو أوصى بما دون ذلک لو عين مكانا دون بلده يأثم لما علمت أن الواجب عليه الحج من بلده يسكنه. (الدر مع الرد: (۲/۶۰۴، ۶۰۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

ارشاد السارى: (ص: ۶۱۱) باب الحج عن الغير، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

التاتارخانية: (۲/۴۱۲) كتاب الحج، الفصل السادس في الوصية بالحج، ط: قديمى.

البحر الرائق: (۲/۶۶، ۶۷، ۶۸) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۲۵۸، ۲۵۹) كتاب المناسک، الباب الخامس عشر في الوصيه بالحج، ط: رشيديه.

سے پورا پورا ثواب ملے گا۔(۱)

سفر رات کے وقت کرنا

''رات کے وقت سفر کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۲۲)

سفر روزہ سے بچنے کے لئے کرنا

''روزہ سے بچنے کے لئے سفر کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۴۱)

---

(۱) ﴿ ومن يخرج من بيته مهاجراً إلى الله و رسوله ثمّ يدركه الموت فقد وقع أجره على الله ﴾. (سورة النساء : ۱۰۰)

وعن أبي هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : من خرج حاجًا أو معتمراً أو غازياً ثـمّ مـات في طريقه كتب الله له أجر الغازي والحاج والمعتمر . رواه البيهقي في شعب الإيمان . (مشكاة المصابيح : (۱/۲۲۳) كتاب المناسك ، الفصل الثالث ، ط: قديمى)

مرقاة المفاتيح : (۵/۱۷۵۵) كتاب المناسك ، ط: دار الفكر ، بيروت لبنان .

فيض القدير : (۱/۴۶۲) حرف الهمزة ، ط: المكتبة التجارية .

الدر المنثور في التفسير: (۴/۶۵۰) تحت تفسير سورة النساء، رقم الآية: ۱۰۱، ط: دار هجر، مصر.

تفسير ابن كثير: (۲/۳۹۳) سورة النساء، رقم الآية: ۱۰۱، ط: دار طيبة للنشر والتوزيع.

فتح القدير للشوكاني : (۲/۲۰۲) .

تفسير روح المعاني : (۳/۱۲۴) سورة النساء ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت .

شـعـب الإيـمـان : (۶/۱۵) ، [رقـم الحديث : ۳۸۰۶] ، كتاب المناسك ، فصل الحجّ والعمرة ، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .

ولقوله عليه الصلاة والسلام : من خرج حاجًا فمات كتب الله له أجر الحاج إلى يوم القيامة، ومن خرج معتمراً فمات كتب الله له أجر المعتمر إلى يوم القيامة ، ومن خرج غازياً في سبيل الله فـمـات كتب الله له أجر الغازي إلى يوم القيامة . رواه الطبراني في معجمه ، و أبو يعلى الموصلي في مسنده . (بحواله فتح باب العناية بشرح النقاية للملاعلى القارى (۱/۷۳۵ ، ۷۳۶) كتاب الحج ، فصل في أحكام الحج عن الغير ، ط: سعيد)

وعن عائشة رضى الله عنها قالت : قال رسول الله ﷺ : من مات في طريق مكة لم يعرضه الله تعالىٰ ، ولم يحاسب . و روى الدار قطني عنها قالت : قال رسول الله ﷺ : من مات في هذا الوجه من حاج أو معتمر لم يعرض ولم يحاسب ، وقيل له : ادخل الجنة . (حواله بالا)

سفر سے واپس آنے پر دعوت کرنا

''دعوت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۰۳)

سفر سے واپسی پر ہدیہ دینا

''ہدیہ دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۷۹)

سفر سے واپسی کا وقت

''واپسی کا وقت'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۳۴)

سفر سے واپسی کی دعا

سفر سے واپسی کے وقت راستہ میں یہ دعا پڑھتا رہے:

''اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ''(۱)

سفر سے واپسی میں پہلے مسجد میں جائے

جب مسافر سفر سے واپس آئے تو پہلے مسجد میں جائے اور وہاں دو رکعت نماز

---

(۱) عن أنس بن مالک رضی اللہ عنھا قال: کنّا مع النبیّ ﷺ مقفله من عسفان...... فلما أشرفنا علی المدینة قال: ائبون تائبون عابدون لربّنا حامدون، فلم یزل یقول ذٰلک حتی دخل المدینة. (صحیح البخاری: (۱/۴۳۴) کتاب الجهاد، باب مایقول إذا رجع من الغزو) وهٰکذا فیه: (۱/۲۴۲) کتاب المناسک، أبواب العمرة، باب مایقول إذا رجع من الحج أوالعمرة أو الغزو، ط: قدیمی)

☐ الصحیح لمسلم: (۱/۴۳۵) کتاب الحج، باب ما یقول إذا رجع من سفر الحج و غیره، ط: قدیمی.

☐ جامع الترمذی: (۲/۱۸۲) أبواب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، باب ما یقول إذا رجع من سفره، ط: سعید.

☐ سنن أبی داؤد: (۲/۲۶) کتاب الجهاد، باب فی التکبیر علی کل شرف فی المسیر، ط: مکتبه حقانیه ملتان.

☐ مشکاة المصابیح: (۱/۲۱۳)، باب الدعوات فی الأوقات، الفصل الأوّل، ط: قدیمی.

☐ مؤطا إمام محمد: (ص: ۲۳۹) باب القفول من الحج أو العمرة، ط: قدیمی.

پڑھے پھر اس کے بعد گھر جائے۔(۱)

سفر سے واپس آنے پر پہلے مسجد میں جانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور اس میں شعائر اللہ یعنی مسجد کی تعظیم کی طرف بھی اشارہ ہے کہ مسجد گویا اللہ کے گھروں میں سے ایک گھر ہے اور مسجد میں جانے والا گویا اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ملاقات کرنے والا ہے، لہٰذا جو کوئی آدمی سفر سے واپس آئے تو اس کے حق میں اس سے بہتر اور کیا بات ہوسکتی ہے کہ وہ سب سے پہلے اللہ کے گھر میں جائے اور اللہ سے ملاقات کرے جس نے اس کو سفر کی آفات سے محفوظ رکھ کر عافیت کے ساتھ اس کے اہل وعیال کے درمیان واپس پہنچایا۔(۲)

---

(۱) وكان ﷺ إذا قدم دخل المسجد أوّلا وصلى ركعتين ثم دخل البيت . (إحياء علوم الدين : (۳۳۷/۲) الحادي عشر في آداب الرجوع من السفر ، الفصل الثاني ، ط: دار القلم. بيروت)

وعن كعب بن مالك قال : كان النبي ﷺ لايقدم من سفر إلّا نهاراً في الضحى فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثمّ جلس فيه للنّاس . متفق عليه . وعن جابر رضي الله عنه قال كنت مع النبيّ ﷺ في سفر فلمّا قدمنا المدينة قال لي ادخل المسجد فصل فيه ركعتين . رواه البخاري . (مشكاة المصابيح : (۲/ ۳۳۹) الفصل الأوّل ، باب آداب السفر ، ط: قديمي)

وعن ابن عمر رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ حين أقبل من حجته دخل المدينة فأناخ على باب مسجده ثمّ دخله فركع فيه ركعتين ثمّ انصرف إلى بيته . (سنن أبي داؤد : (۲/ ۲۸) كتاب الجهاد ، باب في الصلاة عند القدوم من السفر ، ط: مكتبه حقانية ملتان)

ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه. وفي الشامية: (قوله: ركعتا السفر والقدوم منه) عن مطعم بن المقدام قال: قال رسول الله ﷺ: ماخلف أحد عند أهله أفضل من ركعتين يركعهما عندهم حين يريد سفراً. رواه الطبراني. وعن كعب بن مالك كان رسول الله ﷺ لايقدم من السفر إلّا نهاراً في الضحى، فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس فيه. رواه مسلم شرح المنية ومفاده اختصاص صلاة ركعتي السفر بالبيت، وركعتي القدوم منه بالمسجد وبه صرح الشافعية. (الدر مع الرد: (۲۴/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في ركعتي السفر، ط: سعيد)

حلبي كبير : (ص: ۴۳۱) صلاة الأوابين ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

(۲) مظاهر حق جديد: (۷۴۸/۲، ۷۴۹)، [رقم الحديث: ۱۶] باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: دار الإشاعت كراچي.

عن كعب بن مالك قال: كان النبيّ ﷺ لايقدم من سفر إلّا نهارا في الضحى ، فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين، ثمّ جلس فيه للنّاس. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۳۹)=

سفر شرعی کی شرائط

''مسافر کی تعریف'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۷۸/۲)

سفر شروع کرنے سے پہلے روزہ توڑ دینا

سفر کا ارادہ ہے مگر ابھی سفر شروع نہیں کیا، اور نکلنے سے پہلے اس نے کسی شرعی عذر کے بغیر روزہ توڑ دیا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے کیونکہ اس نے اقامت کی حالت میں روزہ توڑ دیا۔(۱)

سفر شروع کرنے کے بعد قصر کیا پھر وقت کے اندر واپس آیا

''قصر کیا پھر وقت کے اندر واپس آیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۶۰/۲)

سفر غیر شرعی کو شرعی بنالیا

اگر کوئی شخص سوا ستتر کلومیٹر سے کم مسافت میں دو دن کے لئے گیا، اور وہاں پہنچ کر

= کتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمي)

سنن أبي داؤد: (۳۶/۲) كتاب الجهاد، باب في الصلاة عند القدوم من السفر، ط: رحمانيه.

الصحيح لمسلم : (۲۴۸/۱) كتاب صلاة المسافرين و قصرها ، باب استحباب ركعتين في المسجد لمن قدم من سف أوّل قدومه ، ط: قديمي .

(۲) و في فتاوى قاضيخان : " المسافر إذا تذكر شيئًا قد نسيه في منزله فدخل فأفطر ثمّ خرج قال عليه الكفارة قياساً لأنّه مقيم عند الأكل حيث رفض سفره بالعود إلى منزله و بالقياس نأخذ .

(البحر الرائق : (۲۸۳/۲) كتاب الصوم ، ط: سعيد)

الهندية: (۲۰۷/۱) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

ولو سافر في نهار رمضان ولم يفطر حتى تذكر شيئًا في منزله قد نسيه فرجع إلى منزله وأكل شيئًا ثمّ خرج من المنزل فعليه القضاء والكفارة كالمقيم إذا أكل ثمّ سافر . (خلاصة الفتاوى : (۲۵۷/۱) كتاب الصوم ، الفصل الثالث فيما يفسد الصوم وفيما لايفسد و فيما يوجب القضاء والكفارة ، نوع منه ، ط: المكتبة الحبيبية ، كوئٹه)

التاتارخانية: (۲۹۲/۲) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحه للفطر، ط: قديمي.

الدر المختار: (۴۳۱/۲) كتاب الصوم، فصل في العوارض العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد.

ضرورت کی بنا پر مزید سوا ستتر کلومیٹر سے کم مسافت کے چلا گیا تو یہ شخص جاتے ہوئے قصر نہیں کرے گا کیونکہ دونوں مسافتیں الگ الگ طور پر شرعی مسافت کے برابر نہیں البتہ اگر دونوں مسافتوں کو جمع کرنے سے سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت ہوتی ہے تو اس صورت میں واپسی میں قصر کرے گا، کیونکہ یہ شرعی سفر ہے، اور اس سے کم ہے تو قصر نہیں کرے گا۔(۱)

سفر غیر شرعی کے درمیان شرعی سفر کی نیت کرنا

اگر کوئی شخص گھر سے نکلا، اس وقت سوا ستتر کلومیٹر دور جانے کی نیت نہیں تھی مگر سفر کے درمیان میں اس نے شرعی مسافر بننے کی نیت کرلی تو یہ شخص اس جگہ پر قصر نہیں کرے گا بلکہ اس جگہ کی آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا۔(۲) مثلاً کوئی شخص کراچی سے واپس ہونے کی

---

(۱) وأما الثّانی فهو أن يقصد مسيرة ثلاثة أيّام فلو طاف الدنيا من غير قصد إلى قطع مسيرة ثلاثة أيّام لايترخص وعلى هٰذا قالوا : أمير خرج مع جيشه فی طلب العدو ولم يعلم أين يدركهم فإنّهم يصلون صلاة الإقامة فی الذهاب وإن طالت المدة وكذٰلک المكث فی ذٰلک الموضع أمّا فی الرجوع فإن كانت مدة السفر قصروا ...... وذكر الاسبيجابی: المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً ولو أنّه خرج من ذٰلک المصر الّذی قصد إلى مصر آخر وهو أيضاً أقلّ من ثلاثة أيّام فإنّه لايكون مسافراً، وإن طاف آفاق الدنيا على هٰذا السبيل لايكون مسافراً. (البحر الرائق: (۲/۱۲۸، ۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوی على المراقی : (ص: ۳۴۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(قاصداً) ولو كافرا ومن طاف الدنيا بلاقصد لم يقصر (مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها) . وفی الشامية : (قوله : بلاقصدٍ) بأن قصد بلدة بينه و بينها يومان للإقامة بها فلمّا بلغها بداله أن يذهب إلى بلدة بينه و بينها يومان ، وهلمّ جرّا ...... أمّا فی الرجوع فإن كانت مدة سفر قصر . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حلبی كبير: (ص: ۵۳۶) كتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

التاتارخانية : (۲/۸) كتاب الصلاة الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بيان مدة الإقامة، ط: قديمی .

(۲) ولايصير مسافراً بالنية حتى يخرج، ويصير مقيماً بمجرد النية، كذا فی محيط السرخسی. الخ =

نیت سے نوری آباد آیا مگر نوری آباد میں کوئی ایسی صورت پیش آئی کہ وہ حیدرآباد جانے لگا، تو اب یہ شخص نوری آبادی کی حدود میں پوری نماز پڑھے گا کیونکہ یہ یہاں مقیم کے حکم میں ہے البتہ نوری آباد کے حدود سے نکل کر حیدرآباد کی طرف جانے کی صورت میں قصر کرے گا۔

کراچی۔۔۔۔۔۔۔(سفر غیر شرعی) نوری آباد۔۔۔۔۔۔۔۔(شرعی سفر) حیدرآباد

سفر کا مقصد

''ملاقات'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۵۸/۲)

سفر کا مقصد پورا ہو جائے

''حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہیں نہ تو (آرام وراحت سے) سونے دیتا ہے اور نہ (ڈھنگ سے) کھانے پینے دیتا ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی شخص (کہیں سفر میں جائے اور) اپنے سفر کی غرض کو پورا کرلے (یعنی جس مقصد کے لئے سفر کیا وہ مقصد پورا ہو جائے) تو اس کو

= (الهندية: (۱۳۹/۱) الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

رد المحتار: (۱۲۲/۲) باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۱۲۸/۲) باب المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۴۴ـ ۳۴۶)، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

حلبی كبير: (ص: ۵۳۶) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

عمدة الفقہ: (۴۱۰/۲) مسافر اور سفر شرعی کی تعریف، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی لاہور۔

التاتارخانية: (۷/۲) الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أنّ المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي.

الولوالجية: (۱۳۴/۱) كتاب الطهارة، الفصل الثاني عشر في السفر ......الخ، مكتبة الحرمين الشريفين، كوئٹه.

بدائع الصنائع: (۹۴/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوى: (۱۹۸/۱) الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية، كوئٹه.

چاہئے کہ کہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس آجانے میں جلدی کرے۔‘‘(۱)

’’سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے‘‘ کا مطلب یہ ہے کہ سفر اپنی صورت کے اعتبار سے جہنم کے عذاب کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

جیسے جسمانی تکلیف اور روحانی اذیت کے اعتبار سے کسی شخص کے حق میں سفر پریشانیوں اور صعوبتوں کا ذریعہ ہونے سے کم نہیں ہوتا، خاص طور پر پرانے دور میں جب آج کی طرح سفر کے تیز رفتار واطمینان بخش ذرائع نہیں تھے لوگ سفر کے دوران کیسی کیسی پریشانیاں برداشت کرتے تھے اور کیسی کیسی مصیبتوں سے دوچار ہوتے تھے جس کا صحیح اندازہ آج کے دور میں نہیں لگایا جاسکتا۔

حدیث شریف میں خاص طور پر دو پریشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ سفر میں وقت پر طبیعت کے موافق کھانا پینا نہیں ملتا، اور آرام اور چین کی نیند نصیب نہیں ہوتی، یہ صرف مثال کے طور پر ذکر کیا ہے ورنہ سفر میں نہ معلوم کتنے ہی دینی ودنیاوی امور فوت ہوتے ہیں، جیسے جمعہ کی نماز فوت ہوجاتی ہے، گھر اور دیگر رشتہ داروں کے حقوق بروقت ادا نہیں ہوتے، اور گرمی اور سردی کی مشقت وتکلیف اور اسی طرح کی دوسری پریشانیاں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔

سفر کرنا جمعہ کے دن

’’جمعہ کے دن سفر کرنا‘‘ کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۱۶۴)

---

(۱) وعن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم نومه و طعامه و شرابه فإذا قضى نهمته من وجهه فليعجّل إلى أهله. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: (۲/ ۳۳۸، ۳۳۹) كتاب الصلاة، باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

الصحيح لمسلم: (۲/ ۱۴۴) كتاب الإمارة، باب السفر قطعة من العذاب .الخ، ط: قديمى.

صحيح البخارى: (۱/ ۴۲۱) كتاب الجهاد، باب السرعة في السير، ط: قديمى.

مؤطا امام مالک: (ص: ۷۳۰)، كتاب الجامع، باب ما يؤمر به من العمل في السفر، ط: مير محمد كتب خانه.

سفر کرنے کا مستحب طریقہ

جب کوئی شخص اپنے وطن سے سفر کرنے لگے تو دو رکعت نفل نماز گھر میں پڑھ کر سفر کے لئے نکلنا مستحب ہے، اور جب سفر سے واپس آئے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے، پھر اس کے بعد اپنے گھر جائے۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے گھر میں ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔(۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت

---

(۱) ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه . الدر . تحتها في الشامية . " ومفاده (أى الحديث الذى سيأتى ذكره) اختصاص صلاة ركعتى السفر بالبيت . وركعتى القدوم منه بالمسجد " . (الدر مع الرد: (۲/۲۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

☜ حلبى كبير : (ص: ۴۳۱) كتاب الصلاة ، صلاة الأوابين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

☜ التاتارخانية : (۲/۳۳۲) كتاب الحج ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط: قديمى .

(۲) وروى الطبرانى عن ابن عباس أنّ النبىّ ﷺ كان إذا سافر صلى ركعتين حتى يرجع . (المعجم الأوسط : (۱/۲۴۹) ، [رقم الحديث : ۸۱۱] ، ط: مكتبة المعارف)

☜ ويصلّى ركعتين قبل أن يخرج من بيته وكذا بعد الرجوع إلى بيته . (الهندية : (۱/۲۲۰) كتاب المناسك ، أمّا آدابه ، ط: رشيديه)

☜ وفى البخارى : (قال كعب بن مالك كان النبىّ ﷺ إذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فصلى فيه . (صحيح البخارى : (۱/۶۳) كتاب الصلاة ، باب الصلاة إذا قدم من سفر ، ط: قديمى)

☜ وهٰكذا فيه : (۱/۴۳۴) كتاب الجهاد ، الصلاة إذا قدم من سفر ، ط: قديمى .

☜ عن المطعم بن المقدام قال: قال رسول الله ﷺ : ماخلف أحد عند أهله أفضل من ركعتين يركعهما عندهم حين يريد سفراً . "المصنف لابن أبى شيبة: (۳/۵۵۲) كتاب الصلاة، الرجل يريد السفر، من كان يستحب له أن يصلى قبل خروجه ، [رقم الحديث : ۴۹۱۴] ، ط: إدارة القرآن.

☜ كنز العمّال : (۶/۷۱۳) [رقم الحديث : ۱۷۵۳۰] آداب متفرقة ، فصل ثانى فى آداب السفر ، ط: مؤسسة الرسالة ، بيروت .

☜ الشامى : (۲/۲۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فى ركعتى السفر ، ط: سعيد.

نماز پڑھ لیتے تھے۔(۱)

اگر مسافر کو سفر کے دوران کسی منزل پر پہنچنے کے بعد وہاں قیام کا ارادہ ہے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لینا مستحب ہے۔(۲)

---

(۱) عن كعب بن مالک أنّ رسول الله ﷺ كان لايقدم من سفر إلّا نهاراً في الضحى ، فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثمّ جلس فيه . (الصحيح لمسلم : (۲۴۸/۱) كتاب صلاة المسافرين ، باب استحباب ركعتين في المسجد لمن قدم من سفر أوّل قدومه ، ط: قديمى)

الشامى: (۲۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر و النوافل ، مطلب في ركعتي السفر ، ط: سعيد.

حلبى كبير : (ص: ۴۳۱) كتاب الصلاة ، صلاة الأوابين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

وعن أنس بن مالک قال : كنّا إذا نزلنا منزلاً لانُسبح حتى نحلّ الرّحال (لانسبح أى لانصلى سبحة الضحى) . (أبوداؤد : (۳۵۲/۱) كتاب الجهاد ، قبيل باب في تقليد الخيل بالأوتار ، و في نسخة باب في نزول المنازل ، ط: مكتبه حقانيه ، ملتان)

وعن أنس بن مالک قال : كان النبيّ ﷺ لاينزل منزلا إلّا ودعه بركعتين . (المستدرک على الصحيحين : (۴۵۷/۲) كتاب التطوع ، ط: مكتبه نزار مصطفى الباز مكه مكرمه)

مسند البزار : (۱۲۸/۱۲) مسند أبى حمزه أنس بن مالک ، [رقم الحديث : ۶۵۳۲]، ط: مكتبة العلوم والحكم المدينة المنوّرة

معجم ابن عساكر (۶۳۶/۲) رقم الحديث (۷۸۵) ، ط: دار البشائر ، دمشق .

(۲) عن كعب بن مالک أنّ رسول الله ﷺ كان لايقدم من سفر إلّا نهاراً في الضحى ، فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثمّ جلس فيه . (الصحيح لمسلم : (۲۴۸/۱) كتاب صلاة المسافرين ، باب استحباب ركعتين في المسجد لمن قدم من سفر أوّل قدومه ، ط: قديمى)

الشامى : (۲۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر و النوافل ، مطلب في ركعتي السفر ، ط: سعيد.

حلبى كبير : (ص: ۴۳۱) كتاب الصلاة ، صلاة الأوابين ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور .

وعن أنس بن مالک قال : كنّا إذا نزلنا منزلاً لانُسبح حتى نحلّ الرّحال (لانسبح أى لانصلى سبحة الضحى) . (أبوداؤد : (۳۵۲/۱) كتاب الجهاد ، قبيل باب في تقليد الخيل بالأوتار ، و في نسخة باب في نزول المنازل ، ط: مكتبه حقانيه ، ملتان)

وعن أنس بن مالک قال : كان النبيّ ﷺ لاينزل منزلا إلّا ودعه بركعتين . (المستدرک على الصحيحين : (۴۵۷/۲) كتاب التطوع ، ط: مكتبه نزار مصطفى الباز مكه مكرمه)

مسند البزار : (۱۲۸/۱۲) مسند أبى حمزه أنس بن مالک ، [رقم الحديث : ۶۵۳۲]، ط: مكتبة العلوم والحكم المدينة المنوّرة .

معجم ابن عساكر (۶۳۶/۲) رقم الحديث (۷۸۵) ، ط: دار البشائر ، دمشق .

سفر کس دن کرنا چاہئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر جمعرات کو سفر کیا کرتے تھے، اور پیر کو بھی آپ نے سفر کرنے کو پسند فرمایا، لہذا اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو ان دونوں دنوں میں سفر کرنا چاہیے کیونکہ ان دنوں میں سفر کرنا مستحب ہے۔(۱)

سفر کس وقت کرنا چاہئے

صبح کا وقت بہت ہی زیادہ برکت کا وقت ہوتا ہے، کسی کام کے آغاز کے لئے وہ نہایت مناسب وقت ہے، اس لئے جہاں تک ممکن ہو صبح سویرے سفر کی ابتداء کرنی چاہئے، حضرت جابر بن عبداللہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا نقل فرمائی ہے:

---

(۱) عن كعب بن مالك قال: قلّ ما كان رسول الله ﷺ يخرج في سفر إلّا يوم الخميس. (أبو داؤد: (۱/۳۵۷) كتاب الجهاد، باب في أي يوم يستحب السفر، ط: المكتبة الحقانيه، ملتان)

مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمي.

و في التاتارخانية: وروى أنّ النبيّ ﷺ كان إذا سافر خرج يوم الخميس، وكان يحب السفر يوم الخميس. (التاتارخانية: (۲/۳۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي)

ويستحب أن يجعل خروجه يوم الخميس اقتداء به عليه السلام وإلّا فيوم الإثنين في أوّل النهار. (الهندية: (۱/۲۲۰) كتاب المناسك، وأمّا آدابه، الباب الأوّل، ط: رشيديه)

ويستحب أن يجعل خروجه يوم الخميس أو الإثنين. (البحر الرائق: (۲/۳۰۹) كتاب الحج، ط: سعيد)

ويخرج يوم الخميس ففيه خرج عليه السلام في حجة الوداع أو الإثنين أو الجمعة. (الدر المختار: (۲/۴۷۱) كتاب الحج، آداب الحج، ط: سعيد)

صحيح ابن خزيمة: (۴/۱۳۲)، باب استحباب الخروج إلى الحج يوم الخميس، ط: المكتب الإسلامي، بيروت.

السنن الكبرىٰ للنسائي: (۸/۹۹)، [رقم الحديث: ۸۷۳۴]، باب اليوم الّذي يستحب فيه السفر، ط: مؤسسة الرسالة.

السنن الكبرىٰ للبيهقي: (۵/۲۵۰)، [رقم الحديث: ۱۰۲۰۶]، كتاب الحج، باب ۳۵۹، باب اليوم الّذي يستحب أن يكون الخروج فيه، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية، حيدر آباد هند.

"اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِهَا"

ترجمہ: اے اللہ میری امت کے لئے صبح سویرے چلنے میں برکت عطا فرما۔

حضرت صخرؓ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں اپنی تجارت کا سامان دن کے ابتدائی حصہ میں بھیجنے لگا، تو اس دعا کی برکت سے پہلے کے مقابلہ میں غیر معمولی برکت ہونے لگی۔ (۱)

سفر کو بابرکت بنائیے

ہر مسافر کی دلی تمنا اور خواہش یہ ہوتی ہے کہ اس کا سفر خیر و برکت کا باعث ہو اور اسے فراغت اور خوشحالی نصیب ہو، اگر کوئی مسافر واقعۃً ایسا ہی چاہتا ہے تو وہ سفر کے دوران "سورۃ الکافرون، سورۃ الفتح، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس" پڑھتا رہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے سفر کو خیر و برکت اور خوشحالی کا ذریعہ بنا دیں گے۔ (۲)

(۱) عن صخر بن وداعة الغامدی قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: اللّٰهم بارک لأمّتی فی بکورها. وكان إذا بعث سرية أو جيشاً بعثهم من أوّل النهار، وكان صخر تاجراً، فكان يبعث تجارته أوّل النهار فأثرى وكثر ماله. رواه الترمذی و أبوداؤد والدارمی. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۹) كتاب الصلاة، باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: قديمی)

أبوداؤد: (۱/۳۵۷) كتاب الجهاد، باب فی الابتكار فی السفر، ط: المكتبة الحقانية ملتان.

جامع الترمذی: (۱/۲۳۰) أبواب البيوع، باب ماجاء فی التبكير بالتجارة، ط: سعيد.

سنن ابن ماجه: (ص: ۱۶۲) أبواب التجارات، باب مايرجى من البركة فی البكور، ط: قديمی.

مصنف لابن أبی شيبة: (۶/۵۳۴) أی يوم يستحب أن يسافر فيه وأی ساعة. الخ، [رقم الحديث: ۳۳۶۱۹] ط: مكتبة الرشد، رياض. و (۱۸/۲۰۲، ۲۰۳) رقم الحديث (۳۴۳۰۶، ۳۴۳۰۷، ۳۴۳۰۸)، ط: ادارة القرآن.

سنن دارمی: (۲/۱۵۸۱)، [رقم الحديث: ۲۴۷۹]، باب بارک لأمّتی فی بكورها، ط: دار المغنی للنشر المكة المكرمة.

(۲) عن جبير بن مطعم قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: "يا جبير أتحب إذا خرجت سفرا أن تكون من أفضل أصحابک وأكثرهم زادًا؟ اقرأ هٰذه السور الخمس [قل يأيّها الكافرون]، و [إذا جاء نصر اللّٰه والفتح]، و [قل هو اللّٰه أحد]، و [قل أعوذ بربّ الفلق]، و [قل أعوذ بربّ النّاس] وافتتح كلّ سورة ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم، واختتم ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم، قال جبير: وكنت غير كثير المال، فمازلت اقرؤهنّ فی سفری و إقامتی حتی ماكان أحد من أصحابی مثلی. أبو الشيخ وابن حبان فی الثواب. (مسند أبويعلى موصلی: ۱۳/۴۱۴)، [رقم الحديث: ۷۴۱۹].=

سفر کون سے دن کرے

سفر کرنے کے لئے کوئی دن متعین نہیں ہے، موقع اور سہولت کے مطابق سفر کرنا درست ہے، باقی سفر سے پہلے استخارہ کرلے تو زیادہ بہتر ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے سفر کی ابتداء جمعرات کے دن سے کرتے تھے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جمعرات کے دن بندوں کے نیک اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہا کرتے تھے کہ جہاد کا عمل آج ہی اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے۔

دوسری وجہ یہ ہے جمعرات کو ''خمیس'' کہتے ہیں، اور ''خمیس'' لشکر کو بھی کہتے ہیں، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن جہاد کے سفر کی ابتداء کر کے یہ نیک فال لیتے تھے کہ جس لشکر کے مقابلہ پر جا رہے ہیں اس پر فتح حاصل ہوگی۔(۱)

= کنز العمال في سنن الأقوال: (٦/ ٧٤١)، [رقم الحديث: ١٧٦٤٩] كتاب السفر من قسم الأفعال، آداب متفرقة، فصل في آدابه، الفصل الأوّل، حرف السين، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

الجامع الصغير و زيادته: (١/ ١١١)، [رقم الحديث: ١١٠١]، ط: ......

(١) عن كعب بن مالك أنّ النبيّ ﷺ خرج يوم الخميس في غزوة تبوك وكان يحب أن يخرج يوم الخميس، رواه البخاري. (مشكاة المصابيح: (ص: ٣٣٨) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

قال التور بشتي اختياره ﷺ يوم الخميس للخروج محتمل لوجوه: أحدها: أنّه يوم مبارك يرفع فيه عمل صالح، وثانيها: أنّه أتمّ أيّام الأسبوع عدداً، وثالثها: أنّه كان يتفاول بالخميس في خروجه، وكان من سنته أن يتفاول بالإسم الحسن، والخميس الجيش؛ لأنّهم خمس فرقة: المقدمة، والقلب، والميمنة، والميسرة، والساقة. فيرى في ذلك من الفأل الحسن. حفظ الله له و إحاطه جنوده به حفظاً و حمايةً. و زاد القاضي: ولتفاوله بالخميس على أنّه يظفر على الخميس الّذي هو جيش العدوّ ويتمكن عليهم. (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: (٧/ ٣٢٦)، كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: مكتبه امداديه)

الهندية: (١/ ٢٢٠)، كتاب المناسك، الباب الأوّل: في تفسير الحج و فرضيته، قبيل: وأمّا محظوراته فنوعان، ط: رشيديه.

سفر کی حالت میں قصر واجب ہے

اگر کوئی شخص پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن سفر میں رہنے کی نیت سے گھر سے نکلا، اور درمیان کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو یہ شخص اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے نکلنے کے بعد راستہ میں قصر کرے گا، جب مطلوبہ منزل پر پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کرے گا تو وہاں پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

سفر کی حالت میں موت کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے وطن کے علاوہ کسی دوسری جگہ مرتا ہے تو اس کے وطن سے لے کر اس کے مرنے کے مقام تک اس کے جنت کی پیمائش کی جاتی ہے (نسائی، ابن ماجہ)(۲)

---

(۱) من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ثلاثة أيام في بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي ...... حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲ ـ ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: رشيديه)، و (۱۲۸/۲) ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۱۲۱/۲ ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۴۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۷/۲، ۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان ما يقصر الصلاة، و نوع آخر في بيان مدّة الإقامة، ط: قديمى.

بدائع الصنائع: (۹۳/۱ ـ ۹۷) كتاب الصلاة، فصل ما يصير به المقيم مسافراً والمسافر مقيماً، ط: سعيد.

(۲) عند عبد الله بن عمرو قال: توفي رجل بالمدينة ممّن ولد بالمدينة فصلى عليه النبيّ ﷺ فقال: يا ليته مات في غير مولده، فقال رجل من النّاس: لم يا رسول الله؟ قال: إن الرّجل إذا مات في غير مولده قيس له من مولده إلى منقطع أثره في الجنة. (سنن ابن ماجه: (ص: ۱۱۶) أبواب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء فيمن مات غريباً، ط: قديمى)

مشكاة المصابيح: (۱۳۸/۱، ۱۳۹) كتاب الجنائز، باب عيادة المريض و ثواب المرض، الفصل الثالث، ط: قديمى.

النسائي: (۲۵۹/۱) كتاب الجنائز، الموت بغير مولده، ط: قديمى.

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سفر کی حالت کی موت شہادت ہے''(۱)

یعنی جو شخص جہاد یا دینی علم حاصل کرنے کے لئے یا اسی قسم کے دوسرے دینی کام کے لئے سفر کرنے کی وجہ سے وطن سے دور مرا ہے، تو اس کے وطن اور اس کے مرنے کی جگہ تک درمیان میں جتنی مسافت ہوگی، اتنی مقدار جگہ اس کو جنت میں ملے گی۔

سفر کی شرعی حیثیت کو ختم کرنا

صرف ٹھہرنے کی نیت کرنے سے قصر کا حکم باطل نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقی اور واقعی طور پر اقامت اختیار نہ کرلے، مثلاً کوئی شخص کراچی سے سفر میں نکلے اور لاہور میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن قیام کرنے کی نیت ہو تو جب تک سفر میں ہے قصر واجب ہوگا یہاں تک کہ لاہور پہنچ کر اقامت نہ کرلے۔(۲)

سفر کی قسمیں

☆......انسان اپنے وطن عزیز کو دو وجہوں سے چھوڑ کر سفر کا راستہ اختیار کرتا ہے:

---

(۱) وعن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال : قال رسول اللہ ﷺ : موت غربة شهادة . (سنن ابن ماجه : (۱۱۲) أبواب ماجاء فی الجنائز ، باب ماجاء فیمن مات غریبا ، ط: قدیمی)

▭ مشکاة المصابیح : (۱۳۹/۱) کتاب الجنائز ، باب عیادة المریض و ثواب المرض ، الفصل الثالث ، ط:قدیمی .

(۲) ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوماً أو أکثر کذا فی الهدایة ...... ونیة الإقامة إنّما تؤثّر بخمس شرائط ، ترک السیر حتی لو نوی الإقامة وهو یسیر لم یصح وصلاحیة الموضع حتی لو نوی الإقامة فی بر أو بحر أو جزیرة لم یصح ، واتحاد الموضع والمدة والاستقلال بالرأی ......الخ (الهندیة : (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه)

▭ الدر مع الرد : (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

▭ البحر الرائق : (۱۳۱/۲) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

▭ حاشیة الطحطاوی : (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المکتبة الأنصاریه هرات افغانستان .

ا۔ کبھی تو مصائب اور پریشانی کے شکنجہ سے نجات پانے کے لئے سفر کرتا ہے

۲۔ کبھی کسی امید وتمنا، طلب وجستجو اور روزی روزگار کے تلاش کے لئے سفر کرتا ہے۔(۱)

پہلی صورت یعنی وہ سفر جو مصائب و پریشانی سے حفاظت کے لئے اختیار کیا جاتا ہے اس کی چھ قسمیں ہیں:

ا۔ سفر ہجرت: دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف منتقل ہونا، یہ سفر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور رسالت میں بھی فرض تھا، اور موقع محل کے اعتبار سے قدرت اور استطاعت کی صورت میں قیامت تک فرض رہے گا۔ یہ فرضیت اس وقت ہے جبکہ دارالکفر میں اپنے جان، مال، دین وایمان، عزت وآبرو کا امن وامان نہ ہو، یا دین وشریعت کے احکام کے مطابق زندگی گزارنا ممکن نہ ہو، اگر ایسے لوگ ہجرت پر قادر ہونے کے باوجود ''دارالکفر'' میں رہیں گے تو گنہگار ہوں گے، کیونکہ ان پر ہجرت کرنا فرض ہو چکا ہے۔(۲)

---

(۱) الفوائد الباعثة على السفر لاتخلو من هرب أو طلب. فإن المسافر إمّا أن يكون له مزعج عن مقامه ولولاه لما كان له مقصد يسافر إليه، وإمّا أن يكون له مقصد و مطلب. (إحياء علوم الدين: (۲/۲۲۶) الباب الأوّل في الآداب، الفصل الأوّل في فوائد السفر، ط: دار القلم، بيروت)

▭ المسألة الرابعة في السفر في الأرض: تتعدد أقسامه من جهات مختلفات فتنقسم من جهة المقصود به إلى هرب أو طلب. و تنقسم من جهة الأحكام إلى خمسة أقسام وهي من أحكام أفعال المكلفين الشرعية واجب و مندوب و مباح و مكروه وحرام. وينقسم من جهة التفريع في المقاصد إلى أقسام الأوّل الهجرة. (أحكام القرآن لابن العربي: (۲/۴۵۳)، مسألة السفر في الأوض، تحت الآية ﴿فليس عليكم جناح أن تقصروا من الصلاة﴾ [سورة النساء: ۱۰۱] وهٰكذا في تفسير القرطبي: قال ابن العربي: قسم العلماء رضي الله عنهم الذهاب في الأوض قسمين: هربا و طلبا. فالأوّل ينقسم إلى ستة أقسام. (تفسير القرطبي: (۵/۳۴۹، ۳۵۰) تحت آية: ۱۰۱، سورة النساء، ط: دار الكتب المصرية القاهرة وأيضاً طبعه: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

▭ معارف القرآن للمفتی محمد شفیع: (۵/۳۴۱) ترک وطن اور ہجرت کی مختلف قسمیں اور ان کے احکام، [سورۃ النحل: ۴۲]، پارہ: ۱۴، ط: ادارۃ المعارف، کراچی۔

(۲) الأوّل الهجرة؛ وهي تنقسم إلى ستة أقسام: الأوّل: الخروج من دار الحرب إلى دار الإسلام، وكانت فرضا في أيام النبيّ ﷺ مع غيرها من أنواعها بيناها في شرح الحديث، وهٰذه الهجرة باقية مفروضه إلى يوم القيامة، والّتي انقطعت بالفتح هي القصد إلى النبيّ ﷺ حيث كان =

۲۔ بدعت کے مقام سے منتقل ہو جانا: ابن قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالکؒ سے سنا کہ کسی مسلمان کے لئے کسی ایسے مقام پر رہنا جائز نہیں جہاں اسلاف واکابر کو گالیاں دی جاتی ہوں۔

ابن عربیؒ اس قول کو ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ یہ بات بالکل درست ہے کیونکہ اگر تم کسی منکر کو ختم نہیں کر سکتے تو تم پر وہاں سے خود الگ ہو جانا ضروری ہے۔(۱)

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ''وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْ آیَاتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ'' سے معلوم ہوتا ہے۔(۲)

۳۔ جہاں حرام کا غلبہ ہو وہاں سے منتقل ہو جانا: ہر وہ مقام جہاں لوگوں میں حرام اور حلال میں فرق باقی نہ رہا، اور حلال رزق حاصل کرنے کی کوئی صورت نہ ہو، تو وہاں

= فمن أسلم في دار الحرب وجب عليه الخروج إلى دار الإسلام، فإن بقي فقد عصى، ويختلف في حاله كما تقدم بيانه. (أحكام القرآن لابن العربي: (۲/۴۵۳)، حواله بالا)

☜ تفسير القرطبي: (۳۵۰/۵) تحت الآية: ۱۰۱، [سورة النساء] ط: دار الكتب المصرية القاهرة، و دار إحياء التراث العربي، بيروت.

☜ معارف القرآن للمفتی محمد شفیعؒ: (۳۴۱/۵) ترک وطن اور ہجرت کی مختلف قسمیں اور ان کے احکام، [سورۃ النحل: ۴۲]، پارہ:۱۴، ط: ادارۃ المعارف، کراچی۔

(۱) والمهروب عنه ...... وإمّا أمر له نكاية في الدين ...... كمن يدعى إلى البدعة قهراً أو إلى ولاية عمل لاتحل مباشرته فيطلب الفرار منه. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۲۲۶)، الباب الأوّل في الآداب، الفصل الأوّل في فوائد السفر و فضله و نيته، ط: دار القلم، بيروت)

☜ الثاني الخروج م أرض البدعة. قال ابن القاسم: سمعت مالكا يقول: لايحل لأحد أن يقيم ببلد سُبَّ فيها السلف. وهٰذا صحيح. فإن المنكر إذا لم يقدر على تغييره نُزِل عنه، قال الله تعالىٰ: ﴿ وإذا رأيت الّذين يخوضون في آياتنا فأعرض عنهم ...... الخ ﴾. (أحكام القرآن لابن العربي: (۲/۴۵۳)، حواله بالا)

☜ تفسير القرطبي: (۳۵۰/۵)، [سورة النساء: ۱۰۱]، ط: دار الكتب المصرية القاهرة، وأيضًا: دار إحياء التراث العربي، بيروت.

☜ تفسير معارف القرآن: (۳۴۱/۵)، (حواله بالا).

(۲) سورة الأنعام: ٦٨.

سے منتقل ہو کر کسی اور جگہ چلا جانا ضروری ہے کیونکہ ہر مسلمان پر حلال رزق تلاش کرنا اور حرام رزق سے بچنا فرض ہے۔(۱)

۴۔جسمانی تکلیف سے بچنے کے لئے سفر کرنا: جب دشمنوں سے جسمانی تکلیف پہنچنے کا خطرہ محسوس ہو، تو وہاں سے منتقل ہو جانا چاہیئے تا کہ حادثات اور ناخوش گوار واقعات سے بچ سکے، اس قسم کا سفر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کیا تھا جبکہ قوم کے ظلم وستم سے بچنے کے لئے عراق سے ملک شام روانہ ہوئے اور فرمایا: "اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ" ۔(۲)

ان کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مصر سے مدین کا سفر کیا۔(۳)

۵۔فضا کی خرابی اور بیماری کے اندیشہ سے جگہ کو چھوڑنا: صحت وتندرستی بڑی نعمت ہے، لہذا اگر کسی جگہ کی فضا اور آب وہوا موافق نہ وہ تو وہاں سے کسی مناسب جگہ کی طرف منتقل

---

(۱) الثالث: الخروج عن أرض غلب عليها الحرام ، فإن طلب الحلال فرض على كل مسلم .
(أحكام القرآن لابن العربي : (۲/۴۵۴) سورة الأنعام رقم الآية : ۶۸)
▭ تفسير القرطبي : (۵/۳۵۰) أقسام السفر ، تحت آية : ۱۰۱ ، [سورة النساء] ، ط: الكتب المصرية القاهرة .
▭ معارف القرآن للمفتی محمد شفیعؒ: (۵/۳۴۱) ترک وطن اور ہجرت کی مختلف قسمیں اور ان کے احکام، [سورۃ النحل: ۴۲]، پارہ:۱۴، ط: ادارۃ المعارف، کراچی۔

(۲) سورة العنكبوت ، رقم الآية : ۲۶ ، پاره : ۲۰ .

(۳) الرابع : الفرار من الاذية في البدن ، وذٰلك فضل من الله عزّ وجلّ أرخص فيه فإذا خشى المرء على نفسه في موضع فقد أذن اللّٰه سبحانه له في الخروج عنه ، والفرار بنفسه ، ليخلصها من ذٰلك المحذور ، وأوّل من حفظناه فيه الخليل إبراهيم عليه السلام لما خاف من قوله تعالىٰ : ﴿ إنّي مهاجر إلى ربّي ﴾ . وقال : ﴿ إنّي ذاهب إلى ربّي سيهدين ﴾ . وموسى قال اللّٰه سبحانه و تعالىٰ فيه: ﴿ فخرج منها خائفاً يترقب قال ربّ نجّني من القوم الظالمين ﴾، وذٰلك يكثر تعداده.
(أحكام القرآن لابن العربي : (۲/۴۵۴) ، حوالة سابقة)
▭ وهكذا في تفسير القرطبي : (۵/۳۵۰)، أحكام السفر ، تحت الآية : ۱۰۱ ، [سورة النساء] ، ط: دار الكتب المصرية القاهرة .
▭ تفسير معارف القرآن: (۵/۳۴۱)، (حواله بالا).

ہو جانا چاہئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو مدینہ منورہ سے باہر جنگل میں ٹھہرنے کا حکم فرمایا تھا، جن کو مدینہ کی آب و ہوا راس نہیں آئی تھی، حضرت عمرؓ نے حضرت ابوعبیدہؓ کو حکم بھیجا تھا کہ اپنا ٹھکانہ ''اردن'' سے کسی اونچے مقام پر لے جائیں جہاں کی فضا خوشگوار ہو، لیکن یہ سفر اس وقت درست ہے جبکہ اس مقام پر طاعون یا وبائی امراض پھیلے ہوئے نہ ہوں اور جہاں وبا پھیل چکی ہو وہاں کے رہنے والوں کے لئے وہاں سے بھاگنا جائز نہیں۔(۱)

۶۔ مال کی حفاظت کے لئے سفر کرنا: جہاں چور ڈاکو کا خطرہ ہو وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہو جانا چاہئے۔(۲)

---

(۱) الخامس: خوف المرض فی البلاد الوخمة، والخروج منها إلی الأرض النزهة، وقد أذن النبیّ ﷺ للدعاء حین استوخموا المدینة أن ینتزهوا إلی المسرح ، فیکونوا فیه حتّی یصحّوا، وقد استثنی من ذٰلک الخروج من الطاعون، فمنع اللّٰه سبحانه و تعالیٰ منه بالحدیث الصحیح عن النبیّ ﷺ، بید أنّی رأیتُ علمائنا قالوا هو مکروه. (أحکام القرآن لابن العربی: (۲/۴۵۴)، حواله بالا)

☜ وهٰکذا فی تفسیر القرطبی : (۵/ ۳۵۰) ، تحت الآیة : ۱۰۱ ، [سورة النساء] ، أقسام السفر ، ط: دار الکتب المصریة القاهرة ، و دار إحیاء التراث العربی ، بیروت .

☜ تفسیر معارف القرآن : (۵/ ۳۴۱) ، (حواله بالا) .

☜ وعن أنس : أنّ أناس من عرینة قدموا المدینة فاجتووها فبعثهم النبیّ ﷺ فی إبل الصدقة ، وقال : " اشربوا من أبوالها و ألبانها " . (جامع الترمذی : (۲/ ۶) کتاب الأطعمة ، باب ماجاء فی شرب أبوال الإبل ، ط: سعید)

☜ الصحیح لمسلم: (۲/۵۷) کتاب القسامة، باب حکم المحاربین و المرتدین، ط: قدیمی.

☜ سنن ابن ماجه : (ص: ۲۵۰) کتاب الطب ، باب أبوال الإبل ، ط: قدیمی .

☜ صحیح البخاری: (۲/۸۵۲) کتاب الطب، باب من خرج من أرضٍ لاتلایمه، ط: قدیمی .

(۲) القسم الرابع : السفر هربا ممّن یقدح ...... أو فی المال کعلاء السعر أو مایجری مجراه ولا حرج فی ذٰلک بل ربما یجب الفرار فی بعض المواضع ، وربما یستحب فی بعض بحسب وجوب ما یترتب علیه من الفوائد واستحبابه . (کتاب إحیاء علوم الدین : (۲/ ۲۲۹) کتاب آداب السفر ، الباب الأوّل ، الفصل الأوّل فی فوائد السفر ، ط: دار القلم ، بیروت)

☜ السادس: الفرار خوف الاذایة فی المال، فإنّ حرمة مال المسلم کحرمة دمه، والأهل مثله آکد فهٰذه امهات قسم الهرب. (أحکام القرآن لابن العربی: (۲/۴۵۴، ۴۴۵) مسألة السفر فی الأرض، سورة النساء: ۱۰۱)

☜ تفسیر القرطبی: (۵/۳۵۰) أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱، ط: دار الکتب المصریة القاهرة.

☜ تفسیر معارف القرآن : (۵/ ۳۴۲) سورة النحل : ۴۲ ، ط: ادارة المعارف)

☆...... سفر کی دوسری قسم یعنی کسی مطلوب اور مقصود کو حاصل کرنے کے لئے سفر ہو تو اس کی نو صورتیں ہیں: (۱)

۱۔ سفر عبرت: قدرت الٰہی کی صنعت گری، اور گذشتہ اقوام کے عروج و زوال کا مشاہدہ کر کے اس سے عبرت کا درس اور سبق حاصل کرنے کے لئے سیر و سیاحت کرنا پسندیدہ اور قابل تعریف بات ہے، خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس قسم کے سفر کی ترغیب دی ہے:

''اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ'' (۲)

حضرت ذوالقرنین کا مشہور سفر بھی اس قسم کا تھا۔ (۳)

۲۔ سفر حج: اگر حج فرض ہے تو اس کی ادائیگی کے لئے سفر کرنا۔ (۴)

۳۔ سفر جہاد: حالات اور وقت کے مطابق یہ سفر کبھی فرض ہوتا ہے، کبھی واجب اور

---

(۱) وأمّا قسم الطلب فينقسم إلى قسمين: طلب دين، و طلب دنيا، فأمّا طلب الدين فيتعدد بتعدد أنواعه ولكن امهاته الحاضرة عندى الآن تسعة. (أحكام القرآن لابن العربي: (۴۵۵/۲) مسألة السفر)

تفسير القرطبي: (۳۵۰/۵) أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.

تفسير معارف القرآن: (۳۴۲/۵)، ط: ادارة المعارف.

(۲) سورة يوسف: رقم الآية: ۱۰۹.

(۳) الأوّل: سفر العبرة قال الله تعالىٰ: ﴿أفلم يسيروا فى الأرض فينظروا كيف كان عاقبة الّذين من قبلهم﴾ وهٰذا كثير فى كتاب الله عزّ وجلّ، ويقال أنّ ذالقرنين إنّما طاف الأرض ليرى عجائبها، وقيل: ليُنفِذَ الحق فيها. (أحكام القرآن لابن العربي: (۴۵۵/۲) مسألة السفر فى الأرض، تحت آية سورة النساء: ۱۰۱)

تفسير القرطبي: (۳۵۰/۵)، حواله سابقه.

تفسير معارف القرآن: (۳۴۲/۵)، ط: ادارة المعارف.

(۴) الثانى سفر الحج، والأوّل وإن كان ندبا فهٰذا فرض، وقد بيناه فى موضعه. (أحكام القرآن لابن العربي: (۴۵۵/۲) مسألة السفر فى الأرض، تحت آية سورة النساء: ۱۰۱)

تفسرى قرطبى: (۳۵۰/۵، ۳۵۱) حواله بالا.

تفسير معارف القرآن: (۳۴۳/۵)، ط: ادارة المعارف.

کبھی مستحب ہوتا ہے، جس کی تفصیل فقہ اور فتاویٰ کی کتابوں میں موجود ہے۔(۱)

۴۔روزگار کے لئے سفر کرنا: اپنے وطن میں ضرورت کے مطابق روزی روزگار کا مناسب ذریعہ نہ مل سکے تو روزی روزگار کی تلاش کے لئے سفر کرنا درست ہے۔(۲)

---

(۱) الثالث سفر الجهاد : وله أحكامه . (أحكام القرآن لابن العربي : (۴۵۵/۲) مسألة السفر في الأرض ، تحت آية سورة النساء : ۱۰۱)

تفسير القرطبي : (۳۵۱/۵) أقسام السفر ، سورة النساء : ۱۰۱ ، ط: دار الكتب المصرية القاهرة .

تفسير معارف القرآن : (۳۴۳/۵) ، ط: ادارة المعارف .

الجهاد فرض كفاية إذا لم يكن النفير عاما فإذا أقام به البعض يسقط عن الباقين فإذا صار النفير عاما فحينئذٍ يصير من فروض الأعيان يخاطب به المخاطبون من أهل الإيمان فيخرج الرجال والنساء والعبيد بغير إذن مواليهم من أراد الغزو ولم يكن النفير عاما وله أبوان لايخرج إلّا بإذنهما وإن أذن أحدهما ولم يأذن الآخر لايخرج. قال محمد رحمه اللّٰه: ولهما أن يمنعاه إذا دخل عليهما المشقة. الخ (الفتاوى السراجية: (ص: ۶۴) كتاب السير، باب الجهاد، ط: سعيد)

الجهاد فرض كفاية ابتداءً فإن قام به البعض سقط عن الكل وإلّا أثموا بتركه ولا يجب على صبي وامرأة وعبد وأعمٰى ومقعد واقطع و فرض عين إن هجم العدوّ فتخرج المرأة والعبد بلا إذن زوجها و سيد . (البحر الرائق : (۷۰/۵ ، ۷۱ ، ۷۲) كتاب السير ، ط: سعيد)

(هو فرض كفاية) كل ما فرض لغيره فهو فرض كفاية إذا حصل المقصود بالبعض ، وإلّا ففرض عين ولعله قدم الكفاية لكثرته (ابتداءً) وإن لم يبدؤ نا، وأمّا قوله تعالىٰ : ﴿ فإن قاتلوكم فاقتلوهم ...... الخ ﴾، (وإن قام به البعض) ولو عبيداً أو نساءً (سقط عن الكل وإلّا) يقيم به أحد في زمن ما (أثموا بتركه) أى أثم الكل من المكلفين ...... الخ . (الدر مع الرد : (۱۲۲/۴ ، ۱۲۳ ، ۱۲۴) كتاب الجهاد ، مطلب في الفرق بين فرض العين و فرض الكفاية ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۱۵۲/۵) كتاب السير ، الفصل الأوّل في بيان صفة الجهاد ، ط: قديمي .

(۲) الرابع : سفر المعاش : فقد يتعذر على الرجل معاشه مع الإقامة ، فيخرج في طلبه لايزيد عليه ولاينقُصُ من صيدٍ أو احتطاب أو احتشاش أو استئجار ، وهو فرض عليه . (أحكام القرآن لابن العربي : (۴۵۵/۲)مسألة السفر في الأرض ، تحت آية سورة النساء : ۱۰۱)

تفسير القرطبي : (۳۵۱/۵) أقسام السفر ، سورة النساء : ۱۰۱ ، ط: دار الكتب المصرية القاهرة .

تفسير معارف القرآن : (۳۴۳/۵) ، ط: ادارة المعارف .

۵۔سفر تجارت: خرید وفروخت، کاروبار اور تجارت کے لئے سفر کرنا جائز ہے۔(۱)
قرآن مجید میں ہے: ”لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ“ (۲)
اس آیت میں ”فضل“ سے مراد تجارت ہے۔(۳)
۶۔علم کے لئے سفر: دین کی ضروری معلومات حاصل کرنا فرض عین ہے، اور اس

(۱) وأمّا مباح فمرجعه إلى النية: فهما كان قصده بطلب المال مثلاً التعفف عن السوال و رعاية ستر المروءة على الأهل والعيال والتصدق بما يفضل عن مبلغ الحاجة صار هٰذا المباح بهٰذه النية من اعمال الآخرة. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۲۳۰)، الباب الأوّل في الآداب، الفصل الأوّل في فوائد السفر، ط دار القلم، بيروت)
الخامس : سفر التجارة ، والكسب الكثير الزائد على القوت وذٰلک جائز بفضل اللّٰه سبحانه . قال اللّٰه سبحانه : ﴿ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلاً من ربّكم ...... الخ﴾ يعنى التجارة . وهٰذه نعمة منّ بها في سفر الحج فكيف إذا انفردت . (أحكام القرآن لابن العربى : (۲/۴۵۵) مسألة السفر في الأرض ، تحت آية سورة النساء : ۱۰۱)
تفسير القرطبى: (۵/۳۵۱) أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.
تفسير معارف القرآن : (۵/۳۴۳) ، ط: ادارة المعارف .
(۲) القرآن : سورة البقرة : (رقم الآية : ۱۹۸) .
(۳) ليس عليكم جناح أن تبتغوا تطلبوا فضلا عطاء و رزقا من ربّكم بالتجارة ونحو ذٰلک في سفر الحج ...... الخ . (التفسير المظهرى : (۱/۲۳۵) ، سورة البقرة : ۱۹۸ ، ط: رشيديه)
تفسير جلالين : (۱/۲۰۷) سورة البقرة : ۱۹۸ ، ط: قديمى .
وأخرج أبوداؤد عن مجاهد أن ابن عباس قرأ هٰذه الآية : ﴿ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلاً من ربّكم﴾ قال : كانوا لا يتجرون بمنى فأمروا بالتجارة إذا أفاضوا من عرفات . وأخرج سفيان بن عيينة ، وابن جرير عن مجاهد في قوله : ﴿ليس عليكم ......الخ﴾ قال : التجارة في الدنيا والأجر في الآخرة . (تفسير الدر المنثور : (۲/۴۰۰) ط: دار هجر ، مصر)
تفسير مجاهد : (۱/۲۲) ، قال مجاهد : " الفضل " التجارة في الموسم ، سورة البقرة ، ط: ....
تفسرى الطبرى : (۳/۵۰۱ ، ۵۰۲) ، ط: دار هجر ، مصر . رخص في التجارة ...... وابتغاء الفضل ورد في القرآن بمعنى التجارة ، قال اللّٰه سبحانه و تعالىٰ : ﴿فانتشروا في الأرض وابتغوا من فضل اللّٰه ...... الخ﴾
تفسير القرطبى : (۲/۴۱۳) سورة البقرة : ۱۹۸ ، ط: دار الكتب المصرية القاهرة .
تفسير ابن الكثير : (۱/۵۴۹) ، سورة البقرة ، ط: دار طيبه للنشر والتوزيع .
تفسير البغوى : (۱/۲۲۸) ، ط: دار طيبة للنشر والتوزيع .

سے زائد حاصل کرنا فرض کفایہ ہے لہذا ضرورت پر پہلی صورت میں سفر کرنا فرض عین ہے، اور دوسری صورت میں فرض کفایہ ہے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ علم حاصل کرنا واجب بھی ہے اور نفل بھی، اس لئے واجب علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا واجب ہے، اور نفلی علم کے لئے سفر کرنا نفل ہے۔

علمی سفر کی عجیب وغریب داستانیں مورخین نے لکھی ہیں، چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کے بارے میں منقول ہے، کہ اپنے دس ساتھیوں کے ساتھ ایک ماہ طویل مسافت طے کر کے مصر تشریف لے گئے، صرف اس لئے کہ ان کو معلوم ہوا کہ عبداللہ بن انیس انصاریؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث نقل کرتے ہیں، یہ حضرات ان کے پاس تشریف لے گئے، اور اس حدیث کی سماعت کا شرف حاصل کیا، حضرت سعید بن مسیّبؒ صرف ایک حدیث کی تلاش میں کئی کئی دن کا سفر کیا کرتے تھے۔ (۱)

---

(۱) اعلم أنّ الفرض لايتميّز عن غيره إلّا بذكر أقسام العلوم، والعلوم بالإضافة إلى الغرض الّذى نحن بصدده تنقسم إلى شرعية و غير شرعية و أعنى بالشرعية ما استفيد من الأنبياء صلوات الله عليهم و سلامه ولايرشد العقل إليه مثل الحساب ولا التجربة مثل الطب ولا السماع مثل اللغة، فالعلوم الّتى ليست بشرعية تنقسم إلى ماهو محمود وإلى ما هو مذموم وإلى ماهو مباح فالمحمود ما يرتبط به مصالح أمور الدنيا كالطب والحساب وذلك ينقسم إلى ماهو فرض كفاية وإلى ما هو فضيلة.

وفيه أيضاً: القسم الأوّل: السفر فى طلب العمل، وهو إمّا واجب وإمّا نفل وذلك بحسب كون العلم واجبا أو نفلاً. وذلك العلم إمّا علم بأمور دينه أو بأخلاقه فى نفسه أو بآيات الله و فى أرضه. وقد قال عليه السلام: "من خرج من بيته فى طلب العلم فهو فى سبيل الله حتى يرجع"، وفى خبر آخر: "من سلك طريقا يلتمس فيه علماً سهل الله له طريقا إلى الجنة". وكان سعيد بن المسيب يسافر الأيام فى طلب الحديث الواحد. وقال الشعبى: لو سافر رجل من الشام إلى أقصىٰ اليمن فى كلمة تدله على هدى أو ترده عن روى ماكان سفره ضائعاً. ورحل جابر بن عبد الله من المدينة إلى مصر مع عشرة من الصحابة فساروا شهراً فى حديث بلغهم عن عبدالله أنيس الأنصارى يحدث به عن رسول الله ﷺ حتىٰ سمعوه و كل مذكور فى العلم محصل له من زمان الصحابة إلى زماننا هذا، لم يحصل العلم إلّا بالسفر و سافر لأجله. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲۲۶/۲) الفصل الأوّل، فى فوائد السفر و فضله و نيّته، الباب الأوّل فى الآداب، ط: دار القلم، بيروت)

السادس: فى طلب العلم، وهو مشهور. (أحكام القرآن لابن العربى: (۴۵۵/۲) مسألة السفر فى الأرض. =

۷۔ کسی مقام کو مقدس سمجھ کر سفر کرنا: کسی جگہ کو متبرک سمجھ کر سفر کرنا، اس سفر کی بھی گنجائش ہے، امام غزالیؒ فرماتے ہیں زندگی میں جن لوگوں کی زیارت برکت کا باعث سمجھی جاتی ہے، مرنے کے بعد ان کے مزارات کی زیارت بھی برکت کا باعث ہے، ان مزارات کی زیارت کے لئے سفر کرنا منع نہیں ہے۔(۱)

۸۔ اسلامی سرحد کی حفاظت کے لئے سفر کرنا: اس سفر کو "رباط" بھی کہا جاتا ہے اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔(۲)

= الدر المختار: (۱/۴۲) مطلب في فرض الكفاية و فرض العين، مقدمة الكتاب، ط: سعيد.

تفسير القرطبي: (۵/۳۵۱) أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.

تفسير معارف القرآن: (۵/۳۴۳) ط: ادارة المعارف.

(۱) القسم الثاني: وهو أن يسافر لأجل العبادة...... ويدخل في جملته زيارة قبور الأنبياء عليهم السلام و زيارة قبور الصحابة والتابعين و سائر العلماء والأولياء، و كل من يتبرك بمشاهدته في حياته يتبرك بزيارته بعد وفاته. ويجوز شدّ الرحال لهٰذا الغرض ولايمنع من هٰذا قوله عليه السلام: "لاتشدّ الرّحال إلّا إلى ثلاثة مساجد": مسجدي هٰذا، والمسجد الحرام، والمسجد الأقصىٰ؛ لأنّ ذٰلک في المساجد، فإنّها مماثلة بعد هٰذه المساجد، وإلّا فلا فرق بين زيارة قبور الأنبياء والأولياء في أصل الفضل وإن كان يتفاوت في الدرجات تفاوتاً عظيما بحسب اختلاف درجاتهم عند اللّٰه.

(كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۲۲۸) كتاب آداب السفر، الباب الأوّل، ط: دار القلم، بيروت)

السابع: قصد البقاع الكريمة، وذٰلک لايكون إلّا في نوعين: أحدهما المساجد الإلٰهية، قال رسول اللّٰه ﷺ: لاتشدّ الرّحال إلّا إلى ثلاثة مساجد: مسجدي هٰذا، والمسجد الحرام، والمسجد الأقصىٰ". (أحكام القرآن لابن العربي: (۲/۴۵۵)

تفسير القرطبي: (۵/۳۵۱)، أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱.

تفسري معارف القرآن: (۵/۳۴۳) ط: ادارة المعارف.

(۲) وأمّا المطلوب فهو إمّا دنيوي كالمال والجاه، أو ديني، والدين إمّا علم أو عمل ...... والعمل إمّا عبادة وإما زيارة. والعبادة هو الحجّ، والعمرة، والجهاد. والزيارة أيضاً من القربات وقد يقصد بها مكان كمكة، والمدينة و بيت المقدس، والثغور، فإنّ الرّباط بها قربة. وقد يقصد بها الأولياء والعلماء و هم إمّا موتى فتزار قبورهم وإما أحياء فيتبرّک بمشاهدتهم و يستفاد من النظر إلى أحوالهم قوة الرغبة في الاقتداء بهم. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۲۲۶) كتاب آداب السفر، الفصل الأوّل في فوائد السفر و فضله و نيته، الباب الأوّل، ط: دار القلم، بيروت) =

۹۔ اقرباء اور دوست واحباب سے ملاقات کے لیے سفر کرنا: حدیث شریف میں اس سفر کو بھی اجر وثواب کا باعث بتایا گیا ہے، لیکن یہ اس وقت ہے کہ جب کہ ان کی ملاقات سے اللہ کی رضامندی مقصود ہو۔(۱)

سفر کی قسمیں (عام اعتبار سے)

عام طور پر سفر دو قسم کے ہوسکتے ہیں:

۱۔ خالص دین کے لئے سفر کرنا، ۲۔ دنیا کے لئے سفر کرنا

اول کی مثال حج، جہاد اور علم دین طلب کرنے کے لئے سفر کرنا، علماء کرام نیک لوگ اور اپنے دینی بھائی وغیرہ کی زیارت کرنا بھی اس میں داخل ہے، اور ایسے سفر کے ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔

= الثامن: الثغور للرباط بها، وتكثير السواد للذب عنها، ففي ذلك فضل كثير. (أحكام القرآن لابن العربي: (۴۵۵/۲) مسألة السفر في الأرض، سورة النساء)

تفسير القرطبي: (۳۵۱/۵)، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.

تفسير معارف القرآن: (۳۴۳/۵)، ط: ادارة المعارف، كراچی.

(۱) وعن عثمان بن أبي سودة عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من عاد مريضاً أو زار أخاله في الله ناداه مناد أن طبت ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا. (جامع الترمذي: (۲۱/۲) باب ما جاء في زيارة الإخوان، أبواب البرّ والصلة، ط: سعيد)

شرح السنة: (۵۸/۱۳) باب زيارة الإخوان، ط: المكتب الإسلامي دمشق، بيروت.

مسند إمام أحمد بن حنبل: ۳۴۴/۲، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، ط: مؤسسة قرطبة، القاهرة.

شعب الإيمان: (۳۳۱/۱۱) قصة إبراهيم في المعانقة، رقم الحديث: ۸۶۱۰، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض.

التاسع: زيارة الإخوان في الله، وقد استوفينا ذلك في شرح الحديث.

(أحكام القرآن لابن العربي: (۴۵۵/۲) مسألة السفر في الأرض، سورة النساء)

تفسير القرطبي: (۳۵۱/۵)، أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.

تفسیر معارف القرآن: (۳۴۳/۵) ترک وطن اور ہجرت کی مختلف قسمیں اوان کے احکام سورہ نحل آیت: ۴۲، پارہ ۱۴، ط: ادارۃ المعارف، کراچی۔

دوسرا سفر دنیا کے واسطے جیسے تجارت، بزنس اور روزی کی تلاش کے لئے سفر کرنا، یہ بھی ایک حد تک فرض، واجب اور مستحب ہوتے ہیں، اور ضرورت سے زائد مباح اور جائز ہے، لیکن عقلمند چالاک لوگوں کے لئے مناسب ہے کہ ایسے سفر میں بھی دین کی نیت کریں، کیونکہ دنیا کے تمام جائز کاروبار دین کی نیت کرنے سے عبادت بن جاتے ہیں، مثلاً تجارت کے لئے سفر کو نکلے تو یہ نیت کرے کہ جن لوگوں کا نان ونفقہ اور اخراجات اللہ تعالیٰ نے میرے ذمہ واجب کیا ہے وہ ادا کروں گا، اور اس سے جو بچے گا اس میں سے اپنے مفلس بھائیوں کی امداد یا دوسری مذہبی ضرورتوں میں صرف کروں گا، سال پورا ہونے پر زکوٰۃ، صدقۃ الفطر ادا کروں گا، اگر حج کے سفر کے لئے رقم جمع ہوگئی تو حج کروں گا اور قربانی کروں گا۔(۱)

(۱) جواہر الفقہ جدید: (۴۸/۳، ۴۹) رسالہ: ۳۷، رفیق سفر مع آداب السفر وأحکام السفر للمفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

وفي إحياء علوم الدين: أنّ السفر ينقسم إلى مذموم و إلى محمود وإلى مباح ...... والمحمود ينقسم إلى واجب كالحج وطلب العلم الّذى هو فريضة على كل مسلم، وإلى مندوب إليه كزيارة العلماء و زيارة مشاهدتهم و من هذه الأسباب تتبين النية فى السفر فإن معنى النية الانبعاث للسبب الباعث والانتهاض لإجابة الداعية، ولتكن نية الآخرة فى جميع أسفاره، وذلك ظاهر الواجب والمندوب، ومحال فى المكروه والمحظور. وإمّا المباح فمرجعه إلى النية فهما كان قصده بطلب المال مثلاً التعفف عن السوال ورعاية ستر المروءة على الأهل والعيال والتصدق بما يفضل عن مبلغ الحاجة صار هذا المباح بهذه النية من أعمال الآخرة، ولو خرج إلى الحج وباعثه الرياء والسمعة لخرج كونه من أعمال الآخرة لقوله ﷺ: إنّما الأعمال بالنيات ...... (كتاب إحياء علوم الدين: (۲۲۹/۲، ۲۳۰) الباب الأوّل فى الآداب، الفصل الأوّل فى فوائد السفر وفضله ونيته، ط: دار القلم، بيروت)

الباب الخامس عشر فى الكسب وهو أنواع: فرض: وهو الكسب بقدر الكفاية لنفسه وعياله وقضاء ديونه ونفقته من يجب عليه نفقته، فإنّ ترك الاكتساب بعد ذلك وسعه، وإن اكتسب ما يدّخره لنفسه وعياله فهو سعة فقد صحّ أنّ النبيّ ﷺ ادّخر قوت عياله سنة كذا فى خزانة المفتيين. وكذا إن كان له أبوان معسران يفترض عليه الكسب بقدر كفايتهما كذا فى الخلاصة، ومستحب وهو الزيادة على ذلك ليواسى به فقيرا أو يجازى به قريباً فإنّه أفضل من التخلى لنفل العبادة، ومباح، وهو الزيادة للزيادة. (الهندية: (۳۴۸/۵، ۳۴۹) كتاب الكراهية، الباب الخامس عشر فى الكسب، ط: رشيديه)

سفر کی قضا نمازوں کا حکم

اگر کسی کی نمازیں سفر میں قضا ہوگئیں تو گھر پہنچ کر بھی ظہر، عصر اور عشاء کی دو ہی رکعتیں قضا پڑھے، اور وتر کی بھی قضا پڑھے۔ (۱)

سفر کی مسافت کی حد

''مسافت قصر کی حد'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۱۴۲)

سفر کی وجہ سے اٹھائیس روزے ہوئے

''اٹھائیس روزے ہوئے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۵۲)

سفر کی وجہ سے روزوں کا زیادہ ہو جانا

اگر کوئی شخص کسی ملک میں رہتے ہوئے رمضان کے روزے شروع کرے اور اس دوران کسی دوسرے ملک چلا جائے جہاں اس شخص کے تیس روزے پورے ہوگئے لیکن اس ملک میں ابھی تک ۲۸، یا ۲۹ روزے ہوئے ہیں تو تیس روزے مکمل ہونے کے بعد اس شخص کو

---

(۱) ومن حكمه أنّ الفائتة تقضى على الصفة الّتي فاتت عنه إلّا لعذر وضرورة فيقضى المسافر في السفر مافاته في الحضر من الفرض الرباعي اربعاً والمقيم في الإقامة مافاته في السفر منها ركعتين...... وقد قالوا إنّما تقضى الصلوات الخمس والوتر على قول أبي حنيفة. (البحر الرائق: (۲/۷۹، ۸۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت)، وفيه أيضاً: قوله: و فائته السفر والحضر تقضى ركعتين وأربعاً...... الخ. (البحر الرائق: (۲/۳۷) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

☐ الهندية: (۱/۱۲۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيديه.

☐ حلبي كبير: (ص: ۵۴۳، ۵۴۴) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

☐ التاتارخانية: (۲/۲۶) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي.

☐ حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☐ الدر مع الرد: (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

اختیار ہوگا چاہے روزہ رکھے یا نہ رکھے البتہ روزہ رکھنا افضل اور بہتر ہے نفل ہو جائیں گے۔(۱)

تیس روزے مکمل ہونے کے بعد اکتیسواں روزہ رکھنا اس لئے لازم نہیں ہوگا کہ رمضان کا مہینہ تیس دن سے زائد نہیں ہوتا اور ایک مہینے کے روزے رکھنا فرض ہیں اس سے زیادہ فرض نہیں، باقی روزہ نہ رکھنے کی صورت میں روزہ داروں کے سامنے کھانا پینا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

سفر کی وجہ سے روزوں کا کم ہو جانا

اگر کسی آدمی نے پاکستان، ہندوستان یا بنگلہ دیش وغیرہ کہیں روزے رکھنا شروع کئے اور پھر وہ شخص رمضان المبارک میں مثلاً عمرہ کرنے کے لئے مکہ معظّمہ چلا گیا، وہاں والے ایک دو دن آگے تھے، اور ان کے روزے مکمل ہو گئے اور اس آدمی کے روزے مکمل نہیں ہوئے تو یہ آدمی روزے رکھے یا مکہ والوں کے ساتھ عید کرے؟۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شخص مکہ والوں کے ساتھ عید کے دن عید کرے روزہ نہ

---

(۱) لو صام رأى هلال رمضان واكمل العدة لم يفطر إلّا مع الإمام لقوله عليه الصلاة والسلام: "صومكم يوم تصومون و فطركم يوم تفطرون". رواه الترمذی و غيره والناس لم يفطروا فی مثل هذا اليوم فوجب أن لايفطر نهر. (الشامية: ۲/۳۸۴)، مبحث فيصوم يوم الشک، كتاب الصوم، ط: سعيد)

فتاوی رحیمیه : (۷/۲۱۵) ، كتاب الصوم ط: دار الإشاعت كراچی .

احسن الفتاوی : (۴/۴۳۳) كتاب الصوم ، ط: سعيد .

أن النبیّ ﷺ آلا من نسائه شهراً...... فإنّ الشهر ثلاثون، وتسع و عشرون. قال محمد: وبه نأخذ إذا كان بالأهلّة. (كتاب الآثار: (ص: ۱۱۷) باب الإيلاء، رقم الحديث: ۵۴۱، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية كراتشی، بحوالہ روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا ص:۱۲۳، ط: بیت العمار کراچی)

(۲) أنّ كل من صار أهلاً للزوم ولم يكن كذٰلک فی أوّل اليوم فإنّه يجب عليه الإمساک؛ لأنّه وجب عليه القضاء لحق الوقت؛ لأنّه وقت معظم ...... الخ. (البحر الرائق: (۲/۲۹۱) كتاب الصوم، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۲/۴۰۸) ، كتاب الصوم ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۲۱۴) ط: رشيديه .

الخانية على هامش الهندية : (۱/۲۱۷) ط: رشيديه .

بدائع الصنائع: (۲/۱۰۲) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط:سعيد.

رکھے بعد میں باقی ماندہ روزوں کی قضا کرے، یعنی اگر ۲۷ روزے اس کے ہوئے تو دو روزے رکھے اور ۲۸ ہوئے تو ایک روزہ رکھے اگر مہینہ ۲۹ دن کا ہے اور اگر مہینہ تیس دن کا ہے تو ۲۷ روزے ہونے کی صورت میں تین روزے اور ۲۸ روزے ہونے کی صورت میں دو روزے رکھے۔(۱)

سفر کے آداب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر میں جانے کو پسند فرماتے تھے۔(۲)

(۱) أهل مصر صاموا رمضان بغير رؤية و فيهم رجل لم يصم حتى رأى الهلال من الغد فصام أهل المصر ثلاثين يوماً وهذا الرجل تسعة و عشرين ثم أفطروا جميعا فإن كان أهل المصر رأو الهلال شعبان و عدوا شعبان ثلاثين يوما كان على هذا الرجل قضاء يوم الأوّل . (التاتارخانية : (۲/۲٦۸) كتاب الصوم ، الفصل الثانى فيما يتعلق برؤية الهلال ، ط: قديمى)

فتاوی رحیمی : (۷/۲۱۵) كتاب الصوم ، ط: دار الإشاعت)

احسن الفتاوی : (۴/۴۳۳) كتاب الصوم ، ط: سعيد .

لو صام رأى هلال رمضان .... (رد المحتار : (۲/۳۸۴) كتاب الصوم ، مبحث فى صوم يوم الشك ، ط: سعيد)

أن النبيّ ﷺ آلى من نسائه شهراً .... (كتاب الآثار : (ص: ۱۱۷) باب الإيلاء ، [رقم الحديث : ۵۴۱] ، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية) بحوالہ روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا : (ص: ۱۲۳) ، ط: بیت العمار ، کراچی .

(۲) عن كعب بن مالك قال: قلّ ما كان رسول الله ﷺ يخرج فى سفر إلّا يوم الخميس. أبو داؤد: (۱/۳۵۷) كتاب الجهاد، باب فى أىّ يوم يستحب السفر، ط: المكتبة الحقانية ملتان)

مشكاة المصابيح : (۲/۳۳۸) باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى .

وروى أنّ النبيّ ﷺ كان إذا سافر خرج يوم الخميس و كان يحب السفر يوم الخميس. (التاتارخانية: (۲/۳۲) الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى المتفرقات، ط: قديمى)

الهندية : (۱/۲۲۰) كتاب المناسك ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۲/۳۰۹) كتاب الحج ، ط :سعيد .

الدر المختار : (۲/۴۷۱) كتاب الحج ، آداب الحج ، ط: سعيد .

صحيح البخارى: (۱/۴۱۴) كتاب الجهاد، باب من أراد غزوه...... ومن أحب الخروج يوم الخميس، ط: قديمى.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے، بلکہ دو آدمیوں کے ساتھ سفر کرنے کو بھی ناپسند فرمایا اور اس کی ترغیب دی کہ کم از کم تین آدمی ساتھ ہوں۔(۱) اور چار ساتھی ہوں تو بہت ہی اچھا ہے۔(۲)

---

(۱) وعن عبد الله بن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: لو يعلم الناس ما في الوحدة ما أعلم ما سار راكب بليل وحده. (مشكاة المصابيح: (۳۳۸/۲) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

صحيح البخاری: (۴۲۱/۱) كتاب الجهاد، باب السير وحده، ط: قديمي.

جامع الترمذي: (۲۹۷/۱) أبواب الجهاد، باب ماجاء في كراهية أن يسافر الرجل وحده، ط: سعيد.

وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه أنّ رسول الله ﷺ قال: الراكب شيطان والراكبان شيطانان والثلاثة ركب. (جامع الترمذي: (۲۹۷/۱) أبواب الجهاد، باب ما جاء في كراهية أن يسافر الرجل وحده، ط: سعيد)

سنن أبي داؤد: (۳۵۸/۱) كتاب الجهاد، باب في الرجل يسافر وحده، ط: المكتبة الحقانيه ملتان.

مشكاة المصابيح: (۳۳۹/۲) باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: قديمي.

مؤطا إمام امالك: (ص: ۴۲۹) كتاب الجامع، باب ماجاء في الوحدة في السفر للرجال والنساء، ط: مير محمد كتب خانه.

وعن سعيد بن المسيب أنّه كان يقول قال رسول الله ﷺ: الشيطان يهم بالواحد والاثنين فإذا كانوا ثلاثة لم يهم بهم. (مؤطا مالك: (ص: ۴۲۹) كتاب الجامع، باب ما جاء في الوحدة في السفر للرجال والنساء، ط: مير محمد كتاب خانه)

كنز العمال: (۷۱۱/۶)، [رقم الحديث: ۱۷۵۲۵] كتاب السفر، آداب متفرقة، الفصل الثاني في آداب السفر، من قسم الأقوال، حرف السين، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

مجمع الزوائد: (۴۶۹/۵) رقم الحديث: ۹۳۱۷، باب آداب السفر، ط: دار الفكر، بيروت.

(۲) وعن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: خير الصحابة أربعة وخير السرايا أربع مائة وخير الجيوش أربعة آلاف، ولن يغلب اثنا عشر ألفا من قلة. رواه الترمذي: (مشكاة المصابيح: (۳۳۹/۲) باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: قديمي)

جامع الترمذي: (۲۸۳/۱) أبواب السير، باب ماجاء في السرايا، ط: سعيد.

أبوداؤد: (۳۵۸/۱) كتاب الجهاد، باب مايستحب من الجيوش والرفقاء والسرايا، ط: المكتبة الحقانيه ملتان.

جواهر الفقه جديد للمفتي محمد شفيعؒ: (۴۹/۳) فصل في المسافر، رساله آداب السفر، ط: مكتبه دارالعلوم كراچي.=

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سفر میں تین آدمی ساتھ ہوں تو ایک آدمی کو امیر بنالیں۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں جس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد کھانے پینے کی چیزیں ہوں تو ان لوگوں کا خیال کرے جن کے پاس اپنا کھانا نہ ہو۔(۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لمبے سفر سے واپس آؤ تو رات کو اپنے گھر

= وعن أبی ذر رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: اثنان خیر من واحد و ثلاث خیر من اثنین وأربعة خیر من ثلاثة، فعلیکم بالجماعة فإن اللّٰه عزّ و جلّ لن یجمع أمّتی إلّا علی هدی. رواه أحمد. (مسند أحمد: (۱۴۵/۵)، ط: دار الفکر، بیروت) بحواله منتخب احادیث اردو: (ص: ۷۵۶)، حدیث نمبر: ۱۴۱، نکلنے کے آداب و اعمال، ط: کتب خانه فیضی.

(۱) وعن أبی سعید الخدری رضی اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه ﷺ قال: إذا کان ثلاثة فی سفر فلیؤمروا أحدهم. (مشکاة المصابیح: (۳۳۹/۲) باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

أبوداؤد: (۳۵۸/۱) کتاب الجهاد، باب فی القوم یسافرون یؤمرون أحدهم، ط: المکتبة الحقانیه ملتان.

جواہر الفقہ جدید: (۵۰/۳) فصل فی المسافر، رسالہ نمبر: ۲۷، آداب السفر، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

کنز العمال: (۷۱۷/۶)، رقم الحدیث: ۱۷۵۴۸، ۱۷۵۴۹، ۱۷۵۵۰، ۱۷۵۵۱، ۱۷۵۵۲، آداب متفرقة، الفصل الثانی، آداب السفر. کتاب السفر من قسم الأقوال حرف السین، ط: مؤسسة الرسالة.

(۲) وعن أبی سعید الخدی قال: بینما نحن فی سفر مع رسول اللّٰه ﷺ إذا جاءه رجل علی راحلة فجعل یضرب یمینه وشماله فقال رسول اللّٰه ﷺ من کان معه فضل ظهر فلیعُد به علی من لا ظهر له و من کان له فضل زاد فلیعد به علی من لا زاد له قال فذکر من اصناف المال حتی رأینا أنّه لا حق لأحد منا فی فضل. رواه مسلم. (مشکاة المصابیح: (۳۳۸/۲) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قدیمی)

الصحیح لمسلم: (۸۱/۲) کتاب اللقطة، باب استحباب المواساة بفضول المال، ط: قدیمی.

کنز العمال: (۷۱۱/۶) رقم الحدیث: ۱۷۵۲۳، کتاب السفر من قسم الأقوال، آداب متفرقة، الفصل الثانی فی آداب السفر، حرف السین، ط: مؤسسة الرسالة، بیروت.

میں نہ جاؤ (ہاں اگر پہلے سے اطلاع کردی گئی ہو تو کوئی حرج نہیں)۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادت یہ تھی کہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو چاشت کے وقت مدینہ طیبہ میں داخل ہوتے اور پہلے مسجد میں تشریف لے جا کر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر تھوڑی دیر لوگوں کی ملاقات کے لئے وہیں تشریف فرما رہتے۔(۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں اپنے ساتھیوں کا سردار وہ ہے جو ان کا

---

(۱) عن جابر بن عبد اللہ قال: كان رسول الله ﷺ يكره أن يأتي الرجل أهله طروقاً. وعنه رضي الله عنه قال كنّا مع رسول الله ﷺ في سفر فلمّا ذهبنا لندخل قال امهلوا حتى ندخل ليلا لكي تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة. (الصحيح لمسلم: (۲/۱۴۴)، كتاب الامارة، باب كراهية الطروق، ط: قديمى)

أبو داؤد: (۲/۲۷) باب في الطروق، ط: المكتبة الحقانية، ملتان.

وعن جابر قال: قال رسول الله ﷺ: إذا طال أحدكم الغيبة فلايطرق أهله ليلا. متفق عليه. وعنه أنّ النبيّ ﷺ قال إذا دخلت ليلا فلاتدخل أهلك حتى تستحد المغيبة وتمتشط الشعثة. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۹) باب آدب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

وعن جابر أنّ النبيّ ﷺ نهاهم أن يطرقوا النساء ليلاً. (جامع الترمذى: (۲/۱۰۰) أبواب الاستيذان و الآداب، باب ماجاء في كراهية طروق الرجل أهله ليلاً، ط: سعيد)

صحيح البخارى: (۲/۷۸۸)، كتاب النكاح، باب لايطرق أهله ليلاً إذا طال الغيبة......الخ، ط: قديمى.

إحياء علوم الدين: (۲/۲۳۶، ۲۳۷) كتاب آداب السفر، الباب الحادى والعشرون، الفصل الثان، ط: دار القلم، بيروت لبنان.

جواهر الفقه جديد: (۳/۵۹) فصل في المسافر، رساله رفيق السفر مع آداب السفر، ط: مكتبه دار العلوم كراچى.

(۲) عن كعب بن مالك أنّ النبيّ ﷺ كان لايقدم من سفر إلّا نهاراً قال الحسن: في الضحى، فإذا قدم من سفر أتى المسجد فركع فيه ركعتين ثم جلس فيه. (أبو داؤد: (۲/۲۸) كتاب الجهاد، باب في الصلاة عند القدوم من السفر، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۹) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمى.

الصحيح لمسلم: (۲/۱۴۴)، كتاب الامارة، باب كراهية الطروق وهو الدخول ليلاً لمن ورد من سفر، ط: قديمى.

خدمت گزار ہو۔(۱)

سفر میں جن لوگوں کے پاس کتا یا گھنٹی ہو ان کے ساتھ رحمت کے فرشتے نہیں ہوتے۔(۲)

جب سرسبزی اور شادابی کے زمانے میں جانوروں پر سفر کرو تو اونٹوں کو چراتے ہوئے لے جاؤ۔

اور جب خشک سالی میں سفر کرو تو تیز رفتاری کے ساتھ سفر کرو (تا کہ جانور جلدی منزل پر پہنچ کر آرام پالے)۔(۳)

اور ایک روایت میں ہے کہ جانور کے بالکل بے جان ہو جانے سے پہلے سفر ختم کردو۔(۴)

---

(۱) وعن سهل بن سعد قال: قال رسول الله ﷺ: سيد القوم في السفر خادمهم ...... الخ.
(مشكاة المصابيح: (۲/۳۴۰)، باب آداب السفر، الفصل الثالث، ط: قديمی)
▭ سنن البيهقي في شعب الإيمان: (۶/۳۳۴) دار المعرفة، بحواله منتخب احاديث اردو (ص: ۷۵۵) دعوت تبليغ ميں نكلنے كے آداب، ط: كتب خانه فيضی لاهور.

(۲) وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمی)
▭ أبو داؤد: (۱/۳۵۳) كتاب الجهاد، باب في تعليق الأجراس، ط: مكتبه حقانيه ملتان.
▭ جواهر الفقه جديد: (۳/۵۵)، ساله نمبر: ۳۷، آداب السفر، ط: مكتبه دار العلوم كراچی.
▭ الصحيح لمسلم: (۲/۲۰۲) كتاب اللباس والزينة، باب كراهية الكلب والجرس في السفر، ط: قديمی.

(۳) عن أبي هريرة رضي الله عنه أنّ رسول الله ﷺ قال: إذا سافرتم في الخصب فأعطوا الإبل حقها وإذا سافرتم في الجدب فأسرعوا السير وإذا أردتم التعريس فتنكبوا عن الطريق.
(أبو داؤد: (۱/۳۵۴)، كتاب الجهاد، باب في سرعة السير، ط: مكتبه حقانيه ملتان)
▭ مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمی.
▭ الصحيح لمسلم: (۲/۱۴۴) كتاب الامارة، باب مراعاة مصلحة الدواب في السير، ط: قديمی.
▭ مؤطا مالك: (ص: ۷۳۰) كتاب الجامع، باب مايؤمر به من العمل في السفر، ط: مير محمد كتب خانه.

(۴) وفي رواية: إذا سافرتم في السنة فبادروا بها نقيها. رواه مسلم. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۳۸) باب آداب السفر، ط: قديمی)
▭ الصحيح لمسلم: (۲/۱۴۴) كتاب الامارة، باب مراعاة مصلحة الدواب في السير، ط: قديمی.

جب منزل پر پہنچ جائیں تو جانوروں کے کجاوے اور زینیں کھول دیں، پھر اس کے بعد نفل نماز یا کسی اور کام میں مشغول ہوں، صحابہ کرامؓ کا عمل یہی تھا۔(۱)

جب رات کو جنگل میں پڑاؤ ڈالو تو راستہ میں قیام کرنے سے پرہیز کرو، کیونکہ رات کو طرح طرح کے جانور اور زہریلے کیڑے مکوڑے نکلتے ہیں اور راستے میں پھیل جاتے ہیں۔(۲)

جانور کے گلے میں پلاسٹک کی رسی وغیرہ مت ڈالو، کیونکہ اس سے گلا کٹ جانے کا خطرہ ہے۔(۳)

---

(۱) عن حمزة الضبّى قال: سمعت أنس بن مالک رضی اللّٰه عنه قال: كنا إذ انزلنا منزلا لانسبّح حتى نحل الرحال. وفى الحاشية تحت قوله: لانسبّح ..... الخ. أى لانصلى سبحة الضحى حتى نحط و نحم المطى. قال الخطابى: وكان بعض العلماء لا يستحب أن لايطعم الراكب إذا نزل المنزل حتى يعلف الدابة. (أبو داؤد: (۱/۳۵۲) كتاب الجهاد، باب مايؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ط: المكتبة الحقانيه ملتان)

(۲) عن أبى هريرة قال قال رسول اللّٰه ﷺ: ..... وإذا عرستم بالليل فاجتنبوا الطريق فإنّها طرق الدواب وماوى الهوام بالليل. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸) (باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

الصحيح لمسلم: (۲/۱۴۴) كتاب الامارة، باب مراعاة مصلحة الدواب فى السير، ط: قديمى.

مؤطا امام مالک: (ص: ۷۳۰) كتاب الجامع، باب مايؤمر به من العمل فى السفر، ط: مير محمد كتب خانه.

حدثنا جابر بن عبد اللّٰه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: إيّاكم والتعريس على جواد الطريق والصلاة عليها فإنّها ماوى الحيات والسباع، و قضاء الحاجة عليها فإنّه من الملاعن. (سنن ابن ماجه: (ص: ۲۸) أبواب الطهارة و سننها، باب النهى عن الخلاء على قارعة الطريق، ط: قديمى)

مسند ابن حنبل: (۳/۳۰۵) رقم الحديث: ۱۴۳۱۶، ط: مؤسسة قرطبة، قاهره.

صحيح ابن خزيمه: (۴/۱۴۴) رقم الحديث: ۲۵۴۸، ط: المكتب الإسلامى، بيروت.

(۳) وعن أبى بشير الأنصارى أنه كان مع رسول اللّٰه ﷺ فى بعض أسفاره فأرسل رسول اللّٰه ﷺ رسولاً لاتبقين فى رقبة بعير قلادة من وتر أو قلادة إلّا قطعت. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

الصحيح لمسلم: (۲/۲۰۲) كتاب اللباس والزينة، باب كراهية قلادة الوتر فى رقبة البعير، ط: قديمى.

جب کسی منزل پر اترو تو سب اکٹھے قیام کرو اور ایک ہی جگہ رہو اور دور دور قیام نہ کرو۔(۱)

جب کوئی شخص تمہیں اپنی سواری پر بٹھانے لگے اور آگے بیٹھنے کی درخواست کرے تو اسے بتادو کہ آگے بیٹھنے کا حق تمہارا ہی ہے، اگر پھر بھی وہ آگے بیٹھنے کی درخواست کرے تو قبول کرلو۔(۲)

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، تمہیں نینداور کھانے پینے سے روکتا ہے۔
لہذا جب وہ کام پورا ہو جائے جس کے لئے تم گئے تھے تو جلد گھر واپس ہو جاؤ۔(۳)

---

(۱) وعن أبي ثعلبة الخشني رضي الله عنه قال كان الناس إذا نزل منزلاً تفرقوا في الشعاب والأودية، فقال رسول الله ﷺ: أن تفرقكم في هذه الشعاب والأودية إنما ذلكم من الشيطان فلم ينزلوا بعد ذلك منزلا إلّا انضم بعضهم إلى بعض حتى يقال لو بسط عليهم ثوب لعمهم.
(مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۹) باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: قديمي)
مظاہر حق جدید: (۳/۷۵۱) منزل پر پہنچ کر تمام رفقاء سفر کو ایک جگہ ٹھہرنا چاہئے، حدیث: ۲۳، باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: دار الاشاعت کراچی۔
سنن أبي داؤد: (۱/۳۶۰) كتاب الجهاد، باب مايؤمر من انضمام العسكر وسعته، ط: المكتبة الحقانيه، ملتان.
(۲) وعن بريدة رضي الله عنه قال: بينما رسول الله ﷺ يمشي إذ جاءه رجل معه حمار فقال: يا رسول الله! اركب و تأخر الرجل، فقال رسول الله ﷺ: لا أنت أحق بصدر دابتك إلّا أن تجعله لي، قال جعلته لك فركب. رواه الترمذي و أبوداؤد. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۴۰) باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: قديمي)
سنن أبي داؤد: (۱/۳۵۴) كتاب الجهاد، باب ربُّ الدابة أحقّ بصدرها، ط: المكتبة الحقانية، ملتان.
مظاهر حق جديد: (۳/۷۵۳)، آنحضرت ﷺ کی حق شناسی، حديث نمبر: ۲۷، باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: دار الاشاعت كراچی.
(۳) وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم نومه و طعامه و شرابه فإذا قضى نهمته من وجهه فليعجل إلى أهله. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸، ۳۳۹) باب آداب السفر، الفصل الأوّل، ط: قديمي)
صحيح البخاري: (۱/۴۲۱) كتاب الجهاد، باب السرعة في السير، ط: قديمي.
الصحيح لمسلم: (۲/۱۴۴) كتاب الامارة، باب السفر قطعة من العذاب، ط: قديمي. =

اگر سواری کسی جانور پر ہے تو اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ اس پر رکھنا جائز نہیں۔(۱)

جانور کے منہ پر مارنا منع ہے، اس سے پرہیز کرے۔(۲)

جانور کی پیٹھ پر نہ سوئے کیونکہ اس سے جانور کو تکلیف ہوتی ہے۔(۳)

صبح اور شام کچھ دیر کے لئے جانور کی پشت سے اتر کر پیدل بھی چلے، یہی سلف صالحین کی سنت ہے، اس میں جانور کو بھی کچھ آرام مل جائے گا اور اپنے پاؤں بھی کھل جائیں گے۔(۴)

جانور یا گاڑی کرایہ پر لے تو اس کو ٹھیک بتادے کہ کیا کیا سامان اس پر رکھنا ہے۔(۵)

= مؤطا مالک: (ص: ۷۳۰) کتاب الجامع، باب مايؤمر به من العمل في السفر، ط: مير محمد كتب خانه.

مظاهر حق جدید: (۷۴۶/۳) مقصد پورا ہوجانے پر گھر لوٹنے میں تاخیر نہ کرو، باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: دار الاشاعت کراچی.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۰۷) أبواب المناسک، باب الخروج إلى الحج، ط: قديمي.

كنز العمال: (۷۱۱/۶).

(۱، ۲، ۳، ۴) التاسع: أن يرفق بالدابه إن كان راكبا فلايحملها مالاتطيق، ولايضربها في وجهها فإنّه منهي عنه، ولاينام عليها فإنّه يثقل بالنوم و تتأذى به الدابة، كان أهل الورع لاينامون على الدواب إلّا عفوة. وقال ﷺ: لاتتخذوا ظهور دوابكم كراسي. ويستحب أن ينزل عن الدابة غدوة و عشية يروحها بذٰلک فهو سنة وفيه اثار عن السلف. (إحياء علوم الدين: (۲۳۵/۲)، کتاب آداب السفر، الفصل الثاني في آداب السفر من أوّل نهوضه إلى آخر رجوعه، ط: دار القلم، بيروت)

عن جابر رضي الله عنه قال نهى رسول الله ﷺ عن الضرب في الوجه. (الصحيح لمسلم: (۲۰۲/۲) كتاب اللباس والزينة، باب النهي عن الضرب الحيوان في وجهه، ط: قديمي)

جواهر الفقه جديد: (۵۵/۳، ۵۶) رساله نمبر: ۳۷، آداب السفر، رفيق السفر و أحكام السفر، ط: مكتبه دارالعلوم كراچی.

(۵) وينبغي أن يقرر مع المكاري مايحمله عليها شيئا شيئا ويعرضه عليه، ويستأجر الدابة بعقد صحيح لئلا يثور بينهم نزاع يوذي القلب ويحمل على الزيادة في الكلام. (إحياء علوم الدين: (۲۳۴/۲)، كتاب آداب السفر، الادب الثامن، الفصل الثاني في آداب المسافر، ط: دار القلم، بيروت)

جواهر الفقه جديد: (۵۶/۳) رساله نمبر: ۳۷، رفيق السفر مع آداب و أحكام السفر و آدابه، ط: مكتبه دار العلوم كراچی.

اگر سوار اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے ساتھ ہو جاتا ہے اور اگر فضول اشعار اور گانے میں مشغول ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ ہم سفر ہو جاتا ہے۔(۱)

کہیں ٹھہرے تو وہاں زیادہ جگہ نہ گھیرے، اور راستہ کو نہ روکے۔(۲)

سفر پر روانہ ہونے سے پہلے جن کے حقوق دبائے ہیں ان کے حوالہ کرے، اور قرض خواہوں کا قرض ادا کردے، اور جن لوگوں کا خرچہ دینا اپنے ذمہ ہو اس کی فکر کرے، اور اگر کسی کی امانت ہو تو وہ مالک کے پاس پہنچادے، اور توشہء سفر حلال مال سے اتنا زیادہ ہو کہ اس میں سے اپنے ساتھیوں کو بھی دینے کی گنجائش ہو۔(۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو اپنے ساتھ پانچ چیزیں لے جاتے:

۱۔ آئینہ ۲۔ سرمہ دانی ۳۔ مسواک ۴۔ کنگھی ۵۔ سوئی دھاگہ و قینچی۔(۴)

---

(۱) عن عبد اللّٰہ بن شراحبیل قال سمعت عقبة بن عامر يقول: قال النبيّ ﷺ: ما من راكب يخلو في مسيره باللّٰه، وذكره إلّا ردفه ملک، ولا يخلو بشعر ونحوه إلّا ردفه شيطان. (المعجم الكبير للطبراني: (۳۲۴/۱۷) عقبة بن عامر الجهني، [رقم الحديث: ۱۴۵۸۲]، ط: مكتبة العلوم والحكم موصل)

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، رقم الصفحة: ۳۱۰، (وعن أبي ثعلبة الخشني رضي اللّٰه عنه) وأيضاً: الحاشية: رقم: ۲. في الصفحة السابقة، رقم الصفحة: ؟؟؟؟. (عن أبي هريرة قال).

(۳) أن يبدأ برد المظالم و قضاء الديون واعداد النفقة لمن تلزمه نفقته و برد الودائع إن كانت عنده ولايأخذ لزاده إلا الحلال الطيب وليأخذ قدرا يوسع به على رفقائه. (إحياء علوم الدين: ۲۳۲/۲)، كتاب آداب السفر، الفصل الثاني في آداب المسافر من أوّل نهوضه إلى آخر رجوعه، ط: دار القلم، بيروت)

▭ البحر الرائق: (۳۰۸/۲) كتاب الحج، [illegible]

▭ حاشية الطحطاوي: (ص: ۷۹۶)، كتاب الحج، ط: المكتبة الأنصارية، هرات افغانستان.

▭ التاتارخانية: (۳۳۲/۲) كتاب الحج، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: قديمي.

(۱) العاشر: ينبغي أن يستصحب ستة أشياء: قالت عائشة رضي اللّٰه عنها: كان رسول اللّٰه ﷺ إذا سافر حمل معه خمسة أشياء. المرآة، والمكحلة، والمقراض، والسواک، والمشط. وفي رواية أخرى عنها، ستة أشياء: المرآة، والقارورة، والمقراض، [illegible]، المكحلة، والمشط. (إحياء علوم الدين. (۲۳۶/۲) كتاب آداب السفر، [illegible] عاشر، الفصل الثاني، ط: دار القلم، بيروت)

▭ مكارم الأخلاق للخرائطي: (۱/[illegible]) باب يستحب للمسافر أن يحمل معه، رقم الحديث: ۸۲۸، ط: دار الآفاق العربية، القاهرة. =

سفر کے بہترین ساتھی

''بہترین ساتھی'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۱۰۷)

سفر کے درمیان محرم بچھڑ جائے

''محرم بچھڑ جائے''عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۱۷)

سفر کے درمیان مر جائے

اگر مسافر سفر کے درمیان مر جائے تو اس سفر میں جتنے روزے فوت ہوئے اس پر فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب نہیں ہوگا اور اس کی طرف سے وارثوں کے لئے بھی فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

سفر کے دن روزہ دار ہے

اگر سفر کے دن روزہ رکھا ہوا ہے تو سفر کے دوران روزہ کو توڑنا نہیں چاہئے لیکن

= المنتقى من كتاب مكارم الاخلاق و معاليها : (۱/۱۸۴) ، باب مايستحب للمسافر ، رقم الحديث : ۴۲۶ ، ط: دار الفكر ، دمشق .

(۱) فإن ماتوا فيه أى فى ذٰلک العذر فلاتجب عليهم الوصية بالفدية لعدم ادراكهم عدة ايام اخر . وفى الشامية: (قوله فإن ماتوا......) اختصاص هذا الحكم بالمريض و المسافر . وفى البدائع:...... فإن كل من أفطر بعذر ومات قبل زواله لايلزمه شيئ...... الخ (قوله: أى فى ذٰلک العذر) على تقدير مضاف أى فى مدته. (قوله: لعدم ادراكهم...... الخ) أى فلم يلزمهم القضاء ووجوب الوصية فرع لزوم القضاء. (الدر مع الرد: (۲/۴۲۳، ۴۲۴) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (۲/۱۰۳) كتاب الصوم ، فصل : وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۲۸۳) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

الهندية: (۲/۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الاعذار الّتى تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲/۲۹۲) كتاب الصوم، نوع منه، الفص السابع فى الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمى.

حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۶۵) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

اگر توڑ دیا تو قضا لازم ہے کفارہ نہیں ہے۔(۱)

سفر کے دوران ارادہ بدل گیا

''مسافت کی مقدار طے کرنے سے پہلے نیت بدل دی'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۱۴۵)

سفر کے دوران پڑھنے کی دعائیں

۱۔''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا''

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی ہے اور تو ہی اہل وعیال بیوی بچوں میں ہمارا قائم مقام ہے، اے اللہ! تو ہمارے سفر میں ہمارا رفیق بن جا اور ہمارے اہل وعیال میں ہمارا قائم مقام اور محافظ بن جا۔(۲)

---

(۱) كذا لو نوى المسافر الصوم ليلا وأصبح من غير أن ينقض عزيمته قبل الفجر ثمَ أصبح صائما لايحل فطره في ذلك اليوم، ولو أفطر لاكفارة عليه. قلت: وكذا لاكفارة عليه بالأولٰى لو نوى نهاراً، فقوله ليلاً غير قيد. (الشامية: (۲/۴۳۱) كتاب الصوم، قبيل مطلب يقدم هنا القياس على الاستحسان، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۵۵ ، ۵۵۶) كتاب الصوم ، باب مايفسد الصوم و يوجب القضاء من غير كفارة ، ط: المكتبة الأنصارية ، هرات افغانستان .

خلاصة الفتاوىٰ (۱/۲۵۷) كتاب الصوم ، نوع منه ، الفصل الثالث فيما يفسد الصوم ، ط: المكتبة الحبيبيه كوئٹه .

الهندية : (۱/۲۰۶) كتاب الصوم ، النوع الثاني ممّا يتصل بذلك المسائل ، يوجب القضاء والكفارة ، ط: رشيديه.

(۲) عن عبد الله ابن سرجس قال: كان النبيّ ﷺ إذا سافر يقول: اللّٰهم أنت الصاحب في السفر والخليفة في الأهل ، اللّٰهم اصحبنا في سفرنا واخلفنا في أهلنا . (جامع الترمذى : (۲/۱۸۲) أبواب الدعوات ، باب مايقول إذا خرج مسافراً ، ط: سعيد)

زاد المعاد: (۲/۴۰۷) فصل في الذكر عند ركوب الراحلة، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

جواهر الفقه جديد للمفتى محمد شفيعؒ : (۳/۵۴) آداب السفر ، رساله نمبر : ۳۷، ط: مكتبه دار العلوم كراچى .

سنن الدارمى : (۳/۱۷۴۹) باب في الدعاء إذا سافر ، رقم الحديث : ۲۷۱۵ ، ط: دار المغنى للنشر والتوزيع ، المكة المكرمة .

۲۔جب کسی بلندی پر چڑھے تو "اللہ اکبر" کہے اور جب نیچے اترے تو "سبحان اللّٰہ" کہے۔(۱)

۳۔اگر سواری کے جانور یا گاڑی کو ٹھوکر لگے (ایکسیڈنٹ وغیرہ ہو جائے) تو فورا "بسم اللّٰہ" کہنا چاہئے یا "انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون" پڑھنا چاہئے۔(۲)

۴۔جب تک سفر میں رہے موقع کے اعتبار سے کبھی کبھی یہ پانچ سورتیں پوری پڑھ لیا کرے: (۱) سورۃ الکافرون، (۲) سورۃ النصر، (۳) سورۃ الاخلاص، (۴) سورۃالفلق، (۵) سورۃ الناس.

اور ہر سورت کو "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سے شروع کرے اور اسی پر ختم کرے ان کے پڑھنے سے سفر میں خیر و برکت اور سفر میں خوش حالی، بے فکری اور اطمینان نصیب ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱) وعن ابن عمر ...... وكان النبيّ ﷺ وجيوشه إذا علوا الثنايا كبّروا وإذا هبطوا سبّحوا . (أبو داؤد : (۱/۳۵۷) كتاب الجهاد ، باب مايقول الرجل إذا سافر ، ط: المكتبة الحقانية ، ملتان)

وعن جابر رضي الله عنه قال : كنا إذا صعدنا كبرا وإذا نزلنا سبّحنا . (صحيح البخارى : (۱/۴۲۰) كتاب الجهاد ، باب التسبيح إذا هبط واديا ، باب التكبير إذا علا شرفا ، ط: قديمى)

(۲) ﴿ الّذين إذا أصابتهم مصيبة قالوا إنّا لله وإنّا إليه راجعون ﴾ الخطاب للرسول ﷺ أو لمن تتأتى من البشارة ، والمصيبة ، تعم مايصيب الإنسان من مكروه لقوله عليه السلام : " كلّ شيئ يؤذى المؤمن فهو له مصيبة " . (تفسير البيضاوى : سورة البقرة ، رقم الآية : ۱۵۶)

قال الله تعالىٰ: ﴿وبشر الصادقين الّذى إذا أصابتهم مصيبة قالوا إنّا لله وإنّا إليه راجعون﴾. (البقرة: ۱۵۵، ۱۵۶) وروينا في كتاب ابن السنى عن أبى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "ليسترجع أحدكم في كل شيئ حتى في شسع نعليه فإنّها من المصائب". (الأذكار للنووى: (ص: ۱۵۲) كتاب الأذكار والدعوات للأمور العارضات، باب امايقوله إذا أصابته نكبة قليلة أو كثيرة، ط: دار البشائر)

الجامع لأحكام القرآن للقرطبى: (۲/۷۵) البقرة: ۱۵۶ ، ط: الهيئة المصرية العامة للكتاب.

(۳) سمع جبير بن مطعم : وهو يقول : قال لى رسول الله ﷺ : أتحب يا جبير إذا خرجت سفراً أن تكون من أمثل أصحابك هيئة وأكثرهم زاداً ؟ فقلت : نعم بأبى و أمى ، قال : فاقرأ هذه السور الخمس : قل يأيّها الكافرون ، وإذا جاء نصر الله والفتح ، و قل هو الله أحد ...... الخ (مسند أبى يعلى موصلى : (۱۳/۴۱۴) ، ط: دار المامون للتراث ، دمشق)

الجامع الصغير وزيادته: (۱/۱۱۱) رقم الحديث: ۱۱۰۱ ، أوّل الكتاب، ط: المكتب الإسلامى. (مكتبه شامله)

كنز العمال : (۶/۷۱۲) ، رقم الحديث : ۱۷۵۲۶ ، آداب متفرقة فى آداب السفر .

سفر کے دوران جا بجا قیام کرنے کا حکم

اگر کوئی شخص شرعی سفر کے ارادہ سے نکلا، مگر شرعی مسافت طے کرنے سے پہلے جگہ جگہ چند دن قیام کرتا رہا جو پندرہ دن سے کم ہے تو وہ مسافر ہے قصر کرتا رہے، اور اگر کسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کی تو وہاں پہنچ کر مسافر نہیں رہے گا۔(۱)

لیکن اگر شرعی مسافت کے ارادہ سے نکلنے کے وقت ہی سوا ستتر کلومیٹر سے پہلے کسی مقام پر پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو اس مقام تک وہ مسافر نہیں ہوگا اور وہاں پہنچنے تک اس کو قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولا بد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين ...... ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أوأكثر، كذا فى الهداية . هٰذا إذا سار ثلاثة أيّام أمّا إذا لم يسر ثلاثة أيّام فعزم على الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيما ...... وإن نوى الإقامة أقلّ من خمسة عشر يوماً قصر، هٰكذا فى الهداية . (الهندية : (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط : رشيديه)

☜ الخانية على هامش الهندية: (۱/۱٦۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

☜ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هراة افغانستان .

☜ البحر الرائق : (۱۲۸/۲ـ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☜ الدر مع الرد : (۲/۱۲۱ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

☜ امداد الفتاوى : (۱/۳۳۴) تحقيق قصر صلاة سيّاح را ، باب صلاة المسافر ، ط: مكتبه سيد أحمد شهيد اكوڑه خٹک .

(۲) المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً . (البحر الرائق : (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

☜ ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين ...... ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أوأكثر كذا فى الهداية . هٰذا إذا سار ثلاثة أيام أمّا إذا لم يسر ثلاثة أيّام فعزم الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيما (الهندية : ۱/۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☜ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۲٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط:المكتبة الأنصارية هرات افغانستان. =

سفر کے دوران کیا کرے

''دوران سفر کیا کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۲۱۰)

سفر کے دوران وطن سے گزرنا

حیدرآباد......نوری آباد (مستقل رہائش)......کراچی (مثلاً ملازمت کی وجہ سے وطن اقامت ہے)

اب اگر یہ شخص کراچی سے حیدرآباد کی طرف سفر کررہا ہے اور نوری آبادی سے ہو کر گزر رہا ہے تو اس صورت میں اگر کراچی سے نوری آباد کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو یہ شخص کراچی کی آبادی سے نکلنے کے بعد نوری آباد تک درمیان کے راستے میں مسافر ہوگا اور قصر کرے گا اور نوری آباد کی حدود میں پوری نماز پڑھے گا پھر اگر نوری آباد سے حیدرآباد کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو نوری آباد کی آبادی سے نکلنے کے بعد مسافر ہوگا اور قصر کرے گا۔

اور اگر کراچی سے نوری آباد کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے تو نوری آباد تک مسافر نہیں ہوگا اور قصر نہیں کرے گا، پھر اگر نوری آباد سے حیدرآباد کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو نوری آباد کی آبادی سے نکلنے کے بعد مسافر ہوگا اور قصر کرے گا، اور اگر نوری آباد سے حیدرآباد کی مسافت سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے تو یہ شخص مسافر نہیں ہوگا اور نماز پوری پڑھے گا۔(۱)

= امدادا الفتاوی: (۱/ ۳۳۴) تحقیق قصر صلاۃ سیّاح را، باب صلاۃ المسافر، ط: مکتبہ سید أحمد شہید اکوڑہ خٹک.

(۱) (قوله: حتى يدخل مصره ...... الخ) متعلق بقوله قصر أى قصر إلى غاية دخول المصر ...... فلايقصر، أطلق في دخول مصره فشمل ما إذا نوى الإقامة به أولا ...... وفي المجتبى: لايبطل السفر إلا بنية الإقامة أو دخول الوطن أو الرجوع قبل الثلاثة. (البحر الرائق: (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

(ولايزال) المسافر الّذى استحكم سفره بمضى ثلاثة أيام مسافرا (يقصر حتى يدخل مصره) يعنى وطنه الأصلى، وتحته فى الشرح: (قوله: يعنى وطنى الأصلى) ومنتهى ذلك بالوصول إلى الربض. =

سفر کے راستے میں وطن آجائے

اگر کوئی شخص سفر میں ہو اور اس کے اصل وطن کا شہر یا اس کی مستقل رہائش گاہ راستہ میں آجائے، اور وہ اس شہر میں داخل ہو جائے تو داخل ہوتے ہی سفر کی حیثیت ختم ہو جائے گی، (۱)

= فإنّ الانتهاء كالابتداء، والإطلاق دال على أن الدخول أعم من أن يكون للإقامة أولا ولحاجة نسيها. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر مع الرد: (۱۲۴/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حلبى كبير: (ص: ۵۳۹) فصل فى صلاة المسافر، ط؛ سهيل اكيڈمى لاهور.

التاتارخانية: (۱۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان مايصير المسافر به مقيما بدون نيه الإقامة، ط: قديمى.

من جاوز بيوت مصره مريدا سيرا وسطا ثلاثة أيّام فى بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعى. الخ (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۱۲۱/۲ ـ ۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۱ ـــ ۳۴۳) كتاب الصلاة باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حلبى كبير: (ص: ۵۳۶) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

التاتارخانية: (۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمى.

المقيم إذا قصد مصرا من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيام لايكون مسافرا. (البحر الرائق: (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۱) (قوله: حتى يدخل مصره ...... الخ) متعلق بقوله قصر أى قصر إلى غاية دخول المصر ...... فلايقصر أطلق فى دخول مصره فشمل ما إذا نوى الإقامة به أوّلا ...... وفى المجتبى: لايبطل السفر إلّا بنية الإقامة أو دخول الوطن أو الرجوع قبل الثلاثة. (البحر الرائق: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد) =

پھر اگر آگے سو استتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے لئے جانا ہے تو آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا۔(۱)

اور اگر آگے کی مسافت سو استتر کلومیٹر سے کم ہے تو مسافر نہیں ہوگا اور قصر نہیں

= (ولایزال) المسافر الّذی استحکم سفره بمضی ثلاثة أيّام مسافراً (يقصر حتى يدخل مصره) يعني وطنه الأصلي. وتحته في الشرح: (قوله: يعني وطنه الأصلي) ومنتهى ذلک بالوصول إلى الربض؛ فإن الانتهاء كالابتداء والاطلاق دال على أن الدخول أعم من أن يكون للإقامة أوّلا ولحاجة نسيها. (حاشية الطحطاوی على المراقی: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

(حتى يدخل موضع مقامه) إن سار مدة السفر، وإلّا فيتمّ بمجرّد نية العود لعدم استحكام السفر. وتحته في الشامية: (قوله حتى يدخل موضع مقامه) أی الّذی فارق بيوته سواء دخله بنية الاجتياز أو دخله لقضاء حاجة؛ لأنّ مصره متعين للإقامة فلايحتاج إلى نية جوهرة، ودخل فی موضع المقام ماألحق به كالربض...... الخ (الدر مع الرد: (۱۲۴/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

وكذا إذا عاد من سفره إلى مصره لم يتمّ حتّى يدخل العمران. (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۱۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بيان مايصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة، ط: قديمی.

حلبی كبير: (ص: ۵۳۹) كتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۱) من جاوز بيوت مصره مريدا سيرا وسطا ثلاثة أيّام فی بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعی. الخ (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

(من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر ...... (قاصدا) ......(مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها) ......(صلى الفرض الرباعی ركعتين). (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲ ـ ۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوی على المراقی: (ص: ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۹۳/۱) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد.

حلبی كبير: (ص: ۵۳۶)، كتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

التاتاخانية: (۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمی.

کرے گا۔(۱)

اگر کوئی شخص سسرال میں گھر داماد کی حیثیت سے رہتا ہے، اور سفر کے دوران اس شہر سے گزرے اور وہ اس شہر میں داخل ہو جائے تو سفر کی حیثیت ختم ہو جائے گی اور نماز پوری پڑھے گا۔(۲)

اگر کسی آدمی کو کسی جگہ سے سوا ستتر کلومیٹر جانے کا ارادہ ہے لیکن پونے چھبیس کلومیٹر پر اپنا گھر پڑے گا تو یہ آدمی مسافر نہیں ہوگا۔(۳)

اگر سفر کے دوران راستہ مین وطن آیا لیکن یہ شخص شہر کے اندر داخل نہیں ہوا بلکہ باہر باہر سے آگے سفر میں نکل گیا تو مقیم نہیں بنے گا بلکہ بدستور مسافر رہے گا اور قصر کرے گا۔(۴)

---

(۱) وذكر الاسبيجابي: المقيم إذا قصد مصرا من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيام لايكون مسافراً. (البحر الرائق: (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء: الاستقلال بالحكم، والبلوغ و) الثالث (عدم نقصان مدة السفر عن ثلاثة أيام ...... الخ). (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

ولابد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلا يترخص أبداً. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۲) لاحظ الحاشية السابقة، رقم: ۱، رقم الصفحة: ؟؟؟؟. (قوله: حتى يدخل مصره ...... الخ).

(۳) وإذا دخل المسافر مصره أتم الصلاة، وإن لم ينو الإقامة فيه سواء دخله بنية الاختيار أو دخله لقضاء الحاجة. (الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۲/۱۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

عمدة الفقه: (۲/۴۲۶) وطن اصلی اور وطن اقامت کی تشریح: مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوّار اکیڈمی کراچی.

(۴) والذي يظهر أنه لا بد من دخول المصر مطلقاً؛ لأن العلة مفارقة البيوت قاصدا مسيرة ثلاثة أيام لا استكمال سفر ثلاثة أيام بدليل ثبوت حكم السفر بمجرد ذلك فقد تمت العلة لحكم السفر فيثبت حكمه مالم تثبت علة حكم الإقامة وروى البخاري تعليقا أن عليا خرج فقصر وهو يرى البيوت فلما رجع قيل له هذه الكوفة قال لا، حتى ندخلها يريد أنه صلى ركعتين والكوفة بمرأى منهم فقيل له إلى آخره. (البحر الرائق: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد) =

سفر کے روزوں کی قضا لازم ہے یا نہیں؟

اگر مسافر کو سفر سے لوٹنے کے بعد یا مریض کو صحت یاب ہونے کے بعد اتنا وقت نہیں ملا جس میں سفر اور بیماری کے فوت شدہ روزے رکھ سکے تو اس کے ذمہ قضا لازم نہیں، اور فدیہ دینے کی وصیت کرنا بھی لازم نہیں۔ (۱)

سفر سے لوٹنے یا بیماری سے صحت یاب ہونے کے بعد جتنے دن بھی ملیں اتنے ہی روزوں کی قضا لازم ہوگی، اگر موت تک روزہ نہیں رکھا تو فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

= حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۴۴۳) كتاب الصلاة ، باب فی صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

حلبی کبیر : (۵۳۷) كتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط : سهيل اكيڈمی لاهور.

(۱) فإن ماتوا فيه أی فی ذلک العذر فلا تجب عليهم الوصية بالفدية لعدم إدراكهم عدة من أيّام أخر. (الدر المختار مع الرد: (۲/۴۲۳، ۴۲۴) كتاب الصوم، فصل فی العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۲/۲۸۳) كتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: سعيد .

الهندية: (۱/۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس عشر فی الأعذار الّتی تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲/۲۹۲) كتاب الصوم، الفصل السابع فی الأسباب المبيحة للفطر، نوع منه، ط: قديمی.

حاشية الطحطاوی علی المراق : (ص: ۵۶۵) كتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) فإن برئ المريض أو قدم المسافر وأدرک من الوقت بقدر ما فاته فيلزمه قضاء جميع ما أدرک فإن لم يصم حتی أدركه الموت فعليه أن يوصی بالفدية كذا فی البدائع . ويطعم عنه وليه لكل يوم مسكينا نصف صاع من بر أو صاعا من تمر أو صاعا من شعير . كذا فی الهداية . (الهندية: (۱/۲۰۷) كتاب الصوم ، الباب الخامس فی الأعذار الّتی تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۲/۱۰۳) كتاب الصوم ، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت ، ط: سعيد .

التاتارخانية: (۲/۲۹۳) كتاب الصوم، الفصل السابع فی الأسباب المبيحة للفطر ، ط: قديمی.

البحر الرائق : (۲/۲۸۵ ، ۲۸۶) كتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: سعيد .

الدر المختار مع الرد : (۲/۴۲۴) كتاب الصوم فصل فی العوارض ، ط: سعيد .

سفر کے فوت شدہ روزوں کا حکم

سفر کی حالت میں جو روزے نہ رکھنے کی وجہ سے فوت ہو گئے ہیں ان کی قضا کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر سفر سے واپس آنے کے بعد فوت شدہ روزہ رکھنے کا وقت ملا ہے تو قضا روزہ رکھنا ضروری ہے، اگر وقت ملنے کے باوجود کسی وجہ سے روزہ نہیں رکھا اور موت کا وقت قریب آ گیا ہے یا ایسا بیمار ہو گیا کہ روزہ رکھنے کے قابل نہیں رہا تو ان روزوں کا فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہوگا ورنہ گنہگار ہوگا۔(۱)

اور اگر سفر کی حالت میں مر گیا یا مقیم ہو کر مرا لیکن روزہ قضا کرنے کا وقت نہیں ملا، تو فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) فإن برئ المريض أو قدم المسافر و أدرک من الوقت بقدر ما فاته فيلزمه قضاء جميع ما أدرک ، فإن لم يصم حتى أدركه الموت فعليه أن يوصي بالفدية ، كذا في البدائع . ويطعم عنه وليه لكل يوم مسكيناً نصف صاع من بر أو صاعا من تمر ، أو صاعا من شعير ، كذا في الهداية . فإن لم يوص و تبرع عنه الورثة جاز ، ولا يلزمهم من غير إيصاء . (الهندية: (۲۰۷/۱) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۱۰۳/۲) كتاب الصوم ، فصل و أمّا حكم الصوم الموقت ، ط: سعيد .

التاتارخانية: (۲۹۳/۲) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمي.

البحر الرائق : (۲۸۵/۲ ، ۲۸۶) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

الدر المختار مع الرد : (۴۲۴/۲) كتاب الصوم فصل في العوارض ، ط: سعيد .

(۲) فإن ماتوا فيه أي في ذٰلک العذر فلا تجب عليهم الوصية بالفدية لعدم إدراكهم عدة من أيّام أخر. (الدر المختار مع الرد : (۴۲۳/۲ ، ۴۲۴) كتاب الصوم ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱۰۳/۲) كتاب الصوم، فصل و أمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۲۸۳/۲) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

الهندية: (۲۰۷/۱) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار ، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲۹۲/۲) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، نوع منه، ط: قديمي.

حاشية الطحطاوي على المراق : (ص: ۵٦۵) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

اوراگر مقیم ہونے کے بعد صرف چند روز روزہ قضا رکھنے کا موقع ملا تو صرف اتنے روزوں کی قضا لازم ہے، اگر قضا روزہ رکھ نہ سکا تو ان دنوں کے فدیہ دینے کی وصیت کرنا ضروری ہے، مثلاً سفر کی حالت میں دس دن کے روزے فوت ہو گئے اور پانچ روزے رکھنے کا وقت ملا لیکن قضا نہیں کی اور مر گیا یا بیمار ہو گیا تو ان پانچ روزوں کے فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہے اس سے زائد کی فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم نہیں۔(۱)

سفر کے وقت کن چیزوں سے پناہ مانگے

حضرت عبداللہ بن سرجسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو سفر کی مشقت اور محنت سے، واپسی کی بری حالت سے، اور نیک اعمال اور اہل و مال میں زیادتی کے بعد نقصان سے، مظلوم کی بددعا سے، اور واپس آ کر اہل و مال کو بری حالت میں دیکھنے سے پناہ مانگتے تھے۔(۲)

---

(۱) فأمّا إذا أدرک بقدر ما يقضي فيه البعض دون البعض بأن صحّ المريض أيّاماً ثمّ مات ذكر في الأصل أنّه يلزمه القضاء بقدر ما صحّ ولم يذكر الخلاف حتى لو مات لايجب عليه أن يوصي بالإطعام لجميع الشهر بل لذٰلک القدر الّذي لم يصمه وإن صامه فلا وصية عليه رأساً .

▭ بدائع الصنائع : (۱۰۳/۲) كتاب الصوم ، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته ، ط: سعيد .

▭ وإن أدرک العدة قضوا ما قدروا على قضائه وإن لم يقضوا لزمهم الإيصاء بقدر الإقامة من السفر والصحة من المرض . وفي الشرح : (قوله : قضوا ما قدروا) ...... فلو فاته عشرة أيّام فقدر على خمسة أدى فديتها فقط .

▭ حاشية الطحطاوي على المراق : (ص: ۵٦۵) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) وعن عبد اللّٰه بن سرجس قال كان رسول اللّٰه ﷺ إذا سافر يتعوّذ من وعثاء السفر وكابة المنقلب والحور بعد الكور و دعوة المظلوم و سوء المنظر في الأهل والمال . رواه مسلم .

(مشكاة المصابيح : (۲۱۳/۱) باب الدعوات في الأوقات ، الفصل الأوّل ، ط:قديمي)

▭ جامع الترمذي : (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات ، باب مايقول إذا خرج مسافراً ، ط: سعيد .

▭ الصحيح لمسلم : (۴۳۴/۱) كتاب الحج ، باب استحباب الذكر إذا ركب دابته متوجها لسفر حج أو غيره ...... الخ ، ط: قديمي . =

سفر معصیت کے دوران مرجائے

اگر ایماندار آدمی سفر کے دوران مرجائے، تو اس کا یہ سفر جائز ہو یا ناجائز بہر صورت اس کو شہادت کا درجہ نصیب ہوگا، اور ناجائز اور گناہ کے کام کے ارادے سے سفر کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔(۱)

سفر موقوف کردیا

اگر کسی نے سوا ستتر کلومیٹر مسافت شرعی طے کرنے سے پہلے ہی سفر موقوف کر کے

= سنن ابن ماجه: (ص: ٢٧٧) أبواب الدعاء، باب مايدعو به الرجل إذا سافر، ط: قديمي.
سنن النسائي: (......) كتاب الاستعاذة، الاستعاذة من الحور بعد الكور، ط: قديمي.
مسند أحمد بن حنبل: (٨٢/٥) رقم الحديث: ٢٠٧٩٠، حديث عبد الله بن سرجس رضي الله عنه، ط: مؤسسة الرسالة، قرطبه القاهرة.
صحيح ابن خزيمه: (١٣٨/٤)، رقم الحديث: ٢٥٣٣، كتاب المناسك، باب الدعاء عند الخروج إلى السفر، ط: المكتب الإسلامي، بيروت.
مسند الطيالسي: (٥٠٠/٢)، رقم الحديث: ١٢٧٦، باب إذا أراد سفراً قال: حديث عبد الله بن السرجس، ط: دار هجر للطباعة والنشر.
السنن الكبرىٰ للبيهقي: (٢٥٠/٥)، رقم الحديث: ١٠٢٠٢، كتاب الحج، باب الدعاء إذا سافر، ط: مجلس دائرة المعارف، حيدر آباد.
المستدرك على الصحيحين: (١٠٩/٢)، رقم الحديث: ٢٤٨٤، كتاب الجهاد، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.
سنن دارمي: (٣٧٣/٢)، رقم الحديث: ٢٦٧٢، كتاب الاستيذان، باب في الدعاء إذا سافر، ط: دار الكتاب العربي، بيروت.
شرح السنة: (١٣٦/٥)، رقم الحديث: ١٣٤١، باب مايقول إذا خرج إلى السفر، ط: المكتب الإسلامي دمشق، بيروت.
مصنف ابن أبي شيبة: (١٠، ٣٥٩)، رقم الحديث: ٣٠٢٢٣)، باب في الرجل يريد السفر، ط: مكتبه دار سلفيه، بيروت.

(١) من غرق في قطع الطريق فهو شهيد وعليه إثم معصيته، وكل من مات بسببه معصية فليس بشهيد، وإن مات في معصية بسبب من أسباب الشهادة فله أجر شهادته، وعليه معصيته. (شامي: (٢٥٣/٢) كتاب الصلاة، باب الشهيد، مطلب: المعصية هل تنافي الشهادة ؟، قبيل باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد)

واپسی کا ارادہ کرلیا، یا اس جگہ پندرہ دن قیام کرنے کی نیت کر لی، تو اب وہ مسافر نہ رہا قصر نہ کرے پوری نماز پڑھے، سفر مستحکم نہ ہونے کی وجہ سے قصر جائز نہیں۔(۱)

سفر میں اگر دوسری بیوی بھی پہنچ جائے

سفر میں شوہر جس بیوی کو چاہے ساتھ رکھ سکتا ہے، اس پر شوہر گنہگار نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله: حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية)...... و شمل ما إذا كان سار ثلاثة أيّام أو أقلّ، لكن المذكور في الشرح: أنّه يتمّ إذا سار أقلّ بمجرّد العزم على الرجوع وإن لم يدخل مصره؛ لأنّه نقض للسفر قبل الاستحكام إذ هو يحتمل النقض...... وفي المجتبىٰ: لايبطل السفر إلّا بنية الإقامة أو دخول الوطن أو الرجوع قبل الثلاثة. (البحر الرائق: (۱۳۱/۲) باب المسافر، ط: سعيد)

(ولايزال) المسافر الّذي استحكم سفره بمضي ثلاثة أيّام مسافرا (يقصر حتى يدخل مصره) يعني وطنه الأصلي (أو ينوى إقامته نصف شهر ببلد أو قرية) قدره ابن عباس وابن عمر رضي اللّٰه عنه، وإذا لم يستحكم سفره، بأن أراد الرجوع لوطنه قبل مضي ثلاثة أيّام يتم بمجرّد الرجوع، وإن لم يصل لوطنه لنقضه السفر؛ لأنّه ترك. مراقي: (حاشية الطحطاوي: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر مع الرد: (۱۲۴/۲، ۱۲۵) باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الولوالجية: (۱۳۵/۱) كتاب الطهارة، الفصل الثاني عشر في السفر، ط: مكتبه حرمين شريفين كوئٹه.

الهندية: (۱۳۹/۱) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) (ولا قسم في السفر) دفعا للحرج (فله السفر بمن شاء منهن والقرعة أحبّ) تطييبا لقلوبهن. (الدر مع الرد: (۲۰۶/۳)، كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد) وفي الشامية: (قوله: ولا قسم في السفر...... الخ)؛ لأنّه لايتيسّر إلّ بحملهنّ معه، وفي إلزامه ذٰلك من الضرر مالايخفىٰ، ولأنّه قد يشق بأحداهما في السفر وبالأخرى في الحضر والقرار في المنزل لحفظ الأمتعة أولخوف الفتنة أو يمنع من سفر أحداهما كثرة سمنها فتعين من يخاف صحبتها في السفر للسفر لخروج قرعها إلزام للضرر الشديد، وهو مندفع بالنافي للحرج، فتح. وانظر مالوسافر بهن هل يقسم (قوله: والقرعة أحبّ) و قال الشافعي مستحقة، لما رواه الجماعة من أنه ﷺ كان إذا أراد اسفراً أقرع بين نسائه فمن خرج سهمها خرج بها معه، قلنا كان استحباباً لتطييب قلوبهن...... الخ (حواله بالا ملاحظه هو)

التاتارخانية: (۱۶۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۲۲۰/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

فتاوى سراجيه: (ص: ۴۰) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

الهندية: (۳۴۱/۱) كتاب النكاح، الباب الحادى عشر في القسم، ط: رشيديه.

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۴۴۰/۱) كتاب النكاح، فصل في القسم، ط: رشيديه.

لیکن اگر مسافر کی دوسری بیوی بھی سفر میں پہنچ جائے یا بلالے تو پھر شوہر پر عدل وانصاف ضروری ہے۔(۱)

ہاں اگر ان میں سے ایک اپنا حق چھوڑ دے اور دوسری بیوی کو دے دے تو پھر پاس رکھ کر بھی عدل نہ کرنے میں مسافر شوہر گنہگار نہ ہوگا۔(۲)

سفر میں ان چیزوں کا خیال رکھے

مسافر پر ضروری ہے کہ سفر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھلائی اور اچھے سلوک کا معاملہ کرے کم از کم ان کو تکلیف پہنچانے سے بچے۔

سفر میں بھی ایسا کام کرنا جائز نہیں ہے جس سے دوسرے لوگوں کو تکلیف پہنچے مثلا سگریٹ، بیڑی کا دھواں اس طرح سے چھوڑنا کہ ساتھ والوں کو تکلیف ہو۔

اسی طرح تھوکنا، گندگی پھیلانا، پھلوں کے چھلکے پھیلانا، ریل یا بسوں کی کھڑکیوں سے اس طرح سے تھوکنا یا پانی گرانا کہ دوسروں پر گرے، یا فلش وغیرہ کو گندہ کرنا یا وہاں کا سامان چرانا کہ جس سے بعد میں آنے والوں کو تکلیف ہو، جائز نہیں ہے بلکہ ڈبل

(۱) درج بالا عبارات سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ سفر میں جس بیوی کے ساتھ چاہے رہ سکتا ہے، اس پر شوہر ماخوذ نہ ہوگا۔ اور یہاں پر مسئلہ بالا میں ہے کہ: سفر میں اگر دوسری بیوی بھی پہنچ جائے یا بلالے تو پھر شوہر پر عدل وانصاف ضروری ہے، اس کے متعلق ''فتاوی دارالعلوم'' میں ہے کہ اس سفر سے مراد وہ سفر ہے جو مہینہ/ پندرہ دن کیلئے اور دوسری بیوی بالکل نظر انداز نہ ہو۔ اور عنوان بالا کی صورت اس طرح لکھی ہے کہ: ''اگر وطن اصلی کی زوجہ کو اپنے پاس بلائے گا تو پھر عدل اس پر لازم ہے۔ پوری تفصیل ملاحظہ ہو۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند: (۳۵۴/۸، ۳۵۵)، سوال نمبر: ۱۴۹۶، نواں باب بیویوں میں عدل ومساوات اور حقوق زوجین، ط: مکتبہ امدادیہ ملتان۔

(۲) (ولو تركت قسمها) بالكسر: أي نوبتها (لضرتها صح، ولها الرجوع في ذلك) في المستقبل. (الدر المختار مع الرد: (۲۰۶/۳)، كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

ولها أن ترجع إذا وهبت قسمها للأخرى) فأفاد جواز الهبة والرجوع أمّا الأوّل فلأن سودة بنت زمعة وهبت يومها لعائشة رضي الله عنها ...... الخ (البحر الرائق: (۲۲۰/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۱۶۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمي.

فتاوى سراجيه: (ص: ۴۰) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

گناہ ہے۔(۱)

اسی طرح عام مسافر خانہ، پلیٹ فارم وغیرہ میں جہاں پر سب کے حقوق برابر ہوتے ہیں، بلاضرورت حد سے زیادہ جگہ گھیر لینا یا دوسرے لوگوں کو بیٹھنے کی سہولت نہ دینا، یہ بھی نامناسب کام اور غیر اخلاقی حرکت ہے ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے تاکہ ہم سفر اس کے اچھے اخلاق کو ذکر خیر کے ساتھ یاد کرے اور دل سے دعا دے ہو سکتا ہے یہ برتاؤ دیکھ کر اس کی بری عادت اور برے اخلاق بھی درست ہو جائیں، تو یہ ایک خاموش دعوت ہے جس کا ثواب آخرت میں ضرور ملے گا۔(۲)

---

(۱) تفسیر معارف القرآن: (۴۱۳/۲) ہمنشین کا حق، سورۃ النساء: ۳۶، ط: ادارۃ المعارف، کراچی.

☜ واعلم أن الشخصين يوجر على إماطة الأذى وكلّ مايوذى النّاس فى الطريق وفيه دلالة على أن الشوك فى الطريق والحجارة والكناسة والمياه المفسدة للطرق وكل مايوذى النّاس يخش العقوبة عليه فى الدنيا والآخرة . (عمدة القارى شرح صحيح البخارى : (۳۱۹/۱۹) كتاب المظالم والغصب ، باب من أخذ الغصن ومايوذى النّاس فى الطريق فرمى به .

☜ وبالوالدين إحساناً وبذى القربىٰ واليتمٰى والمسٰكين والجار ذى القربىٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وبن السبيل . (سورة النساء : ۱۳۶)

(۲) تفسیر معارف القرآن: (۴۱۳/۲) ہمنشین کا حق، سورۃ النساء: ۳۶، ط: ادارۃ المعارف، کراچی.

☜ و فى تفسير الطبرى: "الثانية عشر — قوله تعالىٰ: ﴿والصاحب بالجنب﴾ أى الرفيق فى السفر، وأسند الطبرى أنّ رسول الله ﷺ كان معه رجل من أصحابه وهما على راحلتين، فدخل رسول الله ﷺ غيضة فقطع قضيبين أحدهما معوج، فخرج وأعطى لصاحبه القويم، فقال: كنت يارسول اللّٰه أحق بهٰذا! فقال: كلا يا فلان أن كلّ صاحب يصحب آخر فإنّه مسئول عن صحابته ولو ساعة من نهار. (تفسيرى القرطبى: (۱۸۹/۵) سورة النساء: ۳۶، ط: دار الكتب المصرية القاهرة، دار إحياء التراث العربى، البيروت)

☜ إذا قيل لكم تفسّحوا ...... الآية : (سورة المجادلة : ۱۱)

☜ وأخرج البخارى و مسلم عن عمر أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال: لايقيم الرجل الرجل من مجلسه فيجلس فيه ولكن تفسّحوا و توسعوا. (تفسيرى الدر المنثور: (۳۲۲/۱۴) ط: دار هجر، مصر)

☜ وأخرج البخارى و مسلم عن ابن عمر عن النبىّ ﷺ قال: لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه. وعنه عن النبىّ ﷺ أنّه نهى أن يقام الرجل من مجلسه ويجلس فيه آخر، ولكن تفسحوا و توسعوا...... و روى مسلم عن أبى هريرة رض اللّٰه عنه أنّ النبىّ ﷺ قال: إذا قام أحدكم...... ثمّ رجع فهو أحق به. قال علمانا...... وقد قيل: إن ذٰلک على الندب؛ لأنّه موضع غير متملک لأحد =

سفر میں بیوی ساتھ جانا نہیں چاہتی

''بیوی سفر میں ساتھ رہنے سے انکار کرسکتی ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۱۱)

سفر میں بیوی شوہر کے تابع ہے

اگر بیوی شوہر کے ساتھ سفر میں ہے، راستہ میں شوہر جہاں اور جتنا عرصہ ٹھہرے گا، اتنا ہی عورت ٹھہرے گی، شوہر کی رضامندی کے بغیر زیادہ نہیں ٹھہر سکتی تو ایسی حالت میں شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر شوہر نے کسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کی ہے تو بیوی بھی مقیم بن جائے گی چاہے بیوی وہاں پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے یا نہ کرے بہرحال مقیم بن جائے گی اور اگر شوہر نے پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کی تو بیوی مسافر رہے گی مقیم نہیں بنے گی چاہے وہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت بھی کرے، اس کی نیت کا اعتبار نہیں ہوگا۔ (۱)

= لاقبل الجلوس ولا بعده وهٰذا فيه نظر، وهو أن يقال: سلمنا أنّه غير متملک لكنه يختص به إلى أن يفرغ غرضه منه، فصار كأنّه يملک منفعته، إذ قد منع غيره من يزاحمه عليه. والله أعلم. (تفسير القرطبي: ١٧/ ٢٩٨) تفسير سورة المجادلة: ١١، ط: دار الكتب المصرية القاهرة)

تفسير روح المعاني: ولما نهى عزّ وجلّ عمّا هو سبب للتباغض ...... الخ (تفسير روح المعاني: ١٤/٢٢٣) سورة المجادلة، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

تفسير الرازي: (٢٩/٢٣٣) ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

(١) وكل من كان تبعاً لغيره يلزمه طاعته يصير مقيماً بإقامته و مسافراً بنيته وخروجه إلى السفر، كذا في المحيط ...... الأصل أنّ من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيماً بنية نفسه ومن لا يمكنه الإقامة باختياره لايصير مقيماً بنية نفسه حتى أنّ المرأة إذا كانت مع زوجها في السفر والرقيق مع مولاه والتلميذ مع استاذه والأجير مع مستأجره والجندي مع أميره فهٰؤلاء لايصيرون مقيمين بنية أنفسهم في ظاهر الرواية، كذا في المحيط. (الهندية: (١/ ١٤١) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

قاضيخان على هامش الهندية: (١/ ١٦٦) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (٢/ ١٣٨) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ٣٤٥) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان. =

سفر میں بیوی کے ساتھ نہ جانے کی وجہ سے خرچہ بند کرنا

''بیوی کے سفر میں ساتھ نہ جانے کی وجہ سے خرچہ بند کرنا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۶/۱)

سفر میں پانچ چیزیں ساتھ رکھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کیا کرتے تھے تو اپنے ساتھ پانچ چیزیں لے جاتے ۱۔آئینہ ۲۔سرمہ دانی ۳۔مسواک ۴۔کنگھی ۵۔سوئی دھاگہ قینچی۔(۱)

= الدر مع الرد : (۱۳۳/۲، ۱۳۴) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

خلاصه الفتاوى : (۲۰۳/۱) ، كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حلبی کبیر : (ص: ۵۴۱) فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور .

التاتارخانية : (۱۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان من لايصير مقيماً بنية إقامته ...... الخ ، ط: قديمي .

بدائع الصنائع: (۹۴/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد .

(۱) العاشر: ينبغي أن يستصحب ستة أشياء : قالت عائشة رضي الله عنها : كان رسول الله ﷺ إذا سافر حمل معه خمسة أشياء . المرآة ، والمكحلة ، والمقراض ، والسواک ، والمشط . وفي رواية آخرى عنها ، ستة أشياء : المرآة ، والقارورة ، والمقراض ، والسواک، والمكحلة، والمشط أخرجه الطبراني في الأوسط والبيهقي في سننه ، والخرائطي في مكارم الأخلاق ، واللفظ له وطرقها كلها ضعيف . (إحياء علوم الدين : (۲۳۶/۲) كتاب آداب السفر ، الادب العاشر، الفصل الثاني ، ط: دار القلم ، بيروت)

عن عائشة أنّ رسول الله ﷺ كان إذا سافر سافر بست بالمرآة ، والقارورة ، والمشط، والمقراض، والسواک ، والمكحلة.(المنتقى من كتاب مكارم الاخلاق و معاليها: (۱۸۴/۱)، باب مايستحب للمسافر، رقم الحديث : ۴۲۶ ، ط: دار الفكر ، دمشق)مكارم الأخلاق للخرائطي : (۲۶۹/۱) باب يستحب للمسافر أن يحمل معه ، رقم الحديث : ۸۲۸ ، ط: دار الآفاق العربية ، القاهرة .

عن عائشة رضي الله عنها قالت : خمس لم يكن رسول الله ﷺ يدعهن في سفر ولا حضر: المرآه، والمكحلة ، والمشط ، والمدرى ، والسواک . ابن نجار . كنز العمال في سنن الأقوال: (۳۱/۱۷) ، كتاب السفر من قسم الأفعال ، رقم الحديث : ۱۷۶۱۴ ، آداب متفرقة ، حرف السين ، ط: مؤسسة الرسالة ، بيروت)

سفر میں پانچ سورتوں کی برکت

''سفر کو بابرکت بنایئے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۸۷)

سفر میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی

اگر سفر کے دوران کسی جگہ پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی تو اب یہ مقیم بن گیا اب روزہ نہ رکھنا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ اب یہ مسافر نہیں رہا۔(۱)

البتہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کرنے کی صورت میں روزہ نہ رکھنا درست ہوگا۔(۲)

---

(۱) (ولو نوى مسافر الفطر) أو لم ينو (فأقام و نوى الصوم في وقتها) قبل الزوال (صحّ) مطلقاً (ويجب عليه) الصوم (لو) كان (في رمضان) لزوال المرخّص (كما يجب على مقيم اتمام) صوم (يوم منه) أي رمضان. (الدر المختار مع الرد: (۲/۴۳۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۲۸۹، ۲۹۰) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

التاتارخانية : (۲/۳۰۲) كتاب الصوم، الفصل العاشر، ط: قديمي.

(۲) قوله تعالىٰ : ﴿أو على سفر فعدة من أيّام أخر﴾. (سورة البقرة : ۱۸۴)

وفي الشامية : (...... والمراد سفر خاص، وهو الّذي تتغير به الأحكام من قصر الصلاة وإباحة الفطر. (فتاوى الشامية : (۲/۱۲۰)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(لمسافر) سفرا شرعياً ...... (الفطر). وفي الشامية : (قوله سفرا شرعيا) أي مقدرا في الشرع لقصر الصلاة و نحوه وهو ثلاثة أيّام ولياليها. (الدر مع الرد : (۲/۴۲۱ــ۴۲۳) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

والسفر الّذي يبيح الفطر هو مايبيح القصر. (التاتارخانية : (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمي)

الهندية : (۱/۱۳۸) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي : (ص: ۵۶۴، ۵۶۵)، كتاب الصوم، فصل في العوارض، المكتبة الأنصارية، هرات افغانستان.

وفي منحة الخالق على البحر الرائق : ((قوله : فجعل نفسه عذراً) أي نفس السفر عذرًا وظاهر إطلاقهم أنّه لو دخل بلدا ولم ينو فيه إقامة نصف شهر أنّ له الفطر. (منحة الخالق على هامش البحر الرائق : (۲/۲۸۲)، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد)

سفر میں رات کے وقت آرام کی کیفیت

''آرام کی کیفیت'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۴۹)

سفر میں روانگی کے وقت دعوت کرنا

''دعوت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۰۳)

سفر میں روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے

''روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۳۸)

سفر میں روزہ رکھنا

سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا جائز ہے، اگر سفر کے دوران روزہ رکھنے میں مشقت نہیں ہے تو روزہ رکھ لینا مستحب ہے، اور اگر سفر کے دوران رمضان کا روزہ نہیں رکھا تو بعد میں ان تمام روزوں کو رکھنا لازم ہوگا۔ (۱)

اگر سفر میں چند افراد ساتھ ہیں اور وہ روزہ نہیں رکھتے اور ایک شخص تنہا روزہ رکھنا چاہتا ہے لیکن کھانے وغیرہ کے انتظام میں ساتھیوں کو تکلیف ہوتی ہے تو سفر کے دوران

(۱) (وللمسافر الفطر) لقوله تعالىٰ: ﴿فمن كان منكم مريضا أو على سفر فعدّة من أيّام أخر﴾ ولما رويناه أى من قوله ﷺ: إنّ الله وضع عن المسافر الصوم. (وصومه) أى المسافر (أحبّ أن لم يضره) لقوله تعالىٰ: ﴿وأن تصوموا خير لكم﴾ وإن أدرك العدة (قضوا ما قدروا على قضائه بقدر الإقامة) من السفر. حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۶۴، ۵۶۵) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الهندية: (۱/۲۰۶، ۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار الّتى تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۲/۹۴) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم فساد الصوم، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۶۴) كتاب الصوم، الفصل الخامس فى الحظر والإباحة، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع فى الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمى.

البحر الرائق: (۲/۲۸۲) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: ط: سعيد.

الدر المختار: (۲/۴۲۱ـ۴۲۳) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: سعيد.

روزہ نہ رکھے بعد میں رکھ لے۔(۱)

سفر میں روزہ رکھنا درست ہے اور ثواب ہے، اور نہ رکھنے کی بھی اجازت ہے۔(۲)

اور سفر کی مسافت کم سے کم سوا ستتر کلومیٹر ہونا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) الصوم للمسافر أفضل عندنا إذا لم يكن رفقاء ه أو عامتهم مفطرين فإن كانوا مفطرين أو عامتهم والنفقة مشتركة بينهم فالإفطار أفضل . (خلاصة الفتاویٰ : (۱/۲٦۴) كتاب الصوم ، الفصل الخامس فی الحظر والإباحة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمی.

حاشية الطحطاوی: (ص: ۵٦۵) كتاب الصوم فصل فی العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر مع الرد: (۲/۴۲۳) كتاب الصوم، فصل فی العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۲/۲۸۳) كتاب الصوم فصل فی العوارض ، ط: سعيد .

خانية علی هامش الهندية : (۱/۲۰۵ ، ۲۰٦) كتاب الصوم ، الفصل الرابع فيما يكره للصائم ومالايكره ، ط: رشيديه .

الهندية: (۱/۲۰۱) كتاب الصوم، الباب الثالث فيما يكره للصائم ومالايكره، ط: رشيديه.

(۲) (وللمسافر الفطر) لقوله تعالیٰ: ﴿فمن كان منكم مريضا أو علی سفر فعدة من أيام أخر......﴾ (وصومه) أی المسافر (أحب إن لم يضره) لقوله تعالیٰ: ﴿وأن تصوموا خير لكم﴾. (حاشية الطحطاوی: (۵٦۴، ۵٦۵) كتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الهندية: (۱/۲۰۱) كتاب الصوم، الباب الثالث فيما يكره للصائم ومالايكره، وفيه أيضاً: (۱/۲۰٦) كتاب الصوم، الباب الخامس فی الأعذار، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۲/۲۸۲) كتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: سعيد .

الدر المختار : (۲/۴۲۳) كتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: سعيد .

وعن عائشة رضی الله عنها قالت: إن حمزة بن عمرو الاسلمی قال للنبیّ ﷺ : أصوم فی السفر وكان كثير الصيام فقال : إن شئت فصم وإن شئت فأفطر . (مشكاة المصابيح : (۱/۱۷۷) باب صوم المسافر، الفصل الأوّل ، ط: قديمی)

(۳) والمراد سفر خاص ، وهو الّذی تتغير به الأحكام من قصر الصلاة وإباحة الفطر . (الشامية: (۲/۱۲۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

وفيه أيضاً: (لمسافر) سفرا شرعيا...... (الفطر)، وفی الشامية: (قوله: سفرا شرعيا) أی مقدرا فی الشرع لقصر الصلاة ونحوه وهو ثلاثة أيّام ولياليها . (الدر مع الرد : (۲/۴۲۱ ــ ۴۲۳) كتاب الصوم ، فصل فی العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد) =

سفر کی حالت میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں سلف کے علماء کی مختلف آراء ہیں ان میں سب سے زیادہ بہتر رائے یہ ہے کہ جو سفر ایسا ہو جس میں روزہ رکھنے میں کوئی پریشانی نہ ہو یا کچھ پریشانی تو ہو مگر آدمی تندرست ہے کسی مشقت کے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے تو روزہ رکھنا بہتر ہے۔(۱)

اور جہاں روزہ رکھنے میں دشواری ہو، یا وقتی تقاضوں کے تحت اس وقت روزہ نہ

= البحر الرائق : (۲/۲۸۳) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمي.

الهندية : (۱/۱۳۸) كتاب الصوم، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۶۴) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

المرخص سفر مقدر بتقدير معلوم وهو الخروج عن الوطن على قصد مسيرة ثلاثة أيام فصاعداً عندنا. (بدائع الصنائع: (۲/۹۴) كتاب الصوم، فصل: وأمّا حكم فساد الصوم، ط: سعيد)

(۱) فعلم أنّ المرخص سفر مقدر بتقدير معلوم وهو الخروج عن الوطن على قصد مسيرة ثلاثة أيّام فصاعداً عندنا و عند الشافعي يوم و ليلة...... وسواء كان السفر سفر طاعة أو مباح أو معصية و عند الشافعي سفر المعصية لايفيد الرخصة والمسئلة مضت في كتاب الصلاة، والله أعلم، وسواء سافر قبل دخول شهر رمضان أو بعده أنله أنيترخص فيفطر عند عامة الصحابة وعن علي وابن عباس رضي الله عنهما أنّه إذا أهل في المصر ثم سافر لايجوز له أن يفطر وجه قولهما أنّه لما استهل في الحضر لزمه صوم الإقامة وهو صوم الشهر حتما فهو بالسفر يريد اسقاطه عن نفسه فلايملك ذٰلک كاليوم الذي سافر فيه أنه لايجوز له أن يفطر فيه لما بينا كذا هٰذا ولعامة الصحابة رضي الله عنهم قوله تعالىٰ: ﴿فمن كان منكم مريضا أو على سفر فعدة من أيّام أخر﴾ جعل الله مطلق السفر سبب الرخصة ولأنّ السفر إنّما كان سبب الرخصة لمكان المشقة وإنّما توجد في الحالتين فتثبت الرخصة في الحالتين...... ثمّ الصوم في السفر أفضل من الإفطار عندنا إذا لم يجهده الصوم ولم يضعفه، وقال الشافعي الإفطار أفضل بناء على أن الصوم في السفر عندنا عزيمة والإفطار رخصة وعند الشافعي على العكس من ذٰلک وذكر القدوري في المسئلة اختلاف الصحابة فقال روى عن حذيفة و عائشة وعروة ابن الزبير مثل مذهبنا و روى عن ابن عباس رضي الله عنهما مثل مذهبه...... الخ (بدائع الصنائع: (۲/۹۴ـ ۹۶) كتاب الصوم، فصل: وأمّا حكم فساد الصوم، ط: سعيد)

مظاهر حق جديد: (۲/۳۲۹) كتاب الصوم، باب صوم مسافر، الفصل الأوّل، ط: دار الاشاعت كراچي.

رکھنا بہتر ہوتو ایسے حالات میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔(۱)

سفر میں روزہ کی نیت کرلی

مسافر نے سفر میں روزہ کی نیت کی، مگر بعد میں نیت بدل دی اور کھا پی لیا تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے، صرف قضا لازم ہوگی۔(۲)

سفر میں شاگرد استاد کے تابع ہے

''تابع'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۳۳)

سفر میں عمداً قصر نہ کرنا

اگر مسافر سفر میں اکیلا نماز پڑھ رہا ہے تو چار رکعت والی فرض نماز میں قصر کرنا واجب

---

(۱) ويكره للمسافر أن يصوم إذا أجهده الصوم فإن لم يكن كذٰلک فالصوم للمسافر أفضل عندنا إذا لم يكن رفقاءه أو عامتهم مفطرين فإن كانوا مفطرين أو عامتهم والنفقة مشتركة بينهم فالإفطار أفضل. (خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۲۶۴) كتاب الصوم، الفصل الخامس في الحظر والإباحة، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمي.

الدر مع الرد: (۲/۴۲۳) فصل في العوارض، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۲۸۳) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۲۰۱) كتاب الصوم، الباب الثالث فيما يكره للصائم ومالايكره، ط: رشيديه.

مظاہر حق جدید: (۲/۳۱۵) کتاب الصوم، باب التنزیہ، وہ اعذر جن کی بناء پر روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وكذا لو نوى المسافر الصوم ليلاً وأصبح من غير أن ينقض عزيمته قبل الفجر ثمّ أصبح صائما لايحل فطره في ذٰلک اليوم، ولو أفطر لا كفارة عليه اهـ. قلت: وكذا لا كفارة عليه بالأولىٰ لو نوى نهارا فقوله: ليلاً غير قيد. (الشامية: (۲/۴۳۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۵۵) كتاب الصوم، باب مايفسد الصوم ويوجب القضاء، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

بدائع الصنائع: (۲/۱۰۰) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم فساد الصوم، ط: سعيد.

ہے، اگر ایسا آدمی قصداً قصر نہیں کرتا بلکہ پوری چار رکعت پڑھتا ہے تو وہ گنہگار ہوگا اس سے توبہ کرنا اور اس نماز کو دوبارہ قصر کے ساتھ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

ہاں اگر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو امام کی اتباع کی وجہ سے پوری چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا اس صورت میں گنہگار بھی نہیں ہوگا اور اعادہ بھی لازم نہیں ہوگا۔(۲)

سفر میں عمر گزر گئی روزے کا کیا ہوگا؟

''بارہ ماہ سفر میں رہنے والے کے لئے روزہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۸۹)

---

(۱) فلو أتم مسافر إن قعد في القعدة (الأولىٰ تم فرضه و) لكنه (أساء) لو عامدا التاخير السلام وترك واجب القصر وواجب تكبيرة افتتاح النفل وخلط النفل بالفرض وهٰذا لايحل كما حرره القهستاني بعد أن فسر أساء بإثم واستحق النار، وفي الرد: (قوله: وترك واجب القصر) الاضافة بيانية أي واجب هو القصر ...... أي القصر الواجب ...... وظاهر كلامه أنّه يأثم بتركه زيادة على إثمه بهٰذه اللوازم تأمل ...... (قوله: بعد أن فسر أساء بإثم) وكذا صرّح في البحر بتأثيمه، فعلم أن الإساءة هنا كراهة تحريم، رحمتي. (قوله: واستحق النّار) أي إذا لم يتب أو يعف عنه العزيز الغفار. (الدر مع الرد: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۵/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي.

حلبي كبير: (ص: ۵۳۸) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۲) وإن اقتدىٰ مسافر بمقيم يصلي رباعية ولو في التشهد الاخيرة في الوقت صح اقتداء ه وأتمّها أربعا تبعا لإمامه. (حاشية الطحطاوي: ص: ۳۴۷) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

التاتارخانية: (۲۰/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

حلبي كبير: (ص: ۵۴۲) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

سفر میں عورت کا انتقال ہو جائے تو غسل کون دے گا؟

''عورت کا سفر میں انتقال ہو جائے تو غسل کون دے گا؟''عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۳/۱)

سفر میں عورت وطن کے قریب پاک ہوئی

''عورت سفر میں وطن کے قریب پاک ہوئی''عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۲/۱)

سفر میں کس بیوی کو لے جائے

دو بیویوں کے درمیان، نان ونفقہ، رہائش، سکونت اور رات گزارنے میں مساوات اور برابری کرنا ضروری ہے، ورنہ قیامت کے دن شوہر کی پکڑ ہوگی۔(۱)

البتہ سفر میں جہاں دیگر کئی چیزوں میں بہت سی آسانیاں اور سہولتیں حاصل ہوتی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر کسی ایک بیوی کو لے جانا ہو تو لے جا سکتا ہے، اس میں عدل ومساوات کرنا اور قرعہ اندازی کر کے لے جانا ضروری نہیں، بلکہ جس کو

---

(۱) عن عائشة رض الله عنها أن النبيّ ﷺ كان يقسم بين نسائه فيعدل و يقول :اللّهم هذا قسمي فيما أملك فلاتلمني فيما تملك ولا أملك . وعن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبيّ ﷺ قال : إذا كانت عند الرجل امرأتان فلم يعدل بينهما جاء يوم القيامة وشقه ساقط . (مشكاة المصابيح : (۲۷۹/۲) كتاب النكاح ، باب القسم ، الفصل الثاني ، ط: قديمي)

سنن ابن ماجه : (ص: ۱۴۱) أبواب النكاه ، باب القسمة بين النساء ، ط: قديمي .

أبو داؤد: (۲۹۷/۱) كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء ، ط: المكتبة الحقانية ملتان.

جامع الترمذي: (۲۱۶/۱ ، ۲۱۷) أبواب النكاح، باب ماجاء في التسوية بين الضرائر ، ط: سعيد.

صحيح البخاري : (۷۸۵/۲) كتاب النكاح ، باب العدل بين النساء ، ط: قديمي .

الصحيح لمسلم : (۴۷۲/۱) كتاب النكاح ، باب القسم بين الزوجات ، ط: قديمي .

(يجب) وظاهر الآية أنه فرض ، نهر (أن يعدل) أي أن لايجوز (فيه) أي في القسم بالتسوية في البيتوتة (وفي الملبوس و المأكول) والصحبة (لا في المجامعة) كالمحبة بل يستحب . (الدر المختار : (۲۰۱/۳ ، ۲۰۲) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۱۶۶/۳) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: قديمي .

البحر الرائق : (۲۱۸/۳ ، ۲۱۹) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد .

فتاوى سراجيه : (ص: ۴۰) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط : سعيد .

چاہے لے جا سکتا ہے، ہاں قرعہ اندازی کر کے لے جانا بہتر ہے۔(۱)

سفر میں کسی کو امیر بنانا

''امیر بنانا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۷۹/۱)

سفر میں کم سے کم کتنے ساتھی ہوں

سفر میں کم سے کم تین ساتھی ہونے چاہئیں، اول تو جماعت سے نماز ادا کریں اور دوسرے یہ کہ اگر کسی ساتھی کو سفر کے دوران کسی ضرورت سے کہیں جانا پڑے تو دو باقی رہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی دل بستگی اور اطمینان کا ذریعہ بنیں، اور اس ساتھی کو آنے میں دیر ہو جائے تو دونوں میں سے ایک اس کی خبر گیری کرے اور تاخیر کا سبب جاننے کے لئے چلا جائے اور دوسرا ساتھی سامان وغیرہ کی دیکھ بھال کرتا رہے، یہ سب مستحبات میں سے ہیں واجب اور لازم نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) عن عائشة رض الله عنها أنّ رسول الله ﷺ كان إذا سافر قرع بين نسائه . (سنن ابن ماجه: (ص: ۱۴۱) أبواب النكاح ، باب القسمة بين النساء ، ط: قديمى)

سنن أبي داؤد: (۲۹۸/۱) كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء، ط: المكتبة الحقانيه ملتان.

صحيح البخاري: (۷۸۴/۲) كتاب النكاح، باب القرعة بين النساء إذا أراد سفراً، وفيه أيضًا: (۴۰۳/۱) كتاب الجهاد، باب حمل الرجل امرأته في الغزو دون بعض نسائه، ط:قديمى)

(ولا قسم في السفر) دفعا للحرج (فله السفر بمن شاء منهن والقرعة أحب) تطييبا لقلوبهن . (الدر مع الرد : (۲۰۶/۳) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲۲۰/۳) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۱۶۶/۳) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: قديمى .

فتاوى سراجية : (ص: ۴۰) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد .

الهندية : (۳۴۱/۱) كتاب النكاح ، الباب الحادى عشر فى القسم ، ط: رشيديه .

فتاوى خانيه على هامش الهندية: (۴۴۰/۱) كتاب النكاح ، فصل في القسم ، ط: رشيديه.

(۲) و عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه أنّ رسول الله ﷺ قال: الراكب شيطان والراكبان شيطانان والثلاثة ركب . رواه مالك ، والترمذى وأبوداؤد ، والنسائى . (مشكاة المصابيح : (۳۳۹/۲) باب آداب السفر ، الفصل الثانى ، ط: قديمى) =

سفر میں کون سی بیوی کو ساتھ رکھے

جس شخص کی دو بیویاں ہوں اس کو سفر میں جس بیوی کو چاہے پاس رکھنے کا اختیار ہے، قرعہ اندازی ضروری نہیں ہے، البتہ قرعہ اندازی کرنا بہتر ہے اگر قرعہ اندازی کے بغیر کسی ایک بیوی کو لے کر جائے گا تو گنہگار نہیں ہوگا۔(۱)

= مظاہر حق جدید: (۳/۷۴۹،۷۵۰)[رقم الحدیث:۱۹]، بعنوان: سفر میں کم سے کم تین آدمیوں کا ساتھ ہونا چاہیے، باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: دار الاشاعت کراچی۔

المؤطأ الإمام مالک: (ص: ۷۴۹) کتاب الجامع، باب ما جاء في الوحدة في للرجال والنساء، ط: میر محمد کتب خانه.

سنن أبي داؤد: (۱/۳۵۸) کتاب الجهاد، باب في الرجل يسافر وحده، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

جامع الترمذي: (۱/۲۹۷) أبواب الجهاد، باب كراهية أن يسافر الرجل وحده، ط: سعيد.

مسند أحمد: (۲/۱۸۶) مسند عبد الله بن عمرو، ط: مؤسسة قرطبه القاهرة.

المستدرک علی الصحیحین: (۲/۱۱۲) رقم الحدیث: ۲۴۹۵، کتاب الجهاد، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

سنن البيهقي: (۵/۲۵۷) کتاب الحج، باب كراهية السفر وحده، ط: مكتبه دار الباز مكه مكرمه.

سنن النسائي: (......) کتاب السير، باب النهي عن سير الراكب وحده، ط: قديمي.

شرح السنة: (۱۱/۲۱) رقم الحديث: ۲۶۷۵، ط: المكتب الإسلامي دمشق

صحيح ابن حبان: (۱۰/۱۳) رقم الحديث: ۴۲۱۲، باب القسم، ذكر مايجب على المرء من الإقراع بين النسوة إذا كن عنده و أراد السفر، ط: مؤسسة الرساله.

مسند بزار: (۱۴/۳۳۴) رقم الحديث: ۸۰۱۱، مكتبة العلوم والحكم المدينة المنوّرة.

سنن النسائي: (......) باب القسم للنساء، ط: قديمي.

مسند أبي يعلى: (۷/۳۶۲)، رقم الحديث: ۴۳۹۷، مسند عائشه، ط: دار المامون للتراث العربي.

(۱) عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أنّ رسول الله ﷺ كان إذا سافر قرع بين نسائه. (سنن ابن ماجه: (ص: ۱۴۱) أبواب النكاح، باب القسمة بين النساء، ط: قديمي)

سنن أبي داؤد: (۱/۲۹۸) كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء، ط: المكتبة الحقانيه ملتان.

صحيح البخاري: (۲/۷۸۴) كتاب النكاح، باب القرعة بين النساء إذا أراد سفراً، وفيه أيضًا: (۱/۴۰۳) كتاب الجهاد، باب حمل الرجل امرأته في الغزو دون بعض نسائه، ط: قديمي)

الصحيح لمسلم: (۲/۲۸۶) كتاب الفضائل، باب فضل عائشه، ط: قديمي. =

سفر اور مجبوری کی وجہ سے عورت کے ساتھ مقاربت نہ ہوتی ہو تو مقاربت نہ ہونے کی وجہ سے شوہر گنہگار نہیں ہوگا۔(۱)

سفر میں گیا مگر سوا ستتر کلومیٹر سے پہلے واپس آ گیا

''مسافت شرعی سے پہلے واپس آ گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۳۷)

= مسند أحمد: (۱۱۴/۶) رقم الحديث: ۲۴۸۷۸، حديث السيدة عائشه رضى الله عنها، ط: مؤسسة قاهرة.

(ولا قسم فى السفر) دفعا للحرج (فله السفر بمن شاء منهن والقرعة أحب) تطييبا لقلوبهن . (قوله والقرعة أحب) وقال الشافعي : مستحقة لما روه الجماعة من أنه ﷺ كان إذا أراد سفراً أقرع بين نسائه فمن خرج سهمها خرج بها معه ، قلنا : كان استحباباً بالتطييب قلوبهن لأنّ مطلق الفعل لايقتضى الوجوب مع أنه ﷺ لم يكن القسم واجب عليه ، وتمامه فى الفتح والبحر ، وهذا مع قوله قبله فتعيين من يخافه صحبتها ...... الخ ، صريح فى أنّ من خرجت قرعتها لايلزمه السفر بها . (الدر مع الرد : (۲۰۶/۳) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲۲۰/۳) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۱۶۶/۳) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: قديمى .

فتاوى سراجية : (ص: ۴۰) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد .

الهندية : (۳۴۱/۱) كتاب النكاح ، الباب الحادى عشر فى القسم ، ط: رشيديه .

فتاوى خانيه على هامش الهندية: (۴۴۰/۱) كتاب النكاح ، فصل فى القسم ، ط: رشيديه .

بدائع الصنائع : (۳۳۳/۲) كتاب النكاح ، فصل : ومنها وجوب العدل بين النساء فى حقوقهن ، ط: سعيد .

(۱) (يجب أن يعدل فيه) أى فى القسم بالتسوية فى البيتوتة (وفى الملبوس والمأكول) والصحبة (لا فى المجامعة) كالمحبة بل يستحب . وتحتة فى الشامية : (قوله لا فى المجامعة) لأنّها تبتنى على النشاط ، ولا خلاف فيه . قال بعض أهل العلم : إن تركه لعدم الداعية والانتشار عذر ، وإن تركه مع الداعية إليه لكن داعيته إلى الضرة أقوى فهو ممّا يدخل تحت قدرته ...... الخ (الدر المختار مع الرد : (۲۰۱/۳ ، ۲۰۲) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۱۶۶/۳) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: قديمى .

البحر الرائق : (۲۱۸/۳ ، ۲۱۹) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط: سعيد .

فتاوى الخانية على هامش الهندية: (۴۳۹/۱)، كتاب النكاح، فصل فى القسم، ط: رشيديه.

الهندية : (۳۴۰/۱) كتاب النكاح ، الباب الحادى عشر فى القسم ، ط: رشيديه .

سفر میں مرد کا انتقال ہو جائے تو غسل کون دے؟

''مرد کا سفر میں انتقال ہو جائے تو غسل کون دے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۳۰)

سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۳۰۸)

سفر میں نماز قضا کرنا

سفر میں بعض پکے نمازی بھی نماز قضا کر دیتے ہیں، اور عذر یہ پیش کرتے ہیں کہ رش اور بھیڑ میں نماز کیسے پڑھیں؟ یہ بڑی کم ہمتی اور غفلت کی بات ہے، پھر گاڑی، ریل اور جہاز وغیرہ میں کھانا پینا اور دیگر طبعی حوائج کا پورا کرنا بھی تو مشکل ہوتا ہے، لیکن مشکل کے باوجود ان طبعی حوائج کو بہر حال پورا کیا جاتا ہے، آدمی ذرا سی ہمت سے کام لے تو مسلمان کیا، غیر مسلم بھی نماز کے لئے جگہ دے دیتے ہیں۔ (۱)

اور سب سے بڑھ کر افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض حضرات حج کے مبارک سفر میں احرام کی حالت میں بھی نماز کا اہتمام نہیں کرتے، اور وہ اپنے خیال میں تو ایک اہم فریضہ ادا کرنے جا رہے ہیں مگر ایک دن میں اللہ تعالیٰ کے پانچ فرض غائب کر دیتے ہیں، حاجیوں کو خاص طور سے یہ اہتمام کرنا چاہئے کہ حج کے سفر کے دوران ان کی ایک بھی نماز باجماعت

---

(۱) روی أنّه علیه الصلاة والسلام قال: من ترک الصلاة حتی مضی وقتها ثمّ قضی عذب فی النّار حقباً والحُقُب ثمانون سنة. (مجالس الأبرار: (ص: ۳۹۸) المجلس الحادی والخمسون فی بیان فرضیة الصلاة بالکتاب والسنة وإجماع الأمة والوعید فی حق تارکها، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

و فی کشف الأسرار: إن المثلیة فی القضاء فی حق إزالة المأثم لا فی إحراز الفضیلة اهـ، والظاهر أنّ المراد بالمأثم ترک الصلاة، فلایعاقب علیها إذا قضاها، وأمّا أثم تأخیرها عن الوقت الّتی هو کبیرة فباق، لایزول بالقضاء المجرد عن التوبة بل لا بدّ منها. (البحر الرائق: (۲/۷۹) کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعید)

شامی: (۲/۶۲) کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعید.

فوت نہ ہو۔(۱)

بلکہ اگر ممکن ہے تو ریل وغیرہ میں بھی اذان، اقامت، اور جماعت کا اہتمام کریں۔

ہوائی جہاز میں اندر نماز پڑھنا ممکن ہے لہذا اگر پانی ہے تو وضو کر کے ورنہ تیمّم کر کے نماز ادا کریں، قضا نہ کریں، اگر ریل گاڑی میں رش ہے کسی بڑے اسٹیشن پر جب ریل رکے تو ٹھہرنے کا وقت معلوم کر کے نماز پڑھ لے اگر مسافر ہے تو قصر کرے ورنہ پوری نماز پڑھے۔ اور ''بس'' میں ڈرائیور سے کہہ کر مناسب جگہ پر روک کر نماز ادا کرنا ممکن ہے۔ ہاں اگر گاڑی نہ رکے وضو بھی نہ ہو اور وضو اور تیمّم کی کوئی صورت نہ ہو تو نماز نہ پڑھے بلکہ نمازیوں کی مشابہت اختیار کرے اور بعد میں جب پانی ملے تو وضو کر کے نماز ادا کرے۔(۲)

سفر میں وقت سے پہلے نماز پڑھنا

''وقت سے پہلے نماز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۲۷۳)

---

(۱) ومن علم أنه إذا خرج إلى الحج تفوته صلاة واحدة يحرم عليه الحج رجلاً كان أو امرأة ؛ لأن من يترك صلاة واحدة لايكفرها أقلّ من سبعين حجة . (مجالس الأبرار : (ص: ١٧٦) المجلس العشرون في بيان فضائل الحج المبرور و بيان البدعة فيه ، ط سهيل اكيڈمی لاهور)

(۲) (والمحصور فاقد) الماء والتراب (الطهورين) بأن حبس في مكان نجس ولايمكنه إخراج تراب مطهر وكذا العاجز عنه المرض (يؤخرها عنده...... وقالا: يتشبه) بالمصلين وجوبا فيركع و يسجد إن وجد مكانا يابسا وإلّا يؤمی قائما ثمّ يعيد كالصوم (به يفتي وإليه صحّ رجوعه). الدر المختار: (١/٢٥٢، ٢٥٣) كتاب الطهارة، باب التيمّم، مطلب في فاقد الطهورين، ط: سعيد)

الهندية: (١/٣١) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمّم، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (١/١٤٤) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، ط: سعيد .

وفي البحر أيضًا : (١/١٦٤) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، فروع ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (١/١٨٦) كتاب الطهارة ، الفصل الخامس في التيمم ، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمّم ومن لايجوز له التيمّم ، ط: قديمي .

سفر نیت کے بغیر کرنا

''نیت کے بغیر سفر کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۳۲۹/۲)

سفر ہمیشہ کرنے والا

ایک شخص جس کی پوری زندگی سفر میں گزر رہی ہے، رمضان یا غیر رمضان میں اقامت کا موقعہ نہیں ملتا، اور مستقبل میں بھی اقامت کا موقعہ نہیں مل سکے گا تو اس صورت میں اگر واقعۃً اقامت کا موقعہ نہیں ملا تو اس پر روزہ کا فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب نہیں ہوگا، اور اس کے وراثوں پر بھی اس کی طرف سے فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۱)

سفیر کا زکوۃ کی رقم کا استعمال کرنا

سفیر کے پاس ذاتی پیسے، یا مدرسہ سے ملی ہوئی رقم، اگر ختم ہو جائے، اور اس کے پاس چندہ میں آئی ہوئی زکوۃ کی رقم موجود ہو، تو وہ سفیر اس رقم کو خرچ نہیں کرسکتا، کوئی دوسرا انتظام کرے کیونکہ سفیر اس رقم کا مالک نہیں، بلکہ اس کو مدرسہ تک پہنچانے کا وکیل ہے، اور وکیل کے لئے زکوۃ کی رقم استعمال کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ بعد میں واپس کرنے

---

(۱) ولو فات صوم رمضان بعذر المرض أو السفر واستدام المرض والسفر حتى مات لاقضاء عليه لكنه إن أوصى بأن يطعم عنه صحت وصيته وإن لم تجب عليه ...... ولايلزمهم من غير إيصاء، كذا في فتاوى قاضي خان . (الهندية : (۲۰۷/۱) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

لمسافر أو حامل أو مرضع خافت بغلبة الظن على نفسها أو ولدها أو مريض خاف الزيادة الفطر، وقضوا ماقدروا بلافدية و ولاء، ويندب لمسافر الصوم إن لم يضره ،فإن ماتوا فيه أي في ذلك العذر، فلا تجب عليهم الوصية بالفدية لعدم إدراكهم عدة من أيام أخر. (تنوير الأبصار (الدر المختار مع الرد): ۴۲۱/۲، ۴۲۴) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲۸۲/۲ ، ۲۸۳) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

وإذا استدام السفر أو المرض حتى مات فلاقضاء عليه . (التاتارخانية : (۲۹۲/۲) كتاب الصوم ، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر ، ط : قديمي .

کا ارادہ رکھتا ہو تب بھی استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

سلام کرنا

ملاقات کے وقت بھی سلام کرنا اور رخصت ہوتے وقت بھی سلام کرنا سنت ہے۔(۲)

سلام کرنا رخصت ہوتے وقت

''رخصت ہوتے وقت سلام کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۳۴)

---

(۱) وللوكيل بدفع الزكاة أن يدفعها إلى ولد نفسه كبيراً كان أوصغيراً وإلى امرأته إذا كانوا محاويج ولايجوز أن يمسک لنفسه شيئًا. (البحر الرائق: (۲/۲۱۱) كتاب الزكاة ، ط؛ سعيد)

الدر المختار : (۲/۲۶۹) كتاب الزكاة ، ط: سعيد .

وفي الجامع الصغير : سئل الشيخ الإمام أبو حفص عمن دفع الزكاة ماله إلى رجل وأمر أن يتصدق بها فأعطى ولد نفسه الكبير والصغير أو امرأته وهم محاويج ، وفي الخانية : ولايمسک لنفسه شيئًا جاز . (الفتاوى التاتارخانية : (۲/۲۱۴) ، كتاب الزكاة ، الفصل التاسع في المسائل المتعلقة بمعطي الزكاة ، ط: قديمي)

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه أنّ رسول الله ﷺ قال : إذا انتهىٰ أحدكم إلى مجلس فليسلّم، فإن بداله أن يجلس فليجلس ، ثمّ إذا قام فليسلم فليست الأولىٰ بأحق من الآخرة . رواه الترمذي و قال هذا حديث حسن . (جامع الترمذي : (۲/۱۰۰) أبواب الاستيذان والأدب ، باب ماجاء في التسليم عندالقيام والقود ، ط: سعيد)

سنن أبي داؤد: (۲/۳۶۱) باب في السلام إذا قام من المجلس ، ط: مكتبه حقانيه ، ملتان .

شعب الإيمان : ۱۱/۲۳۱) فضل في سلام من خرج من بيته ، [رقم الحديث : ۸۴۶۰]، ط : المكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .

شرح السنة: (۱۲/۲۹۳) باب التسليم عند القيام، ط: المكتب الإسلامي دمشق، بيروت.

عن قتادة رحمه الله قال: قال النبيّ ﷺ: إذا دخلتم بيتا فسلّموا على أهله وإذ اخرجتم فأودعوا أهله السلام. (رواه عبد الرزاق في مصنفه: (۱۰/۳۸۹) باب التسليم إذا خرج من بيت، ط: المكتب الإسلامي، بيروت) بحواله منتخب أحاديث: (ص: ۵۱۲)، ط: كتب خانه فيضي، لاهور، پاكستان.

وهكذا في شعب الإيمان للبيهقي بحواله معارف الحديث: (۶/۳۴۲) ط: دارالاشاعت، كراچي.

شرح السنة : (۱۲/۲۹۴) باب التسليم عندالقيام ، المكتب الإسلامي دمشق ، بيروت .

شعب الإيمان : (۱۱/۲۳۱) ، رقم الحديث : ۸۴۵۹، فصل في سلام من دخل بيته أو بيتا ليس فيه أحد ، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .

سلام کے بعد نیت بدلنا

''نیت بدلنا'' عنوان کے اسٹار نمبر۲ کو دیکھیں۔ (۲؍۳۲۴)

سنت

سفر میں جلدی کی صورت میں فجر کی سنت کے علاوہ دوسری سنتوں کو چھوڑنا جائز اور اطمینان کی حالت میں سنت پڑھنا بہتر اور افضل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں سنتیں پڑھنا ثابت ہے۔(۱)

اگر مسافر سفر میں ہے اور کسی جگہ پر نماز کے لئے ہی ٹھہرا ہے، جلدی بھی نہیں ہے مثلاً گاڑی یا قافلہ نکلنے کا خطرہ نہیں ہے تو سنت پڑھنا افضل ہے، ضروری نہیں ہے البتہ اگر کسی جگہ پر مقیم ہے مثلاً دوچار روز کے لئے ٹھہرا ہوا ہے تو اس کو پوری سنتیں پڑھنا چاہئیں یہی راجح قول ہے۔(۲)

---

(۱) وفي الصحيحين عن عائشة رضي الله عنها قالت لم يكن النبيّ ﷺ على شيئ من النوافل أشدّ تعاهداً منه على ركعتي الفجر...... وفي أوسط الطبراني عنها أيضاً لم أره ترك الركعتين قبل صلاة الفجر في سفر ولا حضر ولاصحة ولاسقم. (البحر الرائق: (۲/۴۷) باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

☐ صحيح البخاري: (۱/۱۵۶) كتاب التهجد، باب تعاهد ركعتي الفجر ومن سماها تطوعا، ط: قديمي.

☐ صحيح البخاري: (۱/۱۴۹) أبواب تقصير الصلاة، باب من تطوع في السفر، ط: قديمي.

☐ سنن أبي داؤد: (۱/۱۸۵) كتاب الصلاة، باب ركعتي الفجر أبواب التطوع و ركعات السنة، ط: مكتبه حقانهه ملتان.

☐ انظر الحاشية الآتية، رقم: ۲، على نفس الصفحة. (واختلفوا في ترك السنن في السنن)

(۲) واختلفوا في ترك السنن في السنن فقيل الأفضل هو الترك ترخيصًا، وقيل الفعل تقربا، وقال الهندواني: الفعل حال النزول والترك حال السير، وقيل يصلي سنة الفجر خاصة و قيل سنة المغرب أيضاً، و في التجنيس: : والمختار أنّه إن كان حال أمن و قرار يأتي بها لأنّها شرعت مكملات والمسافر إليه محتاج وإن كان حال خوف لايأتي بها؛ لأنّه ترك بعذر.
(البحر الرائق: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

☐ ولاقصر في السنن كذا في محيط السرخسي و بعضهم جوزوا للمسافر ترك السنن =

سنت مؤکدہ کی رکعتوں میں قصر کی جائے گی یا نہیں

چار رکعت والی فرض نمازوں کے علاوہ کسی اور نماز میں قصر نہیں ہے، اس لئے سنت مؤکدہ میں بھی قصر نہیں ہے، البتہ سنت مؤکدہ پڑھنے کا موقع ہے تو پڑھنا افضل اور بہتر ہے، اور اگر موقع نہیں ہے قافلہ یا گاڑی یا جہاز نکل جانے کا خطرہ ہے یا مقصود میں خلل آنے کا اندیشہ ہے تو سنتیں نہ پڑھنے میں گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

= والمختار أنّ لايأتي بها في حال الخوف ويأتي بها في حال القرار والأمن هكذا في الوجيز لكردی.
(الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۹)، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)
☜ واختلفوا (ويأتي) المسافر (بالسنن) إن كان (في حال أمن و قرار وإلّا) بأن كان في خوف و فرار (لا) يأتي بها، هو المختار؛ لأنّه ترك لعذر، تجنيس، قيل: إلّا سنة الفجر.
(الدر مع الرد: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)
☜ التاتارخانية: (۲/۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي.
☜ حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۱) (فيقصر) المسافر (الفرض) العلمي (الرباعي) فلاقصر للثناني والثلاثي ولاللوتر فإنّه فرض عملي ولا في السنن، فإن كان في حال نزول و قرار، وأمن يأتي بالسنن، وإن كا سائراً أو خائفاً فلايأتي بها وهو المختار: (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.
☜ قال أصحابنا: فرض المسافر في كل صلاة رباعية ركعتان...... ولا قصر في ذوات الثلاث والمثنىٰ؛ لأنّ شطرها ليست بصلاة، ولا قصر في النوافل أيضاً؛ لأنّ القصر للتخفيف ولاحاجة إليه في النوافل؛ لأنّ له أن لايفعلها، وتكلّموا في الأفضل في السنن، فقيل: هو متروك ترخصا، وقيل: هو الفعل تقرباً وكان الشيخ أبوجعفر يقول بالفعل في حالة النزول والترك في حالة السير.
(التاتارخانية: (۲/۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي)
☜ الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.
☜ البحر الرائق: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.
☜ الدر مع الرد: (۲/۱۲۳) كتاب الصلاة باب صلاة المسافر، ط: سعيد.
☜ ثمّ لاقصر في السنن؛ لأنّ القصر للتخفيف على المسافر، والتخفيف إليه في الفرائض؛ لأنّها لازمة كذا في المحيط ......، وقيل: يأتي بالسنن إذا كان في المنزل، ويتركها إذا كان في الارتحال. (فتح باب العناية بشرح النقاية: (۱/۳۹۲)، فصل في صلاة المسافر، ط: سعيد)

سوار ہونے کے وقت کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپ سفر پر جاتے اور اونٹ پر سوار ہوتے تو پہلے تین دفعہ اللہ اکبر کہتے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتے:

''سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَاوَمَاکُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَاالْبِرَّوَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰی، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا ، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِن وَّعَثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ''. (۱)

اس دعا کا ایک ایک جزء اپنے اندر بڑی معنویت رکھتا ہے پہلی بات اس حدیث میں یہ بتائی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہونے کے بعد سب سے پہلے تین دفعہ اللّٰہ اکبر کہتے تھے۔

اس زمانہ میں خاص کر اونٹ جیسی سواری پر سوار ہونے کے بعد خود سوار کو اپنی بلندی و برتری کا احساس یا وسوسہ پیدا ہو سکتا تھا۔

اسی طرح دیکھنے والوں کے دلوں میں اس کی عظمت و بڑائی کا خیال آ سکتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دفعہ ''اللّٰہ اکبر'' کہہ کر اس پر تین ضربیں لگاتے تھے اور خود اپنے کو اور دوسروں کو بتاتے تھے کہ عظمت اور بڑائی صرف اللہ ہی کے لئے ہے، اس کے بعد آپ

---

(۱) وعن ابن عمر رضی اللّٰہ عنه أنّ رسول اللّٰہ ﷺ كان إذا استوى على بعيره خارجا إلى سفرٍ كبّر ثلاثاً ثمّ قال سبحان الّذی الخ . (سنن أبی داؤد : (۱/۳۵۶ ، ۳۵۷) كتاب الجهاد ، باب مايقول الرجل إذا سافر ، ط: مكتبه حقانيه ملتان)

جامع الترمذی: (۲/۱۸۳) أبواب الدعوات عن رسول اللّٰہ ﷺ، باب ماجاء ما يقول إذا ركب دابته، ط: سعيد.

مشكاة المصابيح : (۱/۲۱۳) باب الدعوات فی الأوقات ، الفصل الأوّل ، ط : قديمی .

صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے ''سبحٰن الذی'' الخ اس میں اس بات کا اعتراف اور اقرار ہے کہ اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کر دینا اور ہم کو اس طرح اس کے استعمال کی قدرت دینا بھی اللہ ہی کا کرم ہے ہمارا کوئی کمال نہیں ہے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ''وَاِنَّـا اِلـیٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُوْنَ'' یعنی جس طرح آج ہم یہ سفر کر رہے ہیں، اسی طرح ایک دن اس دنیا سے سفر کر کے ہم اپنے اللہ کی طرف جائیں گے جو اصل مقصود اور مطلوب ہے اور وہی سفر حقیقی سفر ہوگا، اور اس کی فکر اور تیاری سے بندے کو کبھی غافل نہ رہنا چاہئے، اور اس کے بعد پہلی دعا آپ یہ کرتے کہ ''اے اللہ! اس سفر میں مجھے نیکی اور پرہیزگاری اور ان اعمال کی توفیق دے جن سے تو راضی ہو'' بلاشبہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے بندوں کے لئے سب سے اہم مسئلہ یہی ہے اس لئے ان کی سب سے پہلی دعا یہی ہونی چاہئے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں سہولت کی اور سفر جلدی پورا ہو جانے کی دعا کرتے، اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے دربار میں درخواست کرتے ''اے اللہ! تو ہی سفر میں میرا حقیقی رفیق اور ساتھی ہے، اور تیری ہی رفاقت و مدد پر میرا اعتماد ہے، اور گھربار اور بیوی بچے جن کو میں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان کا نگہبان اور نگران بھی تو ہی ہے اور تیری نگہبانی پر مجھے بھروسہ ہے یعنی سفر میں بھی تیری رحمت سے آرام، عافیت اور سہولت نصیب رہے اور سفر سے واپس آکر بھی گھر میں خیر و عافیت دیکھوں۔ (۱)

اگر کسی کو یہ لمبی دعا یاد نہ ہو تو کم از کم ''**سبحٰن الذی سخر لنا هٰذا و ما كنا له مقرنين و انا الیٰ ربنا لمنقلبون**'' ضرور پڑھے۔ (۲)

موجودہ دور میں گاڑی، ریل اور ہوائی جہاز پر سوار ہو کر بھی یہی دعا پڑھے۔

---

(۱) معارف الحديث الحديث: (۱۴۵/۵ـ۱۴۷) كتاب الاذكار والدعوات، ط: دار الاشاعت كراچی.

(۲) سورة الزخرف: (۱۳، ۱۴)، رکوع: ۱، پاره: ۲۵، وعن ابن عمر رضی الله عنهما أنّ رسول الله ﷺ كان إذا استوى على بعيره خارجا إلى سفر كبّر ثلاثاً ثم قال سبحان الّذی...... الخ (ابوداؤد: ۱/۳۵٦، ۳۵۷) كتاب الجهاد، باب مايقول الرجل إذا سافر، ط: مكتبه حقانيه، ملتان)

جامع الترمذی: (۱۸۳/۲) أبواب الدعوات، باب ماجاء ما يقول إذا ركب دابته، ط: سعيد. =

سواری پر نماز پڑھنے کا حکم

سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے لیکن فرض نہیں۔(۱)

حنفیہ کے نزدیک فجر کی سنتوں کو بھی سواری سے اتر کر پڑھنا واجب ہے، اس لئے اس کو بھی عذر کے بغیر بیٹھے بیٹھے پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۲)

= مشکاة المصابیح : (۲۱۳/۱) باب الدعوات في الاوقات ، الفصل الأوّل ، ط: قديمي.

وإذا ركب دابته يقول بسم الله والحمد لله ...... سبحان الّذى سخّرلنا هٰذا ...... الخ (الهندية: (۲۲۰/۱) كتاب المناسك ، الباب الأوّل ، وأمّا آدابه ، ط:رشيديه)

التاتارخانية: (۳۳۲/۲) كتاب الحج ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط: قديمى .

(۱) يجوز التطوع على الدابة خارج المصر ويؤمى حيث توجهت الدابة كذا فى محيط السرخسى . (الهندية : (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، وممّا يتصل بذٰلك الصلاة على الدابة والسفينة ، ط: رشيديه)

(قوله : و راكبا خارج المصر موميا إلى أى جهة توجهت دابته) أى يتنفل راكبا لحديث الصحيحين عن ابن عمر رأيتُ رسول الله ﷺ يصلى النوافل على راحلته فى كل وجه يؤمى إيماء ...... الخ . (البحر الرائق : (۶۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۲۹) كتاب الصلاة ، فصل فى صلاة النفل جالسا و فى الصلاة على الدابة ، فصل : فى بيان النوافل ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية: (۳۲/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى الصلاة على الدابة، ط:قديمى.

الدر مع الرد: (۳۸/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فى الصلاة على الدابة، ط: سعيد.

(۲) وعن أبى حنيفة رحمه الله أنه ينزل سنة الفجر ؛لأنها آكد من سائرها . بل روى عنه أنها واجبة وعلى هٰذا ادائها قاعدا كما أسلفناه . وقد قدمنا أنه ينزل للوتر اتفاقا بينه و بينهما . (البحر الرائق : (۶۵/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

(و) السنن (آكدها سنة الفجر) اتفاقا ...... (و قيل بوجوبها ، فلاتجوز صلاتها قاعداً) ولاراكبا اتفاقا (بلاعذر) على الأصح...... الخ (الدر مع الرد : (۱۴/۲) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فى السنن والنوافل ، ط: سعيد)

(ويجوز النفل قاعداً مع القدرة على القيام) ...... إلّا سنة الفجر ، لما قيل بوجوبها و قوة تأكّدها (قوله :لما قيل بوجوبها) قال فى الخلاصة واجمعوا على أنّ ركعتى الفجر من غير عذر قاعدا لاتجوز كذا روى الحسن عن الإمام . (حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۲۷) ، وفيه أيضاً: (وعن أبى حنيفة رحمه اللّٰه أنّه ينزل) الراكب (لسنة الفجر لأنّها آكد من غيرها) الخ =

فرض نماز سواری پر پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

لیکن مندرجہ ذیل اعذار کی صورت میں فرض نماز سواری پر پڑھنا جائز ہے:

۱۔کوئی شخص جنگل میں ہو اور اپنی جان و مال کی ہلاکت کا خوف غالب ہو، مثلا سواری سے اتر کر نماز پڑھنے کی صورت میں مال واسباب چوری ہونے کا یا کسی درندہ کے نقصان پہنچانے یا قافلہ سے بچھڑ جانے کا یا راستہ بھول جانے کا ڈر ہو تو فرض نماز سواری پر پڑھنا جائز ہوگا۔(۲)

= (حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۳۰) فصل في صلاة النفل جالساً و في الصلاة على الدابة وصلاة الماشي، فصل في بيان النوافل ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية: (۱/ ۴۶۶) كتاب الصلاة، الفصل الحادي عشر في التطوع قبل الفرض و بعده، ط: قديمي.

الهندية : (۱/ ۱۱۲) كتاب الصلاة ، الباب التاسع في النوافل ، ط: رشيديه .

(۱) ولاتجوز المكتوبة على الدابة إلّا من عذر . (الهندية: (۱/ ۱۴۳) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس عشر في صلاة المسافر ، الصلاةعلى الدابة ، ط: رشيديه)

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱/ ۱۷۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲/ ۳۴) كتاب الصلاة، الفصل الثالث والعشرون في الصلاة على الدابة، ط: قديمي.

حاشية الطحطاوي : (ص: ۳۳۱) كتاب الصلاة ، فصل في صلاة الفرض والواجب على والدابة والمحمل ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

رد المحتار: (۲/ ۳۸) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوفل، مطلب في الصلاة على الدابة، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۲/ ۶۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوى : (۱/ ۱۹۳) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون في الصلاة على الدابة ، ط: المكتبة الحبيبة كوئٹه .

(۲) ومن الأعذار أن يخاف لو نزل عن الدابة على نفسه أو على ثيابه أو دابته لصا أو سبعا أو عدوا. (الهندية : (۱/ ۱۴۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: وممّا يتّصل بذٰلک الصلاة على الدابّة والسفينة ، ط: رشيديه)

فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱/ ۱۷۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۲/ ۶۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوي على المراقي (ص: ۳۳۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة الفرض والواجب على الدابة والمحمل، فصل في بيان النوافل، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.=

۲۔ یا سواری میں کوئی ایسا سرکش جانور ہو یا کوئی ایسی چیز ہو جس پر اترنے کے بعد پھر چڑھنا ممکن نہ ہو۔(۱)

۳۔ یا نماز پڑھنے والا اتنا ضعیف اور کمزور ہو کہ خود سے نہ تو سواری سے اتر سکتا ہو اور نہ سواری پر چڑھنے پر قادر ہو، اور نہ ہی کوئی ایسا شخص پاس موجود ہو جو سواری سے اتار سکے اور چڑھا سکے۔(۲)

= خلاصة الفتاوى : (۱/۱۹۳) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون في الصلاة على الدابة ، ط : المكتبة الحبيبية كوئٹه .

(۱) ومن الأعذار ...... وكذا إذا كانت الدابة جموحاً لايقدر على ركوبها إلّا بمعين . (البحر الرائق : (۲/۶۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط : سعيد)

الهندية : (۱/۱۴۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابّة ، ط : رشيديه .

فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۱۷۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲/۳۴) كتاب الصلاة، الفصل الثالث والعشرون في الصلاة على الدابّة، ط: قديمي.

رد المحتار: (۲/۴۰) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوفل، مطلب في القادر بقدرة غيره، ط: سعيد.

فتح باب العناية بشرح النقاية : (۱/۳۳۸) فصل في النوافل ، ط: سعيد .

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۱۹۳) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون في الصلاة على الدابة ، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه .

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۳۳۱) كتاب الصلاة ، فصل صلاة الفرض والواجب على الدابة ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) أو هو شيخ كبير لايجد من يركبه .(البحر الرائق : (۲/۶۴) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد)

أو كان شيخا كبيرا لونزل لايمكنه أن يركب ولايجد من يعينه تجوز الصلاة على الدابة. (رد المحتار: (۲/۴۰) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في القادر بقدرة غيره، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۲/۳۴) الفصل الثالث والعشرون في الصلاة على الدابة ، ط: قديمي .

الهندية : (۱/۱۴۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، وممّا يتّصل بذٰلك الصلاة على الدابة ، ط: رشيديه .

فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۱۷۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

فتح باب العناية : (۱/۳۳۸) كتاب الصلاة ، فصل في النوافل ، ط: سعيد . =

۴۔ یا زمین پر اتنا کیچڑ ہو کہ اس پر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو۔(۱)

۵۔ یا بارش کا عذر ہو۔(۲)

ان صورتوں میں فرض نماز بھی سواری پر پڑھنا جائز ہے۔

سواری پر نماز پڑھنے کے جائز ہونے کے لئے شہر سے باہر ہونا شرط ہے، چنانچہ اگر

= خلاصة الفتاوی : (۱/۱۹۳) کتاب الصلاة ، الفصل العشرون فی الصلاة علی الدابة ، ط: مکتبه حبیبیه کوئٹه .

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۳۱) کتاب الصلاة ، مطلب فی صلاة والفرض والواجب علی الدابة ، ط: المکتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۱) أو کان فی طین وردغة لایجد علی الأرض مکاناً یابساً هکذا فی المحیط . هذا إذا کان الطین بحال یغیب وجهه فإن لم یکن بهذه المثابة لکن الأرض ندیة مبتلة صلی هناک کذا فی الخلاصة . (الهندية : (۱/۱۴۳) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، وممّا یتّصل بذلک الصلاة علی الدابة ، ط: رشیدیه)

فتاوی قاضی خان علی هامش الهندية : (۱/۱۷۰ ، ۱۷۱) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیه .

الدر المختار مع الرد : (۲/۴۰) کتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فی الصلاة علی الدابة ، ط: سعید .

التاتارخانية: (۲/۳۴) کتاب الصلاة، الفصل الثالث والعشرون فی الصلاة علی الدابة، ط: قدیمی.

فتح باب العناية : (۱/۳۳۸) کتاب الصلاة ، فصل فی النوافل ، ط: سعید .

خلاصة الفتاوی : (۱/۱۹۳) کتاب الصلاة ، الفصل العشرون فی الصلاة علی الدابة ، ط: مکتبه حبیبیه کوئٹه .

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۳۱) کتاب الصلاة فصل فی صلاة الفرض والواجب علی الدابة ، ط: المکتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۲/۶۴) کتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعید .

(۲) ومن العذر المطر . (الدر المختار مع الرد : (۲/۴۰) کتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فی الصلاة علی الدابة ، ط: سعید)

حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۳۱) کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة الفرض والواجب علی الدابة ، ط: المکتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۲/۶۴) کتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعید .

کوئی شخص (مسافر ہو یا نہ ہو) شہر کے اندر ہے تو اس کے لئے سواری پر نفل نماز پڑھنا بھی جائز نہیں، البتہ شہر اور آبادی کے مکانات سے باہر ہوتے ہی سواری پر نفل پڑھنا جائز ہے۔ (۱)

سواری کے جانور کو مارنا

اگر سواری کا جانور طاقت کے باوجود چلنے میں سستی کرے تو معمولی طور پر مارنا جائز ہے، مگر منہ اور سر پر نہ مارے، طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا یا ناتواں جانور کو خواہ مخواہ مارنا اور بے دردی سے مارنا پیٹنا یہ سب ظلم اور سخت منع ہے۔ (۲)

---

(۱) ویتنفل المقیم (راکبا خارج المصر) محل القسر. وفی الشامیة: (قوله: خارج المصر) هٰذا هو المشهور، وعندهما یجوز فی المصر، لکن بکراهة عند محمد؛ لأنّه یمنع من الخشوع، وتمامه فی الحلیة. (قوله: محل القصر) بالنصب بدل من خارج المصر، وفائدته شمول خارج القریة وخارج الأخبیة ح. أی المحل الّذی یجوز للمسافر قصر الصلاة فیه، وهو الصحیح بحر. الخ (الدر مع الرد: (۳۸/۲) کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فی الصلاة علی الدابة، ط: سعید)

☜ یجوز التطوع علی الدابة خارج المصر ..... ولایجوز فی المصر عند أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ کذا فی محیط السرخسی، والصحیح أن المسافر وغیر المسافر فی ذٰلک سواء بعد أن یکون خارج المصر حتی أن من خرج إلی ضیاعه جاز له أن یصلی التطوع علی الدابة وإن لم یکن مسافراً. (الهندیة: (۱۴۲/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، وممّا یتّصل بذٰلک الصلاة علی الدابة، ط: رشیدیه)

☜ فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندیة: (۱۷۰/۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

☜ البحر الرائق: (۶۴/۲) کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

☜ خلاصة الفتاویٰ: (۱۹۳/۱) کتاب الصلاة، الفصل العشرون فی الصلاة علی الدابة، ط: مکتبه حبیبیه کوئٹه.

☜ حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۲۹) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة النفل جالسا و فی الصلاة علی الدابة، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

(۲) التاسع: أن یرفق بالدابة إن کان راکبا فلایحملها ما لاتطیق ولایضربها فی وجهها فإنّه منهی عنه، ولا ینام علیها فإنّه یثقل بالنوم وتتأذّی به الدابة. (إحیاء علوم الدین: (۲۳۵/۲)، الفصل الثانی فی آداب السفر، کتاب آداب السفر، ط: دار القلم، بیروت)

☜ الجواب المتین: (ص: ۴۴) مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب، ط: کتب خانه اعزازیه دیوبند.

سواری نکلنے پر نیت توڑنا

مسافر نے نماز کی نیت باندھی، ٹرین یا بس وغیرہ نے ادھر سیٹی بجادی تو اگر اس وقت سفر نہ کرنے میں کوئی حرج اور نقصان ہو تو نیت توڑ دینا جائز ہے۔(۱)

سوتی موزہ پر مسح کا حکم

اگر اونی یا سوتی موزوں میں یہ چند شرائط ہیں تو ان پر مسح کرنا جائز ہے:

۱۔ گاڑھے، دبیز اور موٹے ایسے ہوں کہ جوتے کے بغیر صرف ان کو پہن کر تین میل یعنی بارہ ہزار فٹ چلیں تو وہ پھٹیں نہیں۔

۲۔ اگر اس کو پہن کر پنڈلی پر نہ باندھیں تو گرے نہیں۔

۳۔ اس میں سے پانی نہ چھنے

۴۔ اس کے اندر سے کوئی چیز نظر نہ آئے یعنی اگر آنکھ لگا کر اس میں سے دیکھے تو کچھ دکھائی نہ دے۔(۲) اگر یہ تمام شرائط موجود ہیں تو سوتی اور اونی موزوں پر مسح کرنا جائز

---

(۱) وکذا المسافر إذا ندت دابته أو خاف الراعی علی غنمه الذئب ولو رأی أعمی عند البئر فخاف أن یقع فیها قطع الصلاة لأجله. (الهندیة: (۱/ ۱۰۹) کتاب الصلاة، الفصل الثانی فیما یکره، ط: رشیدیه)

ومن خاف فوت شیئ من ماله وسعه قطع صلاته ، وهذا نحو أن یکون قائما علی الحد یصلی فانقلبت...... أو کان نازلا عن دابته فانفلتت الدابة فخاف علیها الضیاع . الخ (التاتارخانیة: (۲/ ۳۷) کتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون فی الصلاة فی السفینة، ط: قدیمی) و (۲/ ۴۵) ط: ادارة القرآن.

الدر مع الرد : (۲/ ۵۰ ، ۵۱) کتاب الصلاة ، باب إدراک الفریضة ، ط: سعید .

حاشیة الطحطاوی : (۳۰۲ ، ۳۰۳) کتاب الصلاة ، فصل فیما یوجب قطع الصلاة وما یجیزه ، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

امدد الفتاوی : (۱/ ۳۲۹) ، حکم إفساد صلاة سیئ کردن ریل در حالت سفر ، باب صلاة المسافر ، ط: مکتبه سید احمد شهید ، اکوڑه خٹک .

(۲) (أو جوربیه) ولو من غزل أو شعر (الثخینین) بحیث یمشی فرسخا ویثبت علی الساق بنفسه ولایری ما تحته ولایشف. الخ (قوله : ولو من غزل أو شعر)...... =

ہوگا ورنہ مسح کرنا جائز نہ ہوگا۔

معمولی سوتی، اونی، اور نائیلون وغیرہ کے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

= وخرج عنه ما كان من الكرباس بالكسر، وهو الثوب من القطن الابيض. ويلحق بالكرباس كل ما كان من نوع الخيط كالكتان والابريسم ونحوهما، وتوقف ح في وجه عدم جوز المسح عليه إذا وجد فيه الشروط الأربعة الّذى ذكرها الشارح. وأقول الظاهر أنّه إذا وجدت فيه الشروط يجوز وأنّهم أخرجوه لعدم تأتي الشروط فيه غالبا. يدل عليه ما فى كافى النسفي حيث علل عدم جواز المسح على الجورب من كرباس بأنّه لايمكن تتابع المشي عليه، فإنّه يفيد أنه لو أمكن جاز...... (قوله: على الثخينين) أى الّذين ليسا مجلّدين ولا منعلين...... (قوله: بحيث يمشي فرسخا) أى فأكثر كما مرّ......(قوله: بنفسه) أى من غير شدّ. (قوله: ولايشف) بتشديد الفاء، من شف الثوب: رق حتى رأيت ماوراء ه، من باب ضرب مغرب وفى بعض الكتب ينشف بالنون قبل الشين، من نشف الثوب العرق كسمع و نصر شربه قاموس، والثانى أولى هنا لئلا يتكرر مع قوله تبعا للزيلعي ولا يرى ما تحته، لكن فسر فى الخانية الأول بأن لايشف الجورب الماء إلى نفسه كالاديم والصرم، وفسر الثانى بأن لايجاوز الماء إلى القدم...... الخ (الدر مع الرد: (۱/۲۶۹) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

☜ حلبى كبير: (ص: ۱۲۰، ۱۲۱) كتاب الطهارة، فصل فى المسح على الخفين، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

☜ حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۱۰۲، ۱۰۳) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☜ التاتارخانية: (۱/۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴) كتب الطهارة، الفصل السادس فى المسح على الخفين، نوع آخر فى بيان ما يجوز عليه المسح من الخفاف وما بمعناها و مالا يجوز، ط: قديمى.

☜ البحر الرائق: (۲/۱۸۲، ۱۸۳) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

☜ الهندية: (۱/۳۲) كتاب الطهارة، الباب الخامس فى المسح على الخفين، ط: رشيديه.

(۱) لايجوز المسح على الجورب الرقيق من غزلٍ أو شعرٍ بلا خلاف. (البحر الرائق: (۲/۱۸۳) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

☜ (قوله: من شيئ ثخين)...... إن كانا رقيقين غير منعلين لايجوز المسح عليهما اتفاقا...... (قوله: وكرباس) هو الثوب الأبيض من القطن كما فى القاموس، وظاهر كلام الحلبى عن الحلوانى والخلاصة: أنّه لايصح المسح عليه إلّا إذا كان مجلدا. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۱۰۲، ۱۰۳) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☜ الجوارب منها مايكون من غزل و صوف...... لايجوز المسح عليه عندهم جميعا. (التاتارخانية: (۱/۲۰۲) كتاب الطهارة، الفصل السادس فى المسح على الخفين، نوع آخر فى بيان مايجوز عليه المسح من الخفاف، ط: قديمى) =

سودی رقم

مسافر کو سفر کے دوران کوئی ایسی ضرورت پیش آئی کہ اس کو پورا کئے بغیر کوئی چارہ کار نہیں، اور فوری طور پر اس کا پورا کرنا ضروری ہو اور حلال مال ملنے کی امید نہ ہو تو شدید ضرورت کی وجہ سے سودی رقم لے کر استعمال کرنے کی گنجائش ہوگی۔(۱)

سورج دوبارہ نظر آیا

''افطار کے بعد ہوائی سفر میں سورج نظر آئے تو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۷)

سوئے ہوئے آدمی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

سوئے ہوئے یا لیٹے ہوئے آدمی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ اگر لیٹنے والے کا چہرہ نمازی کی طرف ہو تو مکروہ ہے، اور اگر چادر ڈالے ہوئے ہے تو مکروہ نہیں ہے۔(۲)

= الهندية: (۱/۳۲) كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، ط: رشيديه.

(۱) ويردونها على أربابها إن عرفوهم، وإلّا تصدقوا بها؛ لأنّ سبيل الكسب الخبيث التصدق إذا تعذر الرد على صاحبه اهـ. (رد المحتار: (۶/۳۸۵) كتب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ط: سعيد)

وفيه أيضاً: والحاصل أنه إن علم أرباب الأموال وجب ردّه عليهم، وإلّا فإن علم عين الحرام لايحل له ويتصدّق به بنية صاحبه. (رد المحتار: (۵/۹۹) كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطلب فيمن ورث مالاً حراماً، ط: سعيد)

ولو بلغ المال الخبيث نصاباً لايجب فيه الزكاة؛ لأنّ الكلّ واجب التصدّق. (الفتاوى البزازية على هامش الهندية: (۴/۸۶) كتاب الزكاة، نوع آخر: رجلان دفع...... الخ، ط: رشيديه)

يجوز للمحتاج الاستقراض بالربح، وفي الحموي تحته: وذٰلک نحو أن يقترض عشر دنانير مثلاً، ويجعل لربها شيئًا معلوما في كلّ يوم ربحاً معلوماً (الأشباه مع الحموي: (ص: ۱۱۵)

وفي القنية والبغية يجوز للمحتاج الاستقراض بالربح اهـ. وفي الحموي: قوله يجوز للمحتاج الاستقراض بالربح وذٰلک نحو أن يقترض عشرة دنانير مثلاً ويجعل لربّها شيئًا معلوماً في كل يوم ربحا معلوما. (الأشباه والنظائر: (ص: ۱۱۵)، الفن الأوّل، القاعدة الخامسة: الضر رلايزال، ط: قديمي)

(۲) ولو صلى إلى وجه إنسان يكره...... ويكره أن يصلي و بين يديه نيام كذا في فتاوىٰ قاضيخان.=

سہو سجدہ کے بعد اقامت کی نیت کی

مسافر نے سہو سجدہ کرلیا اس کے بعد اس نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اقامت کی نیت کرلی، تو اس صورت میں اس کو چار رکعت مکمل کرنی ہوں گی اور آخر میں سہو سجدہ دوبارہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

سیاح کے لئے قصر کرنا

اگر کوئی شخص سالہا سال سے سیاحی کرتا ہے، آج اس گاؤں میں، کل اس گاؤں میں رہتا ہے تو اس میں تین صورتیں ہیں:

۱۔ کسی مقام سے چلنے کے وقت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کا قصد ہے اور کسی جگہ پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کا قصد نہیں ہے، تو اس صورت

= (الهندية: (۱/۱۰۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة ومالايكره، ط: رشيديه)

وفي الخلاصة والخانية: وفي النائمين إنما يكره إذا كان يخاف أن يظهر صوت النائم فيضحك في صلاته، ويخجل النائم إذا انتبه، وإن لم يكن كذٰلك فلابأس به. (الفتاوى التاتارخانية: (۱/۴۱۵)، كتاب الصلاة، الفصل الرابع في بيان مايكره للمصلي أن يفعل في صلاته ومالايكره، ط: قديمي)

البحر الرائق: (۲/۳۱) كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۲۹۵) كتاب الصلاة، فصل في المكروهات، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

رد المحتار: (۱/۶۵۱، ۶۵۲) كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد.

(۱) وفي الخانية: ويسجد للسهو بعد الفراغ، وإن سجد لسهوه ثم نوى الإقامة تصحّ نيّته وتصير صلاته أربعا سواء سجد سجدتين أو سجدة واحدة أو نوى الإقامة في السجدة؛ لأنّه لما سجد للسهو عادت حرمة الصلاة فصار كما لو نوى الإقامة في الصلاة. (التاتارخانية: (۲/۲۲) كتاب الصلاة، نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي)

الفتاوى الهندية: (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۰) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيما، ط: سعيد.

میں قصر کرے۔(۱)

۲۔ کسی مقام سے چلنے کے وقت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کا قصد ہے اور کسی جگہ پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہے، اس صورت میں راستہ میں قصر کرے، اور اس جگہ میں ٹھہرنے کے بعد پوری نماز پڑھے۔(۲)

۳۔ کسی مقام سے چلنے کے وقت سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کا قصد نہیں تو یہ پوری نماز پڑھے قصر نہ کرے۔(۳)

---

(۱) ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلا لايترخّص أبدًا ولو طاف الدنيا جميعها ...... ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أوأكثر، كذا فى الهداية. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۲/۱۲۸ــ ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد. (قوله: من جاوز بيوت مصره مريدا سيرا وسطا ثلاثة أيا فى بر أو بحر أو جبل قصر الرباعى...... حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلدة أو قرية لابمكة و منى و قصر إن نوى أقلّ منه أو لم ينو و بقى سنين)

حاشية الطحطاوى على المراقى الفلاح (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية، هرات افغانستان.

الدر مع الرد: (۲/۱۲۱ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۲) (قوله حتى يدخل مصره أو ينوى الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية) متعلق بقوله قصر أى قصر إلى غاية دخول المصر أونية الإقامة فى موضع صالح للمدة المذكورة فلايقصر أطلق فى دخول مصره الخ (البحر الرائق: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

(ولايزال) المسافر الّذى استحكم سفره بمضى ثلاثة أيّام مسافرا (يقصر حتى يدخل مصره) يعنى وطنه الأصلى (قوله: يقصر) جملة يقصر صفة مسافراً. الخ (حاشية الطحطاوى: (ص: ۴۲۶) باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر مع الرد: (۲/۱۲۱ـ ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

وكذا إذا عاد من سفره إلى مصره لم يتم حتى يدخل العمران. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

ولايزال حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يوما أو أكثر كذا فى الهداية. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

(۳) ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيّام حتى يترخص برخصة المسافرين =

سیٹی

اگر ریل گاڑی درمیان میں کسی جگہ پر رکی ہے، اور مسافر نے اتر کر نماز شروع کردی ابھی نماز پوری نہیں ہوئی تھی کہ ریل کی سیٹی بجی تو نماز توڑ دینا جائز ہوگا، البتہ اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

= وإلّا لايترخّص أبدًا ولو طاف الدنيا جميعها...... ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر، كذا في الهداية. هذا إذا سار ثلاثة أيّام أمّا إذا لم يسر ثلاثة أيّام فعزم على الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيما. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

ويشترط لصحّة نية السفر ثلاثة أشياء الاستقلال بالحكم والبلوغ و (الثالث) (عدم نقصان مدة السفر عن ثلاثة أيّام) (قوله: والثالث: عدم نقصان مدة السفر...... الخ)أى السفر الّذى تقصر فيه الصلاة. (حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

وذكر الاسبيجابى المقيم إذا قصد مصرا من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيّام لايكون مسافراً ولو أنّه خرج من ذلك المصر الّذى قصد إلى مصر آخر وهو أيضاً أقلّ من ثلاثة أيّام فإنّه لايكون مسافراً وإن طاف آفاق الدنيا على هذا السبيل لايكون مسافراً. (البحر الرائق: (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

(۱) ومن خاف فوت شيئ من ماله وسعه قطع صلاته وهذا نحو أن يكون قائما على الحد يصلى فانقلبت السفينة حتى خاف عليه الغرق، أو رأى سارقا يسرق من متاعه، أو كان نازلا عن دابته فانفلتت الدابة فخاف عليها الضياع، أو كان رعى غنم ف خاف على غنمه من السبع فإن في هذه المواضع كلها له أن يقطع الصلاة...... وقد ذكر في كتاب الحوالة والكفالة أن للطالب أن يحبس غريمه بالدانق فما فوقه. فلما جاز حبس مسلم بذلك القدر فلأن يجوز قطع صلاته على وجه يمكنه قضاءها أولىٰ. (التاتارخانية: (۲/۳۷) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمى)

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۰۲، ۳۰۳) كتاب الصلاة، فصل فيما يوجب قطع الصلاة ومايجيزه، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الدر مع الرد: (۲/۵۰، ۵۱) كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد.

وكذا المسافر إذا ندت دابته أو خاف الراعى على غنمه الذئب ولو رأى أعمى عند البئر فخاف أن يقع فيها قطع الصلوات لأجله، كذا في السراج الوهاج. (الهندية: (۱/۱۰۹) كتاب الصلاة، الفصل الثانى فيما يكره في الصلاة ومالايكره، وممّايتصل بذلك المسائل، ط: رشيديه)

امداد الفتاوىٰ: (۱/۳۲۹) حكم افساد صلاة سيٹى كردن ريل در حالت سفر، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه سيد احمد شهيد.

سیر وتفریح کے مقام

''تفریح کے مقام'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۱۴۰)

سیلاب کی لاشیں

اگر کوئی مردہ مسلمان سیلاب میں بہہ کر آیا، یا پانی میں ڈوب کر مر گیا تو پانی میں ڈوبنا غسل کے لئے کافی نہیں، کیونکہ میت کو غسل دینا زندہ لوگوں پر فرض ہے، لہذا از سر نو غسل دینا فرض ہے اگر غسل کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھ لی تو صحیح ہو جائے گی مگر غسل نہ دینے کی وجہ سے وہاں کے سب لوگ گنہگار رہوں گے۔

لیکن اگر پانی سے نکالتے وقت غسل کی نیت سے میت کو پانی میں حرکت دیدی جائے تو غسل دینے کا فرض ادا ہو جائے گا۔(۱)

---

(۱) ولذا قال لو وجد میت فی الماء فلا بدّ من غسله ثلاثاً لأنّا أمرنا بالغسل فیحرکه فی الماء بنیة الغسل ثلاثاً. فتح. وتعلیله یفید أنّهم لو صلوا علیه بلاإعادة غسله صح وإن لم یسقط وجوبه عنهم فتدبّر. وفی الشامیة: اعلم أنّ حاصل الکلام فی المقام أنه قال فی التجنیس ولا بدّ من النیة فی غسله فی الظاهر وفی الخانیة إذا جری الماء علی المیت أو أصابه المطر عن أبی یوسف أنّه لاینوب عن الغسل؛ لأنّا أمرنا بالغسل، وذٰلک لیس بغسل وفی النهایة والکفایة وغیرهما أنّه لابدّ منه إلّا أن یحرکه بنیة الغسل...... الخ (الدر مع الرد: (۲/ ۲۰۰) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعید)

وفی الخانیة: إذا جری الماء علی المیت أو أصابه المطر عن أبی یوسف أنّه لاینوب عن الغسل؛ لأنّا أمرنا بالغسل و جریان الماء وإصابة المطر لیس بغسل والغریق یغسل ثلاثاً عند أبی یوسف و عن محمد إذا نوی الغسل عند إخراج الماء یغسل مرتین وإن لم ینو یغسل ثلاثاً وفی روایة یغسل مرة واحدة. وفی فتح القدیر الظاهر اشتراط النیة فیه لاسقاط وجوبه عن المکلف لالتحصیل طهارته هو و شرط صحة الصلاة علیه. (البحر الرائق: (۲/ ۱۷۴) کتاب الجنائز، ط: سعید)

وفیه أیضاً : صفة الغسل (أی غسل المیت) فهو من فروض الکفایة کالصلاة علیه وتجهیزه و دفنه حتی لو اجتمع أهل بلدة علی ترکها قوتلوا ولو صلوا علیه قبل الغسل أعادوا الصلاة . (البحر الرائق : (۲/ ۱۷۳) کتاب الجنائز ، ط: سعید)

وفیه أیضاً: (قوله: و شرطها إسلام المیت و طهارته) ولاتصحّ علی من لم یغسل؛ =

☆ اور اگر ڈاکو نے کسی مسلمان کو پانی میں ڈبو کر اسی میں مار دیا تو وہ شہید ہوگا اور شہادت کے دنیوی احکام اس پر جاری ہوں گے لہٰذا اس کو غسل نہیں دیا جائے گا، جنازہ کی نماز پڑھ کر اس کو دفن کر دیا جائے گا۔(۱)

= لأنّه له حكم الإمام من وجه لا من كل وجه وهٰذا الشرط عند الإمكان فلو دفن بلاغسل ولم يمكن إخراجه إلّا بالنبش صلى على قبره بلاغسل للضرورة . (البحر الرائق : (۱۷۹/۲).

🗁 غسل الميت حق واجب على الاحياء بالسنة وإجماع الأمة كذا في النهاية ولكن إذا قام به البعض سقط عن الباقين...... الميت إذا وجد في الماء لابدّ من غسله؛ لأنّ الخطاب بالغسل توجه على ابن آدم ولم يوجد من بني آدم فعل الا أن يحركه في الماء بنية الغسل عند الإخراج، كذا في التجنيس...... و شرطها إسلام الميت و طهارته مادام الغسل ممكنا وإن لم يمكن بأن دفن قبل الغسل ولم يمكن إخراجه إلاّ بالنبش تجوز الصلاة على قبره للضرورة، ولو صلى عليه قبل الغسل ثمّ دفن تعاد الصلاة لفساد الأولىٰ، هٰكذا في التبيين. (الهندية: (۱۵۸/۱ ــ ۱۶۳) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون في الجنائز. الفصل الثاني في الغسل والخامس في الصلاة على الميت، ط: رشيديه)

🗁 التاتارخانية : (۱۰۴/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز ، قسم آخر في بيان كيفية الغسل ، ط:قديمي .

🗁 فتح باب العناية بشرح النقاية : (۴۲۹/۱) كتاب الصلاة باب الجنائز ، ط: سعيد .

🗁 فتاوی سراجيه : (ص: ۲۲) كتاب الجنائز ، ط: سعيد .

🗁 بدائع الصنائع : (۳۰۰/۲) كتاب الجنائز ، فصل في بيان كيفية وجوبه ، ط: سعيد .

🗁 خلاصة الفتاوىٰ : (۲۱۷/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز ، الجنس الأوّل في مسائل الشهيد ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

(۱) وكذا من قتله قطاع الطريق خارج المصر بسلاح أو غيره فإنّه شهيد ؛ لأن القتل لم يخلف في هٰذه المواضع بدلا هو مال ، بحر عن البدائع ؛ لأنّ موجب قطع الطريق القتل لا المال ، كما في البدائع . (رد المحتار : (۲۵۰/۲) كتاب الصلاة ، باب الشهيد ، ط: سعيد)

🗁 (قوله: هو من قتله أهل الحرب أو البغي أو قطاع الطريق أو وجد في معركة وبه أثر أو قتله مسلم ظلماً ولم تجب به دية) بيان لشرائطه...... أطلق في قتله فشمل القتل مباشرة أو تسببا لأن موته يضاف إليهم حتى لو أوطؤا دابتهم مسلما أو نفروا دابة مسلم فرمته أو رموه من السور أو القوا عليه حائطا أو رموا بنار فاحرقوا سفنهم أو ما أشبهه ذٰلک من الأسباب كان شهيداً...... الخ (و قوله: أو قتل في المصر ولم يعلم أنّه قتل بحديدة ظلما) أى مظلوما لأن الواجب فيه القسامة والدية فخف أثر الظلم قيد بالمصر لأنّه لو وجد في مفازة ليس بقربها عمران لاتجب فيه قسامة ولادية فلايغسل =

. . . .

= لو وجد به أثر القتل...... وفي البدائع: لو قتل في المصر بغير المحدد لايكون شهيداً، وإن كان في المفازة كان شهيداً لأنه يوجب القتل بحكم قطع الطريق لا المال ولو نزل عليه اللصوص ليلا في المصر فقتل بسلاح أو غيره أو قتله قطاع الطريق خارج المصر بسلاح أو غيره فهو شهيد لأن القتيل لم يخلف في هٰذه المواضع بدلا هو مال. (البحر الرائق: (۲/۱۹٦ــ ۱۹۹) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

🗁 بدائع الصنائع : (۱/ ۳۲۱) كتاب الجنائز ، فصل في الشهيد ، ط: سعيد .

🗁 و قطاع الطريق: وهو في الشرع من قتله أهل الحرب والبغي و قطّاع الطريق أو وجد في معركة و به جرح أو يخرج الدم من عينيه أو اذنه أو جوفه أو به أثر الحرق أو وطئته دابة العدو و هو راكبها أو سائقها أو كدمته أو صدمته بيدها أو برجلها أو نفروا دابته بضرب أو زجرٍ فقتلته أو طعنوه فالقوه في ماء أو نار أو رموه من سور أو أسقطوا عليه حائطاً أو رموا نارا فينا أو هبت ريح إلينا أو جعلوها في طرف خشب رأسها عندنا أو أرسلوا إلينا ماء فاحترق أو غرق مسلم أو قتله مسلم ظلما ولم تجب به دية كذا في الكافي...... والأصل أنّ كل من صار مقتولا في قتال ثلاث أهل الحرب أو البغاة أو قطاع الطريق بمعنى مضاف العدو و سواء كان بالمباشرة أو التسبيب كان شهيداً. (الهندية: (۱/ ٦٧ ــ ٦٩) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السابع في الشهيد، ط: رشيديه)

ش

شافعی مسلک پر عمل کرنا

''حنفی مسافر کے لئے شافعی مسلک پر عمل کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۱۸۸)

شاگرد کی نیت کا حکم

''تابع'' اور ''مرید'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/ ۱۳۳)

شب باشی

ایک سے زائد بیویوں کے درمیان شب باشی میں مساوات اور برابر کرنا اس وقت ضروری ہے جب دونوں بیویاں سفر میں ساتھ ہوں، اگر ایک بیوی اپنے مکان پر ہو دوسری بیوی سفر میں ساتھ ہو تو یہ مساوات ضروری نہیں۔

اگر سفر اور مجبوری کی وجہ سے بیوی کے ساتھ مقاربت نہ ہوتی ہو تو مقاربت نہ کرنے کی وجہ سے شوہر گنہگار نہیں ہوگا۔ (۱)

---

(۱) (ولا قسم في السفر) دفعا للحرج (فله السفر بمن شاء منهن والقرعة أحب) تطييبا لقلوبهن.
(قوله: ولا قسم في السفر. الخ) لأنّه لايتيسر إلّا بحملهنّ معه، وفي إلزامه ذٰلك من الضرر مالايخفى، نهر، ولأنّه قد يثق بأحداهما في السفر وبالأخرىٰ في الحظر، والقرار في المنزل لحفظ الأمتعة أو لخوف الفتنة أو يمنع من السفر إحداهما لكثرة ثمنها فتعين من يخاف صحبتها في السفر للسفر لخروج قرعتها إلزام للضرر الشديد، وهو مندفع بالنافي للحرج، فتح، وانظر مالو سافر بهن هل يقسم؟ (الدر مع الرد: (۲۰۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)
🗀 (ولا قسم بينهن في السفر، يسافر الزوج بمن شاء منهن، والأولىٰ أن يضرب بالقرعة ليكون أقرب إلى العدل وأبعد من الميل فيسافر بمن خرجت القرعة باسمها، وإن سافر بامرأتين فلاقسم في السفر؛ لأنه موضع الوحشة والمشقة والضرورة والرخصه في الأحكام. (التاتارخانية: (۱۶۲/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمي)
🗀 بدائع الصنائع: (۳۳۳/۲) كتاب النكاح، فصل: ومنها وجوب العدل بين النساء في حقوقهن، ط: سعيد. =

شرافت کے تین کام

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ شرافت اور انسانیت کے چھ کام ہیں: تین حضر کے اور تین سفر کے۔

حضر کے تین کام یہ ہیں: قرآن کریم کی تلاوت، مسجدوں کو آباد کرنا، ایسے دوستوں کی جمعیت بنانا جو دین کے کاموں میں امداد کریں۔

اور سفر کے تین کام یہ ہیں: اپنا توشہ غریب پر خرچ کرنا، حسن خلق سے پیش آنا، اور سفر کے ساتھیوں کے ساتھ مہذب، خوش طبعی کا طرز عمل رکھنا۔ (۱)

= وما یجب علی الأزواج للنساء والعدل والتسویة بینهن فیما یملک وهو البیتوتة عندها للصحبة والمؤانسة لافیما لایملک وهو الحب والجماع ؛ لأنّ الحبّ عمل القلب والجماع ینبغی علی النشاط وکل ذٰلک لایتعلق باختیاره إلیه . (فتاویٰ قاضی خان علی هامش الهندیة : (۱/ ۴۳۹) کتاب النکاح ، فصل فی القسم ، ط: رشیدیه)

الهندیة : (۱/ ۳۴۰) ، کتاب النکاح ، الباب الحادی عشر فی القسم ، ط: رشیدیه .

(لا فی المجامعة) کالمحبة بل یستحب ، ویسقط حقها بمرة ، ویجب دیانة أحیانا ولایبلغ مدة الإیلاء إلّا برضاها ، ویؤمر المتعبد بصحبتها أحیانا ، وقدره الطحاوی بیوم ولیلة من کل أربع لحرة و سبع لأمة ولو تضررت من کثرة جماعه لم تجز الزیادة علی قدر طاقتها ، وتحته فی الشامیة: (قوله : لا فی المجامعة) لأنّها تبتنی علی النشاط، ولا خلاف فیه ...... (قوله: بل یستحب) أی ماذکر من المجامعة ح...... (قوله: ویسقط حقها بمرة) قال فی الفتح : واعلم أنّ ترک جماعها مطلقا لایحلّ صرح أصحابنا بأنّ جماعها أحیاناً واجب دیانة ، لکن لایدخل تحت القضاء واللزام إلا الوطاء ة الأولیٰ ولم یقدر بقدر واحدة . ویجب أن لایبلغ به مدة الإیلاء إلّا برضاها وطیب نفسها به. (الدر مع الرد: (۳/ ۲۰۲، ۲۰۳) کتاب النکاح، باب القسم، ط: سعید)

البحر الرائق : (۲/ ۲۱۸) کتاب النکاح ، باب القسم ، ط : سعید .

التاتارخانیة : (۳/ ۱۶۶) کتاب النکاح ، باب القسم ، ط: قدیمی .

(۱) وقال ربیعة بن أبی عبد الرحمٰن: للسفر مرؤة وللحضر مرؤة فأمّا المرؤة فی السفر فبذل الزاد وقلة الخلاف علی الأصحاب ، وکثرة المزاح فی غیر مساخط اللّٰه، وأمّا المرؤة فی الحضر والإدمان إلی المساجد، وتلاوة القرآن وکثره الإخوان فی اللّٰه عزّ وجلّ. (تفسیر القرطبی: (۵/ ۱۸۹) سورة النساء: ۳۶، ط: دار الکتب المصریة القاهرة، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

شرعی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا

اگر کسی نے شرعی مجبوری کی وجہ سے رمضان المبارک کا روزہ نہیں رکھا، اور وہ مجبوری ختم ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا، تو اس پر کوئی شرعی مطالبہ نہیں ہے کیونکہ اس کو ادا کرنے کا موقع ہی نہیں ملا، ہاں اگر مجبوری ختم ہونے کے بعد روزہ رکھنے کا موقع ملا مگر اس نے سستی کی وجہ سے روزوں کی قضا نہیں کی تو یہ فریضہ اس کے ذمہ میں باقی رہے گا اور قیامت کے دن پکڑ ہوگی، اس کے بعد اگر روزہ رکھنے کی طاقت ہو روزہ رکھ لے ورنہ فدیہ دے دے یا فدیہ دینے کی وصیت کرے۔ اگر اس آدمی نے وصیت نہیں کی لیکن وارث اور رشتہ داروں نے اپنی خوشی سے فدیہ ادا کر دیا تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ (۱)

شوہر بحری سفر میں گم ہو جائے

''بحری سفر میں شوہر گم ہو جائے تو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۹۲)

---

(۱) ولو فات صوم رمضان بعذر المرض أو السفر واستدام المرض والسفر حتى مات لاقضاء عليه لكنه إن أوصى بأن يطعم عنه صحت وإن لم تجب عليه ويطعم عنه من ثلث ماله فإن برئ المريض أو قدم المسافر وأدرك من الوقت بقدر مافاته فيلزمه قضاء جميع ماأدرك، فإن لم يصم حتى أدركه الموت فعليه أن يوصي بالفدية، كذا في البدائع فإن لم يوص وتبرع عنه الورثة جاز ولايلزمهم من غير إيصاء، كذا في فتاوى قاضيخان. (الهندية: (۱/۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه)

☐ الدر المختار مع الرد: (۲/۴۲۳، ۴۲۵) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

☐ البحر الرائق: (۲/۲۸۳، ۲۸۴) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

☐ بدائع الصنائع: (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، فصل وأمّا حكم الصوم الموقت إذا فات عنه وقته، ط: سعيد.

☐ الفتاوىٰ التاتارخانية: (۲/۲۹۲) كتاب الصوم، نوع من الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمي.

☐ حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۶۵) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

شوہر سفر میں مرجائے تو بیوی کیا کرے

شوہر اور بیوی سفر میں ساتھ تھے، شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی، یا شوہر کا انتقال ہوگیا، تو دونوں صورتوں میں عورت پر عدت لازم ہے، تو اب وہ کیا کرے؟ اپنا سفر جاری رکھے یا وطن واپس ہوجائے، یا اسی جگہ پر عدت گزارے، اس کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ: ا۔ جس جگہ شوہر کا انتقال ہوا یا اس نے بیوی کو طلاق دی ہے، اگر وہاں سے اس کے وطن کی دوری سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے تو وطن واپس آجائے۔

۲۔ اور اگر اس جگہ سے وطن کی دوری سوا ستتر کلومیٹر سے زیادہ ہے اور منزل مقصود کی دوری سوا ستتر کلومیٹر سے کم ہے تو سفر جاری رکھے۔ (۱)

۳۔ اور اگر دونوں طرف دوری سوا ستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

(الف) اس کے شوہر نے جہاں طلاق دی یا جہاں انتقال ہوا اگر وہ جگہ رہنے کے قابل نہیں، بلکہ ویرانہ ہے، یا ویرانہ تو نہیں لیکن پرامن اور محفوظ نہیں بلکہ عزت اور عفت کے لئے خطرہ ہے، تو اگر محرم ساتھ ہے تو وطن یا منزل کا سفر کر کے عدت گزارے، اور اگر

---

(۱) ولو سافر بها ثم طلقها بائنا أو ثلاثاً أو مات عنها وبينها وبين مصرها و مقصدها أقلّ من السفر إن شاء ت مضت وإن شاء ت رجعت سواء كانت في المصر أو غيره معها محرم أو لم يكن إلّا أن الرجوع أولىٰ ليكون الاعتداد في منزل الزوج وإن كان أحد الطرفين سفرا والآخر دونه اختارت مادونه. (الهندية: (۱/۵۳۵، ۵۳۶) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد: (۳/۵۳۸) كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۴/۱۵۵)، كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الإحداد، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۴/۵۷) كتاب الطلاق، نوع آخر في المطلقة تسافر في عدتها، ط: قديمي.

بدائع الصنائع: (۳/۲۰۷) كتاب الطلاق، فصل وأمّا أحكام العدة، ط: سعيد.

فتاوى السراجية: (ص: ۴۷) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل، ط: سعيد.

الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/۵۵۴) كتاب الطلاق، فصل فيما يحرم على المعتدة، ط: رشيديه.

محرم ساتھ نہیں ہے تو کسی قریبی امن کی جگہ جا کر عدت گزارے۔(۱)

(ب) اور اگر کسی شہر یا گاؤں میں یہ حادثہ پیش آیا تو محرم کے ساتھ جہاں چاہے جا سکتی ہے اور محرم نہ ہو تو وہیں عدت گزارے۔(۲)

شوہر غائب ہو تو بیوی نفقہ کے لئے کیا کرے

زید اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر سفر میں گیا، اور مفقود و روپوش ہو گیا، جب کہ بیوی بچوں کے خرچ کے لئے پیسہ دے کر نہیں گیا، تو کیا اس کی جائیداد فروخت کر کے اخراجات لے سکتی ہے؟ اور اگر لے سکتی ہے تو ماہانہ کتنا لے سکتی ہے؟

مفقود و روپوش شوہر کی ملکیت میں اگر کوئی ایسی چیز موجود ہے جس کو فروخت کرنے کے بغیر اخراجات چل سکتے ہوں جیسے روپیہ اناج وغیرہ، تو اس کو خرچ کرنے کی اجازت ہے،

(۱) وإن كان كل واحد منهما سفرا فإن كانت في المفازة مضت إن شاءت أو رجعت بمحرم أو غير محرم ولكن الرجوع أولىٰ. (الهندية: (۱/۵۳۶) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد: (۳/۵۳۸) كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۴/۵۷) كتاب الطلاق، نوع آخر في المطلقة تسافر في عدتها، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۴/۱۵۵) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الحداد، ط: سعيد.

وإن كان بينها و بين مصرها ثلاثة أيّام و بينها و بين مقصدها ثلاثة أيّام فصاعداً فإن كان الطلاق في المفازة أو في موضع لايصلح للإقامة فأن خافت على نفسها أو متاعها فهي بالخيار إن شاءت مضت وإن شاءت رجعت؛ لأنّه ليس أحدهما بأولىٰ من الآخر سواء كان معها محرم أو لم يكن ...... واعتدت إن لم تجد محرما بلاخلاف. الخ (بدائع الصنائع: (۳/۱۰۷)، كتاب الطلاق، فصل وأمّا أحكام العدة، ط: سعيد)

(۲) (أو كانت في مصر) أو قرية تصلح للإقامة (تعتد ثمة) إن لم تجد محرما اتفاقا. وكذا إن وجدت عند الإمام (ثم تخرج بمحرم) إن كان. (الدر المختار مع الرد: (۳/۵۳۹) كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ط:سعيد)

بدائع الصنائع: (۳/۱۰۷) كتاب الطلاق، فصل وأمّا أحكام العدة، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۵۳۶) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۴/۱۵۵) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الإحداد، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۴/۵۷) كتاب الطلاق، نوع آخر في المطلقة تسافر في العدة، ط: قديمي.

اور اگر کوئی ایسی چیز ہو کہ فروخت کرنے کے بغیر خرچ نہیں کی جاسکتی مثلاً درخت، زمین، گاڑی وغیرہ تو وہ ان چیزوں کو فروخت نہیں کرسکتی البتہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عورت اس معاملہ کو اسلامی ملک میں عدالت کے جج کے پاس اور غیر اسلامی ملک میں شرعی پنچائیت کے پاس پیش کرے، اور اس کے ساتھ اس کے غائب ہونے اور تا حال نکاح قائم ہونے پر دو گواہ پیش کرے، نیز قسم اٹھا کر یہ کہے کہ شوہر کی طرف سے نفقہ کا کوئی انتظام بھی نہیں ہے، اس کے بعد جج اس عورت کی طرف سے کسی کو ضامن بنائے، اور پھر قرض لے کر خرچ کرنے کا حکم دے، خرچ کی ماہانہ مقدار حالات کے لحاظ سے قاضی متعین کردے، شوہر پر واپس آنے کے بعد اس قرض کو ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱) اور اگر جج یا شرعی پنچایت نہ ہو، یا قرض ملنے کی کوئی امید نہ ہو تو زمین وغیرہ فروخت کر کے زندگی بسر کرنے کی اجازت ہوگی۔

---

(۱) عن عائشة رضی اللّٰه عنها أن هنداً بنت عُتبة قالت: یا رسول اللّٰه! إن أبا سفیان رجلٌ شحیح ولیس یعطینی مایکفینی و ولدی إلّا ماأخذت منه وهو لایعلم فقال: خذی مایکفیک وولدک بالمعروف. (صحیح البخاری: (۸۰۸/۲) کتاب النفقات، باب إذا لم ینفق الرجل فللمرأة أن تأخذ بغیر علمه الخ، وفیه أیضاً قبیل ذٰلک الحدیث: عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت جاء ت هند بنت عتبة فقالت یا رسول اللّٰه! إن أبا سفیان رجلٌ مسّیک فهل علیّ حرج إن أطعم من الّذی له عیالنا قال إلّا بالمعروف. (صحیح البخاری: (۸۰۷/۲) کتاب النفقات، باب نفقة المرأة إذا غاب عنها زوجها و نفقة الولد، ط: قدیمی)

مشکاة المصابیح: (۲۹۰/۲) باب النفقات وحق المملوک، الفصل الأوّل، ط: قدیمی.

سنن ابن ماجه: (ص: ۱٦٦) أبواب التجارات، باب ماللمرأة من مال زوجها، ط: قدیمی.

وتفرض لزوجة الغائب و طفله وأبویه فی مال له من جنس حقهم عند من یقرّبه و بالزوجیة والولادة وکذا إذا علم قاض بذٰلک و کفلها ویحلفها معه أن الغائب لم یعطها النفقة لاباقامة بینة علی النکاح، وإن لم یخلف مالا فأقامت بینة لیفرض علیه ویأمرها بالاستدانة ولایقضی به. وقال زفر یقضی بها لابه وعمل القضاة الیوم علی هٰذا للحاجة، فیفتی به. وفی الدر المختار: فی شرح قوله: فی مال له من جنس حقهم، کتبر أو طعام، أمّا خلافه فیفتقر للبیع ولایباع مال الغائب اتفاقاً. و قال العلامة ابن عابدین رحمه اللّٰه تعالیٰ: (قوله: فلا تفرض لمملوکه و أخیه) المراد به کل ذی رحم محرم مما سوی قرابة الولادة؛ لأنّ نفقتهم لا تجب قبل القضاء، ولهٰذا لیس لهم أن یأخذوا من ماله شیئًا قبل القضاء إذا ظفروا به فکان القضاء فی حقهم ابتداء إیجاب، بخلاف الزوجة و قرابة الولاد؛ لأنّ لهم الأخذ قبل القضاء بلا رضاه، فیکون القضاء فی حقهم إعانة و فتوی عن القاضی کما فی الدر...... (قوله: عند أو علی الخ)...... وقید بکون المال =

....

= عند شخص، إذ لو كان في بيته وعلم القاضي بالنكاح فرض لها فيه؛ لأنّه إيفاء لحقها لافضاء على الزوج بالنفقة، كما لو أقرّ بدين ثمّ غاب وله من جنسه مال في بيته يقضي لصاحب الدين. بحر (ردالمحتار: (۲۰۴/۳، ۲۰۵) كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب في فرض النفقة لزوجة الغائب، ط: سعيد)

▭ (قوله: وفرض لزوجة الغائب و طفله وأبويه في مال له عند من يقربه و بالزوجية ويؤخذ منها كفيل...... كما لو أقرّ بدين ثمّ غاب وله مال حاضر من جنس الدين وطلب صاحب الدين من ذٰلك قضي له به أصله حديث هند. (البحر الرائق: (۱۹۶/۴، ۱۹۷) كتاب الطلاق، باب النفقة، ط :سعيد)

▭ امرأة جاء ت إلى القاضي و قالت...... وإذا غاب الرجل وله مال في يد رجل يعترف به وبالزوجية فرض القاضي في ذٰلك المال نفقة زوجة الغائب. (الهندية: (۵۴۹/۱) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، ط: رشيديه)

▭ التاتارخانية: (۱۴۳/۴، ۱۴۴) كتاب النفقات، نوع آخر في فرض القاضي نفقة المرأة و كسوتها، ط:قديمي.

▭ احسن الفتاوى: (۴۶۷/۵، ۴۶۸) باب النفقه ، غائب کے مال سے نفقه ، ط: سعيد .

▭ ليس لذى الحق أن يأخذ غير جنس حقه وجوزه الشافعي رحمه اللّٰه وهو الأوسع، وفي الشامية: (قوله: وجوزه الشافعي) قدمنا في كتاب الحجر إن عدم الجوز كان في زمانهم أمّا اليوم فالفتوٰى على الجواز. (الدر مع الرد: (۴۲۲/۶) كتاب الحظر والإباحة، فصل: في البيع، فروع، ط: سعيد)

▭ وفيها تحت (قوله : لو قضى على غائب . الخ) وقال في جامع الفصولين : قد اضطرب اٰرائهم و بيانهم في مسائل الحكم للغائب وعليه ولم يصف ولم ينقل عنهم أصل قوى ظاهر يبنى عليه الفروع بلا اضطراب ولا اشكال فالظاهر عندى أن يتأمل في الوقائع ويحتاط ويلاحظ الحرج والضرورات فيفتي بحسبها جوازا أو فسادا مثلاً لو طلق امرأته عند العدل فغاب عن البلد ولايعرف مكانه أو يعرف ولكن يعجز عن إحضاره أو عن أن تسافر إليه هي أو وكيله لبعده أو لمانع اٰخر و كذا المديون لو غاب وله نقد في البلد أو نحو ذٰلك ففي مثل هٰذا لو برهن على الغائب وغلب على ظن القاضي أنه حق لا تزوير ولاحيلة فيه فينبغي أن يحكم عليه وله وكذا للمفتي أن يفتي بجوازه دفعا للحرج والضرورات وصيانة للحقوق عن الضياع مع أنّه مجتهد فيه ذهب إليه الأئمة الثلاثة رحمهم اللّٰه تعالىٰ و فيه روايتان عن أصحابنا رحمهم اللّٰه تعالىٰ وينبغي أن ينصب عن الغائب وكيل يعرف أنه يراعي جانب الغائب ولايفرط في حقه واقره في نور العين قلت ويؤيده مايأتي قريبا في المسخر وكذا ما في الفتح من باب المفقود لايجوز القضاء على الغائب إلّا إذا رأى القاضي مصلحة في حكم له وعليه فحكم فإنه ينفذ؛ لأنّه مجتهد فيه. الخ. قلت وظاهره و لو كان القاضي حنفيا ولو في زماننا ولا ينافي ما مر ؛ لأنّ تجويز هٰذا للمصلحة والضرورة. (رد المحتار: (۴۱۴/۵) كتاب القضاء، مطلب:المسائل الّتي يكون القضاء فيها على الحاضر قضاء على الغائب، ط: سعيد)

▭ اَحسن الفتاوٰی: (۴۶۹/۵) غائب کے مال سے نفقہ، باب النفقہ، ط:سعید۔

شوہر کا انتقال ہو جائے

"مکہ پہنچ کر شوہر کا انتقال ہو جائے" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۴۹/۲)

شوہر کا منہ دیکھنے کے لئے سفر کرنا

شوہر کسی مقام پر ہو اور بیوی کہیں اور مقام پر ہو، اگر اسی حالت میں شوہر کا انتقال ہو جائے تو وہ عورت وہیں عدت گزارے اگر ممکن ہو، لیکن شوہر کا منہ دیکھنے کے لئے وہاں سے نکلنا جائز نہیں۔ (۱)

شوہر کا وطن اقامت

اگر بیوی شوہر کے وطن اقامت میں مسافت سفر طے کر کے آئے گی تو شوہر کے تابع ہونے کی وجہ سے مقیم ہو جائے گی اور پوری نماز پڑھے گی۔ (۲)

---

(۱) وتعدة المعتدة في المكان الذى تسكنه قبل مفارقة الزوج أو قبل موته و في الجامع الصغير الحسامي: والمعتبر المنزل الذى تسكن فيه يوم الفراق...... و في الخانية: المعتدة لا تسافر لحج ولا لعمرة ولايسافر بها عندنا. (التاتارخانية: (۵۳/۴ــ۵۷) كتاب الطلاق، الفصل السادس والعشرون في مسائل العدة بالحيض، نوع آخر في بيان ما يلزم المعتدة في عدتها، وفي المطلقة تسافر في عدتها، ط: قديمي)

على المعتدة أن تعتدّ في المنزل الّذى يضاف إليها بالسكنى حال وقوع الفرقة والموت كذا في الكافي ...... المعتدة لاتسافر لاللحج ولا لغيره ولايسافر بها زوجها عندنا. الخ (الهندية: (۵۳۵/۱) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۱۵۴/۴) كتب الطلاق، باب العدة، فصل في الإحداد، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۲۰۵/۳) كتاب الطلاق، فصل وأمّا أحكام العدة، ط: سعيد.

(ومعتدة موت تخرج في الجديدين و تبيت) أكثر الليل (في منزلها)؛ لأنّ نفقتها عليها فتحتاج للخروج، حتى لو كان عندها كفايتها صارت كالمطلقة فلايحل لها الخروج، فتح. وجوّز في القنية خروجها لاصلاح مالا بد لها منه كزراعة ولا وكيل لها. وتفصيله في الشامية. (الدر المختار مع الرد: (۵۳۵/۳، ۵۳۶) كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ط: سعيد)

(۲) كل من كان تبعا لغيره يلزم طاعته يصير مقيما بإقامته و مسافرا بنيته و خروجه إلى السفر كذا في محيط السرخسي ...... الأصل أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيما بنيّة نفسه ومن لا يمكنه الإقامة باختياره لايصير مقيما بنية نفسه حتى أن المرأة إذا كانت مع زوجها في السفر=

شوہر کو روکنے کا حق

عام حالات میں بیوی کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر باہر جانا جائز نہیں ہے، لیکن بعض صورتوں میں شوہر کی اجازت کے بغیر بھی باہر جاسکتی ہے، ان خاص صورتوں میں شوہر کو روکنے کا حق بھی نہیں ہوتا۔

۱۔ مثلاً عورت کسی محرم کے ساتھ فرض حج ادا کرنے کے لئے سفر میں جارہی ہے تو شوہر سے اجازت لینا ضروری نہیں، اگر شوہر اجازت دیدے بہتر ورنہ اجازت کے بغیر بھی جا کر فرض حج ادا کرنا جائز ہوگا۔(۱)

= والرقيق مع مولاه والتلميذ مع استاذه...... فهؤلاء لايصيرون مقيمين بنية أنفسهم في ظاهر الرواية كذا في المحيط. (الهندية: (۱/۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

وتعتبر نية الإقامة والسفر من الأصل دون التبع أي المرأة والعبد والجندي. (البحر الرائق: (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

(والمعتبر نية المتبوع) لأنّه الأصل (لا التابع كامرأة) وفاها مهرها المعجل الخ. (الدر المختار مع الرد: ۱۳۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۴۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۱۱/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته ويصير مقيما بنية إقامة غيره، ط: قديمي.

حلبي كبير شرح منية المصلي: (ص: ۵۴۱) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۱) وعند وجود المحرم كان عليها أن تحج حجة الإسلام وإن لم يأذن لها زوجها وفي النافلة لاتخرج بغير إذن الزوج. (الهندية: (۲۱۹/۱) كتاب المناسك، ومنها المحرم للمرأة، ط: رشيديه)

وفيه أيضاً: وليس للزوج أن يمنع ...... والحج على هذا. (الهندية: (۵۵۷/۱) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الثاني في السكنى، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۳۲۹/۲) كتاب المناسك، الفصل الأوّل في بيان شرائط الوجوب، ط: قديمي.

وليس لزوجها منعها عن حجة الإسلام (قوله: وليس لزوجها منعها) أي إذا كان معها محرم وإلّا فله منعها كما يمنعها عن غير حجة الإسلام. (الدر مع الرد: (۴۶۵/۲)، كتاب الحج، =

۲۔ایک مدت کے بعد اپنے والدین کی ملاقات یا ان کی عیادت و تیمارداری کے لئے جانا چاہتی ہو، اسی طرح اپنے قریبی رشتہ داروں سے ملنا ہو اور شوہر اجازت نہ دے تو شوہر کی اجازت کے بغیر بھی جانا جائز ہے، اگر چہ شوہر کو راضی کر کے جانا بہتر ہے۔(۱)

۳۔اگر عورت کو کوئی شرعی مسئلہ درپیش ہو، اور شوہر کو نہ مسئلہ معلوم ہو اور نہ ہی معلوم کرنے کی لیاقت ہو، اور وہ مسئلہ معلوم کرنے لئے جانا چاہتی ہو تو اگر شوہر اجازت دے

= وفيه أيضاً : (قوله : على فرض الكفاية) بخلاف فرض العين كالحج فلها الخروج إليه مع محرم. (رد المحتار : (۳/۲۰۴) كتاب الطلاق ، الكلام على المؤنسة ، ط: سعيد .

▭ البحر الرائق : (۴/۱۹۵ ، ۱۹٦) كتاب الطلاق ، باب النفقة ، ط: سعيد .

▭ ليس له منعها عن حجة الإسلام إذا وجدت محرما ؛ لأنّ حقه لايظهر فى الفرائض بخلاف حج التطوع والمنذور . (البحر الرائق : (۲/۳۱۵) كتاب الحج ، ط: سعيد)

▭ خلاصة الفتاوى : (۲/۵۳) كتاب الطلاق ، جنس آخر فى خروج المرأة من البيت ، ط: المكتبة الحبيبية ، كوئٹه .

▭ وفيه أيضًا : (۱/۲۷۷) كتاب الحج ، ط: مكتبه حبيبيه كوئٹه .

(۱) الصحيح أنّه لايمنعها من الخروج إلى الوالدين ولايمنعها من الدخول عليها فى كل جمعة و فى غيرهما من المحارم فى كل سنة وإنّما يمنعهم من الكينونة عندها وعليه الفتوى ، كما فى الخانية ...... فعلى الصحيح المفتى به تخرج للوالدين فى كل جمعة بإذنه و بغير إذنه ولزيادة المحارم فى كل سنة مرة باذنه و وبغير اذنه وأمّا الخروج للأهل زائداً على ذٰلك فلها ذٰلك باذنه . (البحر الرائق : (۴/۱۹۵) كتاب الطلاق، باب النفقة ، ط: سعيد)

▭ الهندية : (۱/۵۵۷) كتاب الطلاق ، الباب السابع عشر فى النفاقات ، الفصل الثانى فى السكنٰى ، ط: رشيديه .

▭ الدر مع الرد : (۳/۶۰۳) كتاب الطلاق ، مطلب فى الكلام المؤنسة ، ط: سعيد .

▭ الخانية على هامش الهندية : (۱/۴۲۹) كتاب الطلاق ، بان النفقة ، ط: رشيديه .

▭ خلاصة الفتاوى : (۲/۵۳) كتاب الطلاق ، جنس آخر فى خروج المرأة من البيت ، ط: المكتبة الحبيبية ، كوئٹه .

▭ وفى مجموع النوازل : وللرجل أن يأذن لامرأته بالخروج إلى سبعة مواضع أحدها : إلى زيارة الأبوين ، وعيادتهما ، أو أحدهما ، وتعزيتهما ، أو تعزية أحدهما ، ...... ففى هٰذه الصور يجوز لها أن تخرج بغير إذن الزوج . (التاتارخانية : (۳/۱۵٦) كتاب النكاح ، الفصل الحادى والعشرون فى بيان ما يصلح للزوج ، الخ ، ط: قديمى)

بہتر ورنہ اس کی اجازت کے بغیر بھی جا کر مسئلہ معلوم کرنے کی اجازت ہوگی۔(۱)

۴۔گھر گرنے کا خوف ہو تو شوہر کی اجازت کے بغیر باہر نکل سکتی ہے۔(۲)

ان حالات میں شوہر کے لئے بیوی کو روکنے کا حق نہیں ہوتا۔

شوہر کے مرنے کی خبر دی

''مسافر نے خبر دی کہ شوہر مر گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۹۹)

شوہر نے سفر میں طلاق دیدی

''شوہر سفر میں مرجائے تو بیوی کیا کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۶۵)

---

(۱) وفی البحر : له منعها من الغزل ...... ومن مجلس العلم إلّا لنازلة وامتنع زوجها من سؤالها. وفی الشامية : (قوله : ومن مجلس العلم) معطوف علی قوله " من الغزل " ، فإن لم تقع نازلة وأرادت الخروج لتعلم مسائل الوضوء والصلاة إن كان الزوج يحفظ ذٰلک ويعلمها له منعها ، وإلّا فالأولیٰ أن يأذن لها أحياناً. (الدر مع الرد : (۶۰۳/۳ ، ۶۰۴) كتاب الطلاق ، مطلب فی كلام المؤنسة ، ط: سعيد)

🗀 فإن أرادت أن تخرج إلی مجلس العلم بغير رضا الزوج ليس لها ذٰلک فإن وقعت نازلة إن سأل الزوج من العالم أو أخبرها بذٰلک لايسعها الخروج وإن امتنع من السوال يسعها الخروج من غير رضا الزوج وإن لم تقع لها نازلة لكن أرادت أن تخرج إلی مجلس العلم لتتعلم مسئلة من مسائل الوضوء والصلاة فإن كان الزوج يحفظ المسائل ويذكر عندها فله أن يمنعها وإن كان لا يحفظ فالأولیٰ أن يأذن لها أحياناً ، وإن لم يأذن فلا شيئ عليه . ولايسعها الخروج ما لم يقع لها نازلة. (البحر الرائق :(۱۹۵/۴) كتاب الطلاق، باب النفقة ، ط: سعيد)

🗀 خلاصة الفتاویٰ : (۵۳/۲) كتاب الطلاق ، جنس آخر فی خروج المرأة من البيت ، ط: المكتبة الحبيبيه كوئٹه .

🗀 التاتارخانية : (۱۵۶/۳) كتاب النكاح ، الفصل الحادی والعشرون فی بيان مايصلح للزوج ، الخ ، ط: قديمی .

(۲) إنّها تخرج بغير الإذن أيضًا إذا كان فی منزل يخاف السقوط عليها . (البحر الرائق : (۱۹۵/۴) كتاب الطلاق ، باب النفقة ، ط: سعيد)

🗀 التاتارخانية : (۱۵۶/۳) كتاب النكاح ، الفصل الحادی والعشرون فی بيان مايصلح للزوج .الخ ، ط: قديمی .

شہر کا رقبہ شرعی مسافت سے زیادہ ہے

ایسا شہر جس کا رقبہ (لمبائی چوڑائی) سوا ستتر کلومیٹر سے زیادہ لمبا ہے، اگر کوئی شخص اپنے مقام سے نکلتا ہے اور شرعی مسافت سے زیادہ مسافت طے کر لیتا ہے لیکن اپنے شہر کی حدود کو پار نہیں کر پاتا جیسا کہ بمبئ وغیرہ کا حال ہے، تو ایسی صورت میں جب تک وہ وسیع و عریض شہر کی حدود سے باہر نکل نہیں جائے گا تب تک وہ شرعی مسافر نہیں ہوگا۔ لہذا شہر کی حدود سے نکلنے سے پہلے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا البتہ حدود پار کرنے کے بعد شرعی احکام جاری ہوں گے۔ (۱)

شہر میں داخل ہونے کے وقت کی دعا

''بستی میں داخل ہونے کے وقت کی دعا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۹۹/۱)

شہید حقیقی

شہید حقیقی کے بدن سے پہنے ہوئے شلوار، قمیص، لنگی، کرتا وغیرہ اتارا نہیں جائے

---

(۱) قال محمد رحمه الله تعالىٰ: يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر كذا في المحيط، وفي الغياثية: هو المختار و عليه الفتوىٰ كذا في التاتارخانية، الصحيح ما ذكر أنه يعتبر مجاوزة عمران المصر لاغير إلّا إذا كان ثمة قرية أو قرى متصلة بربض المصر فحينئذٍ تعتبر مجاوزة القرى بخلاف القرية الّتي تكون متصلة بفناء المصر فإنّه يقصر الصلاة وإن لم يجاوز تلك القرية كذا في المحيط. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

🗀 التاتارخانية: (۲/۷، ۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي.

🗀 الدر مع الرد: (۲/۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

🗀 حلبي كبير في شرح منية المصلي: (۵۳۶، ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

🗀 البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

گا، ہاں اگر اس کے کپڑے مسنون عدد سے کم ہیں تو مسنون عدد پورا کرنے کے لئے اور کپڑوں کا اضافہ کیا جائے گا، اسی طرح اگر اس کے کپڑے مسنون عدد سے زیادہ ہیں تو زائد کپڑا اتار لیا جائے گا، اور اگر اس کے جسم پر ایسے کپڑے ہیں جن میں کفن ہونے کی صلاحیت نہ ہو جیسے چمڑے کا لباس پوستین وغیرہ تو ان کو اتار لیا جائے گا، ہاں اگر ایسے لباس کے علاوہ جسم پر اور کوئی کپڑا نہ ہو تو پھر پوستین وغیرہ کو نہ اتارے۔

ٹوپی، جوتا، ہتھیار، زرہ، بم، بارود وغیرہ ہر حالت میں اتار لیا جائے گا۔(۱)

اور شہید حقیقی کو غسل بھی نہیں دیا جائے گا، اور مستقل کفن بھی نہیں دیا جائے گا، بلکہ جو کپڑے وہ پہنے ہوئے ہو، انہی کپڑوں میں غسل دئے بغیر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا

---

(۱) (فينزع عنه مالا يصلح لكفن ويزاد) إن نقص ما عليه عن كفن السنة وينقص إن زاد لأجل إن (يتم كفنه) المسنون (قوله: فينزع عنه الخ) شروع في أحكامه، والمراد بمالايصلح لكفن مثل الفرو والحشو والقلنسوة والخف والسلاح والدرع لاالسراويل فلاينزع في الاشبه، كذا في الهندية عن الهندواني، وكذا لاينزع الفرو والحشو إذا لم يوجد غيره ...... (قوله: ويزاد إن نقص) في المحيط: قيل أن قولهم يزاد وينقص، معناه يزاد ثوب جديد تكريما وينقص ماشاؤا ،وإن كان ما عليه يبلغ السنة، وقيل يزاد إذا قل وينقص إذا كثر حتى يبلغ السنة، وهذا أنسب بقوله ليتم كفنه قهستاني. قال في البحر: وأشار إلى أنّه يكره أن ينزع عنه جميع ثيابه ويجدد الكفن ذكر الاسبيجابي. (الدر مع الرد: (۲/ ۲۵۰) كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد)

الهندية: (۱/ ۱٦۸) كتاب الصلاة ،الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السابع في الشهيد، ط: رشيديه.

التاتارخانية: (۲/ ۱۱۰، ۱۱۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، قسم آخر في تكفين الشهيد، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۲/ ۱۹۷) كتب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۵۱۸) كتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

حلبي كبير شرح منية المصلي: (ص: ٦۰۱، ٦۰۲) كتاب الصلاة، الفصل السابع في الشهيد، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

بدائع الصنائع: (۱/ ۳۲۴) كتاب الجنائز، فصل وأمّا الشهيد، ط: سعيد.

جائے گا۔(۱)

حقیقی شہید کے جسم سے اس کا خون صاف نہیں کیا جائے گا۔(۲)

البتہ اگر خون کے علاوہ کوئی اور نجاست اس کے بدن یا کپڑوں کو لگ گئی ہوتو اسے

---

(۱) (ویصلی علیه بلاغسل و یدفن بدمه وثیابه) لحدیث "زملوهم بکلومهم". (الدر المختار مع الرد: (۲/۲۵۰) کتاب الصلاة، باب الشهید، ط: سعید)

وحکمه أن لایغسل ویصلی علیه کذا فی محیط السرخسی، ویدفن بدمه وثیابه کذا فی الکافی. (الهندیة: (۱/۱۶۸) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السابع فی الشهید، ط: رشیدیه)

التاتارخانیة: (۲/۱۰۷) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، قسم آخر فی بیان الأسباب المسقطة لغسل المیت، ط: قدیمی.

البحر الرائق: (۲/۱۹۷) کتاب الجنائز، باب الشهید، ط: سعید.

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۵۱۸) کتاب الصلاة، باب أحکام الشهید، المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

حلبی کبیر شرح المنیة: (ص: ۶۰۱) کتاب الصلاة، الفصل السابع فی الشهید، ط: سهیل اکیدمی لاهور.

(۲) (فیکفن بدمه) أی مع دمه من غیر تغسیل لقوله ﷺ زملوهم بدمائهم، فإنّه لیس کلمة تکلم فی سبیل اللّٰه إلّا تأتی یوم القیامة تدمی، لونه لون الدم، والریح ریح المسک. (حاشیة الطحطاوی: (ص: ۵۱۸) کتاب الصلاة، باب أحکام الشهید، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان)

البحر الرائق: (۲/۱۹۷) کتاب الجنائز، باب الشهید، ط: سعید.

(الدر المختار مع الرد: (۲/۲۵۰) کتاب الجنائز، باب الشهید، ط: سعید)

حلبی کبیر شرح المنیة: (ص: ۶۰۱) کتاب الصلاة، الفصل السابع فی الشهید، ط: سهیل اکیدمی لاهور.

الهندیة: (۱/۱۶۸) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السابع فی الشهید، ط: رشیدیه.

بدائع الصنائع: (۱/۳۲۴) کتاب الجنائز، فصل وأمّا الشهید، ط: سعید.

دھودیا جائے گا۔(۱)

شہید حکمی

شہید حکمی وہ ہے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے مطابق آخرت میں شہادت کا درجہ نصیب ہوگا لیکن دنیا میں اس پر شہید کے احکام جاری نہیں ہوں گے، یعنی اس کو عام مسلمانوں کی طرح غسل دے کر کفن پہنا کر، جنازہ کی نماز ادا کر کے دفن کیا جائے گا۔(۲)

شیشہ کا موزہ

''لوہے کا موزہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۱۱)

---

(۱) ولو كان في ثوب الشهيد نجاسة تغسل كذا في العتابية . (الهندية : (۱۶۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز ، الفصل السابع في الشهيد ، ط: رشيديه)

وشهادة الدنيا بعدم الغسل إلّا لنجاسة أصابته غير دمه كما في أبي السعود . (رد المحتار : (۲۵۲/۲) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط : سعيد)

(۲) (ويغسل الشهيد) عند الإمام (إن قتل جنبا...... أو صبياً أو مجنوناً أو قتل حائضاً أو نفساء...... أو ارتث) ...... (بعد انقضاء الحرب) فسقط حكم الدنيا وهو ترك الغسل ، فيغسل، وهو شهيد في حكم الآخرة ، له الثواب الموعود للشهداء . (حاشية الطحطاوي : (ص: ۵۱۹ ، ۵۲۰) كتاب الجنائز ، باب أحكام الشهيد ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر مع الرد : (۲۵۲/۲) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۳۲۰/۱ ، ۳۲۱) كتاب الجنائز ، فصل وأمّا الشهيد ، ط: سعيد .

ص

صاحب ترتیب

''صاحب ترتیب'' آدمی کے لئے فوت شدہ نمازوں کی ادائیگی میں ترتیب قائم رکھنا ضروری ہے، اور صاحب ترتیب وہ ہے جس کی فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ نمازوں سے کم ہے۔ ایسا آدمی فجر کی قضا ظہر کی قضا سے پہلے اور ظہر کی قضا عصر کی قضا سے پہلے پڑھے۔

اگر صاحب ترتیب آدمی نے ظہر کی قضا نماز فجر کی قضا نماز سے پہلے پڑھی تو ظہر کی نماز فاسد ہو جائے گی اور فجر کی قضا نماز پڑھنے کے بعد ظہر کی قضا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اسی طرح اگر عصر کی نماز کی قضا ظہر کی قضا نماز سے پہلے پڑھی تو عصر کی نماز فاسد ہو جائے گی ظہر کی قضا نماز پڑھنے کے بعد عصر کی قضا نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے، اسی طرح دوسری نمازوں کو بھی سمجھ لینا چاہئے۔(۱)

---

(۱) والترتيب من الفائتة والوقتية وبين الفوائت مستحق . (البحر الرائق : (۷۹/۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

الترتيب بين الفروض الخمسة والوتر أداء و قضاء لازم، يفوت الجواز بفوته...... فلم يجز...... فجر من تذكر أنّه لم يوتر لوجوبه عنده...... وفي الرد: (قوله: أداء و قضاء)...... فشمل ثلاث صور: ما إذا كان الكل قضاء أو البعض قضاء والبعض أداء، أو الكل أداء كالعشاء مع الوتر ط، ودخل فيه الجمعة، فإن الترتيب بينها و بين سائر الصلوات لازم فلو تذكر أنّه لم يصل الفجر يصليها ولو كان الإمام يخطب. (الدر مع الرد: (۶۵/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد)

الهندية: (۱۲۱/۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت ، ط: رشيديه .

(الترتيب بين الفائتة) القليلة وهي مادون ست صلوات (و) بين (الوقتية) المتسع وقتها مع تذكر الفائتة لازم. الخ (حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۵۸)، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الحلبى الكبير: (ص: ۵۲۹) كتاب الصلاة، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

فلو صلى فرضاً ذاكراً فائتة ولو كانت وتراً فسد فرضه فسادًا موقوفاً...... وإن قضى الفائتة المتروكة قبل خروج وقت الخامسة مما صلاه متذكر لها بطل وصف لاأصل ما صلاه متذكراً للفائتة قبلها أى قبل قضائها. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۴۴۴، ۴۴۵) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: قديمى)

لیکن اگر فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ یا اس سے زیادہ ہو جائے تو اس وقت یہ ترتیب باقی نہیں رہے گی، جس ترتیب سے بھی ادا کرے گا ادا ہو جائے گی۔ (۱)

اگر کسی آدمی کی ایک نماز فوت ہوئی ہے، اور اس کو اگلی نماز ادا کرتے وقت فوت شدہ نماز یاد آئی لیکن اس نے پہلے فوت شدہ نماز نہیں پڑھی بلکہ اس نے دوسری نماز پڑھ لی تو دوسری نماز کی فرضیت سردست فاسد ہو جائے گی اسی طرح اگر تیسری نماز پڑھی ہے تو تیسری نماز بھی سردست فاسد ہو جائے گی، یہی حال چوتھی اور پانچویں نماز کا ہے، اگر پانچویں نماز کا وقت بھی نکل گیا اور پہلی فوت شدہ نماز کی قضا نہیں پڑھی گئی تو وہ تمام نمازیں جو پڑھی گئیں صحیح ہو جائیں گی اور صرف فوت شدہ پہلی ایک نماز کی قضا فرض ہوگی، کیونکہ اب یہ شخص صاحب ترتیب نہ رہا اور اس کی نمازوں میں ترتیب ساقط ہو چکی ہے کیونکہ جس طرح فوت شدہ قضا نماز اور وقتی نماز کے درمیان قضا نمازوں کی تعداد زیادہ ہونے سے ترتیب قائم نہیں رہتی، اسی طرح ادا شدہ نمازوں کی تعداد زیادہ ہونے سے بھی فوت شدہ نماز کی ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔ (۲)

---

(۱) وصيرورتها ستا . (قوله : وصيرورتها ستا) أي ويسقط الترتيب بصيرورة الفوائت ست صلوات لدخولها في حد الكثرة المفضية للحرج . (البحر الرائق : (۸۴/۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۶۸/۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد .

حلبی كبير: (ص: ۵۳۰) كتاب الصلاة، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

حاشية الطحطاوی: (ص: ۳۶۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الهندية: (۱۲۳/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشيديه.

(۲) (أو فاتت ست اعتقادية) لدخولها في حد التكرار المقتضي للحرج (بخروج وقت السادسة) على الأصح ولو متفرقة . الخ . وفي الرد : (قوله : أو فاتت ست) يعني لايلزم الترتيب بين الفائتة والوقتية ولابين الفوائت إذا كانت الفوائت ستا ، كذا في النهر ...... وأطلق الست فشمل ما إذا فاتت حقيقة أو حكما كما في القهستاني والامداد . ومثال الحكمية ما إذا ترك فرضا و صلى بعده خمس صلوات ذاكرا له فإن الخمس تفسد فسادا موقوفا كما سيأتي . فالمتروكة فائتة حقيقة و حكما والخمسة الموقوفة فائتة حكما فقط. (الدر مع الرد : (۶۸/۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد) =

مثلاً اگر کسی کی فجر کی نماز فوت ہوئی، اور فجر کی نماز فوت ہوگئی ہے یہ یاد ہوتے ہوئے بھی فجر کی نماز نہیں پڑھی بلکہ ظہر کی نماز پڑھ لی تو ظہر کی نماز سردست فاسد ہوگی، پھر اگر عصر کی نماز بھی فجر کی قضا ادا کرنے سے پہلے پڑھ لی تو یہ عصر کی نماز بھی عارضی طور پر فاسد ہوگی اور یہی حال اگلے روز کی فجر کی نماز تک رہے گا۔

اور اگر پچھلے دن کی فوت ہونے والی فجر کی نماز کی قضا اس دن کی فجر سے پہلے پڑھ لی تو فجر کی فوت شدہ نماز کے بعد جتنی نمازیں پڑھی گئیں، ان سب کی فرضیت باطل ہوگئی اور وہ تمام نمازیں نفل ہو جائیں گی، اور ان سب نمازوں کا دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر فوت شدہ فجر کی نماز کی قضا دوسرے دن کی فجر کی نماز سے پہلے نہیں پڑھی تو تمام نمازیں صحیح ہو جائیں گی۔(۱)

= الهندية: (۱/۱۲۳) كتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشيديه.

فتح القدير: (۱/۴۲۸) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوی: (ص: ۳۶۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

البحر الرائق: (۲/۸۴) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

حلبی كبير: (ص: ۵۳۰، ۵۳۲) كتاب الصلاة، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۱) (وفساد) أصل (الصلاة بترك الترتيب موقوف) عند أبی حنيفة سواء ظنّ وجوب الترتيب أو لا (فإن كثرت و صار الفوائت مع الفائتة ستا ظهر صحتها) بخروج وقت الخامسة الّتی هی سادسة الفوائت؛ لأنّ دخول وقت السادسة غير شرط؛ لأنّه لو ترك فجر يوم وأدى باقی صلواته انقلبت صحيحة بعد طلوع الشمس (وإلّا) بأن لم تصر ستا (لا) تظهر صحتها بل تصير نفلا.

وفی الرد: (قوله؛ فإن كثرت) أی الصلاة الّتی صلاها تاركا فيها الترتيب، بأن صلاها قبل قضاء الفائتة ذاكرا لها، وهٰذا التفريع لبيان قوله موقوف. وتوضيحه أنّه إذا فاتته صلاة ولو وتراً فكلما صلى بعدها وقتية وهو ذاكر لتلك الفائتة فسدت تلك الوقتية فسادا موقوفا على قضاء تلك الفائتة، فإن قضاها قبل أن يصلی بعدها خمس صلوات صار الفساد باتا وانقلبت الصلوات الّتی صلاها قبل قضاء المقضية نفلا، وإن لم يقضها حتى خرج وقت الخامسة و صارت الفواسد مع الفائتة ستا انقلبت صحيحة؛ لأنّه ظهرت كثرتها و دخلت فی حد التكرار المسقط للترتيب. (الدر مع الرد: (۲/۷۱) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: ط: سعيد) =

اورصرف ایک فوت شدہ فجر کی قضا نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اگر کسی صاحب ترتیب آدمی کو اپنی ایک یا زیادہ فوت شدہ نمازیں (جس کی مقدار چھ سے کم ہے) نماز پڑھتے ہوئے یاد آجائیں تو وہ نماز نفل ہوجائے گی، ایسی صورت میں اس نماز کو دو رکعتیں پڑھ کر ختم کردینا چاہئے پھر اس کے بعد فوت شدہ نمازوں کو ترتیب

= البحر الرائق : (۲/۸۸) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ،ط : سعيد .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۶۱) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الهندية: (۱/۱۲۴) كتاب الصلاة ، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت ، ط: رشيديه .

حلبى كبير: (ص: ۵۳۰) كتاب الصلاة، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۱) (وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض و واجب و سنة) لف نشر مرتب وجميع أوقات العمر وقت للقضاء إلّا الثلاثة المنهية . (الدر مع الرد : (۲/۶۶) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۱۲۱) كتاب الصلاة ، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۲/۸۰)كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ،ط : سعيد .

وفى الرد : (قوله : يوم الخندق) وذٰلك أن المشركين شغلوا رسول الله ﷺ عن أربع صلوات يوم الخندق حتى ذهب من الليل ماشاء اللّٰه تعالىٰ فأمر بلالا فأذن ثمّ أقام فصلى الظهر ثمّ أقام فصلى العصر ثمّ أقام فصلى المغرب ثم أقام فصلى العشاء . (رد المحتار : (۲/۶۲) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد)

جامع الترمذى: (۱/۴۳) أبواب الصلاة، باب ماجاء فى الرجل تفوته الصلاة بأيتهنّ يبدأ، ط: سعيد.

صحيح البخارى: (۲/۵۹۰) كتاب المغازى، باب غزوة الخندق وهى الأحزاب، ط: قديمى.

حلبى كبير: (ص: ۵۲۹) كتاب الصلاة، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۵۹) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه، يلزمه قضائها سواء ترك عمدا أو سهوا أو بسبب نوم. (الهندية: (۱/۱۲۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/۷۹)كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ،ط : سعيد .

الفقه الإسلامى و أدلّته : (۲/۱۲۴) كتاب الصلاة ، الفصل التاسع المبحث الثانى قضاء الفوائت ، ط: مكتبه حقانيه پشاور .

سے ادا کر کے وقتی نماز پڑھے۔(۱)

اگر صاحب ترتیب آدمی کو جمعہ کی نماز پڑھتے وقت فجر کی قضا یاد آجائے، اور جمعہ کا وقت نکل جانے کا اندیشہ نہ ہو تو جمعہ کو چھوڑ کر پہلے فوت شدہ فجر کی نماز پڑھے، پھر اس وقت کے جمعہ کی نماز یا ظہر کی نماز پڑھے، لیکن اگر جمعہ کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہے تو جمعہ کو پورا کرے اور فوت شدہ فجر کی نماز کی قضا بعد میں پڑھے۔(۲)

صبح صادق کے بعد سفر کرنا

جو شخص صبح صادق کے وقت سفر میں نہ ہو اس کے لئے روزہ چھوڑنا جائز نہیں بلکہ

(۱) و في الفقه الإسلامي و أدلّته: ولو تذكّر المصلي اليسير من الفوائت في أثناء فرض الصلاة، ولو صبحا أو جمعة، إماما أو غيره، قطع صلاته وجوبا إذا لم يتم ركعة بسجدتيها إذا كان منفرداً أو إماماً ويتبعه المأموم، فإن كان ماموما فلايقطع الفوائت في وقت ضروري، فإن كان قد أتمّ ركعة بسجدتيها، ندب له أن يضم إليها ركعة أخرى بنية النفل، وسلم، ورجع للفائتة، وإن تذكر بعد ركعتين من الثنائية أو الثلاثية، أو بعد ثلاث من الرباعية أتمّها؛ لأنّ ماقارب الشيئ يعطى حكمه، ثمّ صلى الفوائت، ثمّ يعيد الحاضرة ندبًا في وقتها إن كان باقيا. الفقه الإسلامي وأدلّته: (۱۳۴/۲) الترتيب في قضاء الفوائت ومتى يسقط الترتيب؟ المبحث الثاني: قضاء الفوائت، ط: مكتبه حقانيه، پشاور)

(۲) وفي الحجة : رجل يصلي الجمعة فتذكر أنّه لم يصل صلاة الفجر فهٰذه المسئلة على ثلاثة أوجه : إما أن يكون في أول الجمعة بحيث لو قضى الفجر يدرك الجمعة ركعة منها ، أو لايدرك الجمعة ولكن يدرك الوقت ، أو في آخر الوقت بحيث لايمكنه الظهر في وقتها ، ففي الوجه الأوّل بالاتفاق يقضي الفجر ويصلي الجمعة ، وفي الوجه الآخر حيث يفوت الوقت بالاتفاق لايقضي الفجر و يدرك الجمعة ، وفيما إذا كان يدرك الوقت فيؤدي الظهر ولكن لايدرك الجمعة ، فعند أبي حنيفة و أبي يوسف يصلي الفجر ثمّ الظهر ، وعند محمد يصلي الجمعة ثم يقضي الفجر . (التاتارخانية : (۲/ ۲۱) ، كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون في صلاة الجمعة ، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات ، ط: قديمي)

☐ الحلبي كبير: (۵۶۴) كتاب الصلاة ، فصل في صلاة الجمعة ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

☐ الهندية: (۱/ ۱۲۲) كتاب الصلاة ، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت ، ط: رشيديه.

☐ رد المحتار : (۲/ ۶۵) كتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت . ط: سعيد .

☐ بدائع الصنائع : (۱/ ۲۵۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، الفصل الثاني ، كيفية فرضيتها ، ط: سعيد .

روزہ رکھنا لازم ہوگا کیونکہ وہ روزہ شروع ہوتے وقت مسافر نہیں تھا۔(۱)

اگر کسی کا رمضان المبارک کے دن میں سفر کرنے کا پختہ ارادہ ہے رات سے نہیں تو اس آدمی کے لئے بھی روزہ رکھنا لازم ہے۔

جس دن سفر کرے اس دن رمضان المبارک کا روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس وقت ہے، جب کہ صبح صادق ہونے سے پہلے سفر کر چکا ہو اور آبادی کی حدود سے بھی نکل چکا ہو اگر پہلے سے صرف سفر کا ارادہ ہے، اور سفر کا آغاز صبح صادق کے بعد کرے، یا صبح صادق سے پہلے پہلے آبادی کی حدود سے باہر نہ نکلے، تو اس دن کا روزہ چھوڑنا جائز نہیں ہے البتہ اس دن کے بعد سفر کے ایام میں رمضان کا روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوگی۔(۲) باقی بعد

(۱) (قوله : لمن خاف زيادة المرض الفطر) ...... أطلق في المرض فشمل ما إذا مرض قبل طلوع الفجر أو بعده بعد ما شرع بخلاف السفر فإنّه ليس بعذر في اليوم الّذي إنشاء السفر فيه ولايحلّ له الإفطار وهو عذر في سائر الأيام ، كذا في الظهيرية . (البحر الرائق : (۲/ ۲۸۱، ۲۸۲) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد)

☜ (كما يجب على مقيم إتمام) صوم (يوم منه) أي رمضان (سافر فيه) أي في ذٰلك اليوم. وتحته في الشامية: (قوله: كما يجب على مقيم الخ) لما قدمناه أوّل الفصل أن السفر لايبيح الفطر، وإنّما يبيح عدم الشروع في الصوم، فلو سافر بعد الفجر لايحلّ الفطر، قال في البحر: وكذا لو نوى المسافر الصوم ليلا وأصبح من غير أن ينقض عزيمته قبل الفجر ثمّ أصبح صائما لايحلّ فطره في ذٰلك اليوم. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۳۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحه لعدم الصوم، ط: سعيد)

☜ حاشية الطحطاوي : (ص: ۵۶۳) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☜ خلاصه الفتاوٰى : (۱/ ۲۶۵) كتاب الصوم ، جنس آخر ، قبيل الفصل السادس في الاعتكاف ، ط: المكتبة الحبيبيه كوئٹه .

☜ الهندية: (۱/ ۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه.

☜ التاتارخانية: (۲/ ۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحه للفطر، ط: قديمي.

(۲) (قوله : وللمسافر وصومه أحبّ إن لم يضره) أي جاز للمسافر الفطر ؛ لأنّ السفر لايعرى عن المشقة فجعل نفسه عذراً ...... وفي الولوالجية : والسفر الّذي يبيح الفطر هو الّذي يبيح القصر . (البحر الرائق : (۲/ ۲۸۳) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد)

☜ الهندية: (۱/ ۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه.=

میں قضا رکھنا لازم ہوگا۔(۱)

صبح کے وقت کے لئے دعا

حضرت صخرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ''اے اللہ! میری امت کے لئے دن کے ابتدائی حصہ میں برکت عطا فرما'' یعنی اگر میری امت کے لوگ دن کے ابتدائی حصہ (صبح) میں علم طلب کرنے میں مشغول ہوں یا اپنے ذریعہ معاش میں مصروف ہوں یا سفر وغیرہ کریں تو اس میں انہیں برکت حاصل ہو'' چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ فرماتے تو ان کو دن کے ابتدائی حصہ میں روانہ فرماتے۔

اور حضرت صخرہؓ جو ایک بزنس مین تھے اس دعا کی برکت حاصل کرنے کے لئے اپنا تجارتی مال دن کے ابتدائی حصہ ہی میں روانہ کرتے تھے چنانچہ وہ مالدار ہوئے اوران

= المراد سفر خاص وهو الّذی تتغير به الأحكام من قصر الصلاة وإباحة الفطر الخ . (شامی: (۲/ ۱۲۰) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

(لمسافر) سفراً شرعياً (الفطر) يوم العذر إلّا السفر كما سيجيئ . وتحته في الشامية: (قوله لمسافر) خبر عن قوله الاتی الفطر وأشار باللام إلى أنّه مخير ولكن الصوم أفضل إن لم يضره كماسيجيئ (قوله: سفراً شرعياً أی مقدرا فی الشرع لقصر الصلاة ونحوه وهو ثلاثة أيّام ولياليها......(قوله: إلّا السفر) استثناء من عموم العذر، فإنّ السفر لايبيح الفطر يوم العذر. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۲۱ـ ۴۲۳) كتاب الصوم، فصل فی العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

(۱) (وقضوا) لزوماً (ماقدروا بلافدية و) بلا (ولاء) . (الدر المختار مع الرد : (۲/ ۴۲۳) كتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: سعيد)

فإن برئ المريض أو قدم المسافر وأدرك من الوقت بقدر ما فاته فيلزمه جميع ما أدرك فإن لم يصحّ حتى أدركه الموت فعليه أن يوصی بالفدية . (الهندية : (۱/ ۲۰۷) كتاب الصوم ، الباب الخامس فی الأعذار الّتی تبيح الإفطار ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۲/ ۱۰۳) كتاب الصوم ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/ ۲۹۲) كتاب الصوم ، نوع منه ، ط: قديمی .

البحر الرائق : (۲/ ۲۸۵) كتاب الصوم ، فصل فی العوارض ، ط: سعيد .

کے مال میں بہت اضافہ ہوا۔(۱)

صدقۂ جاریہ

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہوجاتے ہیں، مگر تین عمل ایسے ہیں جو ختم نہیں ہوتے ان میں سے ایک مسجد یا وہ مسافر خانہ ہے جس کو مسافروں کے لئے بنوا گیا ہو۔(۲)

(۱) عن صخر بن وداعة الغامدی رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: اللّٰهم بارک لأمتی فی بکورها، وکان إذا بعث سریة أو جیشا بعثهم من أوّل النّهار، وکان صخر تاجراً فکان یبعث تجارته أوّل النّهار فأثری وکثر ماله. (مشکاة المصابیح: (۳۳۹/۲) باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

☐ أبوداؤد: (۳۵۷/۱) کتاب الجهاد، باب فی الابتکار فی السفر، ط المکتبة الحقانیه ملتان.

☐ إحیاء علوم الدین: (۲۳۴/۲) کتاب آداب السفر، الادب السادس، الفصل الثانی، ط: دار القلم، بیروت لبنان.

☐ سنن ابن ماجه: (۱۶۲/۲) أبواب التجارات باب مایرجی من البرکة فی البکور، ط: قدیمی.

☐ جامع الترمذی: (۲۳۰/۱) أبواب البیوع، باب ماجاء فی التبکیر بالتجارة، ط: سعید.

☐ مسند أحمد: (۴۱۷/۳) رقم الحدیث: ۱۵۴۸۱، ومن حدیث صخر، ط: مؤسسة قرطبة، القاهرة.

☐ صحیح ابن حبان: (۶۳/۱۱) رقم الحدیث: ۴۷۵۵، ذکر مایستحب للمرء أن یکون إنشاءه الحرب وابتداء الأمور فی الأسباب بالغدوات تبرکا بدعاء المصطفی ﷺ، ط: مؤسسة الرسالة، بیروت.

☐ مسند الطیالسی: (۵۷۵/۲)، رقم الحدیث: ۱۳۴۳، اللّٰهم بارک لأمتی فی بکورها۔ صخر الغامدی، دار هجر، بیروت.

☐ السنن الکبری للبیهقی: (۱۲۰/۸) رقم الحدیث: ۸۷۸۲، باب الوقت الّذی یستحب فیه توجیه السریة، مؤسسة الرسالة، بیروت.

☐ سنن دارمی: (۲۸۳/۲)، رقم الحدیث: ۲۴۳۵، باب بارک لأمتی فی بکورها، ط: دارالکتاب العربی، بیروت.

(۲) سنن أبی داؤد: (۴۲/۲)، کتاب الوصایا، باب ماجاء فی الصدقة عن المیت، ط: مکتبه حقانیه، ملتان.

☐ جامع الترمذی: (۲۵۶/۱) کتاب الأحکام، باب ماجاء فی الوقف، ط: سعید.

☐ سنن النسائی: (......) کتاب الوصایا، فضل الصدقه عن المیت، ط: قدیمی.

☐ مسند أحمد بن حنبل: (۳۷۲/۲) رقم الحدیث: ۸۸۳۱، مسند أبی هریرة، ط: مؤسسة القرطبة، القاهرة.

☐ صحیح ابن خزیمه: (۱۲۲/۴) رقم الحدیث: ۲۴۹۴، کتاب الزکاة، باب ذکر الدلیل علی أن أجر الصدقة المحبسة یکتب للمحبس بعد موته مادامت، ط: المکتب الإسلامی، بیروت.=

صدقۂ فطر اور مسافر

مسافر پر صدقۂ فطر شرائط کے ساتھ واجب ہے اور وہ جہاں ہوگا وہاں کی قیمت کے اعتبار سے صدقۂ فطر ادا کرے گا۔(۱)

= صحیح ابن حبان : (۲۸۶/۷) رقم الحدیث : ۳۰۱۶، کتاب الجنائز، فصل فی الموت و فی مایتعلق به من راحة، ذکر البیان بأنّ عموم هٰذه اللفظة انقطع عمله لم یرد بها کل الأعمال، ط: مؤسسة الرسالة، بیروت.

مسند أبی یعلی : (۳۴۳/۱۱) رقم الحدیث : ۶۴۵۷، شهر بن حوشب عن أبی هریرة، ط: دار المامون للتراث العربی، بیروت.

السنن الکبری للبیهقی : (۲۷۸/۶) رقم الحدیث : ۱۳۰۱۱، کتاب الوصایا، باب الدعاء للمیت، ط: دائرة المعارف هند.

شرح السنة: (۳۰۰/۱) باب من ترک علما ینتفع به، ط: المکتب الإسلامی دمشق، بیروت.

وعن أبی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : إذا مات الإنسان انقطع عنه عمله إلّا من ثلاثة إلّا من صدقة جاریة أو علم ینتفع به أو ولد صالح یدعو له . (مشکاة المصابیح: (۳۲/۱) کتاب العلم، الفصل الأوّل، ط: قدیمی.

وعن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: إنّ مما یلحق المؤمن من عمله و حسناته بعد موته علما علمه ونشره وولدا صالحا ترکه أو مصحفا ورّثه أو مسجدا بناه أو بیتا لابن السبیل بناه، أو نهرا أجراه أو صدقة أخرجها من ماله فی صحته و حیٰوته تلحقه من بعد موته. رواه ابن ماجه والبیهقی فی شعب الإیمان. (مشکاة المصابیح: (۳۶/۱) کتاب العلم، الفصل الثالث، ط: قدیمی)

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۲) مقدمة، باب ثواب معلم النّاس الخیر، ط: قدیمی.

الصحیح لمسلم: (۴۱/۲) کتاب الوصیة، باب مایلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، ط: قدیمی.

رد المحتار: (۱۲۲/۴) کتاب الجهاد، مطلب فی بیان من یجری علیهم الأجر بعد الموت، ط: سعید.

(۱) (تجب علی کل) حر (مسلم)...... (ذی نصاب فاضل عن حاجته الأصلیة) کدینه و حوائج عیاله (وإن لم ینم) کما مرّ. (الدر المختار مع الرد: (۳۵۸/۲، ۳۶۰)، کتاب الزکاة، باب صدقة الفطر، ط: سعید)

(قوله : تجب علی کل حر مسلم ذی نصاب فضل عن مسکنه و ثیابه و أثاثه و فرسه و سلاحه وعبیده عن نفسه اهـ) ...... وهی وجبت لإغناء الفقیر للحدیث اغنوهم فی هٰذا الیوم عن المسئلة والإغناء من غیر الغنٰی لایکون والغنٰی الشرعی مقدر بالنصاب وشرط أن یکون فاضلا عن حوائجه الأصلیة؛ لأنّ المستحق بالحاجة کالمعدوم کالماء المستحق للعطش. (البحر الرائق : (۲۵۲/۲)، کتاب الزکاة، باب صدقة الفطر، ط: سعید) =

صدقۂ فطر مسافر پر واجب ہے یا نہیں؟

جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وطن میں رہتے ہوئے اس پر صدقۂ فطر واجب ہو، تو اس پر سفر کی حالت میں بھی صدقہ ءفطر ادا کرنا واجب ہے۔(۱)

= ومنها الغناء فلايجب الأداء إلّا على الغنٰى . (بدائع الصنائع : (۶۹/۲) كتاب الزكاة، فصل وأمّا بيان من تجب عليه صدقة الفطر ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۵۹۵) كتاب الزكاة ، باب صدقة الفطر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية : (۱۹۱/۱) كتاب الزكاة ، الباب الثامن فى صدقة الفطر ، ط: رشيديه .

فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۲۲۷/۱) كتاب الصوم، فصل فى صدقة الفطر، ط: رشيديه.

فصل وأمّا مكان الأداء وهو الموضع الّذى يستحب فيه إخراج الفطر ، روى عن محمد أنّه يؤدى زكاة المال حيث المال ، ويؤدى صدقة الفطر عن نفسه و عبيده حيث هو . الخ (بدائع الصنائع : (۷۵/۲) ، قبيل كتاب الصوم ، ط: سعيد)

(۱) (قوله : تجب على كل حر مسلم ذى نصاب فضل عن مسكنه و ثيابه و أثاثه و فرسه و سلاحه وعبيده عن نفسه اهـ) ...... وهى وجبت لإغناء الفقير للحديث اغنوهم فى هٰذا اليوم عن المسئلة والإغناء من غير الغنٰى لايكون والغنٰى الشرعى مقدر بالنصاب وشرط أن يكون فاضلا عن حوائجه الأصلية ؛ لأنّ المستحق بالحاجة كالمعدوم كالماء المستحق للعطش . (البحر الرائق : (۲۵۲/۲) ، كتاب الزكاة ، باب صدقة الفطر ، ط: سعيد)

(الدر المختار : (۳۵۸/۲ ، ۳۶۰) ، كتاب الزكاة ، باب صدقة الفطر ، ط: سعيد)

المسافر والمريض إذا أفطر فى رمضان لاتبطل عنهما صدقة الفطر؛ لأنّ سبب الوجوب موجود فى وقت الوجوب فى حقهما وهو طلوع الفجر يوم الفطر...... صدقة الفطر لاتجب إلّا على حر غنى مسلم، والغنى أن يملك نصاباً أو ماقيمته قيمة النصاب فاضلاً عن مسكنه وثيابه وأثاث بيته. الخ (الولوالجية: (۲۴۴/۱، ۲۴۵) كتاب الصوم، وأمّا صدقة الفطر، الفصل الرابع ط: مكتبه حرمين شريفين كوئته)

الهندية : (۱۹۱/۱) كتاب الزكاة ، الباب الثامن فى صدقة الفطر ، ط: رشيديه .

الفتاوىٰ الخانية على هامش الهندية: (۲۲۷/۱) كتاب الصوم، فصل فى صدقة الفطر، ط: رشيديه.

خلاصة الفتاوىٰ: (۲۷۲/۱) كتاب الصوم الفصل السابع فى صدقة الفطر، ط: المكتبة حبيبية كوئته.

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۵۹۵) كتاب الزكاة ، باب صدقة الفطر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۵۳۴/۱) كتاب الزكاة، صدقة الفطر، ط: دار الحديث، القاهرة.=

صدقۂ فطر میں قیمت کا حساب کس ملک کے اعتبار سے کرے

صدقۂ فطر میں قیمت کے حساب سے فطرہ ادا کرتے وقت آدمی جہاں ہے وہاں کا حساب ہوگا، جہاں ادا کر رہا ہے وہاں کی قیمت کا حساب نہیں ہوگا مثلاً ایک آدمی سعودی عرب میں رہتا ہے اور اس کا صدقۂ فطر پاکستان میں گندم سے ادا کیا جا رہا ہے تو پونے دوکلو گندم کی جو قیمت سعودی عرب میں ہوگی اس حساب سے پاکستانی کرنسی کے حساب سے جتنی رقم بنے گی اتنی رقم پاکستان میں ادا کرنا لازم ہوگا، اس سے کم ادا کرنے سے صدقۂ فطر ادا نہیں ہوگا البتہ زیادہ ہو جائے تو کوئی بات نہیں۔(۱)

= التاتارخانية: (۲/۳۱۷) كتاب الصوم، الفصل الثالث عشر في صدقة الفطر، ط: قديمي.

فتح باب العناية بشرح النقاية: (۱/۵۵۰) كتاب الزكاة، فصل صدقة الفطر، شروط وجوب الفطرة، ط: سعيد.

(۱) والمعتبر في الزكاة فقراء مكان المال، وفي الوصية مكان الموصي، وفي الفطرة مكان المؤدي عند محمد، وهو الأصح. وفي الرد: (قوله: مكان المؤدي) أي لامكان الرأس الّذي يؤدي عنه (قوله: وهو الأصح) بل صرح في النهاية والعناية بأنّه ظاهر الرواية كما في الشرنبلالية وهو المذهب كما في البحر، فكان أولىٰ ممّا في الفتح من تصحيح قولهما باعتبار مكان المؤدي عنه. قال الرحمتي: وقال في المنح في آخر باب صدقة الفطر: الأفضل أن يؤدي عن عبيده وأولاده وحشمه حيث هم عند أبي يوسفؒ وعليه الفتوى و عند محمد حيث هو. قلت: لكن في التاتارخانية: يؤدي عنهم حيث هو وعليه الفتوىٰ وهو قول محمدؒ ومثله قول أبي حنيفة وهو الصحيح. (الدر مع الرد: (۲/۳۵۵، ۳۵۶) كتاب الزكاة، باب المصرف، قبيل باب صدقة الفطر، ط: سعيد)

وفي تقريرات الرافعي: (قوله فليراجع) المتبادر من اعتبار فقراء مكان المال مكانه وقت وجوب الزكاة، ثمّ رأيت في الفتح مايدل عليه حيث قال والمعتبر في الزكاة مكان المال وفي زكاة الفطر مكان الرأس المخرج عنه في الصحيح مراعاة لايجاب الحكم محل وجود سببه، اهـ تأمل. (قوله: قلت لكن الخ) فقد اختلف التصحيح فيرجع إلى ظاهر الرواية. (تقريرات الرافعي على حاشية ابن عابدين: (۲/۱۴۱) في آخر باب المصرف، ط: سعيد)

فتاوی رحیمیه: (۷/۱۰۴، ۱۹۵) كتاب الزكاة، باب ما يتعلق في صدقة الفطر، ط: دارالاشاعت کراچی.

والمعتبر في الزكاة مكان المال في الروايات كلها وفي صدقة الفطر مكان الرأس المخرج عنه في الصحيح مراعاة لإيجاب الحكم في محل وجود سببه، كذا في فتح القدير وصحح في المحيط =

صلوٰۃ التسبیح

اگر سفر میں وقت اور فرصت ہے تو صلوٰۃ التسبیح کی نماز پڑھ سکتا ہے، ثواب ملے گا۔(۱)

= أنّه في صدقة الفطر يؤدى حيث هو ولايعتبر مكان الرأس من العبد والولد لأن الواجب في ذمة المولى حتى لو هلك العبد لم يسقط عنه فاختلف التصحيح كما ترى فوجب الفحص عن ظاهر الرواية والرجوع اليها والمنقول في النهاية معزيا إلى المبسوط أن العبرة لمكان من تجب عليه لا بمكان المخرج عنه موافقا لتصحيح المحيط، فكان هو المذهب ولهٰذا اختاره قاضي خان في فتاواه مقتصرا عليه وحكى الخلاف في البدائع فعن محمد يؤدى عن عبيده حيث هو وهو الأصح و عند أبي يوسف حيث هم وحكى القاضي في شرح مختصر الطحاوى: إنّ أباحنيفة مع أبي يوسف.
(البحر الرائق: (۲/ ۲۵۰) كتاب الزكاة في آخرباب المصرف، ط: سعيد)

(۱) (ويأتي) المسافر (بالسنن) إن كان (في حال أمن و قرارا وإلّا) بأن كان في خوف و فرار (لا) يأتي بها هو المختار ؛ لأنّه ترك لعذر ، تجنيس ، قيل إلّا سنة الفجر . وفي الرد : (قوله : هو المختار) وقيل : الأفضل ترخيصاً ، وقيل : الفعل تقرّباً ، وقال الهندواني : الفعل حال النزول والترك حال السير ، وقيل يصلي سنة الفجر خاصة ، وقيل سنة المغرب أيضاً ، بحر . قال في شرح المنية والأعدل ماقاله الهندواني . قلت : والظاهر أن ما في المتن هو هذا وأنّ المراد بالأمن والقرار والنزول ، وبالخوف والفرارا ، السير . الخ (الدر مع الرد : (۲/ ۱۳۱) ، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر ، قبيل في مطلب الوطن الأصلي دون الإقامة ، ط: سعيد)

الهندية: (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

التاتارخانية : (۲/ ۵) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، النوع الأوّل في معرفة فرض المسافر ، ط:قديمي .

حلبي كبير: (ص: ۵۴۵) كتاب الصلاة فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

حاشية الطحطاوى : (ص: ۳۴۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

ض

ضیافت کرنا

سفر سے واپس آنے کے بعد ضیافت کرنا اور لوگوں کو اپنے کھانے وغیرہ پر بلانا مسنون ہے، لیکن دعوت میں جانے کے لئے ہدیہ تحائف دینے کو لازم سمجھنا غلط اور مسنون طریقہ کے خلاف ہے۔(۱)

ضیافت کی وجہ سے روزہ توڑنا

اگر کسی آدمی نے نفل روزہ رکھا، اور اس کو کسی آدمی نے کھانے کی دعوت دی اور یہ دعوت میں شریک ہوا، تو اب اگر کھانے میں شرکت نہ کرنے سے مہمان کی دل شکنی ہوگی تو اس عذر کی وجہ سے نفل روزہ توڑنا جائز ہوگا مگر بعد میں اس روزہ کی قضا ضروری ہوگی، اور اگر یہ معلوم ہو کہ دل شکنی نہیں ہوگی تو روزہ نہ توڑے۔

رمضان المبارک میں روزہ کے دوران کسی کی دعوت کو قبول کرنا اور روزہ کو توڑنا

---

(۱) عن جابر رضی الله عنه قال : لمّا قدم النبی ﷺ المدینة نحر جزوراً أو بقرة . (أبوداؤد : (۲/ ۱۷۰) کتاب الأطعمة ، باب الطعام عند القدوم من السفر ، ط: المکتبة الحقانیة ملتان)

صحیح البخاری : (۱/ ۴۳۴) کتاب الجهاد ، باب الطعام عند القدوم ، ط: قدیمی .

ولو ذبح (للضیف لا) یحرم ؛ لأنّه سنة الخلیل وإکرام الضیف إکرام الله تعالیٰ . (الدر المختار : (۶/ ۳۰۹) ، آخر کتاب الذبائح ، ط: سعید)

مشکاة المصابیح : (۲/ ۳۳۹) باب آداب السفر ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی .

السنن الکبریٰ للبیهقی : (۵/ ۳۹۹) ، رقم الحدیث : ۱۰۶۸۱ ، کتاب الحج ، باب الطعام عند القدوم ، ط: مجلس دائرة المعارف حیدر آباد هند .

مستخرج أبی عوانة : (۵/ ۴۰۰) رقم الحدیث : ۳۹۳۸ ، ابتداء کتاب البیوع ، باب ذکر الخبر الموجب علی الوزن أن یرجح إذا وزن .

شرح السنة : (۱۱/ ۱۹۰) ، رقم الحدیث : ۲۶۷۷ ، باب من قدم بدأ بالمسجد فصلی فیه ، ط: المکتب الإسلامی ، دمشق بیروت .

کسی حالت میں بھی جائز نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) والصحيح من المذهب أن ينظر في ذلک إن كان صاحب الدعوة ممّن يرضى بمجرّد حضوره ولايتأذى بترک الإفطار لايفطر ، وإن كان يعلم أنّه يتأذّى بترک الإفطار يفطر و يقضي...... وهذا كله في التطوع ، فأمّا في الفرض والواجب لايحل الإفطار إلّا بعذر .
(التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم ، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمي)
الهندية: (۱/۲۰۸) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار الّتي تبيح الإفطار، ط: رشيديه.
حاشية الطحطاوي: (ص: ۵٦۸) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .
البحر الرائق : (۲/۲۸۷ ، كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .
الدر المختار مع الرد: (۲/۴۲۸، ۴۲۹) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيح لعدم الصوم، ط: سعيد.

ط

طالب علم سفر کے دوران مرجائے

اگر طالب علم دین حاصل کرنے کے دوران یا اس غرض سے شروع کئے گئے سفر کے دوران انتقال کرجائے تو وہ آخرت کے اعتبار سے شہید ہوگا۔(۱)

البتہ دنیوی اعتبار سے تجہیز وتکفین، غسل وغیرہ اسی طرح دیا جائے گا جس طرح عام مُردوں کو دیا جاتا ہے۔(۲)

طلاق دے دی سفر میں

''شوہر سفر میں مرجائے تو بیوی کیا کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۶۵)

---

(۱) وإلّا فالمرتث شهيد الآخرة، وكذا الجنب ونحوه ...... ومن مات وهو يطلب العلم، وفى الرد: (قوله: وهو يطلب العلم) بأن كان له اشتغال به تأليفا أو تدريسا أو حضورا فيما يظهر، ولو كل يوم درساً، وليس المراد الانهماك. (الدر مع الرد: (۲/۲۵۲) صلاة الجنائز، باب الشهيد، مطلب فى تعداد الشهداء، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۱۹) باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) البحث السابع فى الشهيد والمراد به الحكمى أى الّذى يتعلق به نوع مخصوص من أحكام الشرع الجارية على المكلفين فى الدنيا، وأمّا الشهيد الحقيقى الّذى وعده اللّٰه الثواب المخصوص فليس ممّن يتعلق به الأحكام الجارية على المكلفين غير الاعتقاد بأنّه قتل فى سبيل اللّٰه ومن ألحق به واللّٰه أعلم بمن قتل فى سبيله. (حلبى كبير: (۵۹۹) فصل فى الجنائز، البحث السابع فى الشهيد، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

(أو ارتث بعد انقضاء الحرب) فسقط حكم الدنيا وهو ترك الغسل فيغسل، وهو شهيد فى حكم الآخرة. (حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۱۹) باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

خلاصة الفتاوى: (۱/۲۱۷) كتاب الصلاة، الجنس الأوّل فى مسائل الشهيد، الفصل الخامس والعشرون فى الجنائز، ط: المكتبة الحبيبيه كوئٹه.

الدر المختار مع الرد: (۲/۲۵۲) باب الشهيد، مطلب فى تعداد الشهداء، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۱۹۸)، كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد.

طلاق کی خبر بعد میں ملی

شوہر نے سفر میں طلاق دی، یا اس کا انتقال ہوا، اور بیوی کو اس کی اطلاع چند مہینے کے بعد ملی، تو اس کی عدت کے بارے میں یہ حکم ہے کہ جس وقت شوہر نے طلاق دی ہے یا اس کا انتقال ہوا ہے اس وقت سے حساب کرے، اگر اس حساب سے طلاق کی صورت میں تین ماہواری گزر چکی ہیں، اور وفات کی صورت میں چار مہینے دس دن گزر چکے ہیں تو عدت ختم ہوگئی، اب شروع سے دوبارہ عدت گزارنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر فورا خبر ملی تو پوری عدت یا عدت کی مدت کچھ باقی ہے تو بقیہ عدت گزارنا واجب ہوگا۔(۱)

طلب علم کے لئے سفر کرنا

''علم طلب کرنے کے لئے سفر کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۳۹۸)

طواف ہوائی جہاز پر سوا ہو کر کرنا

''جہاز پر سوار ہو کر طواف کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۷۲)

---

(۱) ابتداء العدة فی الطلاق عقیب الطلاق وفی الوفاة عقیب الوفاة فإن لم تعلم بالطلاق أو الوفاة حتی مضت مدة العدة فقد انقضت عدتها ، کذا فی الهدایة . (الهندیة : ۱/ ۵۳۱ ، ۵۳۲) کتاب الطلاق ، الباب الثالث عشر فی العدة ، ط: رشیدیه)

□ وفی الأصل لو کان الزوج غائباً فطلق امرأته أو مات والمرأة لاتعلم بذٰلک تجب العدة من وقت الطلاق والموت . (خلاصة الفتاویٰ : (۲/ ۱۱۸) کتاب الطلاق ، الفصل الثامن فی العدة، الجنس الثانی ، ط: المکتبة الحبیبیه کوئته)

□ (ومبدأ العدة بعد الطلاق و) بعد (الموت) علی الفور (وتنقضی العدة وإن جهلت) المرأة (بهما) أی بالطلاق والموت ؛ لأنّها أجل فلایشترط العلم بمضیه سواء اعترف بالطلاق أو أنکر. (الدر المختار مع الرد : (۳/ ۵۲۰) کتاب الطلاق ، باب العدة ، ط: سعید)

□ وإذا بلغ المرأة طلاق زوجها أو موته فعلیها العدة من یوم مات أو طلق عندنا . وفی الصغری: وعلمها لیس بشرط لانقضاء العدة . (التاتارخانیة : (۴/ ۴۸) کتاب الطلاق ، الفصل الثامن والعشرون فی العدة ، ط: قدیمی)

□ البحر الرائق : (۴/ ۱۴۴) کتاب الطلاق ، باب العدة ، ط: سعید .

طویل دن والے علاقے

''چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات رہتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۸۱/۱)

طویل راستہ اختیار کرنا

منزل مقصود کے دو راستے ہیں ایک قریبی اور ایک دور کا ہے، قریبی راستہ سے جانا چاہتا تھا مگر طویل راستہ کو صرف اس لئے اختیا کیا تا کہ سفر کی رخصتیں مثلاً قصر وغیرہ کی سہولتیں حاصل ہو جائیں تو یہ جائز ہے۔ (۱)

طویل عرصہ شب و روز والے علاقے

جہاں پر ایک طویل عرصہ کا دن اور پھر اسی طرح رات کا سلسلہ رہتا ہے وہاں جس طرح نماز کے اوقات کا اندازہ سے تعین کیا جاتا ہے اسی طرح ماہ رمضان کی آمد اور روزے

---

(۱) فإذا قصد بلدة وإلى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها والآخر دونها فسلك الطريق الأبعد كان مسافراً عندنا هكذا في فتاوى قاضيخان . (الهندية : (۱۳۸/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

قال أبو حنيفة:إذا خرج إلى المصر في طريق ثلاثة أيّام وأمكنه أن يصل إليه من طريق آخر في يوم واحد قصر...... ابن سماعة: مصر له طريقان أحدهما مسيرة يوم والآخر مسيرة ثلاة أيّام ولياليها إن أخذ في الطريق الّذي هو مسيرة يوم لايقصر، وإن أخذ في الطريق الّذي هو مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها قصر الصلاة. (الفتاوى التاتارخانية: (۶/۲ ، ۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أدنٰى مدة السفر الّذي يتعلق به قصر الصلاة، ط: قديمي)

الرجل إذا قصد بلدة وإلى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيّام ولياليها والآخر دونها فسلك الطريق الأبعد كان مسافراً عندنا ، وإن سلك الأقصر يتم . (البحر الرائق : (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد)

ولو لموضع طريقان أحدهما مدة السفر والآخر أقلّ قصر في الأوّل لاالثاني. (الدر المختار مع الرد : (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۹۴/۱) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان مايصير به المقيم به المسافر ، ط: سعيد .

کے اوقات کا بھی تعین کیا جائے گا۔(۱)

سب سے آسان صورت یہ ہے کہ ایسے مقام کے باشندوں کو ان مقامات کے مطابق عمل کرنا چاہئے جو ان سے قریب ہیں، اور وہاں معمول کے مطابق دن رات کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

طہارت کے لئے پانی اور مٹی نہ ملے

اگر مسافر کسی ایسی جگہ پر پہنچا کہ وہاں نہ تو وضو کرنے کے لئے پانی ہے اور نہ تیمّم کرنے کے لئے مٹی ہے، مثلاً ہوائی جہاز میں ہے یا ناپاک جگہ میں مقید ہے یا ٹرین میں نہ تو پانی ہو اور نہ ہی تیمّم کرنے کی کوئی صورت ہو، اور وقت نکلنے تک پانی یا مٹی ملنے کی کوئی امید بھی نہیں تو اس صورت میں تشبہ بالمصلی کرے یعنی صرف نماز کی ہیئت اور شکل بنائے قیام، رکوع اور سجدہ کرے، اس میں قراءت وغیرہ کچھ بھی نہ پڑھے اور بعد میں جب پانی وغیرہ مل جائے وضو یا تیمّم کر کے قضا کرے۔(۲)

---

(۱) ويجرى ذٰلك فيما لو مكث الشمس عند قوم مدة...... قال في امداد الفتاح ، قلت: وكذٰلك يقدر لجميع الآجال كالصوم والزكاة والحج والعدة وآجال البيع والسلم والإجارة، وينظر ابتداء اليوم فيقدر كل فصل من الفصول الأربعة بحسب ما يكون كل يوم من الزيادة والنقص كذا في كتب الأئمة الشافعية و نحن نقول بمثله إذ أصل التقدير مقول به إجماعا في الصلوات. (رد المحتار: (۱/۳٦۵)، كتاب الصلاة، مطلب في فاقد وقت العشاء كأهل بلغار، ط: سعيد)

نظام الفتاوىٰ: (۱/۴۷، ۴۸) كتاب الصلاة ، ط: رحمانيه لاهور .

احسن الفتاوىٰ: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، طويل النهار مقامات پر اوقات نماز و روزه، ط: سعيد.

عزيز الفتاوىٰ: (۱/۱۹۷) كتاب الصلاة ، فصل في مواقيت الصلاة ، دار الاشاعت كراچى

(۲) (و المحصور فاقد) الماء والتراب (الطهورين) بأن حبس في مكان نجس ولا يمكنه إخراج تراب مطهر وكذا العاجز عنها لمرض (يؤخرها عنده . و قالا : يتشبه) بالمصلين وجوبا فيركع ويسجد إن وجد مكانا يابساً وإلّا يؤمى قائماً ثمّ يعيد كالصوم (به يفتى وإليه صح رجوعه). (الدر المختار مع الرد : (۱/۲۵۲ ، ۲۵۳) كتاب الطهارة ، باب التيمّم ، مطلب في فاقد الطهورين، ط: سعيد) =

ظ

ظہر کی نماز جمعہ کے دن مسافر کب پڑھے

''جمعہ کے دن مسافر ظہر کی نماز کب پڑھے'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۶۷/۱)

= الهندية: (۱/ ۳۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيممّ، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۱/ ۱۴۴) باب التيمّم، ط: سعيد.

وفي البحر أيضاً: (۱/ ۱۶۴) كتاب الطهارة، باب التيمّم، فروع، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱/ ۱۸۶) كتب الطهارة، الفصل الخامس في التيمّم، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمّم ومن لا يجوز له، ط: قديمي.

ع

عام موزہ پر مسح کا حکم

”سوتی موزہ پر مسح کا حکم“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۵۳/۱)

عدت میں حج کا سفر کرنا

عدت کی حالت میں عورت کے لئے سفر میں جانا جائز نہیں، یہاں تک کہ حج کے سفر کے لئے بھی جانا جائز نہیں ہے۔(۱)

(۱) وتعتد المعتدة فی المکان الّذی تسکنه قبل مفارقة الزوج أو قبل موته، وفی الجامع الصغیر للحسامی والمعتبر والمنزل الّذی تسکن فیه یوم الفرقة...... وفی الخانیة : المعتدة لاتسافر لحج ولا لعمرة ولایسافر بها عندنا. (التاتارخانیة: (۵۳/۴ ـ ۵۷) کتاب الطلاق، الفصل السادس والعشرون فی مسائل العدة بالحیض، نوع آخر فی بیان مایلزم المعتدة فی عدتها الخ، ط: قدیمی)

وفیه أیضاً : وفی شرح الطحاوی : والمرأة فی وجوب الحج علیها کالرجل ، غیر أن لها شرطین شابة کانت أو عجوزا ، أحدهما : أن یکون خروجها مع زوجها أ ومع ذی رحم محرم ، والشرط الثانی أن تکون خالیة عن العدة ، عدة وفاة کانت أو عدة طلاق ، الخ . (التاتارخانیة : (۳۳۰/۲) کتاب المناسک ، الفصل الأوّل فی بیان شرائط الوجوب ، ط: قدیمی)

(و) مع (عدم عدة علیها مطلقاً) أیة عدة کانت ابن ملک . (والعبرة لوجوبها) أی العدة المانعة من سفرها ، وفی الرد (قوله : و مع عدم عدة . الخ) أی فلایجب علیها الحج إذا وجدت. (الدر مع الرد : (۴۶۵/۲) ، کتاب الحج ، ط: سعید)

وفیه أیضاً : (وتعتدان) أی معتدة طلاق و موت (فی بیت وجبت فیه) ولایخرجان منه . (الدر مع الرد : ۵۳۶/۳) ، کتاب الطلاق ، فصل فی الحداد ، ط: سعید)

وعلی المعتدة أن تعتد فی المنزل الّذی یضاف إلیها بالسکنی حال وقوع الفرقة والموت کذا فی الکافی ...... المعتدة لا تسافر لاللحج ولا لغیره . الخ . (الهندیة: (۵۳۵/۱) کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد ، ط: رشیدیه)

وفیه أیضاً: (ومنها عدم قیام العدة فی حق المرأة) عدة وفاة کانت أو عدم طلاق...... فلاتخرج المرأة إلی الحج فی عدة طلاق أو موت الخ. (الهندیة: (۲۱۹/۱) کتاب المناسک، ط: رشیدیه)

البحر الرائق : (۳۱۶/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

بدائع الصنائع : (۱۲۴/۲) کتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط فرضیته ، ط: سعید .

فتح باب العنایة : (۶۰۶/۱) کتاب الحج ، ط: سعید .

اگر وہ عدت کی حالت میں حج کے سفر کے لئے بھی جائے گی تو گنہگار ہوگی، لہٰذا ایسی صورت میں اس سال نہ جائے بلکہ آئندہ سال محرم کے ساتھ جائے، اور اگر حج کے لئے جا نہ سکی تو حج بدل کی وصیت کر دے۔(۱)

عدت میں سفر کرنا

عدت کے دن گھر میں گزارنا ضروری ہیں، ضرورت کے بغیر گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں، اس لئے عدت میں سفر کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

البتہ شدید ضرورت میں نکلنے کی اجازت ہوتی ہے، اور شدید ضرورت سے مراد یہ ہے کہ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں، مثلاً ایسی ضرورت کہ اس کے لئے نکلنا ضروری ہے نہ نکلنے کی صورت میں شدید نقصان کا اندیشہ ہے، اور متبادل کوئی صورت نہیں، ان میں سے ایک یہ کہ بیماری کی صورت میں ڈاکٹر کے پاس جانا یا ایسا کوئی سرکاری معاملہ ہو کہ اگر اس کے لئے عورت نہیں جائے گی تو شدید نقصان ہوگا، اور متبادل کوئی صورت نہیں، یا عدت

---

(۱) وأمن الطريق شرط وجوب الأداء فيجب الإيصاء إن منع المرض أو خوف الطريق أو لم يوجد زوج ولا محرم. (رد المحتار: (۲/ ۴۶۵) كتاب الحج، ط: سعيد)

☐ فتاوی رحیمیہ: (۶۶/۸) سوال نمبر: ۶۹، ضعیفہ بغیر محرم کے حج نہ کرے، کتاب الحج، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وتعتد المعتدة في المكان الّذي تسكنه قبل مفارقة الزوج أو قبل موته، وفي الجامع الصغير للحسامي والمعتبر والمنزل الّذي تسكن فيه يوم الفرقة...... وفي الخانية: المعتدة لاتسافر لحج ولا لعمرة ولايسافر بها عندنا. (التاتارخانية: (۴/ ۵۳ ـ ۵۷) كتاب الطلاق، الفصل السادس والعشرون في مسائل العدة بالحيض، نوع آخر في بيان مايلزم المعتدة في عدتها الخ، ط: قديمي)

☐ وعلى المعتدة أن تعتد في المنزل الّذي يضاف إليها بالسكنى حال وقوع الفرقة والموت كذا في الكافي ...... المعتدة لا تسافر لاللحج ولا لغيره. الخ. (الهندية: (۱/ ۵۳۵) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيديه)

☐ (وتعتدان) أي معتدة طلاق و موت (في بيت وجبت فيه) ولايخرجان منه (إلّا أن تخرج أو يتهدم المنزل أو تخاف) انهدامه أو (تلف ما لها أو لا تجد كراء البيت) ونحو ذلك من الضرورات فتخرج لأقرب موضع إليه، (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۵۳۶) كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ط: سعيد)

پوری کر کے آنے کی مہلت نہیں ملتی تو ان صورتوں میں نکلنے کی اجازت ہوگی۔(۱)

عزیز واقارب بیمار ہوں تو ان کی عیادت کے لئے عدت کے دوران جانا اور سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

عرفات کے وقوف کے لئے ہوائی جہاز سے گذرنا

''جہاز پر سوار ہو کر عرفات سے گزرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱۷۳)

علم طلب کرنے کے لئے سفر کرنا

علم کی تین قسمیں ہیں: ۱۔فرض عین ۲۔فرض کفایہ ۳۔اور مندوب (۲)

دین کے ضروری علم مثلاً نماز، روزہ، زکوۃ اور روزمرہ کے معاملات کے مسائل کا

---

(۱) وجوّز في القنية: خروجها لإصلاح مالابدّ لها منه كزراعة ......ولايخرجان منه (إلّا أن تخرج أو يتهدم المنزل أو تخاف) انهدامه أو (تلف ما لها أو لا تجد كراء البيت) ونحو ذلك من الضرورات فتخرج لأقرب موضع إليه. و تحته في الشامية: (قوله: لأن نفقتها عليها) ...... وأمّا الخروج للضرورة فلا فرق فيه بينهما كما نصوا عليه فيما يأتي، فالمراد به هنا غير الضرورة. (الدر مع الرد: (۵۳۶/۳) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الحداد، ط: سعيد)

(قوله: تعتدان في بيت وجبت فيه إلّا أن تخرج أو ينهدم) أى معتدة الطلاق والموت يعتدان في المنزل المضاف إليهما بالسكنى وقت الطلاق والموت ولايخرجان منه إلّا لضرورة لما تلوناه من الآية...... والمراد بالانهدام خوفه كما في الظهيرية فلها الخروج إذا خافت الانهدام عليها والمراد إذا خافت على نفسها أو متاعها من اللصوص فلها التحول للضرورة، وليس المراد حصر الأعذار فيما ذكر فمنها ما في الظهيرية لو لم يكن معها أحد في البيت وهى تخاف بالليل بالقلب من أمر المبيت والموت إن كان الخوف شديداً كان لها التحول وإن لم يكن شديداً فليس لها التحول كذا في الظهيرية، وفي القنية: خرجت المعتدة لإصلاح مالابدّ لها كالزراعة وطلب النفقة وإخراج الكرم ولا وكيل لها فلها ذلك. الخ (البحر الرائق: (۱۵۴/۴) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الحداد، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۵۳/۴) كتاب الطلاق، الفصل السادس والعشرون في مسائل العدة بالحيض، نوع آخر في بيان مايلزم المعتدة في عدتها، ط: قديمي.

(۲) واعلم أن تعلم العلم يكون فرض عين وهو بقدر ما يحتاج لدينه وفرض كفاية، وهو ما زاد عليه لنفع غيره ومندوبا، وهو التبحر في الفقه وعلم القلب. (الدر المختار مع الرد: (۴۲/۱) مقدمة الكتاب، مطلب في فرض الكفاية و فرض العين، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۶۵/۱) المقدمة، الفصل الثالث في فرض العين و فرض الكفاية من العلوم، ط: قديمي.

علم حاصل کرنا ہر فرد بشر پر فرض عین ہے، اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے، اور دینی علم میں تبحر و گہرائی اور تعمق پیدا کرنا مندوب ہے، لہٰذا اگر طالب علم کے سفر میں جانے سے والدین یا خود اس کی اولاد کے ضائع ہونے کا خطرہ نہ ہو، یعنی والدین کے پاس ضروری اخراجات موجود ہوں، اور ضرورت کے وقت ان کی حفاظت کرنے والا موجود ہو تو اس صورت میں اگر فرض عین یا فرض کفایہ کا علم حاصل کرنے کی غرض سے جانا چاہے تو جاسکتا ہے والدین سے اجازت لینا ضروری نہیں، تاہم اجازت لے کر جانا بہتر ہے۔ البتہ کسی ایسی جگہ کا سفر کرنا کہ اس میں ہلاکت کا خطرہ ہو یا اخلاقی گراوٹ کا اندیشہ ہو، یا والدین منع کریں تو جانا جائز نہیں ہوگا۔

اسی طرح اگر والدین یا بچوں کے اخراجات اور ضروریات خود اس کے ذمہ ہوں اور اندیشہ ہو کہ علم حاصل کرنے کے لئے مشغول ہونے کی صورت میں ان کی کفالت نہیں کر سکے گا تو اس کے لئے سفر کرنا جائز نہیں ہوگا۔

علم مندوب میں والدین کی اطاعت ہی بہتر ہے۔ (۱)

---

(۱) وقال محمد رحمه الله تعالىٰ في السير الكبير: إذا أراد الرجل أن يسافر إلى غير الجهاد لتجارة أو حج أو عمرة وكره ذلک أبواه فإن كان يخاف الضيعة عليهما بأن كانا معسرين ونفقتهما عليه وماله لايبقى بالزاد والراحلة ونفقتهما فإنه لايخرج بغير إذنهما سواء كان سفرا يخاف على الولد الهلاک فيه كركوب السفينة في البحر أو دخول البادية ماشيا في البرد أو الحر الشديدين أو لايخاف على الولد الهلاک فيه وإن كان لايخاف الضيعة عليهما بأن كانا موسرين ولم تكن نفقتهما عليه إن كان سفرا لايخاف على الولد الهلاک فيه كان له أن يخرج بغير إذنهما وإن كان سفرا يخاف على الولد الهلاک فيه لايخرج إلّا بإذنهما كذا في الذخيرة. وكذا الجواب فيما إذا خرج للتفقه إلى بلدة أخرى إن كان لايخاف عليه الهلاک بسبب هذا الخروج كان بمنزلة السفر للتجارة وإن كان يخاف عليه الهلاک كان بمنزلة الجهاد...... رجل خرج في طلب العلم بغير إذن والديه فلابأس به ولم يكن هذا عقوقا، قيل هذا إذا كان ملتحيا فإن كان امرد صبيح الوجه فلأبيه أن يمنعه من ذلک الخروج كذا في فتاوىٰ قاضيخان، ولو خرج إلى التعلم إن كان قدر على التعلم و حفظ العيال فالجمع بينهما أفضل ولو حصل مقدار مالابدّ منه مال إلى القيام بأمر العيال ولايخرج إلى التعلم إن خاف على ولده، كذا في التاتارخانية ناقلا عن الينابيع. (الهندية: (۳۶۵/۵، ۳۶۶) كتاب الكراهية، الباب السادس والعشرون في الرجل يخرج إلى السفر ويمنعه أبواه. الخ، ط: رشيديه)=

عورت تنہا سفر نہیں کرسکتی

اگر اڑتالیس میل (سوا ستتر کلومیٹر) کا سفر ہو، تو جب تک مردوں میں سے کوئی اپنا محرم یا شوہر ساتھ نہ ہو، اس وقت تک عورت کے لئے سفر کرنا درست نہیں محرم کے بغیر سفر کرنا بہت بڑا گناہ ہے، حدیث شریف میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔(۱)

= ▭ وينبغي لمريد الحج أو الغزو أن يستأذن أبويه ، فإن خرج بدون إذن مع الاحتياج إليه للخدمة أثم، وقيل يكره. والأجداد والجدات كالأبوين عند فقدهما ، وللأب منعه إذا كان صبيح الوجه حتى يلتحي وإن استغنى عن خدمته ، كذا يستفاد من النوازل، وفي الفتاوىٰ: الغلام إذا كان صبيح الوجه لا يخرجه الأب من بيته وإن كان بالغا كما لايخرج بنته؛ لأنّ البنت يشتهيها الرجال فقط والأمرد إن كان صبيح الوجه يشتهيه الرجال والنساء معا ، فالفتنة من الجانبين. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۵۹۷) كتاب الحج ، المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

▭ وقد يتصف...... و بالكراهة كالحج بلاإذن ممّن يجب استئذانه وفي النوازل: لوكان الابن صبيحا فللأب منعه حتى يلتحي، وتحته في الشامية: (قوله: ممّن يجب استئذانه) كأحد أبويه المحتاج إليه خدمته والأجداد والجدات كالأبوين عند فقدهما وكذا الغريم لمديون لامال له يقضي به، والكفيل لوبالاذن، فيكره خروجه بلااذنهم كما في الفتح، وظاهره أن الكراهة تحريمية ولذا عبر الشارح بالوجوب. وزاد في البحر عن السير: وكذا إن كرهت خروجه زوجته ومن عليه نفقته اهـ . والظاهر أن هذا إذا لم يكن له مايدفعه للنفقة في غيبته قال في البحر: وهذا كله في حج الفرض أمّا حج النفل فطاعة الوالدين أولىٰ مطلقاً كما صرح به في الملتقط (قوله: حتى يلتحي) وإن كان الطريق مخوفا لايخرج وإن التحي ، بحر عن النوازل. (الدر مع الرد: (۴۵۶/۲) كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق : (۳۰۸/۲ ، ۳۰۹) كتاب الحج ، ط: سعيد .

▭ خلاصة الفتاوىٰ : (۲۸۰/۱) كتاب الحج ، الفصل السادس في الحظر والإباحة ، ط: مكتبه حقانيه كوئٹه .

▭ شامي : (۱۲۴/۴) كتاب الجهاد ، مطلب طاعة الوالدين فرض عين ، ط: سعيد .

(۱) وعن عبد الله ابن عمر رضي الله عنهما عن النبيّ ﷺ قال : لايحلّ لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تسافر مسيرة ثلاث ليال إلّا ومعها ذو محرم . (الصحيح لمسلم : (۴۳۳/۱) ، كتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم ، ط: قديمي)

▭ وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبيّ ﷺ قال : لا تسافر المرأة ثلاثاً إلّا معها ذو محرم. (صحيح البخاري : (۱۴۷/۱) أبواب تقصير الصلاة ، باب كم يقصر الصلاة ، ط: قديمي)

▭ وفيه أيضاً : (۲۵۰/۱) كتاب المناسك ، باب حج النساء ، ط: قديمي. =

اور اگر سفر اڑتالیس میل سے کم ہے، اور راستہ میں محرم کے بغیر جانے میں عزت وعفت کا خطرہ ہے تو محرم کے بغیر جانا درست نہیں ہوگا، اور اگر راستہ میں کوئی خطرہ نہیں تو محرم کے بغیر جانا جائز ہوگا لیکن تب بھی محرم کے ساتھ جانا بہتر ہوگا۔(۱)

جس محرم کو اللہ اور اس کے رسول کا ڈر نہ ہو، اور شریعت کی پابندی نہ کرتا ہو تو ایسے

= الصحيح لمسلم: (۱/۴۳۲، ۴۳۳) كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلى حج و غيره، ط: قديمی.

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۰۸) كتاب المناسک ، باب المرأة تحج بغير ولى ، ط: قديمی.

سنن أبی داؤد : (۱/۲۴۸) كتاب الحج ، باب فی المرأة تحج بغير محرم ، ط: مكتبه حقانية ملتان.

جامع الترمذی : (۱/۲۱۸) أبواب الرضاع ، باب ماجاء فی كراهية أن تسافر المرأة وحدها ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۲/۴۶۴ ، ۴۶۵) كتاب الحج ، ط : سعيد .

البحر الرائق : (۲/۳۱۴ ، ۳۱۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۲/۱۲۳) كتاب الحج ، وأمّا شرائط فرضيته وأمّا الّذى يخص النساء ، ط: سعيد .

الولوالجية : (۱/۱۳۴) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى عشر فى السفر ، ط: مكتبة الحرمين الشريفين ، كوئٹه .

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۰۸) أبواب المناسک ، المرأة تحج بغير ولى ، ط: قديمی .

الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(۱) وعن أبی هريرة رضى الله عنه عن النبىّ ﷺ قال : لايحلّ لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تسافر مسيرة يوم إلّا مع ذى محرم . (الصحيح لمسلم : (۱/۴۳۳) كتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم، ط: قديمی)

وعن أبی سعيد ...... أن لاتسافر امرأة مسيرة يومين ليس معها زوجها أو ذو محرم . (صحيح البخاری : (۱/۲۵۱) كتاب المناسک ، باب حج النساء ، ط: قديمی)

صحيح البخاری : (۱/۱۴۸) أبواب تقصير الصلاة ، باب كم يقصر الصلاة ، ط :قديمی.

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۰۸) أبواب المناسک ، المرأة تحج بغير ولى ، ط: قديمی .

مؤطا مالک : (ص: ۷۳۰) كتاب الجامع ، ماجاء فى الوحدة فى السفر للرجال والنساء، ط: مير محمد كتبخانه .

محرم کے ساتھ بھی سفر کرنا درست نہیں ہے۔(۱)

بوڑھی عورت کو بھی شوہر یا کسی محرم کے بغیر سفر نہیں کرنا چاہئے۔(۲)

عورت سسرال میں مقیم ہے یا مسافر

''سسرال'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۲۶۵)

عورت سفر میں وطن کے قریب پاک ہوئی

اگر عورت سفر شروع کرتے وقت حیض میں تھی اور ایسی جگہ پہنچ کر پاک ہوئی جہاں سے وطن کی مسافت اڑتالیس میل (سوا ستتر کلومیٹر) سے کم تھی تو یہ عورت قصر نہیں

---

(۱) (و) مع (زوج أو محرم) ...... (غير مجوسي ولا فاسق لعدم حفظهما) و في الرد: (قوله: ولافاسقا) يعم الزوج والمحرم ح و قيده في شرح اللباب بكونه ماجنا لايبالي (قوله: لعدم حفظهما)؛ لأنّ المجوسي يخشى عليها منه لاعتقاده حل نكاح محرمة، والفاسق الّذى لامرؤة له كذٰلک ولوزوجا. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۶۴) كتاب الحج، ط: سعيد)

🗁 البحر الرائق: (۲/ ۳۱۵) كتاب الحج، ط: سعيد.

🗁 خلاصة الفتاوىٰ: (۱/ ۲۷۷) كتاب الحج، الفصل الأوّل في المقدمة و في بيان شرائط الوجوب، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه.

🗁 فتح باب العناية: (۱/ ۶۰۴) كتاب الحج، ط: سعيد.

🗁 بدائع الصنائع: (۲/ ۱۲۴) كتاب الحج، فصل وأمّا شرائط فرضيته، ط: سعيد.

🗁 التاتارخانية: (۲/ ۳۲۹) كتاب الحج، الفصل الأوّل في بيان شرائط الوجوب، ط: قديمي.

(۲) (ومنها المحرم للمرأة) شابة كانت أو عجوزا إذا كانت بينها وبين مكة مسيرة ثلاثة أيّام هٰكذا في المحيط. (الهندية: (۱/ ۲۱۸، ۲۱۹) كتاب المناسک، شرائط وجوبه، ط: رشيديه)

🗁 وفي المرأة المحرم شرط شابة كانت أو عجوزة. (خلاصة الفتاوىٰ: (۱/ ۲۷۷) كتاب الحج، الفصل الأوّل في المقدمة و في بيان شرائط الوجوب، ط: المكتبة الحبيبية كوئٹه)

🗁 التاتارخانية: (۲/ ۳۲۹) كتاب الحج، الفصل الأوّل في بيان شرائط الوجوب، ط: قديمي.

🗁 فتح باب العناية: (۱/ ۶۰۴) كتاب الحج، ط: سعيد.

🗁 بدائع الصنائع: (۲/ ۱۲۴) كتاب الحج، فصل وأمّا شرائط فرضيته، ط: سعيد.

🗁 منحة الخالق على هامش البحر الرائق: (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

کرے گی بلکہ پوری نماز پڑھے گی۔(۱)

اور اگر طہارت اور پاکی کی حالت میں سفر شروع کیا ہے، اور سفر کے دوران حیض آ گیا، اور ایسی جگہ پر پہنچ کر پاک ہوئی جہاں سے وطن مسافت سفر سے کم ہے تو یہ عورت قصر کرے گی۔(۲)

البتہ اپنے شہر میں آنے کے بعد پوری نماز پڑھے گی۔

عورت کا سفر میں انتقال ہو جائے تو غسل کون دے گا؟

اگر سفر کے دوران کسی عورت کا انتقال ہو جائے، اور غسل دینے کے لئے کوئی عورت موجود ہے تو صرف عورت ہی اس کو غسل دے۔(۳)

---

(۱) طهرت الحائض و بقي لمقصدها يومان تتمّ في الصحيح كصبي بلغ بخلاف كافر أسلم. (الدر المختار مع الرد: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

والحائض إذا طهرت و قد بقي بينها و بين مقصدها أقلّ من ثلاثة أيّام تتمّ الصلاة هو الصحيح، ذكره في الظهيرية. (حلبي كبير شرح منية المصلي: (ص: ۵۴۲) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

احسن الفتاویٰ: (۸۷/۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱۵/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان من لايصير مقيما بنية إقامته، الخ، ط: قديمي.

(۲) طهرت الحائض و بقي لمقصدها الخ و في الرد: (قوله: تتمّ في الصحيح) وكأنّه لسقوط الصلاة عنها فيما مضى لم يعتبر حكم السفر فيه فلمّا تأهلت للأداء اعتبر من وقته ...... لكن منعها من الصلاة ما ليس بصنعها فلغت نيتها من الأوّل. (الدر مع الرد: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

احسن الفتاویٰ: (۸۷/۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

بہشتی زیور حصہ دوم: (ص:۱۵۸)، باب بست و کیم، مسافرت میں نماز پڑھنے کا بیان، ط: دارالاشاعت کراچی۔

حاشية الطحطاوي على الدر المختار: (۳۳۷/۱) كتاب الصلاة، قبيل باب الجمعة، ط: دار المعرفة، بيروت.

(۳) وإن ماتت المرأة في السفر ومعها امرأة كافرة أو صبي لم يبلغ حد الشهوة فإنّه يفعل بها كما ذكرنا في حق الرجال. (الهندية: (۱۶۰/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيديه) =

اگر خدانخواستہ ایسی صورت پیش آجائے کہ عورت کو غسل دینے کے لئے کوئی عورت نہیں ہے تو تیمّم کرادیا جائے، اگر عورت کا کوئی محرم مرد ہے تو وہ تیمّم کرائے اور اگر محرم نہ ہو تو اجنبی مرد اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمّم کرائے، اگر شوہر ساتھ ہے تو وہ کپڑا ہاتھ پر لپیٹ کر تیمّم کرادے۔(۱)

واضح رہے کہ عورت کو مرد اور مردوں کو عورتیں غسل نہیں دے سکتیں البتہ تیمّم

= وأمّا المرأة فنقول إذا ماتت المرأة في سفر فإن كان معها نساء غسلنها وليس لزوجها أن يغسلها عندنا ...... وإن لم يكن هناك نساء مسلمات و معهم امرأة كافرة علموها الغسل ويخلون بينهما حتى تغسلها و تكفنها ...... وإن لم يكن معهم نساء لا مسلمة ولا كافرة فإن كان معهم صبي لم يبلغ حد الشهوة وأطاق الغسل علموه الغسل فيغسلها و يكفنها لما بينا. (بدائع الصنائع: (۱/۳۰۵، ۳۰۶) صلاة الجنائز، فصل وأمّا بيان الكلام فيمن يغسل، ط: سعيد)

(۱) وإن لم يكن معها ذلك فإنّها لاتغسل ولكنها تيمم لما ذكرنا غير أن المتيمم لها إن كان محرما لها تيممها بغير خرقة وإن لم يكن لها محرما لها فمع الخرقة يلفها على كفه كما مر. (بدائع الصنائع: (۱/۳۰۶) صلاة الجنائز، فصل وأمّا بيان الكلام فيمن يغسل، ط: سعيد)

ماتت بين رجال أو هو بين نساء يممه المحرم فإن لم يكن فالأجنبي بخرقة. (الدر مع الرد: ۲/۲۰۱) وفي الرد: إذا كان للمرأة محرم يممها بيده وأمّا الأجنبي فبخرقة على يده ويغض بصره عن ذراعها وكذا الرجل في امرأته إلّا في غض البصر. (رد المحتار: (۲/۱۹۸) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ط: سعيد)

الخانية على هامش الهندية: (۱/۱۸۷) كتاب الصلاة، باب في غسل الميت وما يتعلق به الخ، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۴۷۱) باب أحكام الجنائز، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

البحر الرائق: (۲/۱۷۴) كتاب الجنائز، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۲/۱۰۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، قسم آخر في بيان الأسباب المسقطة لغسل الميت، ط: قديمي.

حلبي كبير: (ص: ۵۷۷) فصل في الجنائز، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

خلاصة الفتاوى: (۱/۲۲۰) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز، جنس آخر في غسل الميت، ط: المكتبة الحبيبيه كوئٹه.

الهندية: (۱/۱۶۰) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيديه.

کرا سکتی ہیں۔(۱)

عورت کے لئے حج کا سفر کرنا

عورت کے لئے کسی محرم یا شوہر کے بغیر حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے، عورت پر حج اس وقت فرض ہوتا ہے جب وہ اپنا اور محرم کا خرچ اٹھانے پر قادر ہو۔(۲)

---

(۱) لایحل للرجل غسل النساء، وبالعکس. فتح باب العنایة بشرح النقایة: (۱/۴۳۰) کتاب الصلاة، باب فی الجنائز، ط: سعید)

ولا یغسل الرجال النساء، ولا النساء الرجال إلاّ معتدة الوفاة. (التاتارخانیة: (۲/۱۰۵) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، الأوّل فی نفس الغسل، ط: قدیمی)

ویغسل الرجال الرجال، والنساء النساء لایغسل أحدهما الآخر. (الهندیة: (۱/۱۶۰) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیه)

البحر الرائق: (۲/۱۷۴) کتاب الجنائز، ط: سعید.

(۲) (و) مع (زوج أو محرم) ولو عبداً...... (مع) وجوب النفقة لمحرمها (علیها) لأنّه محبوس (علیها) لامرأته حرة ولو عجوزا فی سفر. وفی الرد: (قوله: مع وجوب النفقة الخ) أی فیشترط أن تکون قادرة علی نفقتها و نفقته...... فی حدیث الصحیحین: "لاتسافر امرأة ثلاثا إلّا ومعها محرم" زاد مسلم فی روایة "أو زوج". (الدر مع الرد: (۲/۴۶۴، ۴۶۵) کتاب الحج، ط: سعید)

وتجب علیها النفقة والراحلة فی مالها للمحرم لیحج بها و عند وجود المحرم کان علیها أن تحج حجة الإسلام وإن لم یأذن لها زوجها ...... ومنها المحرم للمرأة شابة کانت أو عجوزا إذا کانت بینها و بین مکة مسیرة ثلاثة أیّام، هٰکذا فی المحیط. (الهندیة: (۱/۲۱۸، ۲۱۹) کتاب المناسک، أمّا شرائط وجوبه، ط: رشیدیه)

البحر الرائق: (۲/۳۱۴) کتاب الحج، ط: سعید.

وأمّا الّذی یخص النساء ...... أن یکون معها زوجها أو محرم لها فإن لم یوجد أحدهما لایجب علیها الحج ...... وعن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما عن النبیّ ﷺ أنّه قال ألا لاتحجن امرأة إلّا ومعها محرم وعن النبیّ ﷺ أنه قال لاتسافر امرأة ثلاثة أیّام إلّا و معها محرم أو زوج ولأنّها إذا لم یکن معها زوج ولامحرم لایؤمن علیها ...... أن المحرم أو الزوج من ضرورات حجها بمنزلة الزاد والراحلة إذ لایمکنها الحج بدونها کما لایمکنه الحج بدون الزاد والراحلة. (بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) کتاب الحج، فصل وأمّا شرائط فرضیته، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی: (ص: ۵۹۹) کتاب الحج، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

التاتارخانیة: (۲/۳۲۹) کتاب الحج، الفصل الأوّل فی بیان شرائط الوجوب، ط: قدیمی.

اور مرد کے ذمہ حج اس وقت فرض ہوتا ہے جب وہ اپنے خرچ کے علاوہ اپنے اہل وعیال کے لئے واپس آنے تک کا خرچہ دے کر جاسکے، اور جو کچھ قرض ہو وہ سب ادا کر دے۔(۱)

اگر عورت نے محرم کے بغیر یا غیر محرم کے ساتھ جا کر حج ادا کرلیا تو حج ادا ہو گیا اور حج کا جو فرض اس کے ذمہ تھا وہ ساقط ہو گیا قیامت کے دن حج نہ کرنے کا سوال نہیں ہوگا البتہ محرم کے بغیر یا غیر محرم کے ساتھ سفر کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی اس سے توبہ اور استغفار کرنا لازم ہوگا۔(۲)

اگر عورت کے ذمہ حج فرض ہے، تو شوہر اس کو حج کے لئے جانے سے روک نہیں سکتا، اگر شوہر ساتھ نہ جائے تو دوسرے محرم کے ساتھ جا کر حج کر سکتی ہے۔(۳)

---

(۱) (ومنها القدرة على الزاد والراحلة)...... وتفسير ملك الزاد والراحلة أن يكون له مال فاضل عن حاجته وهو ما سوى مسكنه و لبسه و خدمه واثاث بيته قدر ما يبلغه إلى مكة ذاهبا و جائياً، راكبا لا ماشياً و سوى ما يقضى به ديونه ويمسك لنفقته عياله و مرمة مسكنه ونحوه إلى وقت انصرافه كذا في محيط السرخسي. (الهندية: (۱/۲۱۷) كتاب المناسك، وأمّا شرائط وجوبه، ط: رشيديه)

(ذى زاد و راحلة فضلا عمّا لابد منه و نفقة عياله إلى عوده) . (تنوير الأبصار شرحه الدر المختار: (۲/۴۵۹ - ۴۶۳) كتاب الحج ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۳۱۱) كتاب الحج ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۲/۱۲۲) كتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط فرضيته ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۹۸) كتاب الحج ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية: (۲/۲۲۷)، كتاب الحج، الفصل الأوّل في بيان شرائط الوجوب، ط: قديمى.

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۶۷) كتاب الحج ، الفصل الأوّل ، ط: المكتبة الحبيبية لاهور .

(۲) (و) مع (زوج أومحرم)...... (مع) وجوب النفقة لمحرمها (عليها) لأنه محبوس عليها...... ولو حجت بلا محرم جاز مع الكراهة وفي الرد : (قوله : مع الكراهة) أى التحريمية للنهي في حديث الصحيحين : " لاتسافر امرأة ثلاثاً إلّا و معها محرم "، زاد مسلم في رواية : " أو زوج".
(الدر مع الرد : (۲/۴۶۴ ، ۴۶۵) ، كتاب الحج ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۹۹) كتاب الحج ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۳) ولو كان معها محرم فلها أن تخرج مع المحرم في الحجة الفريضة من غير اذن زوجها عندنا.=

عورت مسافت سفر سے کم میں تنہا سفر کرسکتی ہے یا نہیں؟

''مسافت سفر سے کم میں عورت تنہا سفر کرسکتی ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲، ۱۳۳)

عورتوں کی معتمد جماعت کے ساتھ سفر کرنا

عورت کے لئے محرم یا شوہر کے بغیر عورتوں کی معتمد جماعت کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ حدیث میں عورتوں کی معتمد جماعت کا ذکر نہیں ہے۔ (۱)

= (بدائع الصنائع : (۲/۱۲۴) ، كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته ، ط : سعيد)

وتجب عليها النفقة والراحلة في مالها للمحرم ليحج بها وعند وجود المحرم كان عليها أن تحج حجة الإسلام وإن لم يأذن لها زوجها . (الهندية : (۱/۲۱۹) ، كتاب المناسك ، وأمّا شرائط وجوبه ، ط : رشيديه)

البحر الرائق : (۲/۳۱۵) كتاب الحج ، ط : سعيد .

الدر المختار مع الرد : (۲/۴۶۵) كتاب الحج ، ط : سعيد .

حاشية الطحطاوى : (ص: ۵۹۹) كتاب الحج ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

التاتارخانية: (۲/۳۲۹) كتاب الحج، الفصل الأوّل في بيان شرائط الوجوب، ط: قديمي.

خلاصة الفتاوىٰ : (۱/۲۷۷) كتاب الحج ، الفصل الأوّل ، ط : المكتبة الحبيبية كوئٹه.

(۱) وأمّا الّذى يخص النساء فشرطان أحدهما أن يكون معها زوجها أو محرم لها فإن لم يوجد أحدهما لايجب عليها الحج...... ولنا ما روى عن ابن عباس رضى الله عنهما عن النبيّ ﷺ أنّه قال ألا لاتحجن امرأة إلّا ومعها محرم وعن النبيّ ﷺ أنه قال لاتسافر امرأة ثلاثة أيّام إلّا و معها محرم أو زوج ولأنّها إذا لم يكن معها زوج ولامحرم لايؤمن عليهاإذ النّساء لحم وعلى ضم الا ماذب عنه ولهٰذا لايجوز لها الخروج وحدها والخوف عند اجتماعهن أكثر ولهٰذا حرمت الخلوة بالأجنبية وإن كان معها امرأة أخرىٰ والآية لاتتناول النساء حال عدم الزوج والمحرم معها لأنّ المرأة لاتقدر على الركوب والنزول بنفسها فتحتاج إلى من يركبها وينزلها ولايجوز ذٰلك لغير الزوج والمحرم فلم تكن مستطيعة في هٰذه الحالة فلايتناولها النص فإن امتنع الزوج أو المحرم لايجبران على الخروج. (بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) كتاب الحج، فصل وأمّا شرائط فرضيته، ط: سعيد)

(قوله : ومحرم أو زوج لامرأة في السفر) ...... فأفاد هٰذا كله أن النسوة الثقات لاتكفى قياسا على المهاجرة والماسورة ؛ لأنّه قياس مع النص ومع وجود الفارق . الخ (البحر الرائق : (۲/۳۱۵) كتاب الحج ، ط : سعيد)

عورتوں کے لئے تبلیغی سفر کرنا

عورتوں کے لئے گھر میں رہنے میں عافیت ہے، اور علاقے میں کسی گھر میں جمع ہو کر کسی عالم دین کو بلا کر دین کا علم حاصل کرنا سنت کے مطابق ہے۔ (۱)

اور اگر کسی کی حق تلفی نہ ہو اور بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال میں خلل نہ ہو تو دور دراز مقام پر محرم یا شوہر کے ساتھ شریعت کی حدود کی پابندی کرتے ہوئے جانے کی گنجائش ہے۔ (۲) لیکن اس کو مستقل عادت بنالینا خطرات سے خالی نہیں ہے۔

---

(۱) ابن الاصبهاني قال سمعت أبا صالح ذكوان يحدث من أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قالت النساء للنبيّ ﷺ: غلبنا عليك الرجال، فاجعل لنا يوما من نفسك، فوعدهن يوما لقيهن فيه فوعظهن و أمرهن، فكان فيما قال لهن: "ما منكن امرأة تقدم ثلاثة من ولدها إلّا كان لها حجابا من نار". فقالت امرأة: واثنين، فقال: واثنين. (صحيح البخاري: (۱/ ۲۰) كتاب العلم، باب هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم، ط: قديمي)

وقال ابن حجر رحمه الله تعالىٰ: (قوله: فوعظهن)...... ووقع في رواية سهل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه بنحو هٰذه القصة، فقال: موعدكن بيت فلانة، فأتاهن فحدثهن. (فتح الباري: (۱/ ۲٦۱) كتاب العلم، باب هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم، ط: قديمي)

مسند احمد بن حنبل: (۳/ ۳۴) رقم الحديث: ۱۱۳۱۴، مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، ط: مؤسسة قرطبة، القاهرة.

صحيح ابن حبان: (۷/ ۲۰٦)، كتاب الجنائز، رقم الحديث: ۲۹۴۴، باب ذكر إيجاب الجنة لمن مات له ابنتان فاحتسب في ذٰلك، مؤسسة الرسالة، بيروت.

مسند أبي يعلى: (۲/ ۲٦۱/ ۴) رقم الحديث: ۱۲۷۹، من مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، ط: دار المامون للتراث العربي.

شرح السنة: (۵/ ۴۵۴) رقم الحديث: ۱۵۴٦، باب ثواب من مات له ولد فاحتسب، ط: المكتب الإسلامي، دمشق.

مسند أبي الجعد: (۱/ ۱۰۳، رقم الحديث: ٦۰۸، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

سنن النساء الكبرى: (۳/ ۴۵۱) رقم الحديث: ۵۸۹٦، كتاب العلم، هل يجعل العالم للنساء يوما على حدة في طلب العلم، كتاب أهل العلم بالعلم إلى البلدان، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

(۲) وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبيّ ﷺ قال: لا تسافر المرأة ثلاثا إلّا ومعها ذو محرم. (صحيح البخاري: (۱/ ۱۴۷)، أبواب تقصير الصلوة، باب كم يقصر الصلاة الخ، ط: قديمي)

وفيه أيضاً: (۱/ ۲۵۰) كتاب المناسك، باب حج النساء، ط: قديمي. =

عید پڑھ کر ایسے ملک پہنچا جہاں ابھی تک عید نہیں ہوئی

''عید کا تکرار'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴۰۹/۲)

عید کا تکرار

مسافر کسی ملک میں عید کی نماز پڑھ کر اس ملک میں چلا گیا جہاں ابھی تک عید نہیں ہوئی مثلاً مکہ مکرمہ سے عید کی نماز پڑھ کر پاکستان یا بنگلہ دیش آیا ابھی تک یہاں روزہ مکمل نہیں ہوا اور شوال کا چاند نظر نہیں آیا، تو یہاں جب عید ہوگی تو اس میں شامل ہونا واجب تو نہیں ہوگا لیکن بہتر ہوگا۔ (۱)

= الصحيح لمسلم : (۴۳۳/۱) كتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم ، ط: قديمي.

سنن أبي داؤد: (۲۴۸/۱) كتاب الحج، باب في المرأة تحج بغير محرم، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

جامع الترمذي : (۲۱۸/۱) أبواب الرضاع ، باب ماجاء في كراهية أن تسافر المرأة وحدها ، ط: سعيد .

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۰۸) كتاب المناسک ، باب المرأة تحج بغير ولي ، ط: قديمي.

الدر المختار مع الرد : (۴۶۴/۲ ، ۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۳۱۴/۲ ، ۱۳۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (۱۲۳/۲) كتاب الحج، وأمّا شرائط فرضيته اما الّذي يخص النساء، ط: سعيد.

فتاوى الولوالجية : (۱۳۴/۱) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني عشر في السفر ، ط: مكتبه الحرمين الشريفين كوئٹه .

(۱) کتب فقہ میں اس کی دو نظیریں ملتی ہیں: ایک عود الشمس بعد الغروب، دوسری ھلال رمضان دیکھنے والے کی شہادت رد کردی گئی ہو، مسئلہ اولیٰ میں عودِ وقت مختلف فیہ ہے، عدم عود راجح ہے اور دوسرے مسئلہ میں بالاتفاق اس شخص پر تکمیل ثلاثین کے بعد بھی دوسروں کے ساتھ روزہ اور عید لازم ہے۔ نظیر اول کا مقتضی عرب سے پاکستان آنے والے کے حق میں عدم عود رمضان وعید ہے۔ اور نظیر ثانی کے پیش نظر اس پر صوم وعید لازم ہے۔ بظاہر مسئلہ زیر بحث کی زیادہ مشابہت نظیر ثانی کے ساتھ معلوم ہوتی ہے، اسلئے کہ غروب شمس یقینی ہے اور رؤیت ھلال ظنی، علاوہ ازیں ہر شخص کے لیے ثبوتِ احکام موضع اقامت کا کلیہ اور حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ''صومکم یوم تصومون وفطرکم یوم تفطرون'' (رواہ الترمذی) بھی وجوب صوم وعید کو مقتضی ہے، اس لئے یہ شخص پاکستان میں آکر عید پڑھا سکتا ہے۔ مع ہذا احوط یہ ہے کہ عید کی امامت نہ کرے بلکہ بصورت اقتداء نمازِ عید ادا کردے۔ (احسن الفتاوی: (۱۳۴/۴) عرب میں عید پڑھا کر پاکستان میں بھی پڑھا سکتا ہے، باب الجمعة والعیدین، ط: سعید)

عید کی نماز جہاز میں پڑھنے کا حکم

''جہاز میں عید کی نماز کا حکم'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۷۴/۱)

عید مسافر کب کرے

''مسافر عید کب کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۶۱/۲)

عیسیٰ بن ابان کا واقعہ

''واقعہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۳۹/۲)

غ

غریب کا بچہ

اگر اپنے بچوں کو کچھ خرید کر دیا ہے، اور وہاں کسی غریب آدمی کا بچہ موجود ہے تو اس کو بھی کچھ ضرور دیا کرے، بڑا ثواب ہوگا، ورنہ دور جا کر خرید ے اور پوشید ہ طور پر کھلا دے تا کہ غریب بچہ کو حسرت نہ ہو۔(۱)

غسل خانہ

ریل یا جہاز کے غسل خانوں کو گندہ کر دینا جس سے بعد میں آنے والوں کو نفرت

---

(۱) قال : ان استقرضک أقرضته ...... وإن اشتريت فاكهة فأهدها له ، وإن لم تفعل فأدخلها سرا ولايخرج بها ولدک ليغيظ بها ولده . (فتح الباری شرح صحيح البخاری : (۵۴۷/۱۰) كتاب ...... ، باب ...... ، دار الفكر ، بيروت)

کشف الباری عما فی صحیح البخاری: (......۳۸۹) کتاب الأدب، باب: حق الجوار فی القرب کے تحت ''پڑوسی کے حقوق کی تفصیل''، مکتبہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی۔

تفسیری قرطبی : (۱۸۸/۵) حديث معاذ بن جبل رضی اللہ عنه فی مرافق الجار ، سورة النساء : ۳۶ ، ط: دار الكتب المصرية ، القاهرة .

ہو، یہ بھی بہت بڑا گناہ ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔(۱)

غسل کی نیت سے تیمّم کرنا

اگر کسی ایسے آدمی پر غسل واجب ہوا جو پانی کے استعمال پر قادر نہیں تو وہ غسل کی نیت سے تیمّم کرلے کافی ہے، جب تک دوبارہ غسل واجب نہ ہو پہلے والا تیمّم کافی ہے۔

وضو اور غسل کے تیمّم میں کوئی فرق نہیں، دونوں کا طریقہ ایک ہی ہے، صرف نیت کا فرق ہے۔(۲)

جو شخص وضو اور غسل کرنے سے معذور ہے وہ جنابت (ناپاکی) کی حالت میں غسل کی نیت سے ایک ہی تیمّم کرلے کافی ہے، غسل کی نیت سے تیمّم کرنے کے بعد وضو کی

---

(۱) واعلم أن الشخص يوجر على إماطة الأذى و كل مايوذى النّاس فى الطريق، وفيه دلالة على أن طرح الشوك فى الطريق والحجارة والكناسة والمياه المفسدة للطرق و كل مايوذى النّاس يخشى العقوبة عليه في الدنيا والآخرة. ولا شك أن نزع الأذى عن الطريق من أعمال البر وإن أعمال البر تكفر السيئات و توجب الغفران ولاينبغى للعاقل أن يحقر شيئًا من أعمال البر إماما كان من شجر قطعه والقاه وإما ماكان موضوعاً فأماطه. (عمدة القارى شرح صحيح البخارى: (۱۹/ ۳۱۹) كتاب المظالم والغصب، باب من أخذ الغصن ومايوذى النّاس فى الطريق فرمى به، ط: (ماخوز از مکتبہ شاملة)

☜ وعن أبى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ الإيمان بضع وسبعون أو بضع و ستون شعبة فأفضلها قول لاإله إلّا الله وأدناها إماطة الأذى عن الطريق والحياء شعبة من الإيمان. (الصحيح لمسلم: (۱/ ۴۷) كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها الخ، ط: قديمى)

☜ و قال النووى في شرحه: (قوله ﷺ: وأدناها إماطة الأذى عن الطريق) أى تنحيته و إبعاده، والمراد بالأذى كل مايوذى من حجر أو مدر أو شوك وغيره. (الشرح الكامل للنووى بهامش صحيح مسلم: (۱/ ۴۷، ۴۸) كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها الخ، ط: قديمى)

☜ جامع الترمذى: (۲/ ۱۷) أبواب البر والصلة، باب ماجاء فى صنائع المعروف و فى باب ماجاء فى إماطة الأذى عن الطريق، ط: سعيد.

☜ أبوداؤد: (۲/ ۳۶۵) كتاب الأدب، باب فى إماطة الأذى، ط: المكتبة الحقانيه، ملتان.

☜ سنن ابن ماجه: (ص: ۲۶۲) أبواب الأدب، باب إماطة الأذى عن الطريق، ط: قديمى.

(۲) (والتيمّم فى الجنابة والحدث سواء) أى صفة التيمّم لمن عليه الغسل ولمن عليه الوضوء واحدة وهى الضربتان لمسح العضوين لما فى الصحيحين من حديث عمار بن ياسر. الخ (حلبى كبير: (ص: ۸۰، ۸۱) كتاب الطهارة، فصل فى التيمّم، ط: سهيل اكيڈمی لاهور) =

نیت سے دوبارہ تیمّم کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

ہاں اگر غسل کی نیت سے تیمّم کرنے کے بعد تیمّم ٹوٹ گیا تو نماز سے پہلے وضو کی

= حدثنا محمد بن سلیمان الانباری...... فقال له أبوموسى: ألم تسمع قول عمار لعمر بعثني رسول الله ﷺ في حاجة فاجنبتُ فلم أجد الماء فتمرغت في الصعيد كما تتمرغ الدابة ثم أتيت النبيّ ﷺ فذكرت ذلک له فقال إنّما يكفيک أن تصنع هٰكذا فضرب بيده على الأرض فنفضها ثم ضرب بشماله على يمينه وبيمينه على شماله على الكفين ثم مسح وجهه فقال له عبدالله أفلم تر عمر لم يقنع بقول عمار. (أبوداؤد: (۱/۵۲) كتاب الطهارة باب التيمّم، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

صحيح البخاري: (۱/۴۸) كتاب التيمم، باب هل ينفخ في يديه بعد ما يضرب بهما الصعيد للتيمم، ط: قديمي.

سنن ابن ماجه: (ص: ۴۲) كتاب الطهارة، باب ماجاء في التيمم ضربة واحدة، ط: قديمي.

الصحيح لمسلم: (۱/۱۶۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: قديمي.

ولايجب التمييز بين الحدث والجنابة حتى لو تيمم الجنب يريد به الوضوء جاز كذا في التبيين. (الهندية: (۱/۲۶) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

ولو كان يجد الماء إلّا أنّه مريض فخاف إن استعمل الماء اشتدّ مرضه تيمم، ولو خاف الجنب إن اغتسل أن يقتله البرد أو يمرضه، تيمّم بالصعيد. (الهداية: (۱/۴۹) باب التيمّم، ط: مكتبه شركت علميه، ملتان)

ويجوز التيمّم إذا خاف الجنب إن اغتسل بالماء. الخ (الهندية: (۱/۲۸) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمّم، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

والحدث والجنابة فيه سواء، وكذا الحيض والنفاس. (الهداية: (۱/۵۰) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: مكتبه شركت علميه، ملتان)

(۱) ولايجب التمييز بين الحدث والجنابة حتى لو تيمم الجنب يريد به الوضوء جاز كذا في التبيين. (الهندية: (۱/۲۶) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

وصح تيمّم جنب بنية الوضوء به يفتى. وفي الشامية: (قوله بنية الوضوء) يريد به طهارة الوضوء، لما علمت اشتراط النية للتطهير. وأشار إلى أنّه لاتشترط نية التمييز بين الحدثين خلافا للجصاص كما مرّ، فيصحّ التيمّم عن الجنابة بنية رفع الحدث الأصغر...... إذا كان به حدثان كالجنابة وحدث يوجب الوضوء ينبغي أن ينوى عنهما، فإن نوى عن أحدهما لايقع عن الآخر لكن يكفي تيمّم واحد عنهما اهـ. فقوله لكن يكفي، يعني لو تيمّم الجنب عن الوضوء كفي و جازت صلاته ولايحتاج أن يتيمّم للجنابة وكذا عكسه. الخ (الدر مع الرد: (۱/۲۴۸) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۸۹) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

نیت سے دوبارہ تیمّم کرنا لازم ہوگا۔(۱)

جیسا کہ بے وضو آدمی پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے اسی طرح جس کو نہانے کی حاجت ہو وہ پانی نہ ملنے کی صورت میں غسل کے لئے تیمّم کر سکتا ہے۔(۲)

غسل کے لئے پانی خریدنا

''پانی خریدنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۱۹)

غیر قانونی طور پر رہنے والے کے لئے قصر کا حکم

مثلاً ایک آدمی سعودی عرب جاتا ہے اور حکومت کی طرف سے قانونی طور پر ایک ماہ ٹھہرنے کی اجازت ہے، لیکن وہ خفیہ طور پر قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک ماہ سے زیادہ رہتا ہے۔

تو اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر یہ آدمی سعودی عرب کے کسی خاص شہر یا قصبہ

---

(۱) فلو تيمّم للجنابة ثمّ أحدث صار محدثًا لاجُنباً، فيتوضأ. الخ، وتحته في الشامية: (والتفصيل في الشامية: قوله: فلو تيمّم الخ) ...... (قوله: فيتوضأ الخ). (الدر مع الرد: (۱/۲۵۵) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

(۲) وإن كنتم مرضى أو على سفر أو جاء أحد منكم الغائط أو لمستم النّساء فلم تجدوا ماءً فتيمّموا صعيداً طيباً. الآية. (سورة النساء: ۴۳)

صحيح البخاري: (۲/۶۵۹) كتاب التفسير، سورة النساء، باب تفسير قوله: وإن كنتم على سفر، ط: قديمي.

وعن عمران بن حصين الخزاعي أنّ رسول الله ﷺ رأى رجلاً معتزلاً لم يصل في القوم فقال يا فلان مامنعك أن تصلي في القوم فقال: يا رسول الله! أصابتني جنابة ولاماء قال عليك بالصعيد، فإنّه يكفيك. (صحيح البخاري: (۱/۵۰) كتاب التيمّم، باب، ط: قديمي)

أبو داؤد: (۱/۵۳) كتاب الطهارة، باب الجنب يتيمّم، ط: حقانيه ملتان.

الصحيح لمسلم: (۱/۱۶۱) باب التيمّم، ط: قديمي.

والحدث والجنابة فيه سواء وكذا الحيض والنفاس لما روى أن قوما جاؤا إلى رسول الله ﷺ و قالوا إنا قوم نسكن هذه الرمال ولانجد الماء شهرا أو شهرين و فينا الجنب والحائض والنفساء فقال عليم بأرضكم. (الهداية: (۱/۵۰) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: مكتبه شركت علميه ملتان)

میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر چکا ہے، تو وہ اس شہر میں مقیم ہو گیا ہے۔(۱)
اب یہ شخص جب تک اس جگہ سے دوسری جگہ سفر نہیں کرے گا تو اس کا وطن اقامت ختم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یوماً أو أکثر کذا فی الهدایة. (الهندیة: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیه)

قصر الفرض الرباعی حتی یدخل مصره أو ینوی الإقامة نصف شهر ببلد أو قریة. الخ (البحر الرائق: (۲/۱۲۸ـ ۱۳۱) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

(أو ینوی إقامة نصف شهر) حقیقة أو حکما لما فی البزازیة و غیرها. لو دخل الحاج الشام و علم أنه لایخرج إلّا مع القافلة فی نصف شوّال أتمّ؛ لأنّه کناوی الإقامة (بموضع) واحد (صالح لها) من مصر أو قریة. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۲۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

الولوالجیة: (۱/۱۳۴) کتاب الطهارة، الفصل الثانی عشر فی السفر، ط: مکتبة الحرمین الشریفین کوئٹه.

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبه الأنصاریة هرات افغانستان.

الفتاوی القاضیخان علی هامش الهندیة: (۱/۱۶۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیه.

(۲) (قوله: ویبطل الوطن الأصلی بمثله لا السفر ووطن الإقامة بمثله والسفر والأصلی)...... وأمّا وطن الإقامة فهو الوطن الّذی یقصد المسافر الإقامة فیه وهو صالح لها نصف شهر وهو ینتقض بواحد من ثلاثة بالأصلی؛ لأنّه فوقه و بمثله و بالسفر؛ لأنّه ضده. الخ (البحر الرائق: (۲/۱۳۶) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

ویبطل (وطن الإقامة بمثله و) بالوطن (الأصلی و) بإنشاء (السفر) وتحته فی الشامیة: (قوله: ویبطل وطن الإقامة) یسمی أیضاً الوطن المستعار والحادث وهو ماخرج إلیه بنیة إقامة نصف شهر سواء کان بینه و بین الأصلی مسیرة سفر أولا ...... (قوله: وبإنشاء السفر) أی منه وکذا من غیره إذا لم یمر فیه علیه قبل سیر مدة السفر. الخ (الدر مع الرد: (۲/۱۳۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۴۲۹) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبة الأنصاریة هرات افغانستان.

الولوالجیة: (۱/۱۳۵) کتاب الطهارة، الفصل الثانی عشر فی السفر، ط: مکتبة الحرمین الشریفین کوئٹه. =

اس لئے یہ اس جگہ پر خفیہ طور پر رہتے ہوئے بھی پوری نماز پڑھے گا، خفیہ طور پر رہنا اس پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

اور اگر اس نے کسی شہر یا قصبہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں کی تو وہ مسافر ہے اور قصر نماز پڑھے گا۔(۱)

غیر مسلم سے پانی لے کر وضو کرنا

اگر کسی اسٹیشن یا کسی جگہ پر پانی دینے والے غیر مسلم ہیں تو ان سے پانی لے کر وضو کر لینا چاہیے، ہاں اگر یقین ہے کہ ان کا پانی یا برتن ناپاک ہے تو تیمّم کرنا جائز ہے۔(۲)

= الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۴) كتاب الصلاة، ط: سعيد.

(۱) (فيقصر إن نوى) الإقامة (فى أقلّ منه) أى فى نصف شهر. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

و قيد بنصف شهر؛ لأنّ نية إقامة مادونها لا توجب الإتمام. (البحر الرائق: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

وإن نوى الإقامة أقلّ من خمسة عشر يوماً قصر، كذا فى الهداية. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

حلبى كبير: (ص: ۵۳۹) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) الآية سيقت لبيان الطهارة الحكمية فكأن التقدير فلم تجدوا ماء محللا للصلاة فإن وجود الماء النجس لايمنعه من التيمّم إجماعا. (البحر الرائق: (۱/۱۳۹) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: سعيد)

(قوله: وهو كالتراب) ولو تيمّم بتراب المقبرة إن غلب على ظنّه نجاسته لا يجوز كمن غلب على ظنّه نجاسة الماء وإلّا فيجوز. (حاشية الطحطاوى: (ص: ۹۵) كتاب الطهارة، باب التيمّم، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

فتاوىٰ دارالعلوم دیوبند: (۱/۱۵۸) کتاب الطهارة، ریل سے متعلق مسائل نماز، وضو اور تیمّم، ط: دارالحدیث ملتان۔ =

عام طور پر اسٹیشن وغیرہ پر جو پانی ملتا ہے وہ پاک ہوتا ہے، اور اس کا برتن بھی۔ اس لئے ثبوت اور دلیل کے بغیر ناپاک ہونے کا شبہ نہیں کرنا چاہیے۔(۱)

= حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ غیر مسلم شیعہ اور مرزائی سے وضو کے لیے پانی لینے کے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ: شیعہ اور قادیانی زندیق ہیں...... البتہ ان سے پانی لینا غنی اور فقیر سب کے لیے جائز ہے۔ لأنـه قبل قبض الزنديق إن لم يكن مملوكا لأحدٍ فللإباحه الأصلية فإلّا فللإذن دلالة . (احسن الفتاوی: (۴۶/۲) کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، شیعہ یا مرزائی سے پانی لیکر وضو کرنا، ط: سعید)

جواہر الفقہ: (۶۴/۳) پانی اور تیمم اور نماز کے متعلق مسائل، رسالہ رفیقِ سفر مع احکام سفر و آداب السفر، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

وكـان الأوّلون يكتفون بالتيمّم ويغنون أنفسهم عن نقل الماء ولايبالون بالوضوء من الغدران ومـن الـميـاه كلها ما لم يتيقنوا نجاستها حتى توضأ عمر رضى الله عنه من ماء فى جرة نصرانية . (إحيـاء عـلـوم الـديـن: (۲۳۶/۲) كتـاب آداب الـسـفـر، الفصل الثانى فى آداب السفر، ط: دار القلم، بيروت)

(۱) ولـو شك فـي نـجـاسة مـاء أو ثـوب أو طـلاق أو عـتـق لـم يـعتبر، وتمامـه في الأشباه. وفى الشامية: (قوله ولو شك الخ) في التاتارخانية : من شك في إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا فهو طاهر مالم يتيقن، وكذا الابار والحياض والجباب الموضوعة فى الطرقات ويستقى منه االـصـغـار والكبار والمسلمون والكفار، وكذا مايتخذوه أهل الشرك أو الجهلة من المسلمين كـالـسـمـن والـخـبـز والأطـعمة والثياب الخ . (الدر مع الرد : (۱۵۱/۱) كتاب الطهارة، قبيل مطلب في أبحاث الغسل، ط: سعيد)

وفي الأصل : الكوز الّذي يوضع في نواحي البيت ليغترف به من الحب فإنّ له أن يشرب منه ويتـوضـأ مـنـه مـالم يعلم أن به قذرا . (التاتارخانية : (۱۵۰/۱) كتاب الطهارة، الفصل الرابع، نوع آخر في الحباب والأواني، ط: قديمى)